UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234566

UNIVERSAL
LIBRARY

النصفة فی الدین من مهمات احوال المسلمین

فضل اول متعلق کتاب جامع مسائل مهمه معتبره مذهب حنفیه مسمی به تحفة العجم

تحفه عجم

مترجمه مولوی سلطان بخت شاهجهانپوری بعرض پیش مولوی عبد الحق صاحب

در مطبع صدیقی واقع بریلی طبع گردید

فہرست مضامین تحفۃ المعجم ترجمہ کنز الدقائق

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۱
معنے الفاظ	۴
کتاب الطہارت	۱۱
فصل فی الغسل	۱۴
باب التیمم	۱۵
باب المسح	۱۷
باب الحیض	۱۸
باب الانجاس	۲۱
کتاب الصلوٰۃ	۲۲
باب الاذان	۲۳
باب شروط الصلوٰۃ	۲۴
باب صفۃ الصلوٰۃ	۲۶
باب الامامۃ	۳۱
باب الحدث فی الصلوٰۃ	۳۳
باب مایفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا	۳۵
باب الوتر والنوافل	۳۶
باب ادراک الفریضۃ	۳۸
باب قضاء الفوائت	۳۹
باب سجود السہو	۴۰
باب صلوٰۃ المریض	۴۲
باب سجدۃ التلاوۃ	۴۳
باب صلوٰۃ المسافر	۴۴
باب الجمعۃ	۴۶
باب العیدین	۴۸
باب الکسوف	۴۹
باب الاستسقاء	۵۰
باب الجنائز	۵۱
باب الشہید	۵۴
باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ	۵۵
کتاب الزکوٰۃ	″
باب صدقۃ السوائم	۵۶
باب زکوٰۃ البقر	۵۷
باب زکوٰۃ الغنم	″
باب العاشر	۶۰
باب الرکاز	۶۱
باب العشر	″
باب المصرف	۶۲
باب صدقۃ الفطر	۶۳
کتاب الصوم	۶۴
باب مایفسد الصوم و مالا یفسد	۶۶
باب الاعتکاف	۶۹
کتاب الحج	۷۰
باب الاحرام	۷۱
باب القران	۷۷
باب التمتع	″
باب الجنایات	۷۹
باب محاذرۃ الوقت بغیر احرام	۸۴
باب اضافۃ الاحرام الی الاحرام	۸۵
باب الاحصار	۸۶
باب الفوات	۸۷
باب الحج عن الغیر	″
کتاب النکاح	۹۰
فصل فی المحرمات	۹۱
باب الاولیاء والاکفاء	۹۳
باب الولی	۹۷
باب نکاح الرقیق	۱۰۲
باب نکاح الکافر	۱۰۴
باب القسم	۱۰۶
کتاب الرضاع	″
کتاب الطلاق	۱۰۸
باب الطلاق الصریح	۱۱۰
فصل فی الطلاق قبل الدخول	۱۱۳
باب الکنایات	۱۱۴
باب تفویض الطلاق	۱۱۵
باب تعلیق الطلاق	۱۱۷
باب طلاق المریض	۱۲۳
باب الرجعۃ	۱۲۳
باب الایلاء	۱۲۶
باب الخلع	۱۲۸
باب الظہار	۱۳۱
باب اللعان	۱۳۴
باب العنین	۱۳۶
باب العدۃ	۱۳۸
باب ثبوت النسب	۱۴۱
باب الحضانۃ	۱۴۴
باب النفقۃ	۱۴۵
کتاب الاعتاق	۱۴۸
باب العبد الذی لعامۃ بعضہ	۱۵۰
باب الحلف بالعتق	۱۵۲

مضمون	صفحہ
باب المتعہ	۱۵۳
باب العدد	۱۵۴
باب الاستیلاء	۱۵۵
کتاب الایمان	۱۰۶
باب الیمین فی الدخول الخ	۱۵۹
باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس الخ	۱۶۱
باب الیمین فی الطلاق والعتاق	۱۶۵
باب الیمین فی البیع والشراء والتزوج والصوم والصلوۃ	۱۶۷
باب الیمین فی الضرب والفعل الخ	۱۷۰
کتاب الحدود	۱۷۲
باب لوطی الذی یوجب الحد اولا	۱۷۴
باب الشہادۃ علی الزنا والرجوع عنہا	۱۷۶
باب الشرب	۱۷۸
باب حد القذف	۱۷۹
فصل فی التعزیر	۱۸۱
باب السرقۃ	۱۸۲
فصل فی الخرز	۱۸۳
فصل فی کیفیۃ القطع واثباتہ	۱۸۵
باب قطع الطریق	۱۸۶
کتاب السیر	۱۸۸
باب الغنائم وقسمتہا	۱۹۰
باب الاستیلاء الکفار	۱۹۲
باب المستامن	۱۹۴
باب العشر والخراج	۱۹۶

مضمون	صفحہ
کتاب الآبق	۲۰۰
کتاب اللقطہ	۲۰۲
کتاب الشرکۃ	
کتاب الوقف	۲۰۱
کتاب البیوع	۲۱۱
باب خیار الشرط	۲۱۴
باب خیار الرویۃ	۲۱۶
باب خیار العیب	۲۱۸
باب البیع الفاسد والباطل	۲۲۱
فصل قبض المشتری فی احکام البیع الفاسد	۲۲۴
باب الاقالۃ	۲۲۵
باب المرابحۃ والتولیۃ	۲۲۶
باب الربوٰ	۲۲۸
باب الحقوق	۲۳۰
باب الاستحقاق	۲۳۱
باب السلم	۲۳۲
باب التفرقات	۲۳۵
کتاب الصرف	۲۳۷
کتاب الکفالۃ	۲۴۱
باب کفالۃ الرجلین عن العبد	۲۴۰
کتاب الحوالۃ	۲۴۹
کتاب القضاء	۲۵۰
کتاب ادب القاضی للقاضی	۲۵۳
باب التحکیم	۲۵۵
مستفرق مسئلے	۲۵۶

مضمون	صفحہ
کتاب الکراہیۃ	۲۶۰
باب البیع والشراء	۲۶۱
باب الہبۃ بالعصوبۃ والقبض	۲۷۶
باب عزل الوکیل	۲۷۸
کتاب الدعوے	″
باب التحالف	۲۸۴
باب بایدعیہ الرجلان	۲۸۵
باب دعوی النسب	۲۸۸
کتاب الاقرار	۲۹۰
باب فی الاستثناء ومافی معناہ	۲۹۳
باب اقرار المریض	۲۹۵
کتاب الصلح	۲۹۸
باب الصلح فی الدین	۳۰۰
کتاب المضاربۃ	۳۰۲
باب المضارب الذی یضارب فیہ	۳۰۵
کتاب الودیعۃ	۳۰۹
کتاب العاریت	۳۱۱
کتاب الہبۃ	۳۱۳
باب الرجوع فی الہبۃ وسہم خرقہ	۳۱۵
کتاب الاجارۃ	۳۱۷
باب یجوز من الاجارۃ ومایکون خلافا فیہا	۳۱۹
باب الاجارۃ الفاسدۃ	۳۲۲
باب ضمان الاجیر	۳۲۴
باب فسخ الاجارۃ	۳۲۷
مستفرق مسئلے	۳۲۸

مضمون	صفحه
فصل فی الجزیۃ	۳۶۷
باب المرتدین	۳۶۹
باب البغات	۳۷۰
کتاب اللقطۃ	۳۸۴
کتاب الولاء	۳۹۸
کتاب الاکراہ	۴۰۰
کتاب الحجر	۴۰۴
کتاب الماذون	۴۱۴
کتاب الغصب	۴۲۷
کتاب الشفعۃ	۴۵۱
باب طلب الشفعۃ	۴۵۲
باب مایجب فیہ الشفعۃ ومالایجب	۴۵۴
باب مایبطل بہ الشفعۃ	۴۵۵
کتاب القسمۃ	۴۵۷
کتاب المزارعۃ	۴۶۴
کتاب المستاجر	۴۶۴
کتاب الذبائح	۴۶۴
فصل فیما یحل اکلہ ومالایحل	۴۶۵
کتاب الاضحیۃ	۴۶۷
کتاب الکراہیۃ	۴۶۷
فصل فی اللبس	۴۶۹
فصل فی النظر واللمس	۴۷۰

مضمون	صفحه
کتاب الحدود	۴۶۰
باب الشہادۃ فی الشہر	۴۶۳
باب الشہادۃ فی الشہادۃ	۴۶۶
باب الرجوع عن الشہادۃ	۴۶۷
فصل فی الاستبراء وغیرہ	۴۷۱
فصل فی البیع والاحکار وغیرہا	۴۷۲
کتاب احیاء الموات	۴۷۳
کتاب مسائل الشرب	۴۷۴
کتاب الاشربۃ	۴۷۶
کتاب الصید	۴۷۷
کتاب الرہن	۴۷۹
باب مایجوز ارتہانہ ومالایجوز	۴۸۱
باب الرہن یوضع علی ید عدل	۴۸۳
باب التصرف فی الرہن	۴۸۴
باب مایجوب القود ومالایوجب	۴۸۹
باب القصاص فیما دون النفس	۴۹۱
باب الشہادۃ فی القتل	۴۹۵
کتاب الدیات	۴۹۷
فصل فی الشجاج	۴۹۹
فصل فی الجنین	۵۰۱
باب یجرحہ الرجل فی الطریق	۵۰۲
فصل فی الحافظ المال	۵۰۳

مضمون	صفحه
کتاب المکاتب	۴۹
باب مایجوز للمکاتب الی یعتاجہ	۴۱
باب کتابۃ العبد المشترک	۴۴
باب موت المکاتب وموت المولی	۴۶
باب جنایۃ البہیمۃ والجنایۃ علیہا	۴۸
وغیر ذلک	۵۰
باب جنایۃ المملوک	۵۰۶
باب غصب العبد والجنایۃ علیہ	۱۰
باب القسامۃ	۱۲
کتاب العاقلۃ	۱۵
کتاب الوصایا	۱۶
باب الوصیۃ بثلث المال	۱۷
باب العتق فی المرض	۲۰
باب الوصیۃ للاقارب وغیرہم	۲۵
باب الوصیۃ بخدمۃ العبد والسکنی والثمرۃ	۲۶
باب وصیۃ الذمی	۲۷
باب الوصی	۲۸
فصل فی الشہادۃ	۳۰
کتاب الخنثی	۳۱
متفرق مسئلے	۳۲
کتاب الفرائض	۹۳

برای سند بمعنی کہ نسخۂ ہذا مطبوعۂ مطبع صدیقی ست سطر عنوان حوش متضمن مادۂ تاریخ نوشتہ شد

۱۲۹۷ ۳۶۱ ۱
۱۸۷۳۹۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

بعد اسکے بندہ بیچدان محمد سلطان خان عفی اللہ تعالی عنہ اس کتاب کے دیکھنے
والون اور سننے والونکی خدمت شریف مین بعد سلام سنت الاسلام کے یہہ عرض
کرتا ہی کہ جب اس خاکسار نے شرح عقائد نسفی کی متن کا ہندی مین ترجمہ کیا اور بعدہ
نور الایمان رسالہ نماز کی تاکید کے بیانمین اور رشید المومنین رسالہ قیامت کی حال کے
ذکر مین تالیف کیا اور پس ازان تقویۃ الایمان کے دوسرے باب کا ترجمہ مع فوائد ضروری
کے لکھا اور تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان اوسکا نام رکھا اب سن بارہ سو باون ۱۲۵۲
ہجری مین اللہ تعالی جلشانہ نے دلمین ڈالا کہ ایک کتاب بالکل عبادات اور معاملات کے

بیانمین ... ہندی مرتب کردن لیکن ازبسکہ نئی تالیف سی پرانی کتاب کا اعتبار
زیادہ ہی اور قصہ کی کتابونمین لنز کو بہت مختصر اور اوسکو ماخذ کو معتبر پایا اسلئے
اوسکو ترجمہ کا ارادہ کیا اور نام اسکا تحفۃ العجم فی قصۃ الاباھم الاظم رکھا
اللہ کریم اپنی کرم سی پورا اور قبول فرماوی اور خطاسی محفوظ رکھی انہ علی کل شی قدیر
اب مطلب کی شروع ہونیسے پہلی تین باتین یاد رکھنا ضرور ہی اول یہہ کہ ارباب علم
اس ترجمہ مین جس مسئلے کو غلط پاوین مہربانی فرماکر اول اصل کتاب اور اوس کے
شرحون سی مقابلہ کرکے اوسکو درست کردین اور بندہ خیرخواہ کو کم علم اور اس کتاب کو
بلانظر ثانی جانکر معذور رکھین اور طعن سی یاد نفرماوین تو یقین حصول ثواب کا ہی اور صرف
طعن کرکے گناہ نے لذت حاصل کرنا عقلمندی ہی بعید ہی دوسری یہہ کہ جو مسئلے اسکو
کتاب مین لکھی ہین اسکو انتہا علم کی نجانین اور کتابون سی بھی تفصیل اوسکی دریافت کرہ
تو فائدہ زیادہ حاصل ہوگا اور اختلاف بھی معلوم ہوجائیگا یہہ متن کا صرف ترجمہ ہی شرح
نہین ہی مگر جو شخص اسکو غور سی کئی بار دیکھیگا یا استاد سی پڑہیگا تو اصل مسئلہ اس
بھی بخوبی دریافت ہوجائیگا تیسری یہہ کہ بعضے لفظ ایسے تھے کہ اگر انکا ترجمہ متن
مین کیا جاتا تو بوجہ مسئلہ سمجھ مین نہ آتا اور اکثر جگہہ عبارت طویل ہوجاتی اس لئے
یون بہتر معلوم ہوا کہ ان لفظونکو اسی مقام پر اول لکھیی اور انکا مطلب جو اس کتاب سے
متعلق ہی بیان کیجیی تاکہ ان لفظون کے معنی معلوم ہوجین پھر آیندہ کو تردد نہو
الف وہ لفظ یہہ ہین استبراء عورت کا رحم پاک ہونیکا انتظار کرنا یعنی جس عورت

کو حیض آتا رہتا ہو اوسکو ایک حیض آچکے اور جو کم سن یا زیادہ عمر کی ہو اوسکو ایک
مہینا گذر جاوے اور حاملہ کا جب حمل وضع ہو جاوے تب اُس سے صحبت کرنا اہل کتاب
یہود و نصاریٰ **ایجاب** لینے والا یا دینے والا جو اول بات کہے مثلاً لینے والا
کہے کہ میں نے یہہ چیز مول لی یا دینے والا کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی **اُجرت** مزدوری کی محنت کو دام مکان
یا سواری کو کرایہ کی دام یا تنخواہ **اِقالہ** مول لی ہوئی چیز کو آپسکی رضامندی سے پھیر دینا
ام ولد وہ باندی جو میاں سے اولاد جنی آثار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صحابون اور تابعین کے کلام **اجیر** جو اجارہ کرے اجرت سے یعنی مزدور نوکر
امانت دار جسکی پاس ہر دو ہر رکھی ہو یعنی دو ہر دو ہر رکھنے والا **استصناع** کاریگری
پیشہ وری اہل حرفہ سے کچھ کام بنوانا **آدمی حلال** جو آدمی احرام نہ باندھے **امام**
حاکم اور پیشوا اور پیش نماز **اصلی** وہ گواہ جو آپ دیکھا ہوا گواہی دے **بیت**
کوٹھری **بدل کتابت** جو روپیہ مکاتب کے ذمہ پر ٹھہرایا **بضاعۃ** جو مال کسیکو
دیا اس شرط پر کہ اسکا نفع بھی مجکو دیجیو **بالغہ** نو برس سے زیادہ کی لڑکی **بائنہ** وہ
طلاق جس سے عورت بالکل نکاح سے جاتی رہے اور وہ عورت بغیر عدت و نکاح ثانی کے
رجوع نکر سکے **بعض** سب میں سے تھوڑا یعنی کچھ **بائع** جو شخص بیچے یعنی بیچنے والا مبیع بکنا اور بیچنا
بالغ بارہ برس سے زیادہ کا **باطل** جو اصل اور وصف دونوں سے ناجائز ہو **بیت المال**
بادشاہی خزانہ اور مال خانہ جسمیں سب مسلمانونکا حق ہے **بالوعہ** وہ گڈھا جسمیں خراب
پانی اور غلاظت جمع ہوتی ہو **بدنہ** اونٹ اور گائے بیل **باغی** مسلمان بادشاہ سے

ت پہرا ہوا ترجمہ ایک زبان کی بات دوسری بولی مین کہنا جیسی فارسی کو ہندی مین
تزکیہ گواہ کا عیب ہنر دریافت کرنا تصرف خرچ کرنا کام مین لانا اپنا حکم
کسی چیز پر جاری کرنا وغیرہ تصدیق دوسرے کی بات کو سچا بتانا تصرف قولی
ث ایسی بات کہنا جس سے کچھ ہنی یا بگڑے ثمن قیمت اور دام جنب جسپر نہانا فرض
ج ہو جنایت وہ قصور جس سے کسی کا نقصان ہو بدنکا جید کہرا اور بہتر جائز جسکا
چ کرنا کچھ مضائقہ نہین جبیرہ تیلیان جو ٹوٹے ہوئے عضو پر یا زخم پر باندہتے ہین
ح حجت گواہ اور دلیل جس سے کسیکے ذمہ پر کچھ ثابت ہو جاوے حوالہ اوترا دینا
یعنی اپنے اوپر کے دام اور پراوترا دینا جسکو اینچہ کہتے ہین حانث قسم کہاکر
اوسکے نہ نباہنے کا گنہگار حدود قصور اور گناہ کی سزا جو شریعت سے مقرر ہے حُر میان
اور اپنے آپ کا مالک جو کسیکا غلام نہو حبس روکنا قید کرنا اپنے قبضہ مین رکہنا
خ حال جسکا ادا کرنا اوسیوقت نہ ملہلت لازم ہو حکومت عدل ناقص چیز کو
بازار مین دکہاکر اوسکی قیمت کتوانا پہر یہہ کتوانا کہ اگر اسمین یہہ نقصان نہوتا تو
یہہ چیز کتنی کی ہوتی پہر جسقدر قیمت اوسکی نقصان سے کم ہوئی اوسقدر تاوان کرتیوالے
کے ذمے ٹہہرانا حرام جو نے عارضی کے شریعت سے منع ہے اوسکو للہ نکرنا ثواب
اور کرنا عذاب اور متفق علیہ حرام کا حلال جاننے والا کافر حربی جو کافروں کے ملک
خ کے قابل ہو دارالحرب کا رہنے والا خیانت دغابازی فریب ہوکے سے کسیکا
مال لینا خلیفہ بادشاہ اور نائب خارج جو شخص قابض نہو خمار دامنی یعنی اوڑہنی

د
خصی جسکے بیضے ملڈالے ہون یا نکال ڈالے ہون کہ اوسکو شہوت نرہ دے ہر ہر ڈالا
جو شخص اپنی چیز کسیکے پاس دہر دہر کہے دار الحرب کافرونکا ملک دیت خون کے
بدلے کا روپیہ یعنی خون بہا دیت منعلظہ کتاب ہدایہ مین اسکا مطلب لکہا ہے دار
چار دیواری کا مکان گہیر حویلی کہنڈل دار الاسلام مسلمانونکی عملداری قرین
جو مال کسیکا کسی پر آتا ہو خواہ قرض خواہ اور طرح کا دین جسکا مال آتا ہو کسی پر
ذ ذوات القیم جسکے جاتے رہنے سے اوسکی قیمت دینا آوے ذمی وہ کافر جو
ر مسلمان کی رعیت ہو ربیب جورو کا بیٹا جو پہلے خاوند سے ہو ربیبہ جورو کی بیٹی جو
پہلے خاوند سے ہو رمی جمار حج مین منا کی جمرونکو ٹھیکریون سے مارنا رجوع
گئی ہوئی عقد سے پہر جانا دی ہوئی چیز پہیر لینا راس المال جمع پونجی یعنی اصل
مال جسپر نفع بڑہے رب المال مال کا مالک راہن اپنی چیز کا گرو رکہنے والا
رب سلم خریدنے والا یعنی جو بدنی پر دام دے رجم زانی کو پتہرون سے مارنا ردی
ز ناقص زیوف ایسا کہوٹا کہ بیت المال مین نہ لین اور بازار مین چلے یعنی ملمع
س سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رویہ اور وہ جو حضرت نے ہمیشہ کیا
اور ایک دو مرتبہ ترک بھی کیا تو اوسکا کرنا ثواب اور ترک کرنا گناہ ستوقا کہوٹا
روپیہ جسکے اندر بالکل تانبا ہو سلم بدنی یعنی وہ سودا جسکی دام نقد دے اور
ش مبیع وعدے پر ہی سعی صفا اور مروہ پر چڑہنا اور درمیانمین دوڑنا شرام
ص مول لینا خرید کرنا شرب پانیکا حصہ اور حق شفیع شفعہ کا حقدار صفی غنیمت

کے مال مین سے اول سغیمبر نماحب کچھہ اچھی چیز لے لیتے تھے اوسکا نام صفی ہے
صاحب ترتیب وہ شخص جسپر پانچ نماز دن مین سے زیادہ قضا نہون صفت
چیز کا حال کہ ایسی ہے یعنی اوسکی تعلق کی باتین صابیہ کافرہ عورت ہو کسی سغمبر
ایمان اور خدا کی کسی کتاب کا اقرار رکھتی ہو صحیح ٹھیک درست جائز یعنی شریعت
سے معتبر صاع برتن ہوتا ہے اوس سے ناپکر چیز بیچتے ہین ڈبلی کلدار اسّی روپیہ بھر
ض کے سیر سے ساڑھے تین سیر گیہون اوسمین سماتے ہین ضمان عوض اور بدلے
ط ظ کا ذمہ طریق راہ گلی ظلہ چھپر سائبان وغیرہ جو چیز دیوار سے آگے کو بڑہی ہوئی
ع نکلی ہوئی ہو سایہ دار عددی متقارب جو چیز ایک سی ہو اور گن کر بکے جیسے اخروٹ
عاقلہ کتاب العاقل مین اسکا مطلب لکہا ہے عدالت گواہ مین شرعی عیب نہو
عقود وہ معاملے آپسکے جسمین ایجاب قبول ہو عُشر دسوان حصہ عُقر زنا کی اجرت
جسقدر عورتکو دیجاوے اوسقدر عمر و یہ نام ہے اپنی طرف سے ٹھہرایا ہوا بات سمجھانے
کے لئے جیسے زید بکر بختور اخالد محمود ہندہ عقار زمین وغیرہ غیر منقول چیز
عاجز جو کمانے سے اور کام کرنے سے لاچار ہو یعنی کرسکتا ہو اور عجز لاچاری
بمقدوری ناطاقتی عروض چیزین اسباب سوائے روپئے اشرفی کے عدل وہ
گواہ جسمین کچھہ شرعی عیب نہو غرل انزال کیوقت عورت سے علیحدہ ہو جانا اور اندر انزال
غ کرنا تعین معین چیز جیسے اسباب غصب بیگانی چیز پر ناحق قبضہ کرلینا غاصب
جو شخص بیگانی چیز پر ناحق اپنا قبضہ کرلے غائب جو شخص حاضر نہو اور پردیس مین ہو

یا اوسکا حال نہ معلوم ہو کہ کہان ہی **غیر مدخولہ** جس عورت سی صحبت نکی ہو **غش** کہوٹی
غبن اوسکا مال دغا بازی سی لے لینا **فرض کفایہ** اسکی معنی کتاب السیر مین ف
لکھی ہین **فسخ** کئی ہوئی معاملہ کو توڑ ڈالنا گویا ہوا ہی نہ تھا **فاسد** جسکی اصل تو جائز
مگر وصف سی ناجائز ہو گا **فرض** خدا کا حکم جو دلیل قطعی سی ثابت ہو تو بجالانا اوسکا
ثواب اور بیذر اوسکا نکرنا عذاب اور متفق علیہ فرض کا منکر کافر **فاسق** جو شخص
ایسا کام کری کہ شرع سی وہ کام ممنوع ہو **فرعی** وہ گواہ جو اصلی گواہ سی سنکر
گواہی دی **قابلہ** جو عورت لڑکا لڑکی جنا دی **قیمت** بکی ہوئی چیز کے بدلے کے دام ق
قدر تعداد اور اندازہ **قصاص** جان یا جسم کے نقصان کا بدلا لینا جان کے
بدلے جان اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور ناک کے بدلے ناک وغیرہ **قرض** اودہار
یعنی جو مال نقد کسیکو دیا اوسکا کام چلنے کو پھیر لینے کی شرط پر **قاتل** جو مار ڈالے
قبول لینی یا دینی والیکا ماننا **قیمت مثل** ویسی ہی چیز جتنے کو بازار مین ملے
وہ دام **کنیف** پاخانہ جا ضرور سنڈاس **کفیل** ضامن یعنی جسکو اور کے بدلے ک
دینا آوی **لغو** جسکا ہونا نہونا دونو برابر گویا تھی ہی نہین **مدعی** بہادہ چیز جسکا ام
کوئی دعوی کری **مکاتب** وہ غلام جسکو میان نے لکھدیا کہ اتنا پیسا روپیا تو گلادی
تو آزاد ہی **مستحب** جو پیغمبر صاحب نے کبھی کیا کبھی نکیا اور جو اچھے نیک لوگون نے کیا اوسکا
کرنا ثواب اور نکرنا گناہ نہین **مغصوب** وہ چیز جسپر کسی نے ناحق قبضہ کر لیا **مضاربت**
جو دوسرے کے مال سی تجارت کر کر نفع بڑہا دی اپنا حصہ ٹھہرا کر **موہوب** ہبہ کی ہوئی چیز

مجبوب جسکے خصیے اور عضو تناسل کاٹ ڈالا ہو یا نہو مؤکدہ سنت جس سنت
کے کرنیکو تاکید ہو جیسے واجب مدخولہ جس عورت سی صحبت کی ہو معلقہ کسی بات
پر اٹکی ہوئی منجزہ جو فوراً ہو جاوی مبنی انکاؤ کے مراہقہ جو لڑکی بالغہ ہوا چاہتی
ہو مخنث ہجڑا زنانہ محدث جسکو وضو نہو مباح جسکے کرنے نکرنیکا اختیار ہو اور
اوسمین ثواب یا عذاب نہین معدود جو چیز گن کر بکتی ہو مفرد جو صرف حج کے لئے
احرام باندہی منفرد جو اکیلا نماز پڑہے مجور جسکو سوداگری سی ممانعت ہو گئی ہو وے
مدبر جس غلام کو میان نے کہا کہ تو میری مرنیکے بعد آزاد ہی مستاجر اجارہ
لینے والا مزدوری کرنیوالا نوکر رکہنی والا کرایہ دار مقر جو شخص اپنی اوپر کسیکے حق کا
اقرار کری معیر عاریت دینی والا جو شخص اپنی چیز کسیکو عاریت دی مستعیر عاریت
لینے والا یعنی جو شخص کسیکی چیز عاریت لے مضطر جو ایسا گہبرایا ہوا ہو کہ
اوسکو کچہہ اور نہ بن آوی منغشوش جس چاندی یا سونے مین کچہہ کہوٹا ملا ہو وے
مستقرض جو شخص قرض لے مبیع جو چیز بک گئی مذروع جو چیز گز سے ناپ کر
بکے مستبضع بضاعۃ دینی والا یعنی مال کا مالک موقوف جسکا ہونا نہونا
اور بات پر اٹکا ہوا ہو محدود القذف جسکو بہتان کرنیکی سزا ہوئی ہو مراہق جو لڑکا
بالغ ہوا چاہتا ہو مسبوق جو پہلی رکعت کی بعد امام کے پیچہے نماز مین ملا ملک
مطلق اصل چیز کی ملکیت منجنیق تہیار کا نام ہی مدرک جو سری سی امام کے
ساتہہ نماز مین تہا مکیل جو چیز برتن سی ناپ کر بکے مکیال ناپنی کا برتن جس سے

ناپ کر چیز کے **مسجل** جونے اکمال ادا کیا جاوی **مؤجل** جسکا وعدہ ٹھہری کہ
آیندہ کو ادا کرین **محیل** اپنے ذمہ پر کے دام اور پرا وترانیوالا یعنی مقروض
مدیون مدعی علیہ **محتال** جسکے لئے حوالہ کیا یعنی اپنے دام مانگنے والا مدعی **منزل**
حویلی مکان جسمین کئی مکان ہون **منقول** جو چیز ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جاسکے
خواہ خود جسمے جانور خواہ کسیکے لیجانے سے جیسے اسباب **مجہول** جو معلوم نہو
سیل بدرو مہری پرنالہ ناودان **متقول** جسکو کسی نے مارڈالا **مقوم**
جو شخص چیز کی قیمت جانچکر بتادی جیسے دلال وغیرہ **مقیم** جو شخص اپنے گہر ہو یا پندرہ
دن یا پندرہ دن سے زیادہ رہنے کے ارادہ پر کہین ٹھہرا ہو **مال معصوم** جس مال
مین غیر کو دست اندازی درست نہین **مؤتمن** مقتدی مرتہن جسنے اپنے پاس کسیکی
چیز گرو رکہی **مرہون** جو ٹہکر کے مدیون جسپر مال آتا ہو کسیکا دیندار **مادون**
جسکو مالک یا مزلی نے سوداگری کی اجازت دی **محصن** جسنے کبہی زنا نہ کیا
مرہون جو چیز گرو ہو **مستامن** جو اوردین والے کی عملداری مین اوس کی
اجازت سے جاوی **مکفول عنہ** جسکی ضامنی کی یعنی مدعی علیہ **مکفول لہ** جسکے لئے
ضامنی کی یعنی طالب اور مدعی **محتال علیہ** جسنے اوترانا اپنے اوپر مانا اور اپنے
اوپر اوترالیا یعنی آپ جو مدعی علیہ ٹھہرا **مسلم فیہ** وہ چیز جسکی بدنی کی **مسلم الیہ**
جو شخص بدنی پر دام لے یعنی چیز کا بیچنے والا **موہوب لہ** جسکو چیز ہبہ کردی
مقر لہ جسکے حق کا مدعی علیہ اقرار کردی یعنی مدعی **مصالح عنہ** وہ چیز جسکی بابت

جھگڑا تھا پھر اوسکی عوض اور چیز پر صلح ہوگئی یعنی مدعی بہا مصالح علیہ جس چیز پر
صلح ٹھہری یعنی جو چیز مدعی علیہ مدعیکو مدعی بہا کے بدلے مین دیوے معتوہ
بیوقوف ادنی جو بعضی کام دیوانون کیسے کری اور بعضی عاقلون کیطرح مکروہ جو کسی
عارضی کے سبب سے منع ہی اوسکو للہ نکرنا ثواب اور کرنیمین عذاب کا خوف اور
اوسکا حلال جاننا کفر نہین پھر وہ جو معاملات مین مکروہ ہی اوسکی معنی کتاب الکراہیۃ
مین لکھی ہین موصی لہ وہ شخص جسکو کوئی وصیت کی موصی بہ وہ چیز جسکی وصیت
کی موصی وہ جو وصیت کری مشتری جو مول لے یعنی مول لینی والا خریدار گاہک
مثلی جسکی ہلاک ہونے سے ویسی ہی چیز دینا آوے قرکی جو شخص گواہ کا عیب و ہنر
دریافت کرے متعدی وہ چیز جس سے دوسری چیز ثابت ہو مقتدی جو امام
کے پیچھے نماز پڑھی نفقہ روٹی کپڑا وغیرہ خرچ تبھرج جو روپیہ ایسا کھوٹا ہو کہ نہ
سودا گرلے اور نہ بیت المال مین لیا جاوی ناشزہ جو عورت خاوند کی تابعداری سے
نکلجاوی نقود روپیہ اشرفی یعنی رائج نکول قسم کہانیسے انکار کرنا نبیذ تمر چھوہارے
بھگوکر نچوڑا ہوا پانی ولامہ مریگری والی بنا واجب جو دلیل ظنی سے خدا کا حکم
ثابت ہو تو فرض اور واجب ایک ہی ہی مگر واجب کا منکر کافر نہین واہب جو شخص چیز
دیدے یعنی ہبہ کرنیوالا ودیعت دھروہرامانت وجوہ فقہ مسئلونکی دلیلین وصی جسکو کہا
میرے مرنے کے بعد یون کیجو ولی مربی والی وارث ہدیہ تحفہ سوغات یعنی وہ چیز جو کوئی
محبت کے سبب سے بھیجے اور وہی ہلاک چیز کا کھوجانا ٹوٹجانا جاتا رہنا کام کی نہ رہنا

ن

و

لہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

الٰہی ہمکو اور ہماری بھائی مسلمانونکو توفیق دی کہ اپنی عبادات اور معاملات تیری حبیب
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شریعت کے موافق درست کرین اور اوس رسول
مقبول کی سنت کو ہرامرمین اپنا پیشوا گردانین اور اسی ملک مین بسین جہان عبادات اور
معاملات صحیح بن پڑین خداوندا کریما توا پنی محض کرم اور فضل سی ہماری گناہون سے
درگذر فرما اور ظاہری اور باطنی بیماریون سی ہمکو شفا دی آمین یارب العلمین وصلی علے
سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین **کتاب الطہارت** یعنی ستھرائی کی مسئلے

مسئلہ وضو مین فرض ہی مونہہ دہونا جہان سی سر کے بال جمتی ہین ٹھوڈی کے
نیچے تک اور ایک کدیا سی دوسری کدیا تک اور دونون ہاتھونکا دہونا کہنیون کے
ساتھہ اور دونون پانو دہونا ٹخنون سمیت اور چوتہائی سر اور داڑہی کا مسح کرنا
مسئلہ وضو مین سنت ہی دونون ہاتھہ دہونا گٹون تک شروع مین اور بسم اللہ کہنا
اور مسواک کرنا اور کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا ہر بار علحدہ پانی اور داڑہی کا خلال
کرنا اور انگلیونمین خلال کرنا اور وضو کے عضو کو تین تین مرتبہ دہونا اور دل کے
ارادہ سی وضو کرنا اور سب سر کا مسح کرنا ایکمرتبہ اور دونو کانونکا مسح کرنا سر کے
مسح سی بچی ہوئی پانی سی اور اوس ترتیب سی وضو کرنا جو قران مین مذکور ہی اور ایک
عضو کے بعد دوسرے کو لگاتار دہونا **مسئلہ** وضو مین مستحب ہی سیدہی عضو کو

پہلے دھونا اور گردن پر مسح کرنا مسئلہ وضو ٹوٹجاوی اگر ناپاک چیز بدن
کے اندر سے نکلے یا منہ بھر کے قے ہو اگرچہ پت ہون یا لہو کی پھٹک ہون یا
کھانا ہو یا پانی ہو مسئلہ اگر منہ سی یا ناک سی بلغم گرا تو وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ
اگر تھوک مین ملا ہوا تنا خون نکلا کہ تھوک اُس سی زیادہ ہی تو وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ
اگر ایکمرتبہ جی متلایا اور تھوڑی تھوڑی کئی مرتبہ قے ہوئی تو وہ سب قے کی اگر منہ
بھر کے ہو سکے تو وضو جاتا رہا اور نہین تو نہین مسئلہ اگر کروٹ پر لیٹ کر یا چوتڑ
پر بیٹھکر سویا تو وضو جاتا رہا مسئلہ اگر بیہوش ہو گیا یا دیوانہ ہو گیا یا نشہ مین
آگیا تو وضو جاتا رہا مسئلہ اگر بالغ آدمی نماز مین ٹھٹھا مار کر ہنسا تو وضو جاتا
رہا اگر چہ سلام پھیرتے وقت ہنسا تہا مسئلہ اگر مرد اور عورت دونون ننگے ہو کر
لیٹین تو وضو جاتا رہا مسئلہ اگر زخم مین سی کیڑا نکل پڑا یا عضو تناسل عورت کو
چھوا یا تو وضو نہین ٹوٹتا **فصل فی الغسل** یعنی نہانے کے تعلق کے مسئلے

فصل فی الغسل

مسئلہ غسل مین کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن پر پانی بہانا فرض ہے
مسئلہ بدن ملنا اور نے ختنہ کئی ہوئی آدمی کو اپنی کھوڑی کے اندر پانی ڈالنا
فرض نہین مسئلہ غسل مین سنت ہی کہ دونون ہاتھ دھوے اور شرمگاہ دھوے
اور بدن پر جو نجاست لگی ہو دھوے پھر وضو کرے پانو غسل کے بعد دھوے پھر
ساری بدن پر تین بار پانی بہاوے مسئلہ اگر بالون کی جڑین بھیگ جاوین تو گوندھی
ہوئی چوٹی کا کھولنا فرض نہین مسئلہ نہانا تب فرض ہو جب عضو تناسل بھڑک کر

منی نکلے اور منی جب اپنی جگہہ سی علحدہ ہوئی اور وقت شہوت ہو یا سپاری چھپ جاوی
پیشاب کے یا جا ضرور کے مکانمین تو اسقدر نہین کرنیوالا اور کرانیوالے دونونپر
غسل فرض ہے یا عورت حیض اور نفاس سی پاک ہو تب اوسپر فرض ہی مسئلہ
مذی اور ودی کے نکلنی سی غسل فرض نہین ہوتا مسئلہ اگر نیند مین اپنے آپ کو
صحبت کرتے دیکھا پھر جگا تو اپنا بدن یا کپڑا گیلا پایا تو نہانا فرض نہین مسئلہ
جمعہ کی نماز کے لئے اور دونون عید ونکی نماز کے لئے اور احرام باندھنے کے لئے
اور حاجیونکو عرفہ کے روز نہانا سنت ہی مسئلہ مرد کیو نہلانا اور اوسکو جو کافر
جنبی مسلمان ہوا نہلانا واجب ہی مسئلہ اگر کافر مسلمان ہوا اور جنبی نہین تو اوسکو
نہلانا مستحب ہی مسئلہ وضو کیا جاوی مینہ کے پانی اور برف کے پانی اور دریا
کے پانی سے اگرچہ اُس پانی کا بو یا مزہ یا رنگ کسی پاک چیز کے پڑنیسے بگڑ گیا
ہو یا ایک جگہہ پر بہت روز دنتک رکا رہنے سی بدبو کرا ہو یا ہو مسئلہ اُس پانی
سی وضو درست نہین جو بہت پتون کے پڑنے سے بگڑ گیا ہو یا اوسمین کوئی
چیز ڈالکر اوٹھائی ہو یا کسی درخت یا پھل سی نچوڑا ہوا اور چیز پانی مین ملکر غالب ہو گئی کہ
وہ پانی کہلائے مسئلہ جو پانی بہتا نہو اور اوسمین ناپاک چیز پڑی اگر وہ پانی دہ در دہ گز
لمبا اور دس گز چوڑا دین ہی تو وہ پانی پاک ہی جیسے بہتا ہوا اور اگر دس گز سی
کم مین ہی تو ناپاک ہی مسئلہ بہتا پانی وہ ہی جسمین تنکا پڑے تو وہ تنکا جسے
تو ایسی پانی مین اگر ناپاکی کا نشان نہ معلوم ہو تو پاک ہی وضو کے لائق اور ناپاکی

رنگ اور بو اور مزہ سے پہچانی جاتی ہی مسئلہ اگر پانی کے اندر ایسا جانور جسمیں
بہتا ہوا خون نہین ہوتا جیسے مچھر یا مکھی یا بز یا بچھو یا مچھلی یا مینڈک یا کنگڑا مرگیا
تو وہ پانی ناپاک نہین مسئلہ جو پانی کہ بندگی کے خرچین آیا یا حکمی ناپاکی اُس سے
دور کی جب وہ پانی ایک جگہہ پر ٹھہر گیا تو وہ خود پاک ہی مگر اور چیز کو پاک نہین کرسکتا
مسئلہ اگر زید جنب کوئے کے اندر پیٹھا اور ظاہر مین کوئی ناپاکی اوسکے بدن پر
نہین تو بموجب مذہب امام اعظمؒ کے کوئے کا پانی ناپاک ہوگیا اور زید جیسا
ناپاک تہا ویسا ہی جنبی رہا اور امام یوسفؒ کے کہنے بموجب پانی پاک اور وہ شخص
جیسا تہا ویسا ہی ہی اور امام محمدؒ کے کہنے بموجب وہ پانی پاک ہی اور وہ شخص بھی
پاک ہوگیا مسئلہ جو کچا چمڑہ پکایا گیا وہ پاک ہوگیا مگر سوَر اور آدمی کا چمڑا
پکانے سے پاک نہین ہوتا مسئلہ آدمی کی اور مُردہ جانور کی ہڈی اور بال
پاک ہی مسئلہ اگر کوئے مین کوئی ناپاک چیز گری تو اوسکا سب پانی نکالا جاوے
ہان اگر دو لینڈیان اونٹ کی یا دو مینگنیان بکری یا بہیڑ کی یا کبوتر کی بیٹ گری
تو وہ پانی ناپاک نہین مسئلہ جس جانور کا گوشت کہانا حلال ہی اوسکا پیشاب
نجس ہے مسئلہ جس چیز کے نکلنے سے وضو نہین ٹوٹتا وہ چیز نجس بھی نہین مسئلہ
جس جانور کا گوشت حلال ہے اوسکا پیشاب ہرگز پاک نجاویگا مسئلہ اگر چوہا یا
چوہی برابر اور کوئی جانور کوئے مین گر کر مرگیا تو بیس درمیانی ڈول اُسمین سے
نکالڈالے تو وہ کُوا پاک ہوجاوے اور اگر کبوتر سا جانور مرگیا تو چالیس ڈول

مسئلہ دوسرا

ہو مسئلہ اگر کوئی بکری سا جانور مرا تو بالکل پانی نکالا جاوی تب وہ کوا پاک ہو مسئلہ اگر کوئی
جانور کوئے مین پھولا یا پھٹ گیا تو بالکل اوسکا پانی نکالا جاوی مسئلہ اگر کوئی
مین سوت ہوا اور سب پانی نکل نسکی تو دو سو ڈول نکالی جاوین مسئلہ اگر کوئے
مین سی مرا سڑا گلا جانور نکلا اور معلوم نہین کہ کب گرا تہا تو اوسکو تین رات دن
پہلے سے ناپاک ٹھہرائین اور اگر وہ جانور پھولا پھٹا نہ تہا تو وہ کوآن ایکدن
رات پہلے سی ناپاک ٹھہر گیا مسئلہ جسکا پسینا پاک ہی اوسکا جھوٹا بہی پاک ہی اور
جسکا پسینا ناپاک اوسکا جھوٹا بھی ناپاک ہی مسئلہ آدمی کا جھوٹا اور گھوڑی کا
جھوٹا اور جس جانور کا گوشت حلال ہے اوسکا جھوٹا پاک ہی مسئلہ کتی اور سور
اور چار پائے شکاری جانورونکا جھوٹا ناپاک ہی مسئلہ بلی اور چھوٹی پھرتی
مرغی اور پرند شکاری جانورونکا جھوٹا اور اُن جانورونکا جھوٹا جو گھرون کے
سورا خونمین رہا کرتے ہین مکروہ ہی مسئلہ گدہی اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے اگر
اور پانی نملے تو مشکوک پانی سی وضو کرے اور تیمم بہی کرلے اور اختیار ہے کہ
پہلے ایسے پانی سی وضو کرے یا تیمم کرلے مسئلہ اگر پانی مین چوہا مرا پہگوئی
سو وہ پانی میٹھا ہو گیا تو اوس سی وضو کرے اگر اور پانی نہ ملے ایسی مقام پر تیمم
واجب نہین باب التیمم یعنی تیمم کرنیکے مسئلے مسئلہ اگر پانی چار ہزار
گز کے فاصلہ پر ہو یا شخص بیمار ہو یا سردی ایسی ہو کہ جس سی بیمار ہو جانے
یا مر جانے کا خوف ہو اور پانیکے پاس کوئی درندہ ہو یا کوئی دشمن ہو یا پیاس کا

خوف ہو یا ڈول رسی نہو تو تیمم کرنا جائز ہی مسئلہ تیمم یہہ ہی کہ زمین کی قسم سی جو
پاک چیز ہو اگرچہ اوسپر غبار نہو یا غبار پڑ کہ پاک زمین موجود ہو تیمم کا ارادہ کرکر
ایکدفعہ ہاتھہ مارکر بالکل چہرے پر اور دوسری بار ہاتھہ مارکر بالکل دونون ہاتھہ
دونون کہنیون سمیت مسح کرلے مسئلہ جنب اور حائض کو بھی تیمم کرنا درست ہی
مسئلہ اور تیمم ارادہ دل سی کرنا تیمم مین فرض ہی پہر اگر کافر نے تیمم کیا تو لغو
ہے اور اگر وضو کیا تو جائز ہی مسئلہ اگر مسلمان نے تیمم کیا پہر وہ معاذ اللہ
مرتد ہو گیا تو تیمم نہین ٹوٹ گیا مسئلہ جس سی وضو ٹوٹتا ہی اوسی سی تیمم ٹوٹتا ہی
مسئلہ اگر حاجت سی زیادہ پانی ملا تو تیمم کرنا جائز نہین اور تیمم کرنے کے بعد
اگر ملا تو تیمم ٹوٹ گیا مسئلہ اگر پانی ملنی کی امید ہو تو مستحب ہی کہ پانی ملنی کی امید پر
نماز اخیر وقت پڑہی اور اگر وقت سی پہلے تیمم کرلیا تو بھی جائز ہی مسئلہ ایک
تیمم سی دو فرض ادا کرنا اور نفل درست ہی مسئلہ اگر جنازہ کی نماز یا عید
کی نماز جاتے رہنی کا خوف ہو تو بھی تیمم جائز ہی مسئلہ اگر وضو سی عید کی نماز
شروع کی کچھہ ادا کی تھی کہ وضو جاتا رہا اور تیمم کرکے ویسی ہی باقی ادا کرلے
تو بھی درست ہی مسئلہ جمعہ کی نماز یا وقتی نماز کے جاتے رہنی کے خوف سی
اگر تیمم کیا تو جائز نہین مسئلہ اگر اپنی اسباب مین سی پانی رکھا ہوا تھا اور بھول
گیا سو تیمم کرکے نماز پڑہ لی پہر پانی یاد ہوا تو اوس نماز کو دوہرا کر نہ ادا کرے
مسئلہ اگر گمان ہو کہ پانی ملیگا تو ایک تیر پہینکے کے فاصلے تک پانی کی تلاش

جانا واجب ہی اور نہین تو نہین مسئلہ اگر اپنے ساتھی پاس پانی ہو تو اوس سے
پانی مانگے اگر وہ ندی تو تیمم کرے اور اگر وہ رواج یا تو رکی موافق قیمت مانگے اور
اپنے پاس دام ہون تو پانی مول لیکر وضو کری اور اگر رواج سی زیادہ قیمت
مانگے تو تیمم کرے مسئلہ اگر تمام بدن سی زیادہ جسم زخمی ہو تو تیمم کری اور اگر
تھوڑا زخمی ہو اور زیادہ چنگا ہو تو وضو کری اور یون نکری کہ تیمم بھی کری اور وضو بھی
باب المسح یعنے مسح کرنیکے مسئلے مسئلہ موزون پر مسح کرنا عورت اور مرد دونون
کو جائز ہی اگر جنب ہون مسئلہ مسح تب جائز ہے جب پوری وضو ٹوٹنے موزون
پہنے ہوئیکی مسئلہ مقیم کو مسح کرنا جائز ہی وضو ٹوٹنی کے بعد سی ایکدن اور
ایک رات تک اور مسافر کو تین دن رات تک مسئلہ مسح یہہ ہی کہ موزون کے اوپر
تین اونگلیان ترسطرح پھیری کہ پانو کی اونگلیونکی طرف سی شروع کری اور پنڈلی
تک کھینچے مسئلہ جو موزہ بہت پھٹا ہو یعنی پانو کی چھوٹی تین اونگلیونکی قدر تو مسح
درست نہین اور اگر اس سی تھوڑا پھٹا ہو تو اوسپر درست ہی مسئلہ اگر ایک
موزہ کئی جگہہ پر پھٹا ہے کہ وہ سب ملا ہی سی پانو کی تین اونگلی کی قدر ہوتا ہی تو
مسح درست نہین اور اگر دونون موزی اسقدر جا بجا پھٹے ہین کہ وہ سب ملا ہی سی
پانو کی تین اونگلی کی قدر ہوتا ہی تو مسح درست ہی مسئلہ اگر نجاست غلیظہ کئی جگہہ
پر متفرق لگی اور جمع کرنے سی ایکدرم سی زیادہ ہو تو نماز نہین درست اسی طرح
ستر کا بدن اگر کئی جگہہ پر متفرق کہلا ہو کہ جمع کرنے سی چوتھائی عضو کی قدر

ہو تو نماز جائز نہین مسئلہ وضو ٹوٹنے اور موزہ پانو سے نکلنے اور مسح کی مدت
گذر جانے سے مسح ٹوٹجاتا ہی اگر دہونے کی سردی سے دونون پانو جانے رہنے کا
خوف نہو پھر جب مسح کی مدت پوری ہوگئی اور موزہ نکال ڈالا اور وضو ہی تو فقط
پانو دہولے مسئلہ اگر زیادہ قدم اپنی جگہہ سے اوپر کو موزہ سے نکلا تو مسح
جاتا رہا مسئلہ اگر مقیم نے موزون پر مسح کیا پھر ایکدن رات کی پوری ہونے سے
پہلے سفر کیا تو وہ تین دن رات پوری کرلی اور اگر مسافر ایکدن رات کے بعد مقیم
ہوگیا تو وہ موزہ نکالکر پانو دہولے اور اگر ایکدن رات نہین گذرا تہا تو ایکدن
رات پورا کرلے مسئلہ اگر موزون پر موزے پہنے تو اوپر بھی مسح درست ہی مسئلہ
جو موزے پھٹے ہون یا اونپر چمڑا لگا ہو یا اونکا تلا چمڑے کا ہو اوپر بھی مسح درست ہی
مسئلہ پگڑی اور کلاہ اور برقع اور دستانو پر مسح درست نہین مسئلہ
جبیرہ پر اور زخم پر بندہی ہوئی کپڑی پر یا اور جو کچھ ایسا ہو مسح درست ہے
اور اس مسح کا اور دہونے کا حکم ایک ہی ہی تو اسکی مدت معین نہین اور صرف
پٹی ہی پر مسح کیا جاوی اور باقی عضو دہویا جاوی اور پٹی اور جبیرہ اگرچہ نئے وضو
باندہی ہو تو بھی اوسپر مسح درست اور بالکل پٹی پر مسح کرے خواہ اوسکے نیچے زخم ہو خواہ
نہو پھر اگر زخم اچھا ہوگیا اور پٹی کہلی تو مسح باطل ہوگیا اور اگر زخم نہین اچھا ہوا
تو مسح برقرار ہی مسئلہ موزہ اور سر کے مسح مین نیت کی حاجت نہین ہے

باب الحیض یعنی حیض کے مسئلے

مسئلہ جو عورت کمسن اور بیمار نہو اور اسکی

رحم سے لہو بہے اوسکو حیض کہتے ہین مسئلہ حیض تین دن سے کم اور دس دن
سے زیادہ نہین ہوتا اور جو لہو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ ہو اوسکا نام
استحاضہ ہی مسئلہ کسی رنگ کا خون ہو وہ سب حیض کا ہی ہان اگر زرد سفید ہو وہ
حیض کا خون نہین مسئلہ نماز اور روزہ اور مسجد مین جانا اور کعبہ شریف کا طواف
کرنا اور قران پڑہنا اور بغیر جزدان کے قران کا چھونا حیض والیکو منع ہے اور
روزہ کی قضا اوسپر فرض ہی نماز کی نہین مسئلہ حیض والی عورت کی ناف کے
نیچے سے زانوون کے اوپر تک کچھہ غرض نہ رکھے مسئلہ بیوضو کو قران کا چھونا منع ہی
مسئلہ جنابت والیکو اور نفاس والی عورتکو قران کا پڑہنا اور چھونا دونون منع ہے
مسئلہ اگر دس دن پر حیض کا خون بند ہوا تو اُس عورت سے صحبت کرنا جائز ہی اگرچہ
وہ نہائی نہو اور اگر دس روز سے کم مین بند ہوا تو جب تک وہ نہالے یا اتنا وقت
نہ گذرے کہ جسمین وہ نہاکر نماز کی نیت باندہ لے تب تک اُس سے صحبت درست نہین ہی
مسئلہ اگر حیض اور نفاس کے دنونمین ابتدا مین اور آخر مین خون آیا اور درمیان
مین وہ عورت پاک رہی تو وہ پاک رہنے کے دن بھی حیض اور نفاس ہی ہین مسئلہ
عورت کم سے کم پندرہ دن پاک رہتی ہی اور زیادہ پاک رہنے کا اندازہ مقرر نہین ہان جس عورت کی
عادت ٹھہر جاوے کہ پانچ روز اُسکو خون آیا کرتا ہی اور پچیس روز وہ عورت پاک رہتی ہی تو اوسکی البتہ
پچیس دن پاک رہنے کے ہین مسئلہ استحاضہ کی لہو کا اور نکسیر پھوٹنے کا جو ہمیشہ
جاری رہی ایک ہی حکم ہے کہ اوسکو روزہ رکھنا اور نماز پڑہنا اور اُس سے

صحبت کرنا منع نہین مسئلہ اگر حیض کا خون دس روز سے زیادہ اور نفاس کا
خون چالیس دن سے زیادہ آوے تو جتنے دن اوس عورت کی عادت سے زیادہ ہون
وہ استحاضہ ہے مثلاً ایک عورت کی عادت ہے کہ اوسکو سات دن حیض اور تیس دن
نفاس ہوا کرتا ہے سو اوسکو بارہ دن حیض کا خون آیا اور پچاس دن نفاس کا خون
آیا تو پانچ دن جو حیض مین زیادہ ہوئے اور بیس دن جو نفاس مین زیادہ ہوئے یہہ
استحاضہ ہے اور اگر اوس عورت کے پہلے ہی پہلے یہہ حیض اور نفاس ہوا ہے تو
دس دن حیض ہے اور چالیس دن نفاس جسکو استحاضہ ہو یا سلسل بول ہو یا پیٹ جاری
ہو یا ہوا نکلتی رہتی ہو یا نکسیر جاری رہتی ہو یا زخم بہتا ہو کہ کوئی وقت ایک فرض کے
ادا کرنیکی قدر خالی نہین یعنی ہر وقت یہ مرض موجود رہے تو ایسے عذر والا شخص
ہر فرض کیوقت کے لئے نیا وضو کرے پہر اوس وضو سے فرض اور نفل جو چاہے سو
پڑھے اور وقت ہی کے نکلنے سے یہہ وضو جاتا رہتا ہے مسئلہ اولاد پیدا ہونیکے
بعد جو خون جاری رہتا ہے اوسکا نام نفاس ہے مسئلہ حاملہ عورت کو جو خون
آوے وہ استحاضہ ہے مسئلہ اگر حمل گر گیا اور اوسمین کوئی چیز جسم کی بنکر نمود
ہوئی ہے تو اوسکے بعد جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے مسئلہ نفاس زیادہ سے
زیادہ چالیس دن رہتا ہے اور کم سے کم کی حد نہین اور جو چالیس دن سے زیادہ
ہو وہ استحاضہ ہے مسئلہ اگر ایک حمل سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک پہلے اور
دوسرا کوئی دن کے بعد تو پہلے کے بعد سے نفاس کے دنونکا حساب ہوگا

باب ۱ نجاست یعنی ناپاکیونکا بیان مسئلہ ناپاک بدن اور کپڑا اگر پانی سے
یا ایسی چیز سے جو بہتی ہو اور ناپاکی کو دور کرتی ہو دھویا جاوے تو پاک ہو جاوے
جیسے سرکہ اور گلاب سے اور اگر تیل سے دھویا جاوے تو پاک نہین ہوتا مسئلہ
موزے پر اگر گاڑہی ناپاکی لگی ہو تو زمین پر رگڑنے اور اگر پتلی ناپاکی لگی ہو جیسے
پیشاب تو دو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے مسئلہ اگر کپڑے پر یا موزے پر یا بدن
خشک منی لگی ہو تو وہ ملڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے اور اگر تر ہو تو دھونے سے مسئلہ
تلوار خنجر آئینہ وغیرہ کی نجاست کا اثر ملنے سے پاک ہو جاتا ہے مسئلہ ناپاک زمین جب خشک
ہو جاوے اور ناپاکی کا نشان اوپر سے جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہے وہان پر نماز تو جائز ہے
مگر تیمم اوس سے درست نہین مسئلہ غلیظ ناپاکی اگر ایکدرم برابر لگی ہو تو معاف ہے
اور ہتیلی کے اندر کی چوڑائی درم برابر ہے اور خون اور شراب اور مرغی کی بیٹ
اور حرام جانور کا پیشاب اور گوبر اور لید غلیظ ناپاک ہین مسئلہ خفیف ناپاکی سے
اگر چوتہائی کپڑے سے کم لتھڑا ہو تو معاف ہے اور حلال جانور کا پیشاب اور گھوڑے کا
پیشاب اور حرام چڑیونکی بیٹ اور مچھلی کا خون اور خچر اور گدہے کے منہ کا لعاب
خفیف ناپاکی ہے مسئلہ پیشاب کی چھینٹین سوئی کے سر کی برابر چھوٹی چھوٹی جو
پڑین تو وہ خفیف ناپاکی ہے مسئلہ جس چیز پر ناپاکی دکھائی دیتی ہو وہ
تب ہی پاک ہوتی ہے جب وہ ناپاکی اوسپر سے جاتی رہے ان اگر اوس ناپاکی کا
نشان نہ دور ہو سکے تو لاچاری ہے مسئلہ جس چیز پر ایسی ناپاکی ہو کہ نظر نہ آوے

تو اوسکو تین بار دھوونی ہی اور ہر بار نچوڑنی ہی اور جو چیز نچڑ نہ سکے اوسکو تین بار دھوکر
خشک کرلے تب پاک ہو **مسئلہ** جس چیز سے ناپاکی پونچھ جاوے اوس سے استنجا
کرنا سنت ہی جیسی تیسری پہر اُن تیہرونکی گنتی سنت نہین اور دھونا اوس مقام کا
مستحب ہی اگر جا ضرور یا پیشاب وغیرہ ناپاکی جس مقام سے نکلتی ہے اوس سوراخ سے
زیادہ پھیلجاوے بدنپر درم کی قدر سوای سوراخ کے تو اوسکا دھونا واجب ہی اور اگر
سوا سوراخ درم کی قدر پھیلی ہے تو استنجا ہی کافی ہے **مسئلہ** ہڈی سے اور گوبر سے
اور کھانی کی کسی چیز سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا درست نہین مگر عذر کے سبب

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کے مسئلے

مسئلہ صبح صادق کے شروع ہونے سے
جب تک سورج نکلے تب تک فجر کی نماز کا وقت ہی اور دوپہر کے بعد سے جب تک ہر چیز کا
سایہ اوس چیز سے دونا ہوجاوے دوپہر کے وقت کے سایہ سے سوا تب تک ظہر کا
وقت ہی اور ظہر کے وقت کے بعد سے جب تک سورج نہ ڈوبے عصر کا وقت ہے
اور سورج ڈوبنے سے جبتک شفق باقی رہے مغرب کا وقت ہی اور شفق سفیدی کا نام
ہے جو سرخی کے بعد شام کو مغرب کیطرف ہوتی ہے اور شفق کے ڈوبنے سے
جب تک صبح نہو عشا اور وتر کا وقت ہی مگر وتر کو عشا سے پہلے نہ ادا کرینگے اسلئے
کہ وتر عشا کے بعد ہی **مسئلہ** جس ملک مین عشا اور وتر کا وقت نہوتا ہو وہان عشا
اور وتر کی نماز فرض نہین **مسئلہ** فجر کی نماز اول وقت کے بعد پڑہنا اور عصر کی
نماز جب تک دھوپ مین زردی نہ آوے اور گرمیون مین ظہر کی نماز اول وقت کے بعد

پڑہنا اور ہمیشہ عشا کی نماز ایک پہر اور تین گھڑی رات گئے کے بعد پڑہنا اور وتر
اخیر رات کو پڑہنا اوسکے لئے جسکو اپنے جگنے کا اوسوقت پر یقین ہو اور جاڑونمین ظہر
کی نماز اول وقت پڑہنا اور مغرب کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑہنا اور بدلی کے دن
عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑہنا اور نماز ین اول وقت کے بعد پڑہنا مستحب ہے
مسئلہ نماز اور تلاوت کا سجدہ اور جنازے کی نماز سورج نکلتے وقت اور ٹھیک
دوپہر کو اور سورج ڈوبتے ہوئے منع ہے مگر ہان اوسدن عصر کی نماز سورج
ڈوبتے ہوئے درست ہے مسئلہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑہنا منع ہے
اور قضا اور تلاوت کا سجدہ اور جنازے کی نماز منع نہین ہے مسئلہ صبح صادق
کیوقت سے فجر کی سنت کے سوا اور منبر سے پہلے اور خطبہ کیوقت نماز پڑہنا
منع ہے مسئلہ دو وقت کی نماز ایکوقت مین بسبب عذر بارش وسفر کے ادا کرنا منع ہے

باب الاذان یعنی بانگ کے مسئلے مسئلہ فرض نمازون کے لئے اذان دینا
سنت ہے بغیر لحن کے اور بغیر اسکے کہ اول مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور
اشہد ان محمد الرسول اللہ آہستہ اور دوسری بار آواز بلند کہے مسئلہ فجر
کی اذان مین حی علی الفلاح کے بعد دو بار الصلوٰۃ خیر من النوم کہے مسئلہ اقامت
ایسی ہے جیسی اذان مگر حی علی الفلاح کے بعد آمین قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہنا
زیادہ ہے مسئلہ اذان کے بول ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کی جلدی جلدی کہنا
چاہیے اور اذان اور اقامت کہتے وقت منہ قبلہ کیطرف ہو اور بات نہ کہنا چاہیے

اور حی علی الصلوٰۃ دہنی طرف اور حی علی الفلاح بائین طرف کہے اور صومعہ کے اندر
گھوم کر اذان کہے اور اپنی دو انگلیان دونون کانون مین ڈالے
مسئلہ اذان کہکر اقامت تک الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہا کرے نمازیون کو مستعد
کرنے کو مسئلہ اذان کے بعد بیٹھ جاوے تب اوٹھکر اقامت کہے پر مغرب کے
وقت نہ بیٹھے مسئلہ قضا نماز کے لئے بھی اذان اور اقامت کہے اور اگر کئی قضا
ادا کیا چاہے تو پہلے قضا کے لئے اذان اور اقامت کہے اور باقی مین اقامت
کہے اذان مین اختیار ہے مسئلہ نماز کیوقت سے پہلے اذان نہ کہے اور اگر
کہی ہو تو وقت آنے پر پھر کہے مسئلہ جنب کی اذان اور اقامت دونون مکروہ
ہین اور محدث کی اقامت اور عورت اور فاسق اور بیٹھی ہوئی اور نشہ والیکی اذان
مکروہ ہے مسئلہ غلام اور ولد الزنا اور اندھے اور گنوار کی اذان مکروہ نہین
مسئلہ مسافر اگر اذان اور اقامت دونون کہے تو مکروہ ہے اور اپنے گھر
مین شہر مین نماز پڑھنے والا اگر نہ کہے تو مکروہ نہین اور ان دونون کو اذان
اور اقامت کہنا مستحب ہے عورتکو نہین باب شروط الصلوٰۃ یعنی نماز مین کیا
کیا شرطین ہین کہ نہ ہونے اوسکے نماز نہین ہوتی مسئلہ نماز کیواسطے شرط ہے
کہ حکمی ناپاکی اور ظاہری ناپاکی سے بدن اور کپڑا اور نماز کی جگہہ پاک ہو اور مرد کا
بدن ناف کے نیچے تک اور حرہ عورت کا سارا بدن سوای چہرہ اور ہتیلیون اور
دونون قدمون کے چھپا ہو پھر اگر چوتہائی پنڈلی یا چوتہائی بال یا چوتہائی پیٹ

یا چوتھائی ران یا چوتھائی جا ضرور یا پیشاب کا چوتھائی مکان کہلا ہو تو نماز
نہوگی اور باندی کا پیٹ اور پیٹہہ اور ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک
بدن چھپا ہو مسئلہ اگر نمازی آدمی کے پاس ایسا کپڑا ہو کہ چوتھائی پاک ہو
اور وہ ننگا نماز پڑھے تو وہ نماز جائز نہین اور اگر چوتھائی سے کم پاک ہووے
یا بالکل ناپاک ہو تو اختیار ہی چاہی ننگے پڑھے چاہے وہ کپڑا پہنکر پڑھے اور
اگر کپڑا نہو تو بیٹھکر نماز پڑھے اور اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرے کہ بہہ کپڑے
ہو کر رکوع اور سجدہ سے نماز پڑہنے سے بہتر ہی مسئلہ نیت نماز کی شرط ہے
کہ نیت اور نماز کے درمیان مین کوئی ایسا کام نکرے کہ وہ نیت اوس نماز سے
علیحدہ ہو جاوے اور نیت مین شرط یہہ ہی کہ دلمین جان لے کہ مین فلانی نماز پڑہتا ہون
اور نفل اور سنت اور تراویح کے لئے اسیقدر دلمین جاننا کافی ہی کہ مین نماز پڑہتا ہون
اور فرض نماز کے لئے اپنے دل مین فرض کا تعین کرنا شرط ہی کہ مثلاً عصر کی فرض
نماز پڑہتا ہون اور مقتدی یہہ بھی نیت کرے کہ مین امام کی تابعداری مین پیچھے نماز
پڑہتا ہون اور جنازہ کی نماز کیواسطے یون نیت کرے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے لئے
اور دعا مردہ کے لئے مسئلہ قبلہ کیطرف مُنہ کرنا شرط ہی پھر مکہ والے عین
کعبہ شریف کے سامنے اور اور دنکو کعبہ کیطرف مُنہ کرنا چاہئے اور جو شخص
کسیکے ڈر سے قبلہ کیطرف مُنہ نکر سکتا ہو تو وہ جسطرف ہوسکے مُنہ کرلے اور
قبلہ کیطرف کا اگر شبہہ ہوا کہ اسطرف ہی یا اوسطرف تو ایک طرف کو دلمین ٹھہرا لے

پھر جب اکیطرف دلمین ٹھانکر اوسطرف نماز پڑہی اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ
ابہر قبلہ نہین ہی تو وہ نماز ہوگئی پھر کر نہ پڑھے ہان اگر نماز پڑہتے مین معلوم
ہوا کہ مین قبلہ کیطرف نہین ہون قبلہ فلانی طرف ہی تو قبلہ کیطرف پھر جاوے
مسئلہ اگر اندہیری رات مین بہت سی آدمی امام کے پیچھے کہڑے ہوئے
اور ہر ایک نے جدہی طرفکو قبلہ اپنی دلمین ٹھہرایا اور امام کا حال کسیکو معلوم
نہین کہ اوسکا منہ کسطرفکو ہی تو سبکی نماز جائز ہوگئی باب صفۃ الصلوۃ
نماز کے فرائض اور واجبات اور ادا کرنیکا طریق مسئلہ اللہ تعالے کے
نام سی نماز شروع کرنا اور کہڑا ہونا اور قرأت پڑہنا اور رکوع اور سجدہ کرنا
اور نماز کے آخر مین اتنی دیر بیٹہنا جسمین التحیات سی رسولہ تک پڑھ لے اور
قصداً اپنی کام سی نکلنا نماز مین فرض ہی مسئلہ الحمد اور ایک سورۃ اور پڑہنا
اور یہہ پڑہنا پہلے دو رکعتونمین ٹھہرانا اور جو کام ایک رکعت مین دو بار ہوتا ہی
وہ ایک کے بعد دوسرا کرنا اور نماز کی رکنونمین ٹھہرنا اور پہلے مرتبہ کا بیٹہنا
اور دونو بار کے بیٹہنے مین التحیات پڑہنا اور آخر کو لفظ سلام کے کہنا اور
وتر مین قنوت پڑہنا اور دونون عیدونکی نماز مین تکبیرین کہنا اور فجر اور عصر
اور عشا کی نماز باواز بلند پڑہنا اور ظہر اور عصر مین آہستہ پڑہنا واجب ہے
مسئلہ پہلی تکبیر مین دونو ہاتہہ اوٹہانا اور انگلیان کہلی رکہنا اور امام
کو تکبیرین آواز سی کہنا اور سبحانک اللہم پڑہنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور

فرائض و واجبات و طریق

الحمد کے سرے پر اور الحمد کے آخر آمین آہستہ کہنا اور دہنا ہاتھ باہین کے
اور پڑنا ناف کے نیچے باندہنا اور رکوع مین جاتے اللہ اکبر کہنا اور رکوع سے
سر اٹھانا رکوع مین تین بار سبحان ربی العظیم کہنا اور دونو زانو ہاتھ سے
پکڑنا اور انگلیان کہلی رکہنا اور سجدہ مین جاتے اور سجدہ سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر
کہنا اور سجدہ مین تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا اور دونو سجدہ مین دونون ہاتھ
اور دونون گہٹنی زمین پر لگانا اور بعد سجدہ کے باہین پانو کو لٹانا اور دہنے
کہڑا رکہنا اور بعد رکوع کے کہڑا ہونا اور دونون سجدون کے درمیانمین
بیٹہنا اور اخیر مرتبہ کے بیٹہنے مین التحیات کے بعد درود پڑہنا اور دعا
پڑہنا سنت ہی **مسئلہ** سجدہ کی جگہہ پر نظر رکہنا اور جماعت آتے وقت منہ کو بند
رکہنا اور پہلی تکبیر کیوقت دونون ہتیلیان دونون آستینون سے نکال لینا اور تا مقدور
نہ کہانسنا اور تکبیر کہنے والا جب حی علی الفلاح کہے تب نماز کو کہڑے ہو جانا اور جب
قد قامت الصلوٰۃ کہے تب امام کو نماز شروع کرنا مستحب ہی **فصل** جب نماز مین
داخل ہوا چاہے تو اللہ اکبر کہے اور دونون ہاتہہ اپنے دونون کانونکی برابر کہی
کر سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا خدا بزرگ ست یا خدا پاک ست یا جز خدا معبود
نیست کہکر نماز شروع کری تو بہی جائز ہی جیسی لاچاری مین الحمد کو فارسی مین نماز
کے اندر پڑہنا درست ہی اور رکوع مین بسم اللہ فارسی مین کہنا جائز ہے مگر
اللہ اکبر کی جگہہ نماز کے شروع کے لئے اللہم اغفرلی کہنا درست نہین پہر جب

اللہ اکبر کہہ چکے تو داہنا ہاتھہ بائین پر اپنی ناف کے نیچے باندہی اور آہستہ کہنے لگے
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ
غَيْرُكَ اور کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
آہستہ کہے کہ یہہ اعوذ باللہ الحمد کے شروع کی لئی ہی تو مسبوق تو کہی اور مقتدی
نہ کہی اور عیدونکی نماز مین تکبیرونکی بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے
پہر نمازی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کی بعد ہر رکعت مین آہستہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہی اور یہہ بسم اللہ قران مین کی ایک آیت ہی انہو اسطی اوتری ہی کہ ہر سورۃ
اس سی جدی جدی معلوم ہو الحمد کی اور ہر سورۃ کے سری کی آیت نہین پہر بسم اللہ
کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑہی اور امام اور پیچہی والے لوک آمین آہستہ
کہین پہر کوئی سورۃ یا تین آیتین پڑہی پہر اللہ اکبر کہی مگر الف کو بڑہاوی نہین پہر
یون رکوع کری کہ دونون ہاتہہ دونون زانوؤن پر رکہی اور انگلیان پہیلی رکہی
اور پیٹہہ برابر پہیلاوی اور سر اپنا سرین سی برابر کردی اور اسحالت مین تین بار
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہی پہر سر اوٹہاوی اور امام اسقدر کہی کہ سمع اللہ لمن حمدہ
اور مقتدی اور موتم اور منفرد کہی کہ ربنا ولک الحمد اور پہر اللہ اکبر کہے اور

پہلے دونو زانوؤن اور پہر دونو ہاتھونکے بیچ مین اپنا چہرہ زمین پر رکہی اور
ناک اور ہاتھ سے سجدہ کرے تو اگر ناک ہی یا ہاتھ ہی سے سجدہ کیا تو مکروہ ہے
اور پگڑی کے پیچ پر بھی سجدہ کرنا مکروہ ہی اور سجدہ مین دونون بازو کو کہہ سے
علیحدہ اور پیٹ زانوؤن سے علیحدہ اور پانوکی اونگلیان قبلہ کیطرف رکہی اور سجدہ
مین تین بار سبحان ربی الاعلی کہی ہان عورت سجدہ مین دبی رہی اور پیٹ زانو
سے ملا رکہی پہر تین بار سبحان ربی الاعلی کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹھاوے
اور اچہی طرح سنبہلکر بیٹھے پہر اللہ اکبر کہی اور سجدہ کری پہر اللہ اکبر کہی اور سر
اوٹھاوی پہر دونون ہاتھہ پہر دونون زانو اوٹھاوی اور کہڑا ہووی مگر کہڑے
ہونے مین ٹیکنی نہ لگاوی نہ بیٹھی اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کیطرح پڑہی
فرق اتنا ہی کہ دوسری رکعت مین سبحانک اللھم اور اعوذ باللہ نہ پڑہی اور اللہ اکبر
کہنے مین ہاتھہ نہ اوٹھاوی اور اللہ اکبر کے ساتھہ ہاتھہ اوٹھانا صرف نماز کی
پہلی تکبیر اور دعا قنوت کی تکبیر اور عیدونکی تکبیر ونمین اور حجر اسود کے بوسہ دینے
کی تکبیر اور صفا اور مروہ اور عرفات اور رمی جمار کی تکبیر مین ہی پہر جب دوسری
رکعت کے دونون سجدی کر چکے تو بایان پانو لٹاکر اوسپر بیٹھی اور داہنا
پانو کہڑا رکہی اور اوسکی اونگلیان قبلہ ہی کیطرف رہین اور دونون ہاتھہ دونون
زانوؤنپر اور اونگلیان کہلی رکہی پر عورت اپنے دونون پانو داہنی طرف نکال
دے اور سرین زمین پر رکہے پہر پڑہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ

وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

پہر اگر تین یا چار رکعت کی فرض نماز ہے تو اوسمین تیسری اور چوتھی رکعت مین صرف الحمد پڑہے اور دوسری بار کا بیٹہنا پہلی دفعہ کے بیٹہنے کیطرح ہی اوسمین التحیات پڑہے اور درود پڑہے اور ایسی دعا مانگے جیسے قرآن مین یا حدیث مین دعائین ہین ایسی دعا نہ مانگے جیسے آدمیونسے بات کرتے ہین پہر امام کے ساتہہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ جیسے اللہ اکبر پہلے دفعہ امام کے ساتہہ کہتا ہی اور یہہ سلام دہنی طرف اور بائین طرف کہی اور یہہ نیت کرے کہ مین یہہ سلام دہنی بائین طرف کے لوگون اور فرشتون اور امام کو کرتا ہون اور امام نیت کرے کہ مین ساتہہ کے لوگونکو اور بائین دہنی فرشتونکو کرتا ہون مسئلہ فجر کی دونون رکعت فرض مین اور مغرب کی اور عشا کی پہلی دونو رکعتون مین اگرچہ قضا پڑہتا ہو اور جمعہ اور دونو عید ونکی نماز مین اور دوسری صورت بلند آواز سی اور اور نمازون آہستہ پڑہی اور نفل نمازون مین ونکو آہستہ پڑہی اور منفرد بلند آواز سی پڑہنی کی نمازونکو چاہے بلند آواز سی پڑہی چاہی آہستہ پڑہی اور اونکو نفل نماز کا بہی یہی حکم ہے مسئلہ اگر عشا کی پہلی دو رکعت مین سورت نہ پڑہی تو پچہلی دونو رکعت مین الحمد کے ساتہہ باواز بلند پڑہ لے اور اگر الحمد ہی نہ پڑہی تو الحمد پچہلی رکعت مین

دوبار نہ پڑہے مسئلہ فرض اسیقدر ہی کہ ایک آیت پڑہی اور سنت یہ ہی کہ سفر
مین سورہ الحمد اور ایک اور سورہ پہر کوئی سورت ہو پڑہی اور سفر نہو تو فجر اور
ظہر مین طوال مفصل یعنی سورہ حجرات سی سورہ والسماء ذات البروج تک سورتون
مین سی کوئی سورت اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی سورہ والسماء ذات
البروج سی سورہ لم یکن تک کی سورتونمین سی کوئی سورۃ اور مغرب مین قصار
مفصل یعنی سورہ لم یکن سی آخر قران تک کی سورتونمین سی کوئی سورۃ پڑہے
مسئلہ فجر کی نماز کی پہلی رکعت مین دوسری رکعت سی بڑی سورۃ پڑہے اور
اور نماز دنمین دونون رکعت مین برابر پڑہی مسئلہ کسی نماز مین پڑہنی کو کوئی
مخصوص سورت قران کی معین نہین ہے مسئلہ مومتم الحمد اور سورۃ نہ پڑہی
بلکہ سنا کری اور چپ رہی گو کہ امام آیت ترغیب کی باوز انے کی پڑہی اور جب
خطبہ پڑہا جاوی تب بھی سنی اور چپ رہی اگرچہ خطیب دور پڑہی خواہ دور ہو وی
یا نزدیک چپ ہی رہی باب الامامۃ یعنی امامت کے مسئلے مسئلہ جماعت سی
نماز پڑہنا سنت موکدہ ہی مسئلہ بہتر امام وہ جسکو سنت کا علم زیادہ ہو پہر
اگر علم مین سب برابر ہون تو وہ شخص جو قران خوب پڑہتا ہو پہر اگر اسمین سب ایسے
ہون تو وہ جو سب مین زیادہ پرہیزگار ہو پہر اگر سب پرہیزگاری مین برابر ہون
تو وہ جو عمر مین زیادہ ہو مسئلہ غلام اور گنوار اور فاسق اور بدعتی اور
اندہی اور حرامی کا امام ہونا اور بڑی سورۃ پڑہنا اور عورتونکا جماعت کرکے

نماز پڑہنا مکروہ ہی پہر اگر عورتین اپنی جماعت بنا کر نماز پڑہین تو جو عورت امام ہی
وہ درمیانمین کہڑی ہو آگے بڑہکر نہ کہڑی ہو اور یہی حکم ہے کہ اگر کئی ننگی
جماعت سی نماز پڑہین تو اونکا امام بھی درمیانمین رہی آگے نہ بڑہی مسئلہ اگر
مقتدی ہو تو امام کے دہنی طرف کہڑا ہو اور دو یا زیادہ ہون تو پیچہی کہڑی ہون
مسئلہ مردونکی صف اول ہو اونکی پیچہے لڑکی اونکے پیچہی عورتین کہڑی ہون
مسئلہ اگر مرد کی برابر جوان یا نوعمر عورت سوای جنازہ کی نماز کے اور نماز
مین کہڑی ہو اور اوس مرد اور عورت نے ایک ہی نماز کی نیت کی ہو اور ساتہہ ہی
دونو ادا کرین ایک مکان پر بدون آڑ کے اور امام نے عورت کی بھی اپنے
ساتہہ نماز کی نیت کی ہو تو اوس مرد کی نماز فاسد ہوگئی اور اگر امام نے نیت عورت
کی امامت کی نکی تھی تو اوس عورت کی نماز نہوئی اور مرد کی ہوگئی مسئلہ مردون
کی جماعت مین عورتین بجا کرین مسئلہ اگر مرد نے عورتکو یا لڑکی کو اور طاہر نے
مفسد ور کو اور قران پڑہنی والے نے اوسکو جو الحمد اور ایک سورۃ اور یہی نہین
پڑہا ہی اور کپڑا پہنی ہوئی نے ننگے کو اور اشارہ کرنیوالے نے اوسکو جو اشارہ
سی نماز پڑہتا ہی اور فرض پڑہنی والے نے نفل پڑہتی ہوئی کو اور ایک فرض
پڑہنی والے نے اور فرض پڑہتی ہوئے کو امام بنایا تو نماز ادا نہوئی مسئلہ
اگر وضو کئی ہوئی نے تیمم کئی ہوئی کے پیچہی اور بدن دہوئی ہوئی نے مسح
کئی ہوئی کے پیچہی اور کہڑی ہوکر نماز پڑہنی والے نے بیٹہکر پڑہنی والیکے پیچہی

اور کبڑے کی پیچھے اور اشارہ کرنیوالے نابینا کی پیچھے اور نفل والے نے فرض والیکی پیچھے نماز
پڑھی تو درست ہی اور نماز ہوگئی **مسئلہ** اگر بعد نماز کے معلوم ہوا کہ امام نے وضو نہیں تھا تو پھر
نماز پڑھین **مسئلہ** اگر ایک اُمّی کے پیچھے یعنی اوسکے پیچھے جو الحمد اور سورہ نہین پڑھ جانتا
ایک اُمّی اور ایک پڑھنے والے نے نماز پڑھی تو نماز نہوئی **مسئلہ** اگر امام کا
نماز کے درمیان مین وضو جاتا رہا اور اوسنے اُمّی کو اپنی جگہ پر قائم کیا اخیر نماز مین
تو سبکی نماز جاتی رہی **باب الحدث فی الصلوٰۃ** یعنی نمازی کا وضو اگر
نماز کے اندر ٹوٹ جاوے اوسکے مسئلے **مسئلہ** اگر نماز پڑھنے مین خود بخود وضو ٹوٹے
تو وضو کرکے باقی نماز پڑھ لے اور اگر امام کا وضو ٹوٹے تو وہ مقتدی کو اپنی
جگہہ پر کھڑا کر دے جیسے امام پڑھتے ہوئے بند ہوگیا کہ پڑھ نسکے تو اور کو اپنی جگہہ امام
کر دے **مسئلہ** اگر نماز مین نمازی نے جانا کہ میرا وضو ٹوٹ گیا سو وہ نمازی
مسجد سے باہر نکلا تو وہ اوس نماز کو جیسی پڑھی **مسئلہ** اگر نماز پڑھنے کی حالتین دیوانہ
ہوگیا یا اوسکو احتلام ہوگیا یا بیہوش ہوگیا تو وہ جیسی نماز پڑھی **مسئلہ** اگر آخر
کی التحیات پڑھنے کے بعد خود بخود وضو ٹوٹ گیا تو وضو کرکے سلام پھیر دے
اگر آخر کی التحیات کے بعد قصدًا وضو توڑا یا قصدًا بات کہی تو نماز پوری ہوگئی
مسئلہ اگر تیمم سے نماز پڑھتا تھا اور نماز کی حالتین پانی ملا یا نماز مین موزے
کے مسح کی مدت پوری ہوگئی یا تھوڑی سی حرکت سی موزہ نکالڈالا یا جو شخص الحمد اور
سورۃ نہ پڑھ سکتا تھا اوسکو نماز مین پڑھنا آگیا یا ننگا نماز مین تھا اوسنے کپڑا پایا یا

اشارہ سے نماز پڑھنے والیکو درست ادا کرنیکی طاقت ہوگئی یا صاحب ترتیب کو نماز
مین یاد آیا کہ مجھپر فلانی نماز قضا ہی یا امام کا وضو ٹوٹا اور اوسنے اُمتی کو اپنی جگہہ
پر خلیفہ کیا یا فجر کی نماز مین سورج نکل آیا یا جمعہ کی نماز مین عصر کا وقت آگیا یا
زخمی کا زخم اچھا ہوگیا اور نماز مین جبیرہ یا پٹی کھل پڑی یا معذور کا عذر جاتا رہا
تو ان صورتونمین نماز جاتی رہی **مسئلہ** اگر امام نے مسبوق کو اپنی جگہہ کھڑا
کردیا تو جائز ہی پھر جب وہ مسبوق امام کی نماز پوری کردی تو مدرک کو اپنی
جگہہ امام کردے کہ مدرک سلام پھیرے اور اوسیکے ساتھہ اور مقتدی سلام
پھیرین اور اگر مسبوق نے اخیر کی التحیات کی بعد ایسا کام کیا جس سے نماز جاتی
رہی تو اوسیکی نماز جاتی رہی اور دونکی نہین اور اگر مسبوق کی امام نے
اخیر التحیات کے بعد ٹھٹھارا تو مسبوق کی نماز جاتی رہی **مسئلہ** اگر اخیر
التحیات کے بعد امام مسجد سے باہر نکل گیا یا باتین کرنے لگا تو مسبوق کی نماز
باقی ہی **مسئلہ** اگر رکوع مین یا سجدے مین وضو ٹوٹا تو وضو کرکر باقی نماز
ادا کرلے اور اوس رکوع اور سجدے کو بھی پھر کرکرے اور اگر رکوع
مین یا سجدے مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین رکوع نہین کیا یا سجدہ نہین کیا
سو اوسی حالتمین اوسنے وہ پچھلا رکوع یا سجدہ کیا تو اب اس رکوع یا سجدے
کو جسمین یاد ہوا تھا پھیر کرے **مسئلہ** اگر ایک مقتدی امام کے پیچھے نماز مین
ہی اور امام کا وضو ٹوٹ گیا تو وہ مقتدی خود بخود بجای اوس امام کے

ہوگیا اگرچہ وہ امام اوسکو اپنے قائم مقام کرنیکی نیت نکرے باب مایفسد و
الصلوٰۃ و مایکرہ فیہا یعنی جسسے نماز جاتی رہتی ہے اور جسسے مکروہ ہوتی
ہے اوسکا بیان مسئلہ اگر نماز مین بات کہی یا ایسی دعا مانگی جیسی آدمیونسے
مانگا کرتے ہین یا آہ آہ یا اوہ اوہ کیا یا درد یا مصیبت کے سبب چلاکر رویا یا
بیعذر کہا نسایا کسیسے چھینک کر الحمد للہ کہا اور اوس نمازی نے اوسکو یرحمک اللہ
کہا یا اوسکے امام کے سوا اور کوئی شخص پڑھتا تھا اور وہ بھولا اور اوسنے لقمہ
دیا یا تعجب کی بات سُنکر نماز مین لا الٰہ الا اللہ کہا یا کسیسے السلام علیکم کہا یا
سلام علیک جواب پایا مثلاً ظہر کی نماز پڑھتا تھا پھر اوسمین ایک رکعت کے بعد
عصر کی نماز کی یا نفل نماز کی نیت پر اللہ اکبر کہا یا قرآن مین دیکھکر پڑھا یا کچھ کہا
یا پیا تو نماز جاتی رہی ہان اگر بہشت یا دوزخ کو یاد کرکے آواز سے رویا
یا لکھا ہوا دیکھکر اوسکو سمجھ لیا یا اپنے دانتونمین کا کچھ لگا ہوا کھا لیا یا اوسکی سجدہ
کی جگہہ پر ہوکر کوئی نکلا تو اوسکی نماز نہین گئی پر جو شخص نمازی کی سجدہ کی جگہہ پر ہوکر نکلا وہ گنہگار
ہوا مسئلہ نماز مین اپنے کپڑے یا بدنسے کھیلنا اور کنکریان صاف کرنا اور انگلیان چٹکانا اور
گود نپر دونون ہاتھہ رکھنا اور دہنی اور بائین طرف دیکھنا اور کتے کیطرح بیٹھنا اور
سجدہ مین دونون بازو زمین پر رکھنا اور ہاتھہ سے سلام کا جواب دینا اور بیعذر چار زانو بیٹھنا اور
جوڑا باندھنا اور کپڑا اوپر اوٹھانا اور نیچا کپڑا اپھننا اور جمائی لینا اور آنکھین
بند کرنا اور اکیلے امام کو بڑے درمین کھڑا ہونا اور اکیلے امام کا دوکان

پر کھڑا ہونا اور مقتدیونکا نیچے کھڑا ہونا یا مقتدیونکا دوکان پر اور امام کا نیچے
کھڑا ہونا اور تصویر دنکا کپڑا پہننا اور سر پر یا سامنے یا برابر کسی صورت کا ہونا
اور آیتونکا یا تسبیحونکا گنتا اونگلیونسے مکروہ ہی ہان اگر سجدہ کے لیے سجدہ کی
جگہہ سے کنکریان اکیرتہ دورکین یا امام نے درمین سجدہ کیا اور وہ درسے
باہر کھڑا تہا یا چوٹی چھوٹی تصویرین ہون یا اونکے سر کٹے ہوئے ہون یا جانور
کی تصویر نہون تو مکروہ نہین **مسئلہ** اگر نماز پڑہتے ہوئے سانپ یا بچھو مارا
یا بیٹہی باتین کرتے ہوئے آدمی کی پیٹہہ کیطرف نماز پڑہی یا سامنے لٹکتی ہوئے
قرآن یا تلوار یا شمع یا چراغ کیطرف نماز پڑہے یا تصویردن والے بچھونے
پر نماز پڑہی بشرطیکہ تصویر پر سجدہ نکرے تو مکروہ نہین **مسئلہ** حاضر ور
یا پیشاب کی وقت قبلہ کیطرف مونہہ اور پیٹہہ کرنا اور مسجد کا دروازہ بند کرنا
اور مسجد کی چہت پر صحبت یا پیشاب کرنا یا حاضر ور کرنا مکروہ ہی اور جس گہر کے
اندر مسجد ہو اوس گہر کی چہت پر مکروہ نہین اور مسجد مین چونا کاری سی یا سونہری
بوٹے بنانا گلکاری کرنا مکروہ نہین **باب الوتر والنوافل** یعنی وتر
اور نفل نمازون کے مسئلے **مسئلہ** وتر واجب ہی اوسمین تین رکعتون کے
بعد سلام ہی اور رکوع سی پہلے تیسری رکعتین ہمیشہ دعا قنوت پڑہنا اللہ اکبر
کہکر اور ہر رکعت مین بعد وتر کے الحمد اور سورۃ پڑہنا ہی اور سوا وتر کے
اور نماز مین دعا قنوت نہین ہی اور وتر مین امام کے پیچہے مؤتم بہی دعا قنوت پڑہی

فجر کی نماز مین نہین **مسئلہ** فجر کی نماز سی پہلے اور ظہر اور مغرب اور عشا کے
بعد دو رکعت اور ظہر اور جمعہ سی پہلے اور جمعہ کے فرض کے بعد چار رکعت سنت
ہین **مسئلہ** عشا کی نماز سی پہلے اور بعد اور عصر سے پہلے چار رکعت اور مغرب
کے بعد چھہ رکعت پڑہنا مستحب ہی **مسئلہ** ون کو نفل نماز ایک سلام سی چار رکعت
سی زیادہ پڑہنا اور رات کو آٹھہ سی زیادہ پڑہنا مکروہ ہی **مسئلہ** دن ہو یا
رات ہو بہتر یہ ہی کہ چار چار رکعت نماز نفل پڑہے **مسئلہ** نماز مین دیر تک
کہڑا رہنا بہتر ہی بہت سجدون سی **مسئلہ** فرض نماز کی دو رکعتون مین اور
نفل اور وتر کی ہر رکعت مین قرآن پڑہنا فرض ہی **مسئلہ** جب نفل نماز شروع
کی پھر وہ نفل لازم ہو جاتی ہی اگرچہ آفتاب غروب ہوتے یا طلوع ہوتے وقت
شروع کی ہو اگر وہ ادا نہوئی تو اوسکی قضا پڑہی **مسئلہ** اگر چار رکعت
نفل کی نیت کرکے نماز شروع اور دو رکعت پڑہ کر بیٹہنے سے پہلے یا بعد وہ
نماز توڑ ڈالے یا چارون رکعت پڑہین مگر چارون مین کچہہ قرآن نہ پڑہا یا پہلی
دو مین قرآن پڑہا اور پچہلی دو مین نہ پڑہا یا پچہلی دو مین پڑہا اور پہلی دو
مین نہ پڑہا یا پہلی دو مین پڑہا اور پچہلی ایک مین پڑہا اور ایک مین نہ پڑہا یا
پہلی دو مین سی ایک مین پڑہا اور ایک مین نہ پڑہا اور پچہلی دو مین پڑہا یا پہلی
دو مین نہ پڑہا اور پچہلی دو مین سی ایک مین پڑہا اور ایک مین نہ پڑہا تو ان سب
صورتون مین دو رکعت نماز قضا پڑہی اور اگر پہلی دو مین سی ایک مین پڑہا

اور ایک مین نہ پڑہا اور پچھلی دو مین بھی نہ پڑہا یا پہلی دو مین سے ایک مین پڑہا اور ایک مین
نہ پڑہا اور پچھلی دو مین سے بھی ایک مین پڑہا اور ایک مین نہ پڑہا تو چار رکعت نماز
قضا پڑہے **مسئلہ** فرض چار رکعت مین دو رکعتو نمین الحمد اور سورۃ پڑہے اور
پچھلی دو مین فقط الحمد پڑہے اور نفل مین چار رکعتون مین الحمد اور سورۃ پڑہے **مسئلہ**
نفل نماز بیٹھے بیٹھے بھی پڑہنا درست ہے اگرچہ کھڑا ہو کر پڑہ سکتا ہو خواہ شروع ہی
سے بیٹھ کر شروع کی خواہ کھڑے ہونیکے بعد بیٹھ گیا ہو **مسئلہ** اگر نفل نماز
شہر سے باہر سواری پر سوار پڑہے اور رکوع اور سجدہ اشارہ سے ادا کرے
پھر سواری کسی ہی طرف جاتی ہو درست ہے پھر اگر سوار نماز پڑہتے ہوئے سوا ایسی
اوترا تو وہ نماز پوری کرلے اور اگر نماز پڑہنے والا پڑہتے مین سوار ہوا تو وہ
نماز ٹوٹ گئی **مسئلہ** رمضان کے مہینے مین بیس رکعت پڑہنا دو دو رکعت
علحدہ علحدہ کرکے عشا کی نماز کے بعد اور وتر نماز سے پہلے یا بعد جماعت سے
اور انمین رمضان بھر مین ایک قرآن کا ختم کرنا اور چار چار رکعت کے بعد بقدر
چار چار رکعت کے بیٹھنا سنت ہے **مسئلہ** رمضان مین وتر کی نماز جماعت
سے پڑہنا درست ہے اور دونون مین نہین

باب اور اک الفریضۃ

یعنی فرض نمین شریک ہونیوالیکے **مسئلے** **مسئلہ** اگر زید ظہر کی نماز کی ایک رکعت پڑہ چکا تہا کہ تکبیر
ہوئی تو اب یہ ایک رکعت اور پڑہکر دو رکعت پوری کرلے پھر امام کے پیچھے ملی اور اگر تین رکعت
پڑہ چکا تہا تو چارون پوری کرلے پھر امام کے پیچھے چار نفل کی نیت کر کر جماعت مین

شریک ہو جاوے **مسئلہ** اگر زید نے فجر کی یا مغرب کی ایک رکعت پڑھی تب
تکبیر ہوئی تو زید وہ نماز توڑ کر امام کے پیچھے جماعت سے ادا کرے **مسئلہ**
اذان کے بعد مسجد سے نکلنا بے نماز ادا کیے مکروہ ہے ہاں مگر جو شخص نماز پڑھ چکا ہو
اوسکو نکلنا مکروہ نہیں پر ظہر اور عشا کے وقت جو تکبیر شروع ہو جاوے تو
اوسکو بھی نکلنا مکروہ ہے **مسئلہ** اگر فجر کی نماز میں خوف ہو کہ اگر سنت
پڑھی تو دونوں فرض جماعت سے نہ ملیں گے تو سنت چھوڑ دے اور امام
کے پیچھے فرض جماعت سے ادا کرلے **مسئلہ** فجر کی دو سنت اگر دونوں فرض
کے ساتھ قضا ہو جاویں تو فرض کے ساتھ اونکو قضا پڑھ لے بے فرض کے
نہیں **مسئلہ** اگر ظہر کی چار سنت نہیں پڑھیں اور فرض پڑھ لیے اور وقت
ظہر کا باقی ہے تو چار سنت دو رکعت سنت سے پہلے پڑھ لے **مسئلہ** اگر
ظہر کی ایک رکعت جماعت سے پائی تو اوسکو یہ نہ ٹھہرا دیں کہ ظہر کی نماز جماعت
سے پائی پر ثواب جماعت کا البتہ اوسکو ملا **مسئلہ** اگر وقت کے جاتے رہنیکا
خوف نہو تو فرض سے پہلے نفل پڑھے اور وقت تنگ ہو تو نہ پڑھے
مسئلہ اگر امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کہکر اتنا کھڑا رہا کہ امام
رکوع سے سر اوٹھا لیا تو یہ رکعت اُس مقتدی نے نہ پائی اور اگر مقتدی نے
امام سے پہلے رکوع کیا اور پھر امام بھی رکوع کرکے رکوع میں مقتدی کو
مل گیا تو جائز ہے **باب قضاء الفوائت** یعنی فوت ہوئی نمازوں کی قضا

پڑھنے کے مسئلہ **مسئلہ** اگر کئی نمازین فوت ہوئین اونکی قضا پڑھنے مین یا فوت
ہوئی نماز کی قضا اور وقتی نماز کے ادا کرنیمین ترتیب یعنی پہلی کو اول اور پچھلی کو
بعد ادا کرنا فرض ہی **مسئلہ** اگر وقتی نماز کے ادا کرنیکے لیے وقت تنگ ہوگیا
یا فوت ہوئی نماز یاد نرہی یا چھ وقت کی نماز فوت ہوگئی تو ترتیب فرض نرہے
مسئلہ اگر بہت نمازین فوت ہوئین تہین سو وہ قضا پڑہتے پڑہتے چھ نمازون
سے کم رہ گئین تو ابھی اشخص پر ترتیب فرض نہین ہوئی جبتک وہ چھیون قضا پڑہ لے
مسئلہ قضا کے مقدمہ مین وتر اور فرض کا ایک ہی حکم ہی **مسئلہ**
اگر زید کی نماز فوت ہوئی سو وہ اوسکو یاد نہین اور وقتی نماز اوسنے پڑہی
تو یہہ نماز وقتی پڑہی ہوئی فاسد ہوئی پھر اگر اوسنے پانچ وقت کی اور نمازین
ادا کرلین اور وہ فوت ہوئی بھی ادا کرلی تو اب یہہ سب نمازین درست ہوگئین

باب سجود السہو یعنی سہو کے سجدون کے مسئلے **مسئلہ** نمازمین جو
واجب ہین اونمین کسی واجب کے ترک کرنیسے یہہ واجب ہوتا ہی کہ ایکطرف سلام
پھیرکر دو سجدے کرے اور التحیات پڑھے تب سلام پھیرے **مسئلہ** اگر
ایک نمازمین کئی واجب ترک ہوئے تو بھی دو ہی سجدے سہو کے کرنا لازم ہوگا
مسئلہ اگر امام سے واجب ترک ہوا تو مقتدیون پر سہو کے سجدے واجب
ہون گے اور اگر مقتدی سے ہوا تو کسی پر نہین **مسئلہ** اگر تین یا چار رکعت نماز
پڑہتا تھا اور دو رکعت کے بعد بیٹہنا بہولا اور تیسری رکعت کو کہڑا ہونے لگا

تب بیٹھنا یاد ہوا تو وہ اگر بیٹھنے سے نزدیک ہی تو بیٹھ جاوے اور اگر کھڑی
ہونیکی نزدیک ہی تو کھڑا ہو جاوے پھر آخر کو سجدے سہو کے کرلے اور اگر چار
رکعت کے بعد کا بیٹھنا بھولا پھر وہ پانچوین رکعت کا سجدہ کرنیسے پہلے یاد ہوا
تو بیٹھ جاوے اور التحیات کے بعد سہو کے سجدے کرلے اور اگر پانچوین رکعت
کے سجدہ کے بعد یاد ہوا تو سجدے سے سر اوٹھاتے ہی وہ چاروں رکعت فرض
جاتی رہین مگر نفل ہوگئین تو اب چھٹی رکعت اوسمین اور ملالے اور اگر چار رکعت
کے بعد بیٹھ کر پانچوین رکعت کو اوٹھا اور سجدہ کرنیسے پہلے یاد ہوا تو بیٹھ جاوے
اور سلام پھیر دے اور اگر سجدہ کرنیکے بعد یاد ہوا تو چاروں فرض تو پوری ہوگئی
اور چھٹی رکعت اور پڑھ لی تو یہہ دو رکعت نفل ہوجاوین اور سہو کے سجدے
کرلے **مسئلہ** اگر دو رکعت نفل نمازمین سہو ہوا اور آخر کو سہو کا سجدہ
کیا تو اب اوسی نیت پر اوسمین ملی ہوئی اور نفل نہ شروع کرے **مسئلہ**
اگر زید نے سلام کہا سہو کا سجدہ کرنیکو پھر عمرو اوسکا مقتدی ہوگیا بعد اسکے
زید نے سجدہ سہو کا کیا تو عمرو کا مقتدی ہونا جائز ہوا اور اگر نکیا تو نہوا
مسئلہ اگر زید پر سہو کا سجدہ ہے اور سلام پھیر دیا اس نیت سے کہ نماز ہوچکی
تو ابھی زید کو اختیار ہی کہ سجدے سہو کے کرلے **مسئلہ** اگر نمازمین
شک ہوا کہ کی رکعت پڑھین مثلاً تین یا چار تو اگر ایسا شک اول بار ہوا
تو اوس نماز کو سر سے پڑھے اور اگر ایسا شک اکثر ہوتا ہو تو جو ظن غالب ہو

مقتدی سب پر سجدہ کرنا واجب ہوا اور اگر مقتدی نے پڑہی تو کسی پر واجب نہین
مسئلہ اگر نماز مین امام کے سوا اور کسی سے سجدہ کی آیت سُنی تو نماز ظہر کے
بعد سجدہ کرلے اور اگر نماز مین وہ سجدہ کر لیا تو بعد نماز کے پہر کر اوس سجدہ کو
کرے وہ نماز پہر کر نہ کرے **مسئلہ** اگر امام نے سجدہ کی آیت پڑہی اور ابہی سجدہ
نہین کیا کہ زید وہ آیت سُننے کے بعد اوسکا مقتدی ہوا تو اب زید بہی وہ سجدہ
امام کے ساتہہ کرلے اور اگر وہ سجدہ کر چکا تہا تب زید مقتدی ہوا تو زید پر
وہ سجدہ نہین اور اگر زید اوسکا مقتدی نہو تو زید وہ سجدہ کرلے **مسئلہ**
اگر نماز مین سجدہ کی آیت پڑہی اور سجدہ نکیا تو بعد نماز کے اوس سجدہ کی
قضا نہین **مسئلہ** اگر سجدہ کی آیت پڑہ کر سجدہ کر لیا پہر وہی آیت نماز
مین پڑہے اور سجدہ کرے اور اگر پہلی سجدہ نکیا تہا تو ایک ہی سجدہ نماز
مین کافی ہے **مسئلہ** اگر ایک آیت سجدہ کی ایک جگہہ پر کئی مرتبہ پڑہی
تو ایک ہی سجدہ کافی ہی اور اگر دو مجلسون مین پڑہی تو دو بار سجدہ چاہیے
مسئلہ تلاوت کے سجدہ کا طریق یہہ ہی کہ نماز کی شرطون کے
ساتہہ بے ہاتہہ اوٹہائے اللہ اکبر کہکر سجدہ کرے پہر اللہ اکبر کہکر سر اوٹہائے
اور اوسمین ہاتہہ اوٹہانا اور التحیات پڑہنا اور سلام پہیرنا نہین ہے
مسئلہ سب سورۃ پڑہنا اور سجدہ کی آیت چہوڑ دینا مکروہ ہی اور سجدہ
کی آیت اور سب سورہ پڑہنا مکروہ نہین **باب صلوٰۃ المسافر** یعنی مسافر کی

نماز کے بیانمین مسئلہ درمیانی چال سے تین منزل دور جانیکو خشکی یا دریا
یا پہاڑ کی راہ پر جو اپنے گھر سے نکلکر شہر کے گھرون سے باہر ہوا تو وہ شخص مسافر
ہی چار رکعت نماز فرض کو قصر کرکے دو پڑہا کرے مسئلہ اگر مسافر نے
چارون فرض پڑہے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹہا تہا تو نماز ہوگئی اور
اگر نہ بیٹہا تہا تو نماز نہ ادا ہوئی مسئلہ جب مسافر اپنے شہر مین داخل ہوا
یا اور کسی شہر یا گانو مین پندرہ روز ٹہہرنیکا ارادہ کیا تو وہ مقیم ہوگیا
پوری نماز ادا کرے اور اگر پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت کی یا کچہہ نیت نکی
تو وہ مسافر ہی ہی اگرچہ اوسکو وہان برسین گذر جاوین مسئلہ اگر
مکہ اور منا مین پندرہ روز رہنے کی نیت کی تو وہ مسافر ہی ہی مقیم نہین
اسیطرح اگر مسلمانون کے لشکر نے دار الحرب مین پندرہ روز رہنے کا ارادہ
کیا گو کہ اوسمین کسی شہر کو گہیرا ہو یا باغیون کو دار الاسلام مین گہیرا ہو شہر
کے سوا اور کہین تو یہہ مقیم نہین مسئلہ خیمون مین رہنے والے لوگ
جیسے بنجارے اور کنجر وغیرہ لوگ جنکی گذران جنگلون مین ہوا کرتی ہی اگر
وہ لوگ پندرہ روز ٹہہرنے کی نیت جنگلین کرین تو مقیم ہوجاوین مسئلہ
اگر وقتی نماز مین مسافر مقتدی ہوا اور مقیم امام ہوا تو درست ہی اور یہہ
مسافر اوسکے پیچہے پوری نماز پڑہی اور وقت جاتا رہی تو مسافر کا مقتدی
ہونا مقیم کے پیچہے درست نہین مسئلہ اگر مقیم مقتدی اور مسافر امام

ہو تو درست ہی خواہ وقتی نماز مین خواہ قضا مین **مسئلہ** اگر اصلی وطن چھوڑکر
اور شہر مین رہنا اختیار کیا تو وہ پہلا شہر اب وطن نرہا اگر مسافرت مین وہان
پہونچا اور وہان پندرہ روز رہنے کی نیت نہو تو مسافر ہی اور اگر وطن اصلی
سے سفر کیا تو وہ وطن بنا ہی برقرار **مسئلہ** اگر مسافر ایک شہر مین پندرہ
روز یا زیادہ ٹھہرا اپنے ٹھہرنے کے لیے اور شہر ٹھہرایا یا وہان سے سفر کیا
یا اصلی وطن کو چلا تو وہ پہلا شہر اب وطن نرہا **مسئلہ** اگر سفر کی نماز کی
قضا مقیم پڑہی تو چار رکعت کی دو پڑہی اور اگر مقیم ہونے حالت کی نماز کی
قضا مسافر پڑہے تو پوری پڑہی چار کی چار **مسئلہ** مقیم اور مسافر
ہونیکے حق مین نماز کے اخیر وقت کا اعتبار ہی مثلاً ظہر کے اخیر وقت اگر
مسافر ہی تو دو رکعت پڑہی اور اگر مسافر ظہر کے اخیر وقت اپنے شہر
مین داخل ہوا تو اوس ظہر کی چار رکعت پڑہی **مسئلہ** نماز کے قصر کرنیمین
گنہگار کا سفر اور بیگناہ کا سفر ایک ہی ہی **مسئلہ** مسافر رہنے اور مقیم
ہونیکے مقدمہ مین اصل حاکم کی نیت کا اعتبار ہی اوسکے تابع لوگون کی
نیت کا اعتبار نہین چنانچہ خداوند اور میان اور بادشاہ کی نیت کا اعتبار
ہی اور جورو اور غلام اور لشکری کی نیت کا اعتبار نہین **باب الجمعۃ**
یعنی جمعہ کی نماز کے مسئلے **مسئلہ** جمعہ کے ادا ہونیکے لیے چھ شرطین
ہین ایک یہہ کہ شہر ہو یا شہر کی نمازگاہ ہو دوسرے یہہ کہ بادشاہ ہو یا

اوسکا نائب تیسری یہہ کہ نماز سی پہلے خطبہ ہو چوتھی یہہ کہ جماعت ہو پانچوین ظہر
کا وقت ہو چھٹی اذن عام ہو کہ جو چاہی چلا آوی **مسئلہ** شہر اوس بستی کو
کہتے ہین کہ جہان کوئی امیر یعنی حاکم ہو اور قاضی ہو کہ شریعت کے موافق
حکم اور لوگون پر حدین جاری کرے **مسئلہ** مناشہر ہو جاتا ہی عرفات نہین
مسئلہ ایک شہر مین کئی جگہہ جمعہ کی نماز ہونا جائز ہی **مسئلہ** اگر ظہر کا وقت
نرہی تو جمعہ باطل ہو جاوی **مسئلہ** جمعہ کا خطبہ سنت یون ہی کہ وضو سی کھڑا
ہو کر ایک خطبہ پڑہی پہر بیٹہے پہر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑہی **مسئلہ** اگر
صرف الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ کہا تو بھی خطبہ ہو گیا **مسئلہ**
جماعت یہہ ہی کہ تین مقتدیون سی کم نہون **مسئلہ** امام کی سجدہ کرنسی پہلے اگر
مقتدی نماز چہوڑ کر چلے گئے تو جمعہ کی نماز باطل ہو گئی **مسئلہ** جمعہ تب واجب ہو
جب چہہ شرطین پائی جاوین ایک یہہ کہ مقیم پر جمعہ واجب ہی مسافر پر نہین دوسرے
مرد پر ہی عورت پر نہین تیسری تندرست پر ہی بیمار پر نہین چوتھی عذر پر ہی غلام
پر نہین پانچوین انکہیاری پر ہی اندہی پر نہین چھٹی پانون والے پر ہی اپاہج
پر نہین **مسئلہ** جس پر جمعہ کی نماز واجب تہی اوسنے اوا کی تو اوسوقت کا
فرض اوسکا ادا ہو گیا **مسئلہ** اگر مسافر یا غلام یا بیمار جمعہ کی نماز کا امام ہوا
تو جائز ہی اور اگر یہہ لوگ مقتدی ہوئے تو انسی جماعت پوری ہو جاتی ہی
مسئلہ جمعہ کی نماز سی پہلے اگر ظہر کی نماز بعذر سے آدمی نے پڑہ لی تو مکروہ

ہے اور بعد اسکے اگر جمعہ کی نماز پڑھنے کو چلا تو وہ ظہر کی پڑھی ہوئی نماز باطل
ہوئی **مسئلہ** اگر معذور یا قیدی ظہر کی نماز جمعہ کے دن شہر مین جماعت سے
پڑھے تو مکروہ ہی **مسئلہ** جو شخص التحیات یا سہو کے سجدون مین جمعہ کے امام
کا مقتدی ہوا وہ جمعہ کی نماز پوری کرے **مسئلہ** جب سے امام خطبہ پڑھنے کو نکلے
تب سے کوئی نہ نماز پڑھے نہ بات کہے **مسئلہ** جب سے پہلی اذان ہووے تب سے
جمعہ کی نماز کو جانا اور خرید و فروخت ترک کرنا واجب ہی **مسئلہ** جب خطبہ
پڑھنے والا نکلکر منبر پر بیٹھے تب اوسکے آگے اذان کہی جاوے اور جب خطبہ
پڑھ چکے تب اقامت یعنی تکبیر کہی جاوے **باب العیدین** یعنی دونو عیدونکی
نماز کے مسئلے **مسئلہ** جس پر جمعہ کی نماز واجب ہی اوسی پر عیدونکی بھی نماز
واجب ہی جمعہ کی نماز کی شرطون کے ساتھ سوا خطبہ کے **مسئلہ** عید الفطر
یعنی رمضان کی عید کے روز مستحب یہ ہی کہ کچھ کھاوے اور نہاوے اور مسواک
کرے اور خوشبو لگاوے اور اچھا کپڑا پہنے اور فطر کا صدقہ دے پھر عید
کی نماز کو جائے اور راہ مین چلا کر تکبیر کہے اور عید کی نماز سے پہلے نفل
نماز نہ پڑھی **مسئلہ** جسوقت سے سورج اونچا ہو جبتک دوپہر نہ لوٹے تبتک
عید کی نماز کا وقت ہی **مسئلہ** عید کی نماز دو رکعت ہی پہلی رکعت مین
سبحانک اللھم کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہے تب الحمد اور سورۃ پڑھی اور
دوسری رکعت مین پہلے الحمد اور سورۃ پڑھی تب تین بار اللہ اکبر کہی کہ ہر دو رکعت

مین عید کی نماز کی تین بار اللہ اکبر کہنا اور نمازون سے زیادہ ہی اور عید کی نماز کے بعد دو
خطبے پڑھے اور پہلے خطبہ کے بعد بیٹھ جاوے اور عید الفطر کے خطبہ مین فطر کے صدقہ کے
مسئلے بیان کرے **مسئلہ** اگر امام نے عید کی نماز پڑہ لی اور بعض لوگون کی فوت ہوگئی
تو اوسپر اوسکی قضا نہین اور اگر کچہ عذر کے سبب عید الفطر کی نماز نہوئی تو کل کو
پڑہ لے آیندہ کو نہین **مسئلہ** جو احکام عید الفطر مین ہین وہی احکام ذی الحجہ کی
عید مین ہین مگر یہہ کہ ذی الحجہ کی عید مین نماز کے بعد کہاوے اور نماز کو جاتے ہوئے
راہ مین باواز بلند تکبیر کہتا جاوے اور اسکی خطبہ مین قربانی اور تشریق اور تکبیرون
کے مسئلے بیان کرے اور نماز اسکی عذر کے سبب تین روز تک جائز ہے
مسئلہ اگر عرفے کے روز اونچے مکان پر لوگ جمع ہوکر دعا مناجات
کرین حاجیونکی طرح پر تو یہہ فرض یا واجب یا سنت یا مستحب نہین ہی **مسئلہ**
عرفے کے روز فجر کے بعد سے آٹھہ وقت کی نمازون تک بعد نماز کے ایک مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
کہنا سنت ہی اوسکو جو مقیم ہو شہر مین فرض نماز مردونکی جماعت سے پڑہے
پہر اگر مسافر مقتدی ہوا اور مقیم امام ہوا یا عورت مقتدی ہوئی تو اوس مسافر
اور عورت کو بھی یہہ تکبیر کہنا چاہیئے **باب الکسوف** یعنی گہن کی نماز کے مسئلے
مسئلہ جب سورج گہن ہو تب جمعہ کا امام دو رکعت نماز جماعت سے نفل کیطرح
پڑہے گر باواز بلند پڑہے اور خطبہ نہ پڑہے پہر نماز کے بعد دعا مانگا کرے جبتک

گہن سے چھٹ جاوے اور اگر جمعہ کا امام ہو تو لوگ علیحدہ علیحدہ دو دو رکعت پڑہیں
جیسے چاند کے گہن کی اور تاریکی اور آندہی اور مصیبت کے وقت کی نماز باب
الاستسقا یعنی پانی مانگنے کی نماز مسئلے مسئلہ اگر پانی نہ برستا ہو تو لوگ
بی جماعت کے نماز پڑہیں اور دعا اور استغفار کریں تین ہی دن تک جایا کریں
مگر جلد نہ لوٹیں اور وہاں کافر کو نہ آنے دیں باب صلوۃ الخوف یعنی
خوف کی وقت کی نماز کے مسئلے مسئلہ اگر کسی دشمن یا درندہ جانور کا زیادہ
خوف ہو تو امام لوگوں کو دو گروہ کرے ایک گروہ دشمن کے مقابلہ پر رہے
اور دوسرا گروہ امام کے پیچھے نماز شروع کرے پھر جب یہہ گروہ اگر مسافر ہوں
تو ایک رکعت اور اگر مقیم ہوں تو دو رکعت نماز امام کے پیچھے پڑہ چکے تب دشمن
کے سامنے چلا جاوے اور اگر وہ گروہ آوے اور باقی نماز امام کے پیچھے پڑہے اور
امام سلام پھیرے اور یہہ گروہ سلام نہ پھیرے اور دشمن کی مقابلہ پر جاوے اور وہ پہلا گروہ پھر آوے
اور اپنی باقی نماز پوری کرے اور پچھلی رکعت یا رکعتوں میں کچھ قرآن نہ پڑہے
اور سلام پھیر کر دشمن کے مقابلہ کو جاوے پھر وہ دوسرا گروہ آوے اور الحمد
اور سورۃ کے ساتھہ اپنی باقی نماز پوری کرکے سلام پھیرے مسئلہ
مغرب کی نماز میں پہلے گروہ کے ساتھہ امام دو رکعت اور دوسری گروہ کے
ساتھہ ایک رکعت پڑہے مسئلہ جو شخص نماز میں دشمن سے لڑ پڑا اوسکی
نماز جاتی رہی مسئلہ اگر خوف بہت زیادہ ہو تو لوگ سواری پر سوار

اپنی اپنی علیحدہ نماز اشارہ سے جسطرف مونہہ کرکے ہوسکے کرین مسئلہ اگر دشمن
موجود نہو تو خوف کی نماز جائز نہین باب الجنائز یعنی جنازہ کی نماز کے بیان
مسئلہ جو مرنے لگے اوسکو سیدہی کروٹ پر قبلہ کیطرف مونہہ کرکے لٹاوین
اور اوسکے سامنے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑہین پھر جب وہ مرجاوی تو اوسکے جبڑین باندہ
دین اور آنکھین بند کردین اور ایسی تختے پر جسکو ایک یا تین یا پانچ مرتبہ خوشبو کا
دھوان دیا ہو لٹاوین اور اوسکی ناف سے زانوؤن تک بدن چھپا کر کپڑا اوتارین
اور بے گلی روئی ناک مین پانی ڈالے اوسکو دھوکاوین اور وہ پانی جو بیری کے
پتے یا اُشنان ڈالکر جوش کیا ہو اور نہو تو نرا پانی اوپر ڈالین اور اوسکا سر
اور داڑہی گل خیری کے پانی سے دھوین اور اولٹی کروٹ پر لٹا کر نہلاوین
اسقدر کہ مردی کے نیچے تک پانی پہونچے پھر داہنی کروٹ لٹا کر اسیطرح دھوین
پھر لیکنی سے ہٹلا کر نرمی سے اوسکا پیٹ ملین اور پیٹ سے جو کچھ نکلے تو وہ
جگہہ دھو ڈالین اور پھر کر نہلاوین نہین اور کسی کپڑے سے اوسکا بدن پونچھہ ڈالین
اور اوسکے سر پر اور داڑہی پر خوشبو لگا دین اور ماتھا اور ناک اور دونو
ہتیلیون اور دونو گھٹنون اور دونو پانوؤن پر کافور ملین اور سر کے بالون اور
داڑہی مین کنگھی نکرین اور ناخن اور بال نکالین مسئلہ مرد کے لیے تین کپڑے
موافق کفن ایک کفنی جسکو قمیص کہتے ہین اور دو چادرین ہین کہ اندر والیکو اور

اور باہر والیکو لفافہ کہتے ہین اور نہولا دو چادرین ہی کفن کفایت ہی اور ضروری
کفن نیہ کہ جسقدر بچاوے مسئلہ مرد کے بائین طرف اول کفن بیناوین
بعد اسکے دہنی طرف اور اگر مردے کے کھلجانیکا خوف ہو تو سر اور پاون کیطرف
کفن کو باندہ وین مسئلہ عورت کا کفن سنت کے موافق کفنی اور دو چادرین
اور دامنی اور سینہ بند ہی اور دو چادرین اور دامنی اوسکا کفن کفایت ہی
مسئلہ عورت کو اول کفنی پہناکر اوسکے سر کے بالون کو آدہی آدہی دو لفافون
کیطرح کرکے دونون طرف اوسکے سینہ پر کفنی کے اوپر ڈالین پہر اوسکو دامنی
اوڑہاوین پہر چادرون کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار عوشبو دیکر لپیٹین
فصل بادشاہ کا امام ہونا جنازہ مین بہت بہتر ہی قاضی سے مسئلہ جنازہ کی
نماز فرض کفایہ ہی مسئلہ جنازہ کی تب درست ہی جب مردہ مسلمان اور پاک ہو
مسئلہ اگر بادشاہ امامت کے لئے نہو تو قاضی پڑہاوے اور وہ نہو تو محلہ
کا امام اور وہ نہو تو مریکا والی امام ہی اور ولی کو اختیار ہے کہ اور کو نماز
پڑہانیکی اجازت دی دی مسئلہ اگر ولی اور بادشاہ کے سوا اور کسی نے
نماز پڑہائی تو ولی پہر کر پڑہ سکتا ہی بعد ولی کے اور کوئی پہر نہ پڑہی مسئلہ
اگر بے نماز جنازے کے مردہ دفن ہوگیا تو جبتک وہ پہٹ نجاوے تب تک
اوسکی قبر پر نماز جنازہ کی درست ہی مسئلہ جنازہ کی نماز مین چار مرتبہ اللہ اکبر
کہنا ہی پہلی دفعہ کے بعد سبحانک اللہم دوسری مرتبہ کے بعد پیغمبر خدا

صلے اللہ علیہ وسلم پر درود تیسری بار کے بعد دعا اور چوتھی دفعہ کے بعد دہنی بائیں
دونو طرف سلام پھیرے پھر اگر امام پانچوین بار اللہ اکبر کہے تو مقتدی نکہو اور مردہ
اگر بالغ ہی تو یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا
فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ
اور اگر مردہ عورت بالغ ہو تو اَحْیَیْتَہٗ کو اَحْیَیْتَھَا اور فَاَحْیِہٖ کو فَاَحْیِھَا
اور تَوَفَّیْتَہٗ کو تَوَفَّیْتَھَا اور فَتَوَفَّہٗ کو فَتَوَفَّھَا پڑہی اور اگر لڑکا ہو تو یہہ دعا
پڑہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنَا
شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور لڑکی ہو تو اجْعَلْہُ کو اجْعَلْھَا اور شَافِعًا اور
مُشَفَّعًا کو شَافِعَۃً اور مُشَفَّعَۃً پڑہے **مسئلہ** مسبوق امام کی تکبیر کہنیکا
انتظار کرے جب امام تکبیر کہکر اوسکے ساتھہ ہو جاوی اور جو شخص پہلی سے موجود تھا
وہ انتظار نکرے **مسئلہ** امام مردہ کے سینہ کے سامنے کھڑا ہووی مردہ مرد ہو خواہ
عورت **مسئلہ** سواری پر سوار اور مسجد کے اندر جنازہ کی نماز نہ پڑہین **مسئلہ**
اگر بچہ پیدا ہونیکے بعد کچھہ بولا تھا یعنی آواز اوسکی نکلی تھی تو اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی جاوے
اور نہین تو نہین **مسئلہ** اگر دار الحرب سے لڑکا اپنے ماں باپ یا وہ خود مسلمان ہو گیا
تھا یا وہ اکیلا پکڑا آیا تھا تو پڑہین گے **مسئلہ** اگر کافر مرا اوسکا ولی مسلمان ہی
تو جائز ہی کہ وہ اوسکو دھووے اور کفن دے اور زمین مین دفن دے **مسئلہ**

چار آدمی جنازہ اوٹھاوین اور اوٹھانیوالا اگلا پایا اپنے دہنی کندہی پر رکھے بعد اسکو
پچھلا پایا پھر اگلا پایا بائین پھر پچھلا بایا مسئلہ جنازیکو جلدی جلدی لیچلین پر
دوڑین نہین اور ساتھ کے لوگ جنازی کے پیچھے چلین آگے نہین اور جبتک جنازہ
نہ رکھا جاوے تب تک بیٹھین نہین مسئلہ قبر بغلی کھود کر قبلہ کیطرف سی مردیکو اوسمین
رکھین مسئلہ مردیکو قبر مین رکھنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ اور مردیکا مونہہ قبلہ کیطرف کو کردیا جاوی اور کفن کی گرہ کھولدیجاوے
پھر کچی اینٹین یا بانس یا نرکل سی قبر کا مونہہ بند کرکے اوپر سی مٹی ڈالدین اور
پکی اینٹ یا لکڑی تختون سے نہ بند کرین مسئلہ مردکو دفن کرتے وقت قبر
پر پردہ نکرین اور عورت کو دفن کرتے وقت پردہ کرلین مسئلہ قبر گول
بناوین اوپر سے چوکور بنا دین اور قبر پر گچ نکرین مسئلہ مردہ قبر مین رکھکر
نہ نکالین ہان اگر زمین غصب کی ہو تو نکالا جاوی بَابُ الشَّہِیْدِ یعنی شہید کے
کفن اور غسل کے مسئلے مسئلہ جسکو حربی کافر نے یا باغیون نے یا قزاقون نے
مارڈالا یا ظالم نہین مارا ہوا ملا اور اوسپر زخم ہی یا کسی مسلمان نے مارڈالا ظالم
سے کہ اوس مارنیوالے پر خون بھا دینا آیا تو وہ ایسا شہید ہے کہ اوسکو بے
نہلائے اونہین کپڑون سے جو پہنے ہوا وسپر جنازہ کی نماز پڑہ کر دفن کردین
اور جو لباس اوسکو کفن کی قسم سی نہو وہ لے لین اور جو کپڑا زیادہ ہو وہ لے لین
اور جو کفن سی کم ہو زیادہ کردین اور اگر اوسکے بدن پر کچھ کپڑا نہو تو کفن دین

مسئلہ اگر جنب یا لڑکا اسطرح مارا گیا تو اوسکو نہلا دینگے مسئلہ جو شخص
زخمی ہوا اوسنے کچھ کھایا یا پیا یا وہ سویا یا اوسکی کچھ دوا کی گئی یا اتنا جیا کہ اوسپر
ایک وقت نماز کا گذر گیا اور وہ مومنین تھا یا لڑائی کی جگہ سے اوسکو جیتا ہوا
اور جگہ لے گئے یا اوسنے کچھ وصیت کی یا شہر کے اندر مارا گیا اور یہہ نہ معلوم ہوا
کہ متہیار سے مظلوم مرا ہے یا جو حد شرعی اوسپر جاری ہوئی اوس سے مرا یا خون
کے بدلے مارا گیا اوسکو نہلا دینگے مسئلہ باغی اور قزاق جو مارا جاوے
اوسکو نہلا دین نہ اوسپر جنازہ کی نماز پڑہین باب الصلوۃ فی الکعبۃ یعنی کعبہ
کے اندر نماز پڑہنے کے مسائل مسئلہ کعبہ شریف کے اندر اور کعبہ کی چھت پر
نماز پڑہنا درست ہے نماز فرض یا نفل ہو مسئلہ اگر کعبہ کے اندر جماعت سے
نماز پڑہے اور مقتدی امام کی پیٹھ کیطرف اپنی پیٹھ کرکے کھڑا ہوا تو نماز جائز ہے
اور اگر مقتدی اپنی امام کے مونہہ کیطرف اپنی پیٹھ کرکے کھڑا ہوا تو مقتدی کی نماز
نہوئی مسئلہ اگر مسجد الحرام مین کعبہ کے گرد اگرد ایک جماعت نے کھڑے ہوکر
نماز پڑہی تو درست ہے اگرچہ مقتدی کعبہ کی دیوار سے نزدیک ہو اپنے امام سے
بشرطیکہ امام کیطرف نہو کتاب الزکوۃ یعنی زکوۃ ادا کرنیکے مسئلے
مسئلہ زکوۃ اوس شخص کے ذمہ پر واجب ہے جسکو عقل ہو دیوانہ نہین
اور جو بالغ ہونا بالغ پر نہین اور جو مسلمان ہو کافر پر نہین اور جو حر ہو غلام
پر نہین سو عاقل بالغ حر مسلمان پر زکوۃ تب واجب ہو جو وہ سال گذرے ہوئے

نصاب کا مالک ہوا ور وہ نصاب مالک کے ذمہ پر کی دین سے اور اصلی حاجت سے زیادہ
ہو بڑھتا ہوا اگر چہ ظاہر مین اوسکا بڑھنا نہ معلوم ہو **مسئلہ** زکوۃ تب ادا ہو جب
دیتے وقت یا زکوۃ کے لیے مال علیحدہ کرتے وقت یہہ نیت ہو کہ یہہ مال مین زکوۃ کی بابت
دیتا ہون یا علیحدہ کرتا ہون یا یون ہو کہ کل مال خیرات کر دی **باب صدقۃ**
السوائم یعنی چرتے ہوئے جانورون کی زکوۃ کا بیان **مسئلہ** جو جانور سال
مین چھہ مہینے سے زیادہ جنگلین چرا کرتا ہوا وسمین زکوۃ دینا ہے **مسئلہ** جو شخص
پانچ اونٹ کا مالک ہو وہ ایک بکری زکوۃ دے اور دس اونٹ پر دو بکری
اور پندرہ پر تین اور بیس پر چار بکریان اور پچیس اونٹ پر ایک اونٹ کا بچہ
جو دوسری برسمین بڑا ہوا اور چھتیس اونٹ پر ایک بچہ جو تیسری برسمین لگا ہو
اور چھیالیس پر ایک بچہ جو چوتھی برسمین پڑا ہو اور اکسٹھ پر ایک بچہ جسکو پانچوان
سال لگا ہو اور چھتر پر دو بچے جنکو تیسرا برس لگا ہو اور اکیانوے پر دو بچے جو چوتھی
برسمین پڑے ہون اور ایکسو بیس اونٹ پر بھی اسیقدر پھر اگر اس سے زیادہ اونٹ
ہون تو پانچ پانچ اونٹ پر ایک ایک بکری ایکسو پینتالیس اونٹ تک پھر
ایکسو پینتالیس اونٹ پر دو بچے جو چوتھے برسمین پڑے ہون اور ایک بچہ
جو دوسری مین پڑا ہو اور ایکسو پچاس اونٹ پر تین بچے جو چوتھی برسمین
پڑے ہون پھر جب اس سے زیادہ ہون تو ہر پانچ پر ایک بکری اور ایکسو پچہتر
پر تین بچے جو چوتھی برسمین پڑے ہون اور ایک بچہ جو دوسری برسمین لگا

اور ایکسو چھاسی اونٹ پر تین بچی جو چوتھی سالمین پڑے ہون اور ایک بچہ جو تیسری
برسمین پڑا ہوا اور ایکسو چھانوے پر چار بچے جو چوتھے سالمین پڑے ہون دوسو
تک پھر جب دوسو سے زیادہ ہون تو سرے سیے حساب شروع کرے جیسا کہ
ڈیڑھ سو کے بعد پر اور عربی اور عجمی اونٹ کا ایک ہی حکم ہی باب زکوۃ البقر
یعنی گائی بیل کی زکوۃ کے سئلے مسئلہ گائی یا بیل یا بھینس یا بھینسا
اگر تیس ہون تو اونپر زکوۃ ہی گائی بیل پر ایک بچڑا یا بچیہ برس روز کی اور
بھینس بھینسی پر پڑوا یا پڑیا اسی عمر کی اور چالیس پر ایک بچہ دو برس کا
نر خواہ مادہ پھر اس سی زیادہ پر اسی حساب سی ساٹھ تک اور ساٹھ پر
دو بچی ایک ایک برس کے اور ستر پر ایک بچہ دو برس کا اور ایک ایک
برسکا اور اسی پر دو بچی دو دو برسکے پھر جب اس سی زیادہ ہون تو ہر
دہائی پر زکوۃ بدلتی ہے ایک برسکے بچے سی دو برسکے بچہ پر باب زکوۃ
الغنم یعنی بھیڑ بکری مینڈہی بکرے کی زکوۃ کے سئلے مسئلہ
چالیس بکریون پر ایک بکری اور اکیسو اکیس بکریون پر دو بکریان اور
دوسو ایک بکری پر تین بکریان اور چار سی بکریون پر چار بکریان پھر جب
اس سی زیادہ ہون تو سیکڑے پر ایک بکری اور بکری اور بکرا اور بھیڑا
اور مینڈہا اس مقدمہ مین سب کا ایک حکم ہی مسئلہ جو بھیڑ بکری مینڈہا
بکرا زکوۃ مین دیا جاوے وہ برس روز سی کم عمر کا نہووے مسئلہ

گھوڑن اور خچرون اور گدھون اور بکری کے بچون اور بوتون اور بچھڑون
پر زکوۃ نہین مسئلہ بوجھ لادنیکی جانورون پر اور جن جانورون کو
گھر باندھکر چارہ کھلایا جاوی اور جو جانور کہ نصاب سی کم زیادہ ہون اونپر
زکوۃ نہین مسئلہ اگر نصاب پر سال گذر گیا اور زکوۃ واجب ہوئی اور
زکوۃ ادا کرنیسی پہلے وہ نصاب ہلاک ہوگیا تو اب زکوۃ اوسکی ادا کرنا نہ آویگی
مسئلہ اگر دو برس کا بچہ دینا زکوۃ مین واجب ہوا اور ایسا بچہ موجود
نہین تو دو برس کے بچہ سی بہتر زکوۃ مین دیکر اوسکی قیمت جو دو برس والے
سی زیادہ ہوا اوسقدر زکوۃ لینیوالے سی پھیر لے یا کم قیمت جانورسے
اور جسقدر کم ہوا اوسقدر قیمت دیدے یا جانور ہی اوسکی قیمت دیدے مسئلہ زکوۃ کی لئی میانہ جانور
لیا جاوے نہ بہت موٹا تازہ بلا مسئلہ سال کے درمیانمین اگر نصاب مین اوسی
نصاب کی جنس کی چیز زیادہ ہوجاوی تو اوسکو اوس نصاب مین ملاکر بالکل کی
زکوۃ دینا چاہیئے مسئلہ اگر خراج یا عشر زکوۃ باغیون نے لے لی تو پھر
دوبارہ اوس مال پر زکوۃ اور اوس زمین کا خراج یا عشر نہ لین گے
مسئلہ اگر صاحب نصاب نی آیندہ دو برسکی زکوۃ نکالی یا ایک نصاب
کا مالک تہا اور دو نصاب کی زکوۃ دی تو درست ہی باب زکوۃ المال
یعنی مال کی زکوۃ کے مسئلے مسئلہ سونے اور چاندی کی زکوۃ چالیسوان
حصہ ہی جب چاندی دوسو درم ہو جسکے چھپن روپلی ہوتے ہین اور جب سونا

بیس دینار ہو کہ وہ سات تولے اور چھ ماشہ ہوتا ہی پہر یہہ سونا اور چاندی
نے بنا ہو یا زیور ہو یا برتن مسئلہ دوسو درم سی چاندی اور بیس دینار
سے سونا اگر زیادہ ہو تو اوسپر زکوۃ نہین جبتک چاندی مین چالیس درم
چاندی اور سونیمین چار دینار سونا زیادہ ہو پہر اوسپر اوسی حساب سے
زکوۃ ہی چالیسوان حصہ مسئلہ چاندی مین دوسو درم کی برابر اور سونے
مین بیس دینار کی برابر وزن کا اعتبار ہی سال پورا ہوتے وقت اور زکوۃ
ادا کرتے وقت مسئلہ چاندی مین درم وہ معتبر ہین جو دس درم سات
مثقال بہر ہون مسئلہ اگر سونا اور چاندی ملونیکا ہی تو اگر سونیمین سونا
زیادہ ہو اور ملونی کم ہو تو وہ سب سونا ہی اور چاندی مین اگر چاندی زیادہ
ہو اور ملونی کم ہو تو وہ سب چاندی ہی اور اگر انمین ملونی زیادہ ہو تو
نہ سونا اور چاندی نہین سمجھے عرض مین شمار ہی مسئلہ سوداگری کا
اسباب اگر سونے چاندی کی نصاب کے قدر ہو تو اوسپر زکوۃ ہی اسمین
مسئلہ اگر شروع سال مین نصاب پورا تھا اور آخر سال مین بھی پورا ہوا
مگر درمیان مین کم ہو گیا تھا تو پوری زکوۃ دی مسئلہ اگر سونا یا
چاندی اور تجارت کا اسباب ایک شخص پاس ہی اور ہر ایک اسقدر نہین
کہ اوسپر زکوۃ واجب ہو مگر دونون کو ملانے سی نصاب پورا ہوتا ہو
تو تجارت کے اسباب کی قیمت اوس سونے یا چاندی کی قیمت مین ملاکر

زکوٰۃ دی مسئلہ اگر سونا اور چاندی ہی شریک نصاب سے کم سونیکی قیمت لگاکر
چاندی کے ساتھہ زکوٰۃ دی باب العاشر مسئلہ سوداگرون سی زکوٰۃ
لینے کے لئے جسکو امام راہ پر معین کری اوسکو عاشر کہتے ہین مسئلہ اگر
سوداگر مال لیکر نکلا اور عاشر سے اوسنے قسم کہاکر کہا کہ ابھی اس مال پر
ایک برس نہین پوری ہوئی یا کہا کہ مجھپر دین آتا ہی یا کہا کہ مین نے زکوٰۃ
فقیرونکو دیدی یا کہا کہ اور عاشر کو دیدی تو وہ سچا بنایا جاوی یعنی یہہ
عاشر اوس سی زکوٰۃ نہ لے مسئلہ اگر جانورون کے مالک نے
قسم کہاکر کہا کہ مین اونکی زکوٰۃ فقیرونکو دیچکا ہون تو اوسکا کہنا معتبر
نہین مسئلہ جس بابت مسلمان کو سچا بتاوین گے اوسی بابت ذمی کو
بھی سچا بتارین گے مسئلہ حربی کافر کو سچا نہ بتاوین مگر ہان اگر وہ
اپنی باندی کو اپنی ام ولد بتاوی تو اوسمین اوسکو البتہ سچا بتاوین گے
مسئلہ مسلمانون سی زکوٰۃ چالیسوان حصہ اور ذمیون سی بیسوان حصہ
اور حربی کافر دسوان حصہ عاشر لیاکری بشرطیکہ نصاب پر پورا سال گذرا
ہو اور حربی کافر مسلمانون سی بھی اپنے ملک مین مال کا محصول لیتے ہون اور
حربی مسلمانون سی نہ لیتے ہون تو حربیون سی بھی زکوٰۃ نہ لے مسئلہ
اگر حربی اکمرتبہ مال لیکر عاشر پاس سی زکوٰۃ دیکر چلا گیا پھر دوبارہ آکر نکلا تو
بے سال گذری اوس مال پر دوبارہ زکوٰۃ نہ لے اگر ہان وہ دارالحرب کو گیا تھا

باب العاشر

دہان سے لوٹا تو لے مسئلہ اگر ذمی شراب اور سور لیکر نکلا تو عاشر شراب
کی قیمت کا بیسوان حصہ اوس سے اور سور کا نہین مسئلہ گھر مین رکھی ہوئی مال
پر اور بضاعت کے مال پر اور مضاربت کی مال اور ماذون غلام کی کمائی پر
عاشر کچھ نہ لے مسئلہ اگر سوداگر نے خارجیونکی عاشر کو زکوۃ دیدی تو مسلمانونکا
عاشر پھر اوس سوداگر سے لے باب الرکاز مسئلہ اگر کسی نے سونے
یا چاندی یا لوہے کی یا اسیطرح کی چیز کی کہان (دفینہ) پائی خراجی زمین مین یا عشری زمین
مین تو پانچوان حصہ اُسمین سے زکوۃ ہے اور اگر اپنی حویلی یا اپنی زمین مین پایا تو اوسپر
زکوۃ نہین مسئلہ اگر اپنی حویلی مین خزانہ پایا تو اوسمین پانچوان حصہ زکوۃ
اور باقی چار حصے اوسکے جسکو امام نے فتح کی وقت یہہ زمین دی تھی مسئلہ
اگر پارا پایا تو اوسمین پانچوان حصہ زکوۃ ہے مسئلہ دارالحرب کی زمین کے
گنج پر زکوۃ نہین فیروزے اور موتے اور عنبر پر زکوۃ نہین باب العشر
مسئلہ عشری زمین مین جو شہد پیدا ہوا اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے
مسئلہ جو زمین مینہہ کے یا دریا کے پانیسے سینچی گئی اوسمین جو پیدا ہو تھوڑا
یا بہت اور وہ چیز ایسی ہو کہ باقی رہے خواہ ایسی ہو کہ باقی نرہے بہرحال
اوسمین دسوان حصہ زکوۃ واجب ہے مگر لکڑی اور نرکل اور گھاس پر
نہین اور زمین ڈول یا رہٹ سے سینچی جاوے اوسکی پیداوار مین بیسوان
حصہ زکوۃ ہے مسئلہ زمین کل پیداوار کی زکوۃ دی یون نکرے کہ

خرچ مجرا دیکر جو باقی رہے اوسمین زکوۃ دی مسئلہ تغلبی کی عشری زمین
کی پیداوار پر پانچوان حصہ زکوۃ ہی اگرچہ تغلبی مسلمان موا اوسنے وہ
زمین کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھہ بیچڈالی ہو مسئلہ اگر عشری زمین
مسلمان سے ذمی نے خریدی تو اوسپر خراج لگایا جاویگا مسئلہ
اگر ذمی سے مسلمان نے بحق شفعہ زمین لی یا ذمی نے بسبب بیع فاسد کے
خریدی ہوئی زمین مسلمان کو پھیر دی تو اوس زمین پر عشر مقرر کیا جائیگا
مسئلہ اگر مسلمان نے اپنی گھر کو باغ کرڈالا اور مینہ یا دریا کے پانیسے
سینچا تو اوسپر عشر واجب ہی اور اگر بادشاہی نہر سے سینچا تو خراج واجب ہے
مسئلہ اگر ذمی نے اپنی گھر کو باغ کرڈالا تو اوسپر خراج واجب ہے
اگرچہ عشری پانیسے سینچے مسئلہ ذمی کے گھر پر کچھہ کرنہین مسئلہ
اگر قیر یا نفط کا چشمہ عشری زمین مین نکلا تو اوسپر خراج ہی باب المصرف
یعنی زکوۃ کا پیسا کہان کہان خرچنا چاہیے اسکا بیان مسئلہ زکوۃ کا مال
فقیرون اور مسکینون اور عاملون اور مکاتبون اور مدیونون کو اور جو مفلسی
کے سبب جہاد کو مسلمانون کے لشکر مین نہین جاسکتے اور مسافرون کو
دیا جاوی ان سب قسم کے لوگون کو یا انمین سے ایک دو قسم کے لوگونکو
مسئلہ جسکے پاس اتنا مال ہو کہ اوسکی کارروائی ہوتی جاوی اوسکو
فقیر اور جسکے پاس کچھہ مال نہو اوسکو مسکین کہتے ہین اور عامل وہ جسکو

بادشاہ نے زکوۃ تحصیلنے کے لئے مقرر کیا مسئلہ ذمی کو زکوۃ نہ دے
اور صدقہ خیرات ذمی کو دینا درست ہی مسئلہ زکوۃ کا روپیا مسجد بنانے
اور مردہ کفن دینے اور مردہ پر کا دین ادا کرنے اور آزاد کرنیکے لیے
غلام مول لینے مین خرچ کرنا اور جنسی پیدا ہوا ہی اونکو دینا اگرچہ وہ بہت اوپر ہو
اور اپنی اولاد کو دینا گو وہ اولاد بہت نیچی کی ہو اور اپنی جورو کو اور اپنے
خاوند کو اور اپنے غلام یا مدبر کو یا مکاتب یا اپنے ام ولد کو اور اپنے اوس غلام
کو جسکو تہوڑا آزاد کیا ہی اور نصاب کی مالک غنی کو اور اوس غنی کے غلام
اور کم عمر اولاد کو اور بنی ہاشم اور بنی ہاشم کے غلام یا باندی کو دینا
درست نہین مسئلہ اگر کسی کو زکوۃ دی اس خیال سے کہ اسکو دینا
درست ہی پہر درفیت ہوا کہ یہہ شخص غنی ہی یا ہاشمی ہی یا کافر ہی یا زکوۃ دینے والیکا
باپ ہی یا اوسکا بیٹا ہی تو یہہ زکوۃ درست ہوگئی اور اگر وہ شخص اسکا غلام
تہا جسکو زکوۃ دی یا مکاتب تہا تو یہہ زکوۃ دینا درست نہوا مسئلہ ایک فقیر
کو دو سو درم زکوۃ کے اکہٹے دیدینا مکروہ ہی اور اسقدر دینا کہ اوس دن
اور کسی سے نہ مانگے مستحب ہی مسئلہ زکوۃ کا روپیا ایک شہر سے دوسرے
شہر کو پہنچانا مکروہ ہی پر اپنے رشتہ مند محتاج کے لئے یا درصورتیکہ دوسرے
شہر کے لوگ یہان سے محتاج زیادہ ہین تو درست ہی مکروہ نہین مسئلہ
جسکے پاس ایکدن کی خوراک ہو وہ مانگے نہین باب صدقۃ الفطر رمضان کی

عید کا صدقہ دینے کے مسئلے مسئلہ فطر کا صدقہ دینا اوس حر مسلمان
پر واجب ہی جو اپنی رہنے کے مکان اور اپنی پوشاک اور گھر کے اسباب
اور اپنی گھوڑے اور اپنی ہتھیار اور اپنی باندی غلامون کے سوا نصاب کا
مالک ہو مسئلہ فطر کا صدقہ اپنی طرف سی اور اپنی محتاج نابالغ اولاد
کیطرف سی اور اپنی کام کے غلام یا لونڈی کیطرف سی اور مدبر اور ام ولد کیطرف
سے دینا واجب ہی اور اپنی جورو اور بالغ اولاد اور مکاتب اور ساجھی کی
ایک غلام یا کئی غلامونکی طرف سی دینا واجب نہین مسئلہ اگر بشرط خیار
کے غلام بیچا گیا تو بھی اوسکا صدقہ فطر کا کوئی نہ دی پھر آخر کو اوسکا جو مالک
ہووہ دی مسئلہ فطر کا صدقہ یہہ ہی کہ آدھا صاع گیہون یا آٹا یا ستو
یا کشمش دے یا ایک صاع چھوارے یا جو دی مسئلہ ایک صاع آٹھ
رطل ہوتا ہی مسئلہ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کے صبح ہونیسی فطر کا
صدقہ واجب ہوتا ہی تو جو شخص اوس صبح سی پہلے مرگیا یا صبح کے بعد
کافر مسلمان ہوا یا مسلمان کے اولاد پیدا ہوئی تو اوس مردی اور مسلمان
اور اولاد کا صدقہ واجب نہین ہی مسئلہ اگر عید کی صبح ہونیسی پہلے
فطر کا صدقہ دیا تو درست ہی اور اگر عید کی دنکی بعد دیا تو بھی درست ہی کتاب الصوم
یعنی روزے کے مسئلے مسئلہ مسلمان مرد یا عورت جو حیض و نفاس مین نہو اگر اس ارادہ
سی کہ میرا روزہ ہی صبح کیوقت سی سورج ڈوبنے تک کھانا اور پینا اور صحبت چھوڑے

تو اوسکو روزہ کہتے ہین **مسئلہ** رمضان کے روزے فرض عین ہین اور
معین منت کا روزہ واجب ہی **مسئلہ** فرض اور واجب اور نفل روزے
کی نیت کا وقت مغرب کے وقت سے جبتک ٹھیک دوپہر نہو جاوے
مسئلہ اگر فرض یا واجب یا نفل روزہ رکھا اور نیت بھی کی کہ میرا روزہ
ہی سہ یہ تعین نکیا کہ فرض ہی یا واجب یا نفل کی نیت کی تو درست ہی فرض یا
واجب یا نفل جو تہا وہ ادا ہو گیا **مسئلہ** رمضان کی قضا اور غیر معین منت
اور کفارے کے روزے کے لئے رات سے نیت اور نیت معین کرنا چاہیے **مسئلہ**
جب رمضان کا چاند دکہائی دے یا شعبان کا مہینا پورا تیس دن کا ہو جاوے
تب رمضان کا شروع ہونا ثابت ہو **مسئلہ** جسدن رمضان کے ہونیمین شک ہو یعنی
شعبان کی تیسوین تاریخ روزہ رکہنا مکروہ ہی ہان نفل روزہ مکروہ نہین
اگر صرف ایک شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند دیکہا اور قاضی نے
اوسکی گواہی نمانی تو وہ شخص خود روزہ رکہے اور اگر اوسنے اوسدن کا روزہ
توڑ ڈالا تو اُسپر بدلہ کا روزہ واجب ہی کفارت نہین **مسئلہ** اگر آسمان پر کچھہ بدلی یا غبار ہو
اور ایک گواہ عدل اگرچہ وہ غلام یا عورت ہو رمضان کی چاند دیکہنے کی گواہی دے تو اوسکی گواہی
مانی جائیگی اور عید کا چاند دیکہنے کی گواہی دے اگر دو مرد حُر یا ایک مرد حُر اور دو عورتین خبر
دین تو مانی جائے اور اگر آسمان صاف ہو تو بہت سے آدمی جب گواہی
دین تب مانی جاوے خواہ رمضان کا چاند ہو خواہ عید کا **مسئلہ** چاند دیکہنے

کے مقدمہ مین عید الفطر اور عید اضحی کا ایک سا حکم ہی مسئلہ مطلوں کے
اختلاف کا اعتبار نہین یعنی جب شہر مین چاند دیکھنا ثابت ہوا تو سب شہر وہین
یہی حکم جاری کیا جائیگا باب مالیفسد الصوم وما لا یفسد یعنی کس
چیز سی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور کس سی نہین اسکا بیان مسئلہ اگر بھولی
سی روزہ دار نے کھالیا یا پی لیا یا صحبت کی تو روزہ نہ ٹوٹا مسئلہ
اگر روزہ دار کو دنکو احتلام ہوگیا یا کسیکو شہوت سی دیکھا اور انزال ہوگیا
یا روزہ دار نے سر مین تیل ڈالا یا سینگیان لگائین یا سرمہ لگایا یا کسی کے
بوسہ دیا یا روزہ دار کے حلق مین خود بخود غبار یا مکھی چلی گئی اگرچہ روزہ
اوسکو اپنا یاد تھا پر روزہ نہین ٹوٹا مسئلہ اگر روزہ دار نے اپنے
دانتون مین لگا ہوا کھانا نگل لیا یا خود قی آکر لوٹ گئی تو روزہ نہین ٹوٹا
اور اگر خود روزہ دار نے مونہہ مین آئی ہوئی لوٹا لی یا خود قصدا قی
لے آیا یا ٹھیکری نگل گیا یا لوہا کھایا تو روزہ جاتا رہا اور اوسکی قضا
واجب ہی کفارت نہین مسئلہ اگر روزہ دار نے قصدا صحبت کی یا
روزہ دار سی کسی اور نے صحبت کی یا کھایا یا پیا غذا ہو یا دوا ہو تو روزہ
ٹوٹ گیا اوسکی قضا اور کفارہ اسپر واجب ہی اور اوسکا کفارہ وہی
جو کفارہ ظہار کا مسئلہ عورت کے مکان مخصوص کے اندر کے سوا اگر
اور طرحسی انزال کیا اور رمضان کے روزہ کے سوا اور روز یکو توڑا تو

کفارہ نہین مسئلہ اگر روزہ دارنے اپنا مختہ کیا یا ناک مین کچھہ ٹہر کا
یا اپنی کانو مین کچھہ ٹپکا یا یا سکے زخم مین دوا باندہی کہ وہ اوسکے
دماغ تک پہنچی یا پیٹ کے گہاؤ مین دوا باندہی کہ وہ اندر گئی تو روزہ
جاتا رہا اور اگر پیشاب کے سوراخ مین دوا ٹپکائی تو روزہ نہین ٹوٹا
مسئلہ روزہ مکروہ ہوتا ہی کسی چیز کے چکہنے اور بیقدر چبانیسی اور
مصطگی چبانیسی مسئلہ اگر سرمہ لگایا یا مونچھون پر تیل لگایا یا مسواک کی
یا بوسہ لیا بشرطیکہ صحبت اور انزال کا خوف نہو تو مکروہ نہین فصل مسئلہ
جس بیمار کو خوف ہو کہ روزہ رکہنے سے بیماری زیادہ ہوگی اوسکو اور مسافر
کو اختیار ہی کہ رمضان مین روزہ نہ رکہے ہان اگر مسافر کو کچھہ ضرر نہوتا ہو تو
اوسکو روزہ رکہنا مستحب ہی پھر مسافر اور بیمار اگر اوسی سفر اور اوسی بیماری مین
مرگیا تو ان دونون پر اون روزون کا فدیہ نہین مسئلہ اگر مسافر یا بیمار
پر رمضان کے روزون کی قضا ہی اور وہ وصیت کر مرا تو اوسکا وارث ہر روزے کے
بدلہ فطرے کے صدقہ کی برابر فدیہ دے مسئلہ مسافر جب مقیم ہوجاوے
اور بیمار جب چنگا ہو تب طاقت کے موافق رمضان کی قضا کرین اور قضا مین
لگاتار روزے رکہنا شرط نہین مسئلہ اگر پچہلے سال کے رمضان کی
قضا روزے ایک شخص رکہتا تہا اور حال کا رمضان آگیا تو حال کے رمضان کے
روزے پہلے ادا کرلے تب قضا رکہے مسئلہ حاملہ عورت کو اور دودہ

پلانیوالی عورت کو اگر اپنی جان کا یا لڑکے کا خطرہ ہو تو جائز ہی کہ روزہ
نرکھے پھر قضا رکھی اور فدیہ نہین مسئلہ جو بوڑھا مرنیکے کنارہی ہو اسکو
جائز ہی کہ روزہ نرکھی اور ہر روزہ کا فدیہ دی مسئلہ نفل روزہ بعذر
توڑ ڈالنا ایک روایت کی رو سی درست ہی پھر اوسکی قضا رکھی مسئلہ
اگر رمضان مین دنکو لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو باقی دن تک
آپکو کھانے پینے وغیرہ کا مون ہی جس سی روزہ ٹوٹتا ہی روکے رکھے
اور اوسدنکی اوسپر قضا نہین مسئلہ اگر مسافر نے روزہ کی نیت
نکی تھی پھر دوپہر دن چڑھی سی پہلے وہ مقیم ہوگیا اور روزہ کی نیت
کرلی تو روزہ اوسکا ہوگیا مسئلہ اگر رمضان مین بیہوش رہا تو اسکی
ذمہ پر اون روزونکی قضا واجب ہی مگر جس روز بیہوش ہوا اوسدنکی
یا جس راتکو بیہوش ہوا اوسدنکی قضا واجب نہین مسئلہ اگر تمام مہینے
بھر رمضان کے دیوانہ رہا تو اوسپر روزیکی قضا نہین اور اگر درمیانمین
اچھا ہوگیا تو قضا سب کی واجب ہی مسئلہ اگر رمضان کے مہینے بھر
دنکو کچھ کھایا پیا نہین اور ایسا کام نکیا جس سی روزہ جاتا رہی پھر روزہ
کی یا روزہ نرکھنی کی نیت نکی تو اوسپر قضا واجب ہی مسئلہ اگر
رمضان مین مسافر دنکو اپنے گھر پہنچا یا حیض والی عورت پاک ہوئی تو
باقی دن بھر کھانے پینے وغیرہ سی آپکو روکے رہی اور پھر قضا رکھے

مسئلہ اگر صبح ہونیکے بعد سحری کہائی رات خیال کرکے یا شام خیال کرکے
روزہ کہولا اور آفتاب موجود تہا تو باقی دن بہر آپ کو روکے رہے اور
اوسکی قضا رکہے اور کفارہ نہین اسیطرح اگر پچلے بہولے سی روزہ مین
کچہہ کہا لیا تہا پہر جان بوجہہ کر کہایا تو اوسپر بہی قضا ہی کفارہ نہین
یا روزہ وارنے سوتے مین عورت سی صحبت کی تو اوس پر قضا ہی کفارہ
نہین یا دیوانی عورت سی صحبت کی پہر رمضان مین وہ اچہی ہوگئی تو اوس
عورت پر بہی قضا ہی کفارہ نہین **فصل مسئلہ** اگر منت مانی کہ فلانا کام
ہوجاوی تو مین بڑی عید کے دن روزہ رکہون تو اوسدن روزہ نرکہے
اور دن اوسکی قضا رکہے اور اگر قسم کہائی تہی کہ اگر فلانا کام ہو تو قسم
خدا کی مین بڑی عید کے دن روزہ رکہون گا تو قضا روزہ رکہے اور
قسم کا کفارہ بہی دے **مسئلہ** اگر منت مانی کہ مین اس سال بہر روزے
رکہونگا تو سال بہر روزے رکہے پر چہوٹی عید اور بڑی عید کے دن اور
تشریق کے دنونمین روزہ نرکہے اور اوسکی قضا رکہے **مسئلہ**
اگر بڑی عید یا چہوٹی عید یا تشریق کے دنونمین سی کسی دن روزہ شروع
کیا پہر توڑ ڈالا تو اوسکی قضا نہین **باب الاعتکاف** یعنی اعتکاف
کے مسئلے **مسئلہ** اعتکاف کرنا سنت ہی **مسئلہ** روزے سی مسجد
مین رہنا اس ارادے سی کہ مین نے اعتکاف کیا یہہ اعتکاف ہی **فصل** اعتکاف

باب الاعتکاف

کم سے کم ایک ساعت کا ہوتا ہی مسئلہ اگر عورت اعتکاف کری تو اپنے
گھر مین کی مسجد مین بیٹھی مسئلہ جو اعتکاف مین ہو مسجد سی باہر نکلی مگر اگر
اگر شرعی حاجت کی سبب نکلا جیسے جمعہ کی نماز کو یا طبعی حاجت کی سبب نکلا
جیسے پیشاب اور حاضرور کو تو مضائقہ نہین پھر اگر بلا عذر ایک ساعت بھی
مسجد سی نکلا تو اعتکاف فاسد ہو گیا مسئلہ اعتکاف کیحالتین کھانا اور
پینا اور سونا اور خرید و فروخت کرنا مسجد مین بشرطیکہ بیع وہان نہ آوے درست
ہی اور بیع کا وہان لاکر خرید و فروخت کرنا مکروہ ہی مسئلہ اعتکاف والیکو
چپ رہنا اور باتین کرنا مکروہ ہی پر اچھی باتین کرے مسئلہ اعتکاف والیکو
صحبت کرنا اور مساس اور بوسہ لینا حرام ہی مسئلہ اعتکاف کیحالتین
صحبت کی تو اعتکاف باطل ہو گیا مسئلہ اگر منت کے لئے دنکا اعتکاف کیا تو
اون دنون کے ساتھہ کی راتین بھی لازم ہو جائین گی پھر اگر دو دن کے
اعتکاف کی منت کی تو دو راتین بھی اوسکی ساتھہ کی لازم ہونگین مسئلہ

کتاب الحج یعنی حج کا بیان مسئلہ معین وقتون مین کعبہ شریف کی زیارت
ارکانون کے ساتھہ کرنیکو حج کہتے ہین مسئلہ تمام عمر مین ایکمرتبہ حج کرنا
فرض ہی فوراً جب حر بالغ عاقل تندرست مسلمان کو مقدور ہو کہ اپنے رہنے کی
حویلی اور سواری اور پہرنیکے کپڑے اور بیمار وغیرہ ضروریات کے سوا
وہ مالک ہو سواریکا اور اپنے جانے آنے کے کھانے پینے وغیرہ کے خرچ کا اور

اپنے گھر والون کے لیئے خرچ کا اور راہ مین کسیکا خوف نہو اور عورت کے لیے
اور ایک شرط ہی کہ اوسکے ساتھ کوئی اوسکا محرم یا اوسکا خاوند بھی ہو درصورتیکہ
کہ کعبہ شریف اوسکے گھر سے تین منزل یا اس سے زیادہ ہو مسئلہ اگر
لڑکے نابالغ یا غلام نے احرام باندھا بعد اسکے وہ لڑکا بالغ ہوگیا اور
غلام آزاد ہوگیا اور لڑکے نے بلوغ کیحالتمین اور غلام نے آزادی کیحالتمین
حج کیا تو وہ حج جو اونپر فرض ہوا ہی ادا نہوا مسئلہ باہر والون کے لیے
احرام باندھنے کے ٹھکانے یہہ ہین ذوالحلیفہ اور ذات عرق
اور جحفہ اور قرن اور یلملم سو جو شخص ان ٹھکانون کا رہنے والا ہو باہر سے
اندر کو آیا چاہی وہ ان ٹھکانون پر سے بے احرام باندھے نہ نکلے اور احرام
ان ٹھکانون پر پہنچنے سے پہلے اگر باندھ لیا تو درست ہی اور ان ٹھکانون سے
گذر جانیکے بعد احرام باندھا تو جائز نہین اور جو ان ٹھکانون اور مکہ کے
درمیانمین رہتے ہین اونکے لیے احرام باندھنے کا ٹھکانا حل ہی یعنی حرم
اور ان ٹھکانون کے بیچ کی مقام کا اور مکی کا رہنے والا اگر حج کیا چاہی تو حرم
کے پاس سے احرام باندھے اور عمرہ کیا چاہی تو حل کی مقام سے احرام باندھے اور احرام
باندھنے کے ٹھکانونکو میقات کہتے ہین باب الاحرام یعنی احرام باندھنے کے مسئلے
مسئلہ جب احرام باندھا چاہی تو نہالینا مستحب ہی ورنہ وضو کرکے یا دھوئی ہوئی تہمد کو
باندھے اور ایک چادر اوڑھے اور بدن پر خوشبو لگاوے اور دو رکعت

نماز پڑھے اور کہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ
یعنی اے اللہ حج کیا چاہتا ہون سو تو وہ مجھپر آسان کر اور میرا حج قبول کر
اور بعد نماز کے حج کی نیت سی تلبیہ کہے اور تلبیہ یہہ ہی کہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ
وَالْمُلْکَ لَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ یعنی مین تیری خدمتمین حاضر ہوا ای اللہ
مین حاضر ہوا مین حاضر ہوا کوئی تیرا ساجھی نہین مین تیری خدمتمین حاضر ہوا
بیشک سب تعریفین اور خوبیان تیری ہی ہین اور تیرا راج ہی کوئی تیرا ساجھی
نہین اور اسقدر لفظون سی کوئی لفظ گھٹا دی نہین بلکہ اور زیادہ کری
پھر جب حج کے ارادی سی یہہ تلبیہ کہا تو احرام بندہ گیا پھر احرام بندہ جانکی
بعد نے شرمی باتونسی اور گناہون سی اور لڑائی جھگڑی سے بچی اور
نہ خود شکار مارے اور نہ اوسکی طرف اشاری کرے اور نہ اور کو شکار بتاوے
اور قمیص اور پائجامہ اور پگڑی اور ٹوپی اور قبا نہ پہنے اور موزہ نہ پہنے
پھر اگر جوتہ نہو تو موزی کو ٹخنونکی نیچے سی کاٹ کی جوتہ کرکے پہن لے
اور ورس یا کیسر یا کسوم کا رنگا کپڑا نہ پہنے پھر اگر رنگین کپڑا کو دھوکر
پہنا کہ رنگ کی بو اوسمین سی نہ آتی ہووے تو جائز ہی اور سر اور مونھ
نہ چھپاوے اور نہ گل خیرلیسی دھووے اور خوشبو نہ لگاوی اور
نہ بال مونڈوا دی اور نہ کتروا دی اور نہ ناخن کاٹے مسئلہ احرام

باندھی ہوئے کو جائز ہی کہ نہاوی اور حمام مین جاوے اور مکان یا عماری کے
سایہ مین آرام کری اور ہمیانی کمر مین باندھی مسئلہ ہر نماز کے بعد اور جب اونچی
پر چڑھی یا نیچی مین اوتری اور جب کسی سواری سے اور صبح کیوقت تلبیہ بلند آواز سے
اکثر کہا کرے مسئلہ جب مکہ مین داخل ہو تو پہلے مسجد الحرام مین جاوی اور کعبہ
شریف جب نظر آوی تو اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور حجر اسود کیطرف
متوجہ کری اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتا ہوا بے دھکم دھکا کے حجر اسود
کو بوسہ دی اور اپنی چادر کو سیدھی طرف کی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈھی
پر ڈالکر کعبہ شریف کا طواف کری حطیم کو اندر دیکر اور اپنی دہنی طرف کعبہ
کے دروازہ کی طرف کرنی دروازہ کے پاس سے طواف شروع کرے
اور سات بار طواف کری یعنی کعبہ کے گرد گھومی اور اول تین بار یون طواف
کری کہ مونڈھا ہلاتا ہوا جلدی جلدی چلے اور بعد اسکے چار بار آہستہ طواف
کری اور ہر بار مین جب حجر اسود کے پاس آوی تو اوسکو بوسہ دی اگر ہو سکے
اور ساتوین بار جب حجر اسود کے پاس پہنچے تو بوسہ دیکر طواف ختم کری
اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم مین یا جہان کہین مسجد الحرام مین ہو سکے پڑھی
اسکو طواف صدر کہتے ہین اور جو مکہ مین نرہتا ہو اوسکے لئے یہہ طواف قدوم سنت
ہی بعد اس طواف کے باہر نکل کر کوہ صفا پر جاوی اور کعبہ شریف کیطرف منہ
کرکے کھڑا ہوا اور تکبیر اور کلمہ اور درود پڑھی اور اپنی حاجتون کے لئے

دعا مانگے پھر اوتر کر مروہ کو چلے اور راہ مین دونون اخضر میلونکی بیچمین دوڑی
اور مروہ پر چڑھ کر ویسا کرے جیسے صفا پر کیا اسیطرح سات مرتبہ گھومی اور صفا
سے شروع کرے اور مروہ پر تمام کرے پھر احرام باندھی ہوئی مکہ مین ٹھہرے
اور جب چاہا کرے کعبہ شریف کا طواف کیا کرے پھر ساتوین تاریخ ذی الحجہ کے
امام خطبہ پڑھے اور اسمین منا کو جانے اور نماز ادا کرنے اور عرفات مین ٹھہرنے اور
وان سے لوٹنے کے مسئلے بیان کرے پھر آٹھوین تاریخ صبح کی نماز پڑھ کر آفتاب
نکلنے کے بعد منا کو جاوے اور وہان رہے پھر نوین تاریخ عرفے کے دن وہان سے
صبح نماز پڑھ کر عرفات کو جاوے اور وہان دوپہر لوٹے اور خطبہ پڑھے اور انمین
عرفات مین ٹھہرنے اور مزدلفہ اور رمی جمار اور قربانی اور حجامت اور طواف
زیارت کے مسئلے بیان کرے پھر ایکبار اذان اور دو اقامتون سے ظہر اور عصر
کی نماز ظہر کیوقت پڑھے اور اسمین امام اور احرام کا ہونا شرط ہے پھر موقف کو
جاکر جبل الرحمہ کے قریب جا کھڑا ہو اور سب عرفات بطن عرنہ کے سوا موقف ہے
سو امام کھڑا ہو کر حمد کرے اور تکبیر کہے اور کلمہ پڑھے اور تلبیہ کہے اور درود پڑھے
اور دعا مانگے اور سورج ڈوبے مزدلفہ کو جاکر جبل قزح کے قریب اوتری اور
مغرب اور عشا کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کرے اور راہ مین جسنے
مغرب پڑھی اسکی نہ ہوئی پھر دسوین تاریخ صبح بھوک بھوک یعنی دھندلکے مین
صبح کی نماز پڑھے اور ٹھہرا رہے تکبیر اور کلمہ اور درود پڑھتا دعا مانگتا ہوا اور

تمام مزدلفہ بطن محسر کے سوا موقف ہی پہر روز روشن ہوتے منا کو جاوی ون
بطن وادی سے جمرہ عقبہ کو سات ٹھکریان ماری اور ہر بار تکبیر کہے اور پہلی
ٹھکری سے تلبیہ موقوف کری بعد اسکے جانور ذبح کرے پہر سر مونڈوا وی
یا بال کتراوی اور سر مونڈوانا مستحب ہی اب عورت کے سوا سب چیزین حلال ہوگئین
پہر اوسی دسوین تاریخ مین یا گیارہوین یا بارہوین تاریخ مکہ کو جاوی اور کعبہ
کا سات بار طواف کرے کہ یہہ طواف رکن ہی حج کا مگر اس طواف مین دوڑکر
چلنا اور بعد اسکے صفا اور مروہ کے درمیان کا دوڑنا نہین ہی بشرطیکہ
پہلی بار طواف مین یہہ دونون کام ہولیے ہون اور نہین تو اسی طواف کے
ساتھہ کری اور اسکے بعد عورت سی صحبت بھی درست ہی اور یہہ طواف قربانی
کے دنون کے بعد کرنا مکروہ ہی پہر اسکے بعد منا کو جاوی اور گیارہوین
تاریخ دوپہر لوٹے جمرون کو ٹھکریان ماری پہلے مسجد خیف کی پاس والی جمرہ کو
پہر اوسکو جو اوسکی نزدیک ہی پہر جمرہ عقبہ کو اور پہلے جمرہ اور دوسری جمرہ کو
مارنے کی بعد کچھہ توقف کرے پہر کل کو بھی ایسا ہی کرے اور پرسون کو
ایسا کرے اگر وہان رہی پہر اگر دوپہر لوٹنے سی پہلے چوتھے روز جمرون کو مارا
تو بھی درست ہی اور پہلی دونون جمرون کو پیادہ کھڑا ہوکر ماری اور باقی کو سوار
ہوکر مسئلہ جمرون کی مارنیکے لئے منا مین رہنا اور اپنا اسباب پہلی سی مکہ کو
بھیجدینا مکروہ ہی مسئلہ جمرون کی مارنیکی بعد منا سی مکہ کو کوچ کرے اور

راوین مصطب مین اوترے پھر مکہ مین داخل ہوکر سات پھیرے طواف کعبہ شریف
کا کرے کہ یہہ طواف صدر باہر والونپر واجب ہی مکہ کے رہنے والونپر نہین پھر اس
طواف کے بعد زمزم کا پانی پیے اور ملتزم کو لپٹے اور کعبہ شریف کے پردونکو
پکڑکر دعا مانگے اور دیوارونکو چپٹے پھر اولٹے پانون پھر کر نکل آوے **فصل**
جو شخص مکہ مین نہ گیا اور عرفات مین ٹھہرا تو قدوم کا طواف اوسکی ذمہ سے
جاتا رہا **مسئلہ** اگر نوین تاریخ کے دوپہر لوٹے سے دسوین تاریخ کی فجر تک
مین ایک ساعت بھی جو شخص عرفات مین ٹھہرا تو حج اوسکا پورا ہوگیا اگرچہ
یہہ نہ جانتا ہو کہ یہہ عرفات ہی یا ستوارہا یا بیہوش رہا یا اوسکی بیہوشی مین
اوسکے ساتھی نے اوسکی طرف سے احرام باندہا ہو تو بھی اوسکا حج ہوگیا
مسئلہ حج کے سب کام جیسے مرد کرین ویسے ہی عورتین بھی کرین فرق
اتنا ہی کہ عورت اپنا سر چھپائے اور چہرہ کھولے رہے اور تلبیہ آواز سے کہے
اور طواف کرنیمین کودکتی نہ چلے اور اخضر میلون کے درمیان مین دوڑے
نہین اور بال نہ مونڈواوے مگر کترالے اور سیا ہوا کپڑا پہنے **مسئلہ**
اگر کسی نے بدنہ یعنی قربانیکا جانور خواہ قربانی نفل ہو یا منت کی ہو یا
شکار مارنیکے بدلے کی ہو یا اور طرحکی ہو گلیمین کلاوہ ڈالکر اپنی ساتھ
حج کے ارادے پر کعبہ کیطرف کو لیچلا تو اوسکا احرام بندہ گیا پھر اگر جانور
اور کسی کے ہاتھہ اوّل بھیجا اور پیچھے سے آپ چلا تو جبتک اوس جانور سے

نہ لجاوے تب تک اوسکا احرام نہ بندہا پر متعہ کے لئے جو جانور بھیجا اوسکے
بھیجنی سے البتہ محروم ہو جائیگا اور اگر بدنہ پر جھول ڈالے یا اوسکو زخم لگا دیا
یا بکری کے گلمین کلاوہ باندہا تو احرام بندہا مسئلہ بدنہ اونٹ یا گائی
کا ہوتا ہی باب القران یعنی حج اور عمرہ اکٹھا ادا کرنیکے مسئلے مسئلہ
قران بہتر ہی بعد اسکے تمتع بہتر ہی بعد اسکو افراد بہتر ہی مسئلہ قران
اسکو کہتے ہین کہ میقات سی حج اور عمری دونون کے لیے تلبیہ کہی اور یون
کہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ
اور طواف اور سعی عمری کے لئے کری بعد اسکے حج کرے جیسا اوپر بیان ہوا
پھر اگر دو بار طواف کئے اور عمرہ کے لئے اور دو بار سعی کی دونون کے لئے تو
بھی درست ہی مگر گنہگار ہوا پھر دسوین تاریخ جب جمرہ کو مار چکے تب ایک بکری
یا بدنہ یا سا توان حصہ بدنیکا قربانی کرے اور نکر سکے تو ساتوین آٹھوین نوین
تاریخ تین روزے رکھے اور حج سی جب فارغ ہو تب سات روزی اور رکھے
اگر چہ مکہ مین نو پھر اگر دسوین تاریخ تک روزہ نہ رکھا تو قربانی کرنا لازم ہوگا
اور اگر قران والا مکہ مین نہ آیا اور عرفات مین ٹھہرا تو عمرہ کی کہو دینی سے
اوسکے ذمہ پر قربانی کرنا اور عمرہ کی قضا کرنا واجب ہوئی باب التمتع
یعنی عمرہ کے لئے احرام باندہا اور عمرہ کے بعد حج کیا اسکے مسئلے اور جو ایسا
کرے اوسکو متمتع کہتے ہین مسئلہ تمتع یہہ ہی کہ عمرہ کے لئے میقات ہی

احرام باندھی اور عمرے کے لئے طواف کری اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑی اور سر منڈالے یا کترالی تو اب سب قیدون سے نکل گیا اور پہلے طواف کے بعد سے تلبیہ موقوف کر دی بعد اسکی آٹھوین تاریخ حرم کے مقام سے حج کے لئے احرام باندھی اور حج کرے اور قربانی کا مقدور نہو تو جیسا اوپر گذرا ویسا کری مسئلہ اگر شوال کے مہینے مین تین روزی رکھے بعد اسکے عمرے کے لیے احرام باندھا تو وہ تین روزی عمرے کی روزون مین شمار نہون گے ہان اگر احرام باندھنے کے بعد طواف کرنے سے پہلے روزی رکھے تو وہ البتہ شمار ہون گے مسئلہ تمتع کرنیوالا اگر ہدی یعنی قربانی لیجا یا چاہی تو احرام باندھ کر قربانیکی جانور کو پیچھے سے ہانکتا لیچلے اور نزادہ یا نعل اوس بدنیکی گلیمین لٹکا دی اور اشعار کرے یعنی اوسکی کوہان پر زخم کر دی اور عمرہ کرنیکے بعد قیدی احرام کی لگی رکھی اور آٹھوین تاریخ حج کے لیے احرام باندھی اور اگر آٹھوین تاریخ پہلے باندھی تو مستحب ہی پھر جب دسوین تاریخ بال مونڈا چکی تو دونون احرامونکی قیدون سے نکلجاوی مسئلہ جو شخص مکہ مین یا مکہ کے قریب رہتا ہو اوسکے لیئے قران اور تمتع نہین ہی مسئلہ اگر متمتع عمرہ کرکے اپنے گھر کو چلا آیا اور ہدی نہ لیگیا تو اوسکا تمتع باطل ہوگیا اور اگر ہدی لیجا دی تو تمتع باطل نہوا۔ مسئلہ اگر حج کے مہینون سے پہلے عمرے کے لیئے احرام باندھا اور چلا

پھیر دنسی کم مرکیے لیو طواف کیا پھر حج کے مہینونمین باقی عمرہ ادا کیا تو تمتع ہوگیا
اور اگر اسکے برعکس کیا تو نہین مسئلہ شوال اور ذی قعدہ اور پہلا عشرہ
ذی الحجہ کا یہہ حج کے مہینے ہین مسئلہ حج کے مہینون سی پہلے حج کے لیے
احرام باندہنا درست ہی پر مکروہ ہی مسئلہ اگر کوفی کے رہنے والے نے
حج کے مہینونمین عمرہ کیا پھر مکہ مین یا بصرہ مین رہا پھر حج کیا تو یہہ تمتع اوسکا
درست ہی اور اگر عمرہ کو فاسد کرکے بصرہ مین رہا پھر عمرہ کی قضا کی اور حج
کیا تو تمتع نہوا ہان اگر اپنے گھر کو چلا آیا تہا تو البتہ درست ہوا مسئلہ
اگر حج یا عمرہ فاسد کردیا تو جسقدر باقی رہا تہا ادا کرلے اور قضا کرے
اور اوسکے ذمہ قربانی نہین مسئلہ اگر متمتع نے عید کی قربانی کی تو
یہہ قربانی تمتع کی قربانی مین شمار نہوگی مسئلہ اگر احرام کیوقت مین عورت
کو حیض آیا تو وہ حج کرے پر طواف نکرے اور اگر طواف کرتے مین آیا تو طواف
چہوڑدے مسئلہ قربانیکو تین دن گذرنے سی پہلے اگر کوفی مکہ مین رہا تو
طواف صدر اوسکی ذمہ سے جاتا رہا باب الجنایات یعنی حج مین ممنوع
ہوجانیکے مسئلے مسئلہ اگر محرم نے یعنی احرام باندہی ہوئی نے اپنے
پوری ایک عضو مین خوشبو لگائی تو وہ ایک بکری قربانی کرے اور اگر
کم مین لگائی تو صدقہ دے مسئلہ اگر محرم نے اپنے سر کو مہندی سی
خضاب کیا یا روغن زیت سر مین ڈالا یا سیا ہوا کپڑا پہنا تو ایک بکری قربانی

کرے مسئلہ اگر دن بھر اپنا سر چھپائے رہا تو بکری ذبح کرے اور اگر دن سے کم چھپائے رہا تو صدقہ دے مسئلہ اگر چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی منڈالی تو بکری ذبح کرے اور اگر کم منڈائی تو صدقہ دے مسئلہ اگر ایک محرم نے دوسرے محرم کا سر مونڈا تو مونڈنے والا صدقہ دے مسئلہ اگر بالکل گردن کے بال یا دونون بغلون کے یا ایک بغل کے یا سنگی لگانیکی جگہہ کے بال مونڈے تو بکری ذبح کرے مسئلہ اگر مونچھہ کترے تو حکومت عدل واجب ہے مسئلہ اگر محرم نے غیر محرم کی مونچھہ کتری یا ناخون کاٹے تو آدھا صاع گیہون محتاج کو کھلادے مسئلہ اگر مجرم نے اپنے دونو ہاتھون اور دونون پانونکی ایک مجلس مین ناخن کاٹے یا ایک ہاتھہ یا ایک پانون کے کاٹے تو بکری ذبح کرے اور اگر کم کاٹے تو صدقہ دے اور اگر پانچون ناخن متفرق کاٹے تو ہر ناخن کے بدلے صدقہ دے اور تو ڑا ہوا ناخن اگر دور کر دیا تو کچھہ نہین مسئلہ اگر محرم نے عذر کے سبب خوشبو لگائی یا کپڑا پہنا یا بال مونڈائے تو ایک بکری ذبح کرے یا چھہ محتاجون کو تین صاع کھانا دے یا تین روزے رکھے مسئلہ اگر محرم مرد نے کسی عورت کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھا سو منی نکلی تو اس محرم کے ذمہ پر کچھہ اور اگر بوسہ دیا یا بدن اوسکا چھوا شہوت سے یا آگے یا پیچھے جماع کر کے عرفات مین کہڑے ہونیسے پہلے اپنا حج فاسد کر دیا تو ایک بکری ذبح کرے اور حج کے باقی کام کرلے پہر آیندہ سال کو حج کی قضا کرے اور اوس مرد اور اوس عورت کو آیندہ سال مین علیحدہ علیحدہ ہونا

حج کے لیے ضرور نہیں اور اگر عرفات میں کھڑی ہونیکے بعد جماع کیا تو ایک بدنہ
ذبح کرے اور اسکا حج فاسد نہوا اور اگر سر مونڈانیکے بعد جماع کیا یا عمرے میں
چار پھیرے طواف کرنیسے پہلے جماع کیا تو ایک بکری ذبح کرے اور عمرہ
فاسد ہوگیا باقی عمرہ ادا کرکے اوسکی قضا کرے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ
طواف کرنیکے بعد جماع کیا تو بھی ایک بکری ذبح کرے اور عمرہ فاسد نہوا
مسئلہ صحت کرنیسے حج اور عمرہ فاسد ہو جاتا ہے قصداً ہو یا بھولے
سے مسئلہ اگر طواف زیارت بے وضو کیا تو ایک بکری اور اگر جنابت
کیحالتمیں کیا تو ایک بدنہ ذبح کرے اور وہ طواف پھر کرے اور طواف قدوم
یا طواف صدر بے وضو کیا تو صدقہ دے مسئلہ اگر طواف رکن میں تین
پھیرے یا اس سے کم نہ ادا کئے تو ایک بکری ذبح کرے اور اگر چار پھیرے یا اس
سے زیادہ نہ ادا کئے تو بیہ محرم کا محرم رہا مسئلہ اگر طواف صدر میں
چار پھیرے یا اس سے زیادہ نہ ادا کئے یا جنابت کیحالتمیں طواف صدر کیا
تو ایک بکری ذبح کرے اور اگر تین پھیرے یا اس سے کم ادا نہ کئے تو صدقہ
دے مسئلہ اگر طواف رکن بے وضو کیا اور تشریق کے دنوں کے
آخر میں طواف صدر وضو سے کیا تو ایک بکری ذبح کرے مسئلہ
اگر جنابت کیحالتمیں طواف رکن کیا اور تشریق کے دنوں کے آخر میں طواف
صدر وضو سے کیا تو دو بکریاں ذبح کرے مسئلہ اگر عمرے میں طواف اور

سعی سے پہلے وضو کی اور اپنے گھر چلا آیا اور پھر وہ طواف اور سعی کی تو وہ بکریان
ذبح کرے مسئلہ اگر سعی کی یا امام سے پہلے عرفات سے چلا آیا یا مزدلفہ میں نہ ٹھہرا
یا کسی روز رمی جمار نکیا یا ایک روز رمی جمار نکیا یا قربانیکے دونوں کی بعد بال مونڈوائے
یا رکن کا طواف کیا یا حل میں بال مونڈوائی تو ایک بکری ذبح کرے مسئلہ
اگر قران والے نے ذبح کرنیسے پہلے اپنے بال مونڈائی تو بکریان ذبح کرے فصل
مسئلہ اگر محرم نے خود شکار مارا تو اوس محرم پر اوسکا بدلہ واجب ہے
اور بدلہ اوسکا یہہ ہے کہ جس جگہہ مارا یا وہاں سے قریب جو جگہہ ہو وہاں کے
نرخ بموجب دو شخص عدل جو قیمت اوس شکار کی ٹھہرادیں اوسی قیمت سے یہہ
محرم قربانیکا جانور خریدکے ذبح کردے اور اگر قیمت کم ہو تو اوسکا کھانا
خریدکر خیرات کردے جیسے فطر کا صدقہ یا صدقہ کے بدلہ اوتنے روزے رکھے
جو کھانا جونکو وہ کھانا بقدر صدقہ فطر کے ہر ایک کو پہنچتا ہو اور جسقدر کھانا
آدھی صاع سے کم ہو اوسقدر خیرات کردے یا اوسکے بدلے ایک روزہ کی مسئلہ
اگر محرم نے شکار کو زخمی کردیا یا اوسکا کوئی عضو کاٹ ڈالا یا اوسکے
بال اوکھاڑ لیے تو نقصان کی قیمت دے اور اگر شکار کے پر اوکھاڑ ڈالے
یا ہاتھہ پانون کاٹے تو شکار کی قیمت اور اگر دو دو دو لیا تو دو دو
کی قیمت اور اگر انڈے ہو تو انڈونکی قیمت اور اگر انڈے توڑے اور اوسمیں سے
مرا بچہ نکلا تو بچہ کی قیمت دے مسئلہ اگر کوا یا چیل یا بہڑ یا سانپ یا بچھو

سعی پہلے وضو کی اور اپنے گھر چلا آیا اور پھر وہ طواف اور سعی کی تو وہ بکریان
ذبح کرے مسئلہ اگر سعی کی یا امام سے پہلے عرفات سے چلا آیا یا مزدلفہ میں نہ ٹھہرا
یا کسی روز رمی جمار نکیا یا ایک روز رمی جمار نکیا یا قربانیکے دنونکی بعد بال مونڈھائے
یا رکن کا طواف کیا یا حل میں بال مونڈوائی تو ایک بکری ذبح کرے مسئلہ
اگر قران والے نے ذبح کرنیسے پہلے اپنے بال مونڈائی تو بکریان ذبح کرے فصل
مسئلہ اگر محرم نے خود شکار مارا تو اوس محرم پر اوسکا بدلہ واجب ہے
اور بدلہ اوسکا یہہ ہے کہ جس جگہہ مارا یا وہان سے قریب جو جگہہ ہو وہان کے
نرخ موجب دو شخص عدل جو قیمت اوس شکار کی ٹھہراوین اوسی قیمت سے یہہ
محرم قربانیکا جانور خرید کے ذبح کردے اور اگر قیمت کم ہو تو اوسکا کہانا
خرید کر خیرات کردے جیسے فطر کا صدقہ یا صدقہ کے بدلہ اوتنے روزے رکھے
جو محتاجونکو وہ کہانا بقدر صدقہ فطر کے ہر ایک کو پہنچتا ہو اور جسقدر کہانا
آدھی صاع سے کم ہو اوسقدر خیرات کردی یا اوسکے بدلے ایک روزہ کہی مسئلہ
اگر محرم نے شکار کو زخمی کردیا یا اوسکا کوئی عضو کاٹ ڈالا یا اوسکے
بال اوکھاڑ لیے تو نقصان کی قیمت دی اور اگر شکار کے پر اوکھاڑ ڈالے
یا ہاتھہ پانون کاٹے تو شکار کی قیمت اور اگر دو دو دو لیا تو دو دو
کی قیمت اور اگر انڈی تو انڈونکی قیمت اور اگر انڈی توڑی اور اوسمیں سے
مرا بچہ نکلا تو بچہ کی قیمت دی مسئلہ اگر کوا یا چیل یا بہڑ یا سانپ یا بچھو

یا چوہا یا گلہری یا مچھر یا چیونٹی یا کیک یا کلونی یا کچھوا مار ڈالا تو کچھ نہین
مسئلہ اگر جون یا ٹیڑی مار ڈالی تو جسقدر چاہی صدقہ دیدی مسئلہ
اگر چوپائی شکاری جانور کو مار ڈالا تو ایک بکری سے زیادہ ذبح کری اور
اگر اوسنے محرم پر حملہ کیا تہا اور اوسکو مار ڈالا تو کچھ نہین مسئلہ اگر محرم
نے شکار مارا تو اوسکا بدلہ لازم ہی مسئلہ محرم کو جائز ہی کہ بکری اور
گائی اور اونٹ اور مرغی اور گہر کی پالی ہوئی ذبح کرے مسئلہ اگر
محرم نے پاموز کبوتر اور بلاؤ ہرن ذبح کیا تو اوسکا بدلہ اوسپر لازم ہی
مسئلہ اگر محرم نے شکار ذبح کیا تو اوسکا کہانا حرام ہی اور اگر غیر
اوسمین سے کہایا تو اوتنی قیمت اوسپر لازم ہوئی اور اگر ایک محرم کا
ذبح کیا ہوا دوسرے محرم نے کہالیا تو کہانے والا پر کچھ دینا لازم
نہین مسئلہ غیر محرم کے شکار کیی ہوئی گوشت کا کہانا محرم کو درست ہی
بشرطیکہ اوس محرم نے اوسکو نہ شکار نہ بتایا ہو اور شکار مارنیکا حکم نہ دیا ہو
مسئلہ اگر غیر محرم نے حرم کا شکار ذبح کیا تو اوسکی قیمت صدقہ
کرے اور اوسپر روزی رکہنا نہین مین مسئلہ اگر حل کا جانور لیکر
حرم مین کوئی شخص گیا تو وہان اوس جانور کو چہوڑ دی اور اگر وہان
بیچڈالا اور وہ جانور موجود ہی تو بیع کارد کری اور اگر وہ جانور مرگیا
تو اوسکا بدلہ دی مسئلہ جسنے احرام باندہا اوسکی گہر مین یا پنجرہ مین اگر شکار

ہی تو اوسکا چھوڑنا اوسکو ضرور نہیں مسئلہ اگر غیر محرم نے شکار پکڑا پھر
احرام باندھا اور شکار کو کسی اور نے چھوڑ دیا تو چھوڑنیوالا اوسکو دام دے
اور اگر محرم نے پکڑا تھا تو دام دینا نہیں آتا مسئلہ اگر ایک محرم نے دو
محرم کے پکڑی ہوئے شکار کو مار ڈالا تو دونوں پر بدلا اوسکا دینا آویگا پھر
پکڑنیوالا اپنے دام مارنیوالے سے دلا پاویگا مسئلہ اگر حرم کی ہری گھاس
کاٹی یا وہ ہرا درخت کاٹا جو کسیکا نہو اور اس قسم کا درخت لوگ بوتے بھی ہوں
تو اوسکی قیمت اوس کاٹنے والے پر دینا آویگی اور اگر وہ گھاس یا وہ درخت
خشک تھا تو کچھ نہیں مسئلہ اذخر کے سوا اور گھاس حرم کے جانوروں کو چرانا
اور کاٹنا حرام ہی مسئلہ مفرد پر جس سبب سے ایک جانور ذبح کرنا لازم ہوتا ہی
قران والے پر اوسکے سبب سے دو جانور ذبح کرنا لازم ہوتا ہی مگر جان اگر میقات سے باہر احرام باندھے
بڑ گیا تو ہر حال میں ایک ہی جانور ذبح کرنا لازم ہوگا مسئلہ دو محرموں نے ملکر ایک شکار مارا
تو دونوں کو ایک بدلا دین اور اگر دو غیر محرموں نے مارا تو دونوں ملکر ایک ہی بدلا دین
مسئلہ اگر محرم نے شکار بیچ ڈالا یا خریدا تو یہ خرید و فروخت باطل ہی
مسئلہ اگر کسی نے حرم سی ہرنی پکڑی اور حرم سی باہر لایا اور بچہ جنی اور
ہرنی اور بچہ دونوں مر گئے تو دونوں کی قیمت دینا آویگی اور اگر پہلے
ہرنی مری اور اوسکا بدلا دیدیا تب بچہ نکلا پھر وہ مر گیا تو اوسکا بدلا نہیں

باب مجاوزۃ الوقت بغیر احرام یعنی میقات سے بغیر احرام باندھے جو شخص

آگے بڑہ جاوی اوسکا بیان مسئلہ اگر میقات سی کوئی شخص بے احرام باندہی
آگے بڑہ گیا پہر احرام باندہ کر تلبیہ کہتا ہوا لوٹ آیا اور میقات پر تلبیہ کہا یا میقات
سے آگے بڑہ کر عمرہ کے لیے احرام باندہا پہر عمرہ فاسد کر کے لوٹ آیا اور میقات
پر تلبیہ کہا تو جانور ذبح کرنا اوسکے ذمہ سی جاتا رہا مسئلہ اگر کوفی کا رہنے والا
اپنے کام کے لئے بستان بنی عامر کو گیا تو وہ چاہی تو مکے مین نے احرام باندہی
چلا آوی اور وہ یا بستان بنی عامر کا رہنے والا اگر حج کیا چاہے تو اوسکی میقات
بستان بنی عامر ہی مسئلہ جو شخص نے احرام باندہی مکے مین چلا جاوی تو وہ حج
یا عمرہ کرے سو جو شخص مکے مین نے احرام باندہی کیا پہر اوسنے اوسی سال حج
کیا کیا کہ اوسنے بحق اسلام کیا تو وہی حج دونو باتونکو کافی ہو گیا اور اگر دوسرے
سال مین کیا تو مکے مین نے احرام جانے کے حج کو کافی نہوا باب اضافۃ
الاحرام الی الاحرام یعنی احرام پر احرام باندہنی کے مسئلے مسئلہ اگر کسی
والے نے عمری کے لئے ایک پہیرا طواف کیا پہر حج کے لئے احرام باندہا تو
حج کو چھوڑ دی اور ایک حج اور ایک عمرہ در کری اور ایک جانور ذبح کری بسبب
ترک کرنیکے اور اگر اوسنے وہ حج اور عمرہ نچھوڑا اور دونو ادا کئی تو درست ہی
اور اوسکے ذمہ ایک جانور قربانی کرنا ہی مسئلہ جسنے حج کیواسطے احرام باندہا
پہر دسوین تاریخ دوسرے حج کے لئے احرام باندہا اور پہلے حج کی بابت بال منڈا
چکا تہا تو یہہ دوسرا حج کرنا اوسپر لازم ہوا اور اوسکے ذمہ پر جانور ذبح کرنا

نہین اور اگر بال نہ منڈائے تھے تو دوسرا اور جانور ذبح کرنا اوسپر لازم ہی
بال کترے ہون یا نہ کترے ہون مسئلہ اگر ایک عمرہ ادا کیا مگر بال کترانے
سے پہلے دوسری عمرہ کی لئی احرام باندہا تو جانور ذبح کرنا اوسپر لازم ہے
مسئلہ جسنے حج کی لئی احرام باندہا پہر حج پورا کرنے سی پہلے عمرہ کے لئی
احرام باندہا بعد اسکی عرفات مین جاکر ٹھہرا تو اوسکا عمرہ چہٹگیا اور اگر عرفات
کیطرف متوجہ ہوا تہا تو عمرہ نہین چہوٹا مسئلہ اگر حج کے لئی طواف کیا بعد
اسکی عمرہ کے لئی احرام باندہا اور دونون پوری کئی تو جانور ذبح کرنا واجب ہے
اور وہ عمرہ چہوڑ دینا مستحب ہی مسئلہ اگر دسوین تاریخ ذی الحجہ کے لئی تلبیہ کہا
تو وہ عمرہ اوسکو لازم ہوگیا اور لازم ہی کہ اوس عمرہ کو چہوڑ دی اور ایک جانور
ذبح اور عمرہ کی قضا ادا کری پہر اگر وہ عمرہ کرلیا تو درست ہوگیا مگر ایک جانور
ذبح کرنا لازم ہوا مسئلہ اگرچہ نہ ادا ہوا پہر عمری یا حج کے لئی احرام باندہا
یا وہ احرام چہوڑ دی باب الاحصار یعنی حج کرنے سی اگر رک رہا اوسکے مسئلے
مسئلہ اگر دشمن کے یا بیماری کے سبب محرم حج کرنیسے رک رہا تو ایک
بکری بہیجے کہ اوسکی طرف سی حرم مین ذبح کیجاوی اور یہہ اوسدن احرام کی قیدون
سی نکلجا وی اور اگر قران والا ہو تو دو جانور بہیجے اور یہہ قربانی حرم ہی مین
ذبح کرنا چاہیئے اور دسوین تاریخ سی پیشتر بہی درست ہی مسئلہ جو حج کو جاتا
تہا وہ اگر رک رہا اور احرام کی قیدون سی نکل گیا تو وہ ایک حج اور ایک عمرہ

کرے اور جو عمرہ کو جانا تہا وہ عمرہ ہی کرے اور جو قران کا محرم تہا تو وہ ایسا
حج اور دو عمرے کرے مسئلہ اگر قربانیکا جانور بہیجنے کے بعد رک رہنے کا عذر
جاتا رہا اور ہدی اور حج خود ادا کرسکنے کا اختیار ہوا تو ہدی لیکر خود حج کو چلا جاوے
اور نہین تو نہین مسئلہ عرفات مین ٹہہرنے کے بعد رک رہنے کا عذر نہین ہوسکتا
ہے مسئلہ اگر مکہ مین طواف نہین کرسکتا اور عرفات مین ٹہہر نہین سکتا تو وہ رکا
ہوا ہے اور نہین تو نہین باب الفوات یعنی حج فوت ہوجانیکے متعلق مسئلے
مسئلہ جو شخص عرفات مین ٹہہر سکا سوا وسکا حج نہوا تو وہ عمرہ کرکے احرام
کی قیدون سے نکلجاوے اور آیندہ سال کو اوسپر حج کرنا لازم ہوا اور جانور
ذبح کرنا لازم نہین مسئلہ عمرہ نہین فوت ہوسکتا مسئلہ کعبہ شریف کا طواف
کرنا اور صفا اور مروہ کا دوڑنا عمرہ ہے مسئلہ سال بہر مین جب چاہے عمرہ کیا کرے
درست ہے مسئلہ ذی الحجہ کی نوین اور دسوین اور گیارہوین اور بارہوین اور
تیرہوین تاریخ عمرہ کرنا مکروہ ہے مسئلہ عمرہ کرنا سنت ہے باب الحج عن الغیر
یعنی اور کیطرف سے حج کرنیکے مسئلے مسئلہ جس عبادتمین صرف مال خرچ
ہوتا ہو وہ عبادت جسکے ذمہ پر ہو اوسکی طرف سے اور شخص ادا کردے تو ادا
ہوجاتی ہے پہر جسکی ذمہ پر تہی وہ خود کرسکتا تہا تو بہی اور نکرسکتا تہا
تو بہی جیسے زکوٰۃ اور جو عبادت صرف بدنسے ادا ہوتی ہے وہ عبادت اوسیکی
کرنے سے ادا ہوتی ہے جسکے ذمہ پر ہو اور کوئی اگر اوسکی طرف سے ادا کرے

تو نہین ادا ہوتی کسی حالمین مثلاً نماز اور جسمین عبادتمین مال بھی خرچ ہوتا ہو اور
بدنسے بھی کام کرنا ہوتا ہو چنانچہ حج تو ایسی عبادت جسکی ذمہ پر ہو وہ اگر خود نہ
ادا کرسکتا ہو تو دوسریکا اوسکی طرف سے ادا کرنا درست ہی اور اگر خود ادا
کرسکتا ہو تو دوسریکا ادا کرنا اوسکی طرف سے نہین درست **مسئلہ** جو شخص
مرتے وقت تک ایسا لاچار ہو کہ خود حج نکر سکتا ہو اور اوسپر حج فرض
ہو تو وہ اور شخص کو اپنی طرف سے نائب کرکے حج کرنیکو بھیجے تو درست ہی
اور اگر ایسی لاچاری نہین ہی تو وہ نہین درست اور فرض حج مین لاچاری
شرط ہی اور نفل حج بے لاچاری کے بھی اور کسی سے کرانا درست ہی **مسئلہ**
اگر ایک شخص کو دو شخصون نے اپنی طرف سے حج کرنیکو بھیجا تو اوسنے دونونکی
طرف سے احرام باندھا تو حج اون دونونکا ہوا اوسیکا ہوا دونون شخص
اپنا دیا ہوا خرچ اوس سے پھیر لین **مسئلہ** کہ جانیکی بات کی قربانی اوسکے
ذمہ جسنے حج کو بھیجا اور قران اور جنابت کی قربانی اوسکی ذمی جو حج کو گیا
مسئلہ اگر زید وصیت کر مرا کہ میری طرف سے حج کرائیو سو اوسکی والدہ نے
عمرو کو مال دیکر زید کیطرف سے حج کرنیکو بھیجا سو عمرو راہ مین مرگیا تو اب زید کو
وارث اور شخص کو زید کے مکان سے حج کرنیکو بھیجین باقی مال کی ثنائی کین سے
مال دیکر **مسئلہ** اگر کسی نے اپنی ماں اور باپ دونونکی طرف سے حج کے لئے
احرام باندھا بعد اسکے معین کرلیا کہ یہ حج ماں کیطرف سے ہی یا باپ کیطرف سے تو

درست ہوگیا باب الہدی حرم مین جانور چڑہانیکا بیان مسئلہ کم سے کم ہدی
ایک بکری ہی مسئلہ اونٹ اور گائی اور بکری ہر منی کے جانور مین جیسی جانور
کی قربانی عید مین درست ہی ویسا جانور ہدی مین بھی درست ہی مسئلہ بکری
ذبح کرنا ہر مقدمہ مین درست ہی مان اگر جنابت کیحالتمین طواف رکن کیا عرفا تمین
ٹھہرنیکے بعد عورتسے صحبت کی تو بکری ذبح کرنا نہین درست بدنہ واجب ہے
مسئلہ نفل اور تمتع اور قران کے سبب جو جانور ذبح کیا اوسکا گوشت
کہائی اور کفارہ اور منت اور احصار کے جانور کا نہین بلکہ بالکل خیرات کیجئے
مسئلہ ہدی اور تمتع اور قران کے جانور کو صرف دسوین تاریخ ذبح کرے
مسئلہ حج کی سب قربانیان حرم ہی مین درست ہین مسئلہ ہدی کا گوشت
سب جگہہ کی فقیرونکو دینا درست ہی مسئلہ ہدی اپنے ساتھہ عرفات کو لیجانا واجب
نہین مسئلہ ہدی کی جھول اور مہار خیرات کردی اور اوسمین سے مزدوری
گوشت صاف کرنیوالی اور اوہیڑنیوالیکی مدی مسئلہ ہدی بے ضرورت
سوار نہو اور اوسکو دوہی نہین بلکہ اوسکے تھنون پر ٹھنڈا پانی چھڑکے
تاکہ دودہ کم ہوجاوی مسئلہ اگر ہدی مرنے لگی یا عیبدار ہوگئی تو اچھی
جگہہ اور ہدی لے لی اور وہ بھی اوسیکی ہی اور اگر وہ ہدی نفل تھی تو
اوسکو ذبح کرکے اوسکی خونمین اوسکی نعل کو لتھیڑکے اوسکی کوان کو چھاپ
دے اور اوسکا گوشت آپ نکہاوی اور نہ غنی کو کہلاوی بلکہ فقیرونکو دیدی

نفل اور تسبیح اور قرآن ہی کے بدن کے گلیمین جمیل ڈالے مسئلہ اگر عرفات
والون کے مقدمہ مین لوگون نے گواہی دی کہ یہہ لوگ ٹھہرنیکی دن سے پہلے عرفات
مین ٹھہرے تھے تو وہ گواہی مانی جاویگی اور اگر دسوین تاریخ کے ٹھہرنیکی گواہی دی
تو نہ مانی جاویگی مسئلہ اگر دو سرے دن پہلے جمرکو نہ مارا تو سب جمرونکو مارلے
یا پہلی ہی جمرکو مارلے مسئلہ اگر پیدل حج کرنا اپنے ذمہ پر ٹھہرالیا تو جبتک
طواف رکن نکرلے تب تک سوار نہو وے مسئلہ اگر محرمہ باندی خریدی
تو مشتریکو اختیار ہی کہ اوسکو احرام کی قید ولسنی نکال لے اور اوس سے صحبت
کرے کتاب النکاح یعنی نکاح کا بیان مسئلہ عورت سے فائدہ حاصل کرنیکے
مالک ہونیکے لئے جو عقد باندہا جاوے اوسکو نکاح کہتے ہین مسئلہ نکاح
کرنا سنت ہی اور اگر شہوت کا غلبہ ہو تو واجب ہی مسئلہ نکاح بندہجاتا ہے
جب ایجاب اور قبول ہوجاوے کہ عورت مرد سے کہے کہ میںے اپنا آپ تجھکو جورو
بنے کے لئے دیدیا اور مرد کہے مینے قبول کیا یا مانا یا یون ہو کہ مرد عورت سے
کہے کہ تو اپنا آپ جورو ہونیکے لئے مجھکو دے اور عورت کہے کہ مینے اپنا آپ تجھکو
جورو ہونیکے لئے دیا مسئلہ نکاح تبھی ٹھیک ہوتا ہی جب اوسکے لئے لفظ
نکاح یا تزویج کی کہے یا ایسی لفظ کہے کہ جسکے کہنے سے چیز کا مالک ہوجاتا ہی
اوسیوقت جیسے ہبہ یا تملیک یا صدقہ مسئلہ جب دو مرد حر یا اکمیرد اور دو
عورت حر کے سامنے نکاح بندہی تب درست ہو اور وہ گواہ عاقل اور بالغ

اور مسلمان ہون اگرچہ فاسق یا محدود فی القذف یا اندہی ہون یا ایک اوس
نکاح کرنیوالے مرد کا بیٹا اور دوسرا نکاح کرنیوالی عورت کا بیٹا ہو تو بھی درست ہی مسئلہ اہل کتاب
عورت کا نکاح زود قمی گواہونکی روبرو اگر مسلمان کے سامنہ ہو تو درست ہی مسئلہ
اگر زید نے عمر سے کہا کہ تو میری نابالغ لڑکی کا نکاح کردی پھر عمر نے بکر کے روبرو زید
کے سامنے اوس لڑکی کا نکاح باندہ دیا تو درست ہی اور اگر زید موجود نہوتا تو درست
نہوتا **فصل فی المحرمات** جن عورتون سے نکاح کرنا درست نہین اونکا بیان
مسئلہ حرام ہی اپنی جورو بنانا اپنی ماکو اور دادی اور پردادی اور سردادی
اور اس سے بھی اوپر کی دادکو اور نانی کو اور پرنانی اور سرنانی اور اس سے بھی
اوپر کی نانی کو اور اپنی بیٹی کو اور اپنی اولاد کی بیٹی کو اور اپنی بہن کو اور بہن
کی بیٹی کو اور اپنے بھائی کی بیٹی کو سگی ہو یا سوتیلی اور اپنی پھوپھی کو سگی ہو یا سوتیلی
اور اپنی خالہ کو سگی ہو یا سوتیلی اور اپنی ساس کو اور اپنی جورو کی بیٹی کو بشرطیکہ
اوس جورو سے صحبت کی ہو اور اپنے باپ کی جورو کو اور اپنے بیٹے کی جورو کو اور دادے
کی جورو کو اور پردادے کی جورو کو یا سردادے کی جورو کو اور اپنے پوتے یا پرپوتے
یا سرپوتے کی جورو کو اور یہہ سب عورتین دودہ کے رشتہ کی بھی حرام ہین اور اگر
دو بہنون سے نکاح کرکے اونکو اکٹھا کیا تو حرام ہی مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی
سے صحبت کی پھر اوس باندی کی بہن سے نکاح کیا تو جب تک اوس باندی کو بیچ ڈالے
یا اور کسی سے اوسکا نکاح نکردے تب تک اُن دونون مین کسی سے صحبت نکرے اور

فصل فی المحرمات

اگر دو بہنین زید کی باندیان ہون اور ایک سی صحبت کی تو دوسری سی صحبت
کرے جب تک دونو مین سی ایک کے ساتھہ صحبت کرنا اپنی اوپر حرام نکرلے مسئلہ
اگر دو بہنون کے ساتھہ زید نے علحدہ علحدہ نکاح کیا اور یہہ معلوم نہین کہ
پہلے کس کے ساتھہ نکاح کیا تو دونو کو علحدہ کردے اور آدھا آدھا مہر دے مسئلہ
جن دو عورتون مین ایسا رشتہ ہو کہ اگر ان مین سی ایک مرد ہوتا تو اوسکو اوس
دوسری کے ساتھہ نکاح کرنا حرام ہوتا تو ایسی دو عورتونکو اگر ایک شخص نکاح
کرکے اکٹھا کرے تو حرام ہے مسئلہ اگر زید نے کسی عورت سی زنا کیا یا شہوت سی
کسی عورت کو لپٹ گیا یا کوئی عورت زید کو شہوت سی لپٹ گئی یا زید نے شہوت سی
کسی عورت کی شرمگاہ کے اندر دیکھا یا عورت نے زید کے عضو تناسل کو شہوت سی
دیکھا تو اوس عورت کی مائین اور اولاد زید پر حرام ہے مسئلہ اگر زید نے
اپنی جورو کو طلاق دی تو جب تک طلاق کی عدت نگذرلے تب تک اوس جورو کی بہن
سی نکاح کرنا زید پر حرام ہے مسئلہ میان کو اپنی باندی کے ساتھہ اور غلام کو
اپنی بیبی کے ساتھہ نکاح کرنا حرام ہے مسئلہ جو عورت اہل کتاب ہو یا صابیہ یہ مذہب
ہو کہ کسی پیغمبر اور خدا کی بھیجی ہوئی کسی کتاب کو مانتی ہو اوسکی ساتھہ مسلمانکو نکاح
کرنا درست ہے مسئلہ اگر زید نے ایسی عورت سے نکاح کیا کہ وہ عورت احرام باندھے
ہو تو درست ہے اگرچہ زید بھی احرام باندھے ہو مسئلہ آزد کسیکی باندی سے
نکاح کرنا درست ہے اگرچہ وہ باندی اہل کتاب ہو مسئلہ اگر زید کے نکاح مین

ایک باندی سے پہر زید نے اور ایک حرہ عورت سے نکاح کیا تو درست ہی اور اگر
زید کے نکاح مین حرہ عورت ہو پہر اوسپر کسیکی باندی سے نکاح کرے تو درست نہین
اگرچہ وہ حرہ طلاق کی عدت ہی مین بیٹھی ہو **مسئلہ** حر کو چار عورتین اپنے نکاح مین
رکہنا درست ہی خواہ وہ عورتین حرہ ہون خواہ کسی اور کی باندیان اور چار سے
زیادہ نکاح مین رکہنا حر کو درست نہین اور غلام کو دو ہی عورتین اپنے نکاح مین
رکہنا درست ہی زیادہ نہین **مسئلہ** جس عورت کو زنا سے حمل ہوا وس حاملہ عورت سے
نکاح کرنا درست ہی اور جسکو حلال سے حمل ہوا وس سے نکاح درست نہین جب تک وہ جن لے
مسئلہ جس باندی سے اوسکی مہان نے صحبت کی ہو اوس باندی سے نکاح کرنا اور
جس عورت نے زنا کیا اوس عورت سے نکاح کرنا جائز ہی **مسئلہ** اگر زید نے ایسی
دو عورتون سے ملکر نکاح باندہا کہ ایکعورت اونمین کی زید پر حرام تھی تو دوسری
عورت کا نکاح درست ہی اور جو مہر ٹہہرا سو اسی دوسری عورت کو ملیگا **مسئلہ**
نکاح متعہ اور نکاح موقت باطل ہی متعہ یہہ کہ مرد عورت سے کہی کہ اسقدر روپیہ لے
اور اتنے روز دن تک میری جورو ہو اور موقت یہہ کہ مرد کسی عورت سے گواہون کے
سامنے نکاح کرے مثلا دس دن تک کو **مسئلہ** اگر ایک عورت نے زید پر جھوٹا
دعوی کیا کہ زید نے مجھ سے نکاح کیا ہی اور گواہ گذرانے سو قاضی نے گواہ
سنکر نکاح کا حکم کردیا تو زید کو اوس عورت سے صحبت کرنا درست ہی اگرچہ زید نے
اوس سے نکاح نکیا تہا **باب الاولیاء والاکفاء** یعنی عورت کے والیون

اور برادری کا بیان مسئلہ خمرہ عاقلہ بالغہ عورت اگر بلا پروانگی اپنے ولی کے اپنا
نکاح کسی سے کرلے تو درست ہی مسئلہ بالغہ کنواری عورت کا نکاح ولی اوسکا بدون
رضامندی اوسکے نکرے مسئلہ اگر بالغہ کنواری عورت سے اوسکے ولی نے نکاح کی
اجازت مانگی یعنی کہا کہ مین چاہتا ہون کہ فلانے شخص سے تیرا نکاح کرون سو تو کیا
کہتی ہے یہ سنکر وہ عورت چپ ہورہی یا ہنسی یا آنسو نکسے رو دی یا یون ہوا کہ ولی
نے بغیر اوسکے پوچھے کسی سے اوسکا نکاح کردیا پھر اوس عورت نے یہ سنا اور چپ
ہورہی تو یہ اوس عورت کیطرف سے اجازت ہوگئی اور اگر ولی کے سوا اور کسی نے اُس
عورت سے اجازت مانگی تو وہ عورت جب تک اپنی زبان سے صریح اجازت نہ دے تب تک
اجازت نہین ہوتی مسئلہ جس عورت سے خاوند نے صحبت کی ہو اوسکی طرف سے
اجازت تب ہی ثابت ہوتی ہے جب وہ اپنی زبان سے اجازت دے مسئلہ جس عورت کا
کودنیسے یا حیض آنیسے یا زخم ہوجانیسے یا بہت روز تک نے بیاہے رہنے سے
یا زنا کرنے سے کنوارا پن جاتا رہا تو وہ کنواریون مین ہی شمار کیجاویگی مسئلہ اگر
بعد نکاح کے جورو خاوند مین جھگڑا ہوا خاوند کہتا ہو کہ تجکو نکاح کی خبر پونہچی
تھی اور تو چپ ہورہی تھی اور عورت کہتی ہو کہ مین چپ نہین رہی تھی بلکہ مین نے
نکاح نہین مانا تھا تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے مسئلہ ولی کو اختیار ہے کہ
نابالغ لڑکی یا نابالغ لڑکے کا نکاح خود کردے اگرچہ وہ نابالغ لڑکی کنواری نہو
مسئلہ عصبہ ولی ہوتا ہے مسئلہ عصبون کے ولی ہونیمین وہی ترتیب ہے جو

عصبون کے وارث ہونے مین ترتیب ہی مسئلہ اگر ولی نے نابالغ لڑکی کا نکاح کیا یا
تو بالغ ہونیکے بعد اُن جورو خاوند کو اختیار ہی کہ قاضی کے حکم سی نکاح توڑ دالین
ماں اگر باپ نے یا دادے نے نکاح کر دیا تھا تو بالغ ہونیکے بعد اوس نکاح
کے توڑنیکا اختیار نہین مسئلہ اگر کنواری نے سُنا کہ میرا نکاح فلانے کے
ساتھہ ہوا اور وہ سُنکر چپ رہی تو پہرا وسکو اوس نکاح کی توڑنیکا اختیار نہین
اور نابالغ مرد نے اگر اپنا نکاح ہونا سُنا اور چپ ہا تو اوسکو ابھی وہ نکاح
توڑ ڈالنی کا اختیار باقی ہے ہان اگر کوئی کام اُس مرد نے ایسا کیا جس سی رضامندی
اوسکی اس نکاح سی پائی گئی یا صریح کہا کہ مین راضی ہون تو پہر اختیار توڑنیکا
نہین رہتا اور نکاح توڑنے سی پہلے اگر ایسی جورو یا ایسا خاوند مر گیا تو وہ
جو جیتا رہا وہ اوسکا وارث ہی مسئلہ غلام اور نابالغ اور دیوانہ اور کافر
مسلمان عورت کا ولی نہین ہوسکتا مسئلہ جس عورت کا کوئی عصبہ نہو تو اوسکی
ماں کو اوسکے نکاح کا اختیار ہی اور ماں نہو تو سگی بہن کو اور نہو تو باپ کی بیٹی کو
یعنی بہن اور نہو تو ماں کی اولاد کو اور نہو تو ذوی الارحام کو اور نہون تو حاکم کو
مسئلہ اگر نزدیک کا رشتہ دار تین دن کے راستہ پر ہو یا اس سی زیادہ دور ہو
تو دور کے رشتہ دار کو نکاح کر دینی کا اختیار ہی پہر جب وہ نزدیک کا رشتہ مند
آوی اور نمانے تو وہ نکاح باطل نہین ہوسکتا مسئلہ اگر بیوہ عورت دیوانی
ہوگئی اور اوسکا بیٹا اور باپ موجود ہی تو اوس عورت کا ولی بیٹا ہی باپ نہین

فصل مسئلہ اگر ایکعورت نے اپنا نکاح کسی غیر کفو مرد کے ساتھ کیا تو
اُس عورت کے ولی کو اختیار ہی چاہی تو اُس عورت کو اوس خاوند سی علیحدہ کرلے
اور اگر کئی ولی ہون پہر اُنمین سی بعضی راضی ہو جاوین تو گویا سب ہی راضی ہوئی
مسئلہ ولی نے اگر عورت کا مہر اپنی قابو مین لیا اور کوئی کام اسطرح کا کیا تو یہہ
ولی کی رضامندی ہی اور اگر ولی نے نکاح کا حال سُنا اور چُپ رہا تو اس سے
اوسکی رضامندی ثابت نہوئی مسئلہ ایک دوسرے کا کفو تب ہوگا جب دونونکا
نسب ایک ہو تو سب قریش آپسمین ایکدوسرے کی کفو ہین اور سوا قریش کے اور
عرب ایکدوسرے کے کفو ہین مسئلہ ایکدوسرے کا کفو تب ہو جب دونون حر اور
مسلمان ہون مسئلہ جسکا باپ اور دادا حر اور مسلمان تھا وہ شخص اوسکی برابر
ہے جو کئی پشتون سی حر اور مسلمان ہی مسئلہ ایک دوسرے کا کفو تب ہو جب دونون
دیانت اور مال اور پیشہ مین برابر ہون تو فاسق مرد صالح کی بیٹی کا کفو نہین اور
جو شخص مہر اور روٹی کپڑا عورت کا نہ دے سکے وہ فقیر عورت اور مالدار کی بیٹی کا کفو
نہین اور جولاہے اور سنگھی لگانیوالی اور جھاڑو والی اور دیگر گندی اور نیچ
اور صنعت کی کفو نہین مسئلہ اگر عورت نے اپنا نکاح مہر مثل سی کم مہر باندھا
تو اوسکی ولی کو اختیار ہی کہ اُس عورت کو اُس مرد سی الگ کرلے یا مہر اوسکا پورا کردے
مسئلہ اگر باپ نے اپنی نابالغ بیٹی یا بیٹے کا نکاح غیر کفو سی کیا یا مہر مین کمی
فاحش یا زیادتی فاحش کی تو درست ہی اور باپ یا دادا کے سوا اور رشتہ مند

کو یہہ اختیار نہین **فصل مسئلہ** چچا کے بیٹے کو جائز ہے کہ اپنی چچا کی بیٹی سے
اپنا نکاح کرلے اور وکیل کو جائز ہے کہ اپنی موکلہ سے اپنا نکاح کرلے غلام اور
باندی کا نکاح مبان کی اجازت پر موقوف ہی اگر بعد نکاح کے میان نے اجازت
دی تو نکاح بنا رہا اور ندی تو جاتا رہا اسیطرح اگر غیر بیعلاقہ آدمی نے بلا اجازت
کسیکا نکاح کسیکے ساتھہ کر دیا تو وہ نکاح اجازت پر موقوف ہی اگر نکاح والے اجازت
دین تو بنا رہا اور نہین تو نہین **مسئلہ** اگر ایکعورت نے اپنا آپ دو گواہون کے
سامنے زید کو جورو بننے کے لئے دیا اور زید موجود نہین اور کسی نے زید کیطرف سے بھی
قبول نکیا یا زید نے دو گواہون کے سامنے کہا کہ مین نے فلانی عورت کو اپنی جورو
کرنیکے لئے مانگا اور وہ موجود نہین اور کسی نے اوسکی طرف سے قبول نکیا تو یہہ نکاح باطل
ہے **مسئلہ** اگر زید نے عمرو کو اپنا وکیل اسواسطے کیا کہ میرا نکاح کردے ایکعورت
سے سو عمرو نے دو عورتون سے اوسکا نکاح کر دیا تو جائز نہین اور اگر ایک باندی
سے نکاح کر دیا تو جائز ہی **باب المہر** یعنی مہر کے مسئلے **مسئلہ** اگر نکاح کیا اور مہر کا
ذکر نکیا تو نکاح درست ہی **مسئلہ** دس درم سے کم مہر نہین ہوتا اور دس درم کے
دو روپیہ اور دس آنے تخمیناً ہوتے ہین **مسئلہ** اگر دس درم یا اس سے کم
مہر ٹھہرایا تو اوس عورت سے صحبت کی یا عورت یا خاوند مر گیا تو دس ہی درم مہر
بابت دینا آوینگے اور اگر صحبت کرنے سے پہلے اوس عورت کو طلاق دی تو آدھا مہر
دینا آویگا اور اگر مہر کا نام نلیا یا اس شرط پر نکاح کیا کہ مہر نہین تو مہر مثل دینا

آویگا درصورتیکہ اوس عورت سی صحبت کی ہو یا خاوند مرگیا ہو اور اگر صحبت کرنے
سے پہلے طلاق دی تو اوسکو متعہ یعنی ایک قمیص اور ایک مقنہ اور ایک چادر
دے مسئلہ اگر بعد نکاح کے مثلاً بیس درم مہر ٹھہرایا اور نکاح مین مہر نہین ٹھہرا تھا
تو صحبت کرنیکے بعد یا دونون مین سی کسیکے مرنیکے بعد بیس ہی درم دینا آویگی
اور صحبت سی پہلے اگر طلاق دی تو اوسکو وہی متعہ یعنی جوڑا ملیگا اور اگر بیس درم
مہر پر نکاح کیا پھر نکاح کے بعد دس درم اور زیادہ بڑہائی تو بعد صحبت کے
اور بعد موت کے بالکل تیس درم دینا آوینگی اور اگر صحبت کرنیسے پہلے طلاق
دی تو اوس دس درم زیادہ کو دور کرکے بیس درم اصل کے آدہی یعنی دس درم
اوس عورتکو دینگی مسئلہ اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور بیماری یا حیض
اور احرام اور رمضان کا روزہ دونونمین سی کسیکو تنہا پھر خاوند خواہ مرد ہو
مجبوب یا عنین یا خصی ہو تو اس اکیلی جانے اور صحبت کرنیکا ایک ہی حکم ہی اور ایسی
خلوۃ کے بعد عورت پر عدت واجب ہی مسئلہ جس عورتکو خاوند طلاق دی اس
عورتکو ایک جوڑا بھی جیسا اوپر مذکور ہوا دینا مستحب ہی ہان اوس عورتکو جسکا مہر
نہین ٹھہرا تھا اور اوسکو صحبت کرنیسے پہلے طلاق دی تو اوسکو جوڑا دینا واجب
ہی مسئلہ اگر بدلے پر نئے مہر کے نکاح کیا یعنی زید نے اپنی بیٹی سی عمرو کا
نکاح کردیا اور عمرو کی بیٹی سی اپنا نکاح کیا اور بھی بدلا مہر ٹھہرایا تو نکاح درست
اور مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر حربی نے ایکعورت سی نکاح کیا اور یہہ مہر

ٹھہرایا کہ برس روز تک مین اس عورت کی خدمت کرونگا یا قران پڑہا دونگا تو
نکاح درست اور مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر غلام نے حرہ عورت سی نکاح کیا
اور برس روز تک خدمت کرنا اوسکا مہر ٹھہرایا تو اس غلام پر خدمت ہی واجب
ہوگی مسئلہ اگر زید نے ہزار درم مہر پر عورت سی نکاح کیا اور صحبت سی پہلے ہزار
درم اوسکو حوالہ کردئی اور اُس عورت نے دہ ہزار درم لیکے زید کو بخشدئی
پہر زید نے اُس عورت کو طلاق دی تو زید پانسو درم اوس عورت سی لے اور اگر وہ
ہزار درم عورت نے اپنی قبضی مین نکمی تھے یا پانسو قبضی مین کمی تھے اور ہزار
بخشے اور خاوند نے صحبت سی پہلے طلاق دی تو خاوند اوس عورت سی کچھہ نہ لے
مسئلہ اگر زید نے کچھہ اسباب کو مہر ٹھہراکر نکاح کیا اور اوس عورت نے وہ
اسباب اپنا قبضہ کرنیسے پہلے یا قبضہ کرنیکے بعد زید کو بخشدیا پہر صحبت کرنیسی
پہلے زید نے طلاق دی تو زید کو اوس عورت سی کچھہ پہیر نملیگا مسئلہ اگر زید نے
ہزار درم مہر ٹھہراکر ایک عورت سی نکاح کیا اور یہہ اوسمین شرط کی کہ مین اسکو
اِس شہر سی باہر نہ لیجاؤنگا یا یہہ شرط کی کہ اسپر اور عورت سی نکاح نکرونگا یا یہہ شرط
کی کہ اگر اسی شہر مین اس عورت کو رکہون تو ہزار درم مہر ادا کرون اور اگر
کسی اور شہر کو لیجاؤن تو دو ہزار درم مہر دون پہر زید نے اگر شرط پوری کی
یعنی اوس عورت کو اوسی شہر مین رکہا اور دوسرا نکاح نکیا تو ہزار درم مہر دینا
آویگا اور نہین تو مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر زید نے عورت سی نکاح کیا

اور ٹھہریون ٹھہرا کہ دو غلام سامنے کئے اور کہا کہ یہہ غلام مہر ہی یا یہہ غلام مہر ہے
اور اُن غلامونکی قیمت مختلف ہی مثلاً ایک سو روپیکا ہی اور دوسرا دوسو کا تو مہر
مثل کا اعتبار کرینگے یعنی مہر مثل اگر سو روپیہ ہوگا تو سو روپیہ والا غلام اور اگر مہر
مثل دوسو ہوگا تو دوسو والا غلام اور اگر مہر مثل ڈیڑہ سو ہو تو مہر مثل اُسعورت کو
ملیگا **مسئلہ** اگر گھوڑا غیر معین یا گدہا غیر معین مہر ٹھہرایا تو درمیانی گھوڑا اور
گدہا یا اوسکی قیمت دینا آویگی **مسئلہ** اگر کپڑا یا شراب یا سُور مہر ٹھہرایا یا سرکا
بناکر اوسکو مہر ٹھہرایا اور وہ شراب تھی یا غلام بناکر اوسکو مہر ٹھہرایا اور وہ حُر تھا
تو مہر مثل دینا آویگا **مسئلہ** اگر دو غلام بناکر وہ دونو غلام مہر ٹھہرائی تو ایک
اونمین کا حُر تھا تو دوسرا جو غلام تہا وہی مہر ہوا **مسئلہ** اگر نکاح فاسد کیا اور
عورت سے صحبت کی تو مہر مثل دینا آویگا پہر اگر ٹھہرایا ہوا مہر مہر مثل
سے کم تھا تو وہ ٹھہرایا ہی ہوا مہر اوسکو دیوینگے **مسئلہ**
اگر زید نے ایک عورت سے نکاح فاسد کیا پہر اوس سے اولاد
ہوئی تو وہ اولاد زید ہی کی ہے اور جب وہ دونون علیحدہ
کردئے جاوین تب عدت بھی عورت پر واجب ہوگی **مسئلہ** جسقدر
مہر اوس عورت کا ہو جو عورت اوس کے باپ کی قوم کی اوسی
شہر اور اوسی زمانہ مین اوسی کی طرح عمر اور خوبصورتی
اور مالداری مین اور عقل اور دین اور کنوارے پن مین ہووے

اوسیقدر مہر اوس عورت کا ٹھہرے اسکو مہر مثل کہتے ہین اور اگر باپ کی قوم مین کوئی ایسی عورت نہو تو اجنبی عورت کا جو اسطرحکی ہو مہر دیکھین گے کسقدر ہے

مسئلہ اگر عورت کا ولی مہر بابت ضامن ہوا تو درست ہی پہر عورت چاہی اپنے ولی سے مہر مانگی چاہی اپنے خاوند سی مسئلہ اگر مہر معجل ٹھہرا یعنی اوسیوقت دینا ٹھہرا تو عورتکو اختیار ہی کہ جب مرے لے تب خاوند کو اپنی ساتھ صحبت کرنے دے اور خاوند کے ساتھ سفر کو جاہی اگرچہ خاوند اوس سی صحبت کر چکا ہو مسئلہ اگر عورت کہی کہ میرا مہر سو روپئے ہین اور خاوند کہی کہ تو ہی روپئے ہین تو جسکا کہنا مہر مثل کی برابر پڑیگا اوسیکی باتکا اعتبار ہی اور اگر صحبت سی پہلے طلاق دی تو جوڑا دینا آویگا مسئلہ اگر عورت کہی کہ سو روپئے مہر ٹھہرا تہا اور مرد کہی کہ کچھہ مہر نہین ٹھہرا تہا تو مہر مثل دینا آویگا اور اگر جورو اور خاوند کے مرنیکے بعد یہہ جھگڑا وارثونمین اوٹھا تو بھی مہر مثل دینا آویگا اور اگر مہر کی تعداد کے بابت عورت اور مرد کے وارثونمین جھگڑا ہوا تو مرد کے وارثونکا کہنا معتبر ہوگا مسئلہ اگر مردنی کوئی چیز اپنی جورو کو بہیجی بعد اسکی جھگڑا پڑا تو جورو نے کہا کہ وہ چیز تو نے سوغات بہیجی تہی اور خاوند نے کہا کہ مین نے مہر مین بہیجی تہی تو خاوند کا کہنا معتبر ہے درصورتیکہ وہ چیز اوسیوقت کہانے کی نہ تہی اور اگر اوسیوقت کہانیکی تہی تو سوغات ہی تہی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورت سی نکاح کیا اور مردہ مہر ٹھہرایا یا بغیر مہر کے نکاح کیا اور اسطرح پر نکاح اونکی مذہب مین جائز تہا پہر اوس عورت

لے یہ اوس ذمی نے صحبت کی یا صحبت سی پہلے اوسکو طلاق دی یا خاوند مرگیا
تو اوس عورتکو کچھہ مہر نملیگا اور دار الحرب مین اگر حربی نے ایسا کیا تو اوسکا
بھی یہی حکم ہے مسئلہ اگر ذمی مرد نے ذمیہ عورت سی نکاح کیا اور معین شراب
یا معین سؤر مہر ٹھہرایا پہر وہ شراب یا سؤر ابھی اُس عورتکو نہین ملا اور جورو اور
خاوند دونو یا دونو مین سی ایک مسلمان ہوگیا تو وہی شراب اور وہی سؤر
اُس عورتکو ملیگا اور اگر شراب غیر معین تھی تو شراب کی قیمت اور اگر سؤر غیر معین
تھا تو مہر مثل وہ عورت پاویگی باب نکاح الرقیق اسبابین غلام باندی وغیرہ کے
نکاحکا بیان ہی مسئلہ غلام اور باندی اور مکاتب اور اُم ولد کا نکاح تب جائز
ہوجب مالک کی اجازت ہو مسئلہ اگر غلام نے میان کی اجازت سی نکاح کیا
تو مہر کے بدلے وہ غلام بیچا جائیگا مسئلہ اگر مکاتب یا مدبر نے میانکی اجازت
سے اپنا نکاح کیا تو مکاتب اور مدبر مہر کا پیسا کما دین اور مکاتب اور مدبر مہر کے
بدلے بیچے نجائینگے مسئلہ اگر زید کے غلام نے میان کی بلا اجازت اپنا نکاح
کیا پہر زید نے اوس سی کہا کہ رجعی طلاق دی تو میان کیطرف سی نکاح کی اجازت
ہوگئی اور اگر کہا کہ طلاق دی یا اوس عورتکو الگ کردی تو اس سی اجازت ثابت
نہین ہوئی مسئلہ اگر میان نے غلام سی کہا کہ تو نکاح کرلے تو اس اجازت
مین صحیح اور فاسد دونو طرحکا نکاح آگیا مسئلہ اگر ماذون غلام کا میان
نے کسی عورت سی مہر مثل یا اس سی کم پر نکاح کردیا تو درست ہی اور دائیگا

ترجمہ

دین اور اوسعورت کا مہر برابر شمار مین آویگا مسئلہ اگر میان اپنی باندی کا
کسی سے نکاح کردی تو میان پر بھیجنا بھی واجب نہین ہی کہ اوسکی لئی خاوند کے
ساتھہ رہنی کو علیحدہ ٹہکانا بھی دی یعنی ہر رات خاوند کے پاس اوسکو بہیجا کرے
بلکہ وہ باندی میان کی خدمت کیا کری اور اوسکا خاوند جب قابو پاوی تب اوس
سی صحبت کرے مسئلہ میانکو اختیار ہی کہ اپنی غلام یا باندی کا زبردستی نکاح
کردی مسئلہ اگر میان نے اپنی باندیکو بیاہا اور اوسکی خاوند کی صحبت کرنیسے
پہلے میان نے اوس باندیکو مار ڈالا تو اوسکے خاوند کے ذمہ سی مہر جاتا رہا
اور اگر حرہ نے خاوند کی صحبت سی پہلے اپنی آپ مار ڈالا تو خاوند کے ذمہ سی
مہر نہین جاتا رہا مسئلہ باندیکی میانکو اختیار ہے کہ اپنی باندی کے خاوند کو
عزل کا حکم کری مسئلہ اگر ایک باندیکا یا مکاتبہ کا کسیکے ساتھہ نکاح بندہا پہر وہ
باندی یا مکاتبہ آزاد ہوگئی تو اوسکو اختیار ہی کہ وہ نکاح بندہا رکہی یا زکہی اگرچہ
اوسکا خاوند حر ہو مسئلہ اگر باندی نے بے اجازت میان کے اپنا نکاح
کیا پہر وہ باندی آزاد ہوگئی تو وہ نکاح اوسکا درست ہوگیا اور اوسکو نکاح کے
توڑنے کا اختیار نرہا مسئلہ اگر باندی نے بلا اجازت میان کی اپنا نکاح کیا
بعد اُسکی آزاد ہوگئی اور آزاد ہونے سی پہلے اوسکی خاوند نے اوس سی صحبت
کی تھی تو اوسکا مہر میانکو ملیگا اور اگر آزاد ہونیکے بعد صحبت کی تھی تو مہر اوسی
باندیکو ملیگا مسئلہ اگر زید نے اپنی بیٹی کی باندی سی صحبت کی سو اوسکی اولاد

ہوتی اور زید نے وہ اولاد اپنی بتائی تو وہ اولاد زید ہی کی ٹھہریگی اور وہ باندی
زید کی اُم ولد ہوئی تو زید اوس باندی کی قیمت اپنے بیٹے کو دیگا اور زید پر عقر اور
اولاد کی قیمت دینا نہ آویگی اور ایسی صورتمین باپ اور دادا کا ایک ہی حکم ہے اگر
باپ نہو مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی کا نکاح اپنے باپ عمرو کے ساتھ کر دیا اور
اوسکی اولاد ہوئی تو وہ باندی عمرو کی اُم ولد نہوئی اور مہر اوسکا عمرو کے ذمہ پر
واجب ہوگا اور قیمت اوسکی عمرو پر دینا نہ آویگی اور وہ اولاد حُر ہے مسئلہ اگر ایک
حُرّہ عورت زید کی غلام کی جورو ہی سو اوس حُرّہ نے زید سے کہا کہ ہزار روپے کے
بدلے میرے واسطے فسی تو اِس غلام کو آزاد کر دے سو زید نے آزاد کر دیا تو اب اُس
حُرّہ اور اُس غلام کا نکاح فاسد ہو گیا اور اگر ہزار روپے کے بدلے نکہا تہا تو نکاح
فاسد نہوا اور اولاد اوس غلام کی میان ہی کو ملیگی **باب نکاح الکافر**
یعنے کافر کے نکاح کا بیان مسئلہ اگر ایک کافر نے نے گواہون کے نکاح
کیا ایسی عورت سے نکاح کیا کہ وہ پہلے اور کافر کی جورو تہی اور عدت مین تہی اور
اسطور پر نکاح کرنا اونکے دین مین جائز تہا پہر وہ جورو خاوند دونون مسلمان ہو گئے
تو اونکو اوسیطرح رہنے دینگے اور اگر کافر نے اپنی ماہین وغیرہ محرم عورتون سے
نکاح کیا تہا اور پہر وہ دونو مسلمان ہو گئے تو اُن دونو کو علیحدہ کر دینگے
مسئلہ اگر مرتد مرد کسی مسلمان عورت یا کافر یا مرتدہ کے ساتھ نکاح کرے یا
مرتدہ عورت کسی مسلمان یا کافر یا مرتد کے ساتھ نکاح کرے تو جائز نہین ہے

مسئلہ اگر مرد مسلمان ہی اور عورت اہل کتاب ہی تو اونکی اولاد مسلمان ٹھہریگی
اور اگر مرد یا عورت اہل کتاب ہی اور دوسرا مجوسی ہی تو اونکی اولاد اہل کتاب ہی
اسلیئے کہ اہل کتاب مجوسی سے بہتر ہین مسئلہ اگر جورو خاوند دونو کافر تھی پھر جورو
یا خاوند مسلمان ہوگیا تو دوسرے سے کہیں کہ تو بھی مسلمان ہوجا پھر اگر وہ مسلمان
ہوجاوی تو اُن دونونکا نکاح باقی رہا اور نہوجاوی تو دونو علیحدہ کردینگے پھر
اگر عورت مسلمان ہوگئی تھی اور اوسکی خاوند نے مسلمان ہوجانے سے انکار کیا
تو یہہ اوسکی طرف سے طلاق ہوگئی اور اگر مرد مسلمان ہوگیا تہا اور جورو نے مسلمان
ہوجانے سے انکار کیا تو اوسکو طلاق نکہینگے مسئلہ اگر دارالحرب مین جورو خاوند
مین سے ایک مسلمان ہوگیا تو جب عورتکو تین حیض ہوچکین تب وہ جورو خاوند علیحدہ
ہوجائینگی مسئلہ اگر جورو خاوند دونو اہل کتاب مین سے خاوند مسلمان ہوگیا تو وہی
نکاح اونکا باقی رہا مسئلہ اگر دارالحرب مین جورو مسلمان ہوگئی یا خاوند مسلمان
ہوگیا اور مسلمانونکی مُلک کو چلا آیا تو جورو اُس خاوند سے الگ ہوگئی اور اگر دونون
مین سے ایک قیدی ہوکر مسلمانون کے مُلک مین آیا یا مسلمانونکی ملک سے دارالحرب
کو قیدی ہوکر گیا تو دونو مین جدائی نہوجائیگی مسئلہ اگر دارالحرب سے ایکعورت
ہجرت کرکے مسلمانونکے ملک مین آئی تو اونے گذری عدت کے اوس سے نکاح
کرنا جائز ہی اگر وہ حاملہ نہو مسئلہ اگر مسلمان عورت مرتدہ ہوگئی یا مسلمان مرد
مرتد ہوگیا تو اوسیوقت اوسکا نکاح ٹوٹ گیا مسئلہ اگر صحبت کرنیکے بعد خاوند مرتد

ہوگیا تو سب مہر اور اگر صحبت سی پہلے مرتد ہوگیا تو آدہا مہر اوسپر دینا آوبگا
اور اگر عورت صحبت سی پہلے مرتدہ ہوگئی تو مہر جاتا رہا اور اگر صحبت کے بعد مرتدہ
ہوئی تو نہین مسئلہ اگر صحبت کے بعد جورو مسلمان ہوگئی اور خاوند نے
مسلمان ہونیسے انکار کیا تو سب مہر آور اگر صحبت سی پہلے وہ مسلمان ہوئی اور
خاوند نے انکار کیا تو آدہا مہر آور اگر خاوند صحبت سی پہلے مسلمان ہوگیا اور
عورت نے مسلمان ہونے سی انکار کیا تو مہر جاتا رہا اور اگر صحبت کے بعد وہ مسلمان
ہوگیا اور اوسنے انکار کیا تو مہر دینا آوبگا مسئلہ اگر جورو اور خاوند دونون
ساتھہ ہی مرتد ہوگئے اور پھر ساتھہ ہی مسلمان ہوگئے تو اُنکا نکاح جیسا تھا ویسا ہی
باقی رہا اور اگر آگے پیچھے مسلمان ہوئی تو وہ پہلا نکاح جاتا رہا باب القسم
یعنی عورتونکی باری کے مسئلے مسئلہ اگر ایک مرد کئی عورتین کرہ اپنی نکاح مین
رکھتا ہی کہ ایک کنواری ہی اور دوسری مرد کی پاس رہی ہوئی ہی یا ایک اگلی ہی
اور دوسری حال کی نئی ہی یا ایک مسلمان اور دوسری اہل کتاب ہی تو سب کی
باری برابر کری اور کھلانے پہنانے مین برابر رکھی اور اگر ایک باندی دوسری
حرہ ہو تو باندی کا حق آدہا ہی اسبات مین حرہ کی حق سی مسئلہ خاوند جس جورو کو
چاہی اپنی ساتھہ سفر کو لیجاوی اور قرعہ ڈال لینا مستحب ہی مسئلہ اگر ایکعورت نے
اپنی باری کا دن دوسری عورت کو دیڈالا تو درست ہی پھر پھیر لینی کا بھی اوسکو
اختیار ہی کتاب الرضاع یعنی اولاد کو دودہ پلانے کا بیان مسئلہ

اگر دودہ پینے والا لڑکا یا لڑکی کسی عورت کی چھاتی سے اڈھائی برس کی عمر کے اندر دودہ
چوسے تو وہ عورت اوسکی مان ٹھہر جاتی ہے اور اسی حرام ہو جاتی ہین وہ عورتین جو نسب
کی رو سے حرام ہین مسئلہ دودہ کے ناتے کی بھائی کی مان اور دودہ کی
رشتہ کی بیٹی کی بہن حرام نہین مسئلہ دودہ پلانیوالیکا وہ خاوند جس سے
وہ دودہ ہو باپ ہے اوسکا جسنے دودہ پیا اور اوسکا بیٹا دودہ پینے والے کا
بھائی ہے اور اوسکی بیٹی اوسکی بہن ہے اور اوسکا بھائی اوسکا چچا ہے اور اوسکی
بہن اوسکی پھوپھی ہے مسئلہ دودہ کی اپنے بھائی کی بہن سے نکاح کرنا درست
ہے اور اگر وہ بھائی نسبی ہو تو بھی درست ہے مثلاً عمرو نے زید کی جورو صالحہ کا
دودہ پیا اور زید کی دوسری جورو عابدہ اور تھی کہ بکر اوس سے بیٹا اور دوسری خاوند سے
حلیمہ بیٹی تھی تو بکر اس عمرو کا بھائی ٹھہرا دودہ کے رشتہ کا سو عمرو کو اس حلیمہ کے
ساتھ جو بکر کی بہن ہے مان کی سب سے نکاح کرنا درست ہے اور یہی صورت اگر نسبی رشتہ
مین ہو تو بھی نکاح درست ہے مسئلہ اگر زید اور صالحہ نے عابدہ کا دودہ پیا تو
زید کو صالحہ کے ساتھ اور عابدہ دودہ پلانیوالی کے ساتھ اور عابدہ کی اولاد
کے ساتھ اور عابدہ کی اولاد کی اولاد کے ساتھ نکاح درست نہین مسئلہ
اگر زید نے کسی عورت کا دودہ کہا نہین ملا کر کہا لیا تو اس کہا لینے سے وہ عورت
حرام نہین ہو جائیگی اور اگر دودہ پانی مین یا دوا مین یا بکری کے دودہ مین یا
اور کسی عورت کے دودہ مین ملا کر کہا لیا تو اگر وہ دودہ عورت کا زیادہ تھا

اور باقی اور دو اور بکری کا دودہ اور اور عورتوں کا دودہ تھوڑا تھا تو وہ
عورت زید پر حرام ہی اور دودہ کا رشتہ اوس سے ثابت ہو گیا اور اگر دودہ کم
تھا اور پانی وغیرہ چیز زیادہ تھی تو دودہ کا رشتہ ثابت نہیں ہوا مسئلہ اگر
زید نے ایک کنواری عورت یا مری ہوئی عورت کا دودہ پی لیا تو اوس عورت سے دودہ
کا رشتہ ثابت ہو گیا مسئلہ اگر عورت کے دودہ سے حقنہ کیا یا مرہم کا دودہ پیا
یا ایک بکری کا دودہ ایک لڑکی اور ایک لڑکے نے پیا تو اس سے دودہ کا رشتہ
نہیں ہوتا مسئلہ اگر زید کی دو جوروان ہیں ایک بڑی اور دوسری اڑھائی
برس سے کم عمر کی سو اوس بڑی نے اس چھوٹی اپنی سوت کو اپنا دودہ پلا دیا تو یہ
دونوں عورتیں زید پر حرام ہو گئیں اور بڑی کو مہر ملیگا درصورتیکہ زید نے اس
سے صحبت کی تھی اور چھوٹی کو آدھا مہر ملیگا پھر وہ آدھا مہر زید اوس بڑی سے لیگا
اگر اوسنے نکاح توڑنے کے لئے دودہ پلا دیا تھا اور جو اسطرح نہیں پلایا تھا تو
خاوند اوس سے وہ آدھا مہر ملا پاویگا مسئلہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں
کی گواہی سے دودہ پینا ثابت ہوتا ہی کتاب الطلاق یعنی طلاق کے مسئلے

مسئلہ نکاح کرنیکے سبب سے جو انکاح عورت تمکو شرع کی رو سے تھا اوس انکاح کی
اٹھا دینی کو طلاق کہتے ہیں مسئلہ طلاق دینی کی تین وضع ایک اچھی وضع جسکو
طلاق سنی کہتے ہیں دوسری بہت اچھی وضع تیسری وضع بدعت ہی سو اگر
تین طلاقیں تین طہر کے عرصہ میں دیں اور اوس درمیان میں اوس سے صحبت نکی

یہہ طلاق دینی کی اچھی وضع ہی موافق سنت کے اور اگر ایک ہی طلاق دی طہر کی
حالتمین کہ اوس طہر مین اوس سی صحبت نکی ہو پہر اوس عورتکو چہوڑ دیا کہ اوسکی عدت
گذر گئی یہہ وضع بہت اچھی ہی اور اگر ایک طہر مین تین بار طلاق دی یا یون کہا کہ
تجکو تین طلاقین ہین تو یہہ وضع بدعت ہی **مسئلہ** اگر زید نے اپنی غیر مدخولہ
جورو سی کہا کہ تجکو تین طلاقین سنت ہین تو اوس عورتکو اوسیوقت ایک طلاق ہوگئی
اگرچہ وہ حیض سی تھی **مسئلہ** اگر اوس عورتکو جسکو حیض نہین ہوتا خواہ کمسن کے
سبب خواہ زیادہ عمر کے سبب تو اسپر تین طلاق سنت کے موافق تین مہینے
مین پڑینگی اور ایسی عورتونکو بعد صحبت کی بہی طلاق دینا درست ہی **مسئلہ** مدخولہ
جورو کو حیض کیحالتمین طلاق دینا بدعت ہی پہر اگر حیض مین طلاق دی تو واجب ہی
ہی کہ اوس طلاق سی رجوع کری اور دوسری آنیوہ کی طہر مین اوسکو سنت کی موافق
طلاق دی **مسئلہ** حاملہ عورتکو صحبت کرنیکے بعد طلاق دینا جائز ہی اور تین مہینے
تک ہر مہینے مین ایک طلاق دینا اوسکو سنت ہی **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی مدخولہ
جورو سی کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین موافق سنت کے تو اوس عورت پر ہر طہر مین ایک
طلاق پڑیگی اور اس کہنی مین اگر خاوند کی یہہ نیت تھی کہ تینون طلاقین اوسیوقت
پڑجاوین یا یہہ کہ ہر مہینے مین ایک طلاق پڑی تو بہی ٹہیک ہی **مسئلہ** عاقل اور
بالغ خاوند اگر اپنی جورو کو طلاق دی تو طلاق پڑجاویگی اگرچہ اوس خاوند سی
کسی نے زبردستی طلاق دلائی ہو یا وہ نشے مین ہو یا غلام ہو **مسئلہ** گونگا

آدمی اگر اشارہ سے طلاق دی تو طلاق ہو جائیگی مسئلہ اگر نابالغ یا دیوانہ یا سوتا
ہوا خاوند اپنی جورو کو طلاق دی تو طلاق نہین پڑتی اور میان اگر اپنی غلام کی جورو
کو طلاق دی تو بھی نہین پڑتی مسئلہ جو عورت کیواسطے تین طلاقین اور باندی کیواسطے
دو طلاقین ٹھہری ہوئی ہین پھر خاوند میان ہو یا غلام ہو باب الطلاق الصریح
یعنی وہ طلاق جو صریح ہو اوسکا بیان مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا کہ
تو طلاق پائی ہوئی ہی یا تجکو طلاق دی ہوئی ہے یا تجکو مین نے طلاق دی تو ایک طلاق رجعی
اوسپر ہوئی اگرچہ خاوند کی نیت ایک طلاق سے زیادہ کی تھی یا بائنہ کرنیکی نیت تھی
یا کچھہ بھی نیت نہ تھی اور اگر یون کہا کہ تو طلاق ہے یا کہا کہ تو طلاق پائی ہوئی
طلاق یا تو طلاق پائی ہوئی ہی چھوٹی اور اس کہنے سے کچھہ نیت نہ تھی یا ایک طلاق
یا دو طلاقونکی نیت تھی تو ایک طلاق رجعی اوسپر ہوئی اور اگر تین طلاقونکی نیت
تھی تو تین ہی طلاقین ہونگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجھپر طلاق ہی یا تیری سب پر
طلاق ہی یا تیری گردن پر یا تیری گلے پر یا تیری روح پر یا تیری بدن پر یا تیری
جسد پر یا تیری شرمگاہ پر یا تیرے مُنہ پر یا تیرے آدھے پر یا
تیری ٹھای پر طلاق ہی تو ایک طلاق ہوئی اور اگر یون کہا کہ تیری ہاتھہ پر یا تیری
پانو پر یا تیری کون پر طلاق ہی تو طلاق نہین ہوئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو
طلاق ہوئی ہی آدھی طلاق یا ہاتھہ کی طلاق تو ایک طلاق ہوئی اور اگر کہا کہ
تجکو تین آدھیا یان ہین دو طلاقونکی تو تین طلاقین پڑگئین مسئلہ اگر یون

کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک سی دو تک یا یون کہا کہ ایک سی دو کے درمیان تک تو ایک
طلاق پڑی اور اگر یون کہا کہ ایک سی تین تک یا ایک کی تین تک درمیا نمین تو دو
طلاقین پڑین اور اگر یون کہا کہ تجکو ایک طلاق ہی دو مین اور ایک کو دو بار گنا
ارادہ کیا یا نکیا ایک طلاق پڑیگی اور اگر یہہ نیت کی تھی کہ ایک اور دو تین طلاقین
پڑگئین اور اگر یون کہا کہ تجکو دو طلاق ہین دو مین اگرچہ نیت تھی کہ دو دونی چاہے
تو بھی دو ہی طلاق پڑینگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی یہانسی کشمیر تک تو
ایک طلاق رجعی پڑیگی مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہی مکہ مین یا بیچ مکہ کے تو اوسیوقت
اوسپر طلاق پڑی اور اگر کہا کہ تجکو طلاق ہی جب تو مکہ مین داخل ہو تو جب وہ مکہ مین داخل
ہو تب طلاق پڑی فصل مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی کل یا کہا کل
مین تو اگلی کل کی صبح کو اوسپر طلاق ہو جاویگی اور اس کہنی مین کہ تجکو طلاق ہی
کل مین عصر کا وقت اپنے دلمین ٹھہرایا تو آیندہ کل کے عصر کو طلاق پڑیگی مسئلہ
اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی آج کل یا کہا کل آج تو جو لفظ پہلے کہی اوسیکا اعتبار
ہے مسئلہ اگر زید نے ایکعورت سے کہا کہ تجکو طلاق اس سے پہلے کہ مین تجکو اپنی جورو
بناؤن یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی پہلی کل کو پہر اس عورت سے نکاح کیا تو یہہ
کہنا زید کا لغو ٹھہرا اور اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی پہلے کل کو اور نکاح پہلے سے تھا
تو اوسیوقت طلاق ہو گئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی اوس سے پہلے کہ مین
تجہسے نکاح کرؤن یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی پہلی کل کو اور آج اوس سے نکاح کیا

تو یہہ کہا لغو ہوا مسئلہ اگر کہا کہ تجکو طلاق ہی جبتک مین تجکو طلاق ندون یا یون
کہا کہ جسوقت تک مین تجکو طلاق ندون پہر اوس کہنے کے بعد تھوڑی دیر وہ خاوند
چپ رہا تو طلاق ہوگئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی اگر مین تجکو طلاق ندون
یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جب مین تجکو طلاق ندون تو جب جورو یا خاوند مرجاوے
تو طلاق ہوجاوی اور زندگی بھر نہین ہوتا مسئلہ اگر یون کہا تجکو جب مین طلاق
ندون تجکو طلاق ہی تو اس پہلی طلاق کہنے سے طلاق ہوئی مسئلہ اگر یون کہا
تجکو طلاق ہی جس دن مین تجکو اپنی جورو کرون پہر اوسی دن اوسکو نکاح کیا تو طلاق
ہوگئی اور اگر یون کہا کہ جسروز مین تجہسے نکاح کرون تجکو اپنی طلاق کا اختیار
ہے پہر اوسکو اوس سے نکاح کیا تو اوس عورتکو اپنی طلاق کا اختیار نہین ہوگا
مسئلہ اگر یون کہا کہ مجکو تیری طرف سے طلاق ہی اور نیت بھی طلاق کی کی تو بھی
یہہ کہنا لغو ہی مسئلہ اگر یون کہا کہ مین تجہ سے الگ ہون یا یون کہ مین تجہپر
حرام ہون تو ایک طلاق بائنہ ہوجائیگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو ایک طلاق دی
ہوئی ہے یا نہین یا یونکہا کہ تو ایک طلاق دئی ہوئی ہے میری موت کے ساتھہ یا یونکہا کہ تو ایک طلاق دی
ہوئی ہے اپنی موت کے ساتھہ تو کہنا لغو ہے مسئلہ اگر خاوند بالکل اپنی جورو کا مالک ہوگیا یا آدہی یا تہائی
جورو کا مالک ہوگیا یا اسیطرح جورو خاوند کی مالک ہوگئی تو نکاح جاتا رہا پہر اگر
خاوند نے اپنی جورو کو مول لیا پہر طلاق دی تو طلاق نہوئی مسئلہ اگر زید
کے نکاح مین عمرو کی باندی ہی سو زید نے اوس سے کہا کہ تجکو دو طلاق ہین تجکو

تیرے میان کے آزاد کرنیکے ساتھہ پہر عمر نے اوس باندیکو آزاد کر دیا تو
اوسپر طلاق ہوگئی اور زید کو رجوع کرنیکا اختیار ہی اور اگر خاوند نے کہا تھا
کہ جب کل ہو تو تجکو طلاق ہی اور میان نے کہا تہا کہ کل کو تو آزاد ہی تو جب کل ہو
تو وہ آزاد ہو جاویگی اور اوسپر طلاق پڑ جاویگی اور خاوند کو رجوع کا اختیار
نہین اور تین حیض تک اوسکی عدۃ ہی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو اتنی طلاقین ہین
اور تین انگلیونسے اشارہ کیا تو تین طلاق ہوئین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو بائن
طلاق یا بتتہ طلاق ہی یا کہا کہ تجکو بہت فاحش طلاق ہی یا کہا کہ تجکو شیطان کی
طلاق ہے یا کہا بدعت کی طلاق ہی یا کہا تجکو پہاڑسی طلاق ہی یا کہا اسد طلاق ہے
یا کہا ہزار سی طلاق ہی یا کہا گہر بہر طلاق ہی یا کہا تجکو ایک طلاق شدید ہی یا کہا کہ لمبی
طلاق ہی یا چوڑی طلاق ہی تو ایک بائنہ طلاق پڑیگی اور اگر تین طلاقونکی نیت کی تہی
تو تین ہی پڑینگی **فصل فی الطلاق قبل الدخول** یعنی صحبت کرنیسے
پہلے اگر طلاق دی اوسکے **مسئلہ** اگر غیر مدخولہ جورو سے یون کہا کہ تجکو تین
طلاقین ہین نے دین تو تینون طلاقین اوسپر پڑگئین اور اگر تین طلاقین تین بار کہہ دین
تو ایک طلاق بائنہ اوسپر پڑی **مسئلہ** اگر جورو سے کہا کہ تجہپر طلاق ہی اور گنتی
طلاق کی ایک یا دو نہین کہنی یا یا تہا کہ وہ جورو مرگئی تو اوسپر طلاق نہوئی
مسئلہ اگر غیر مدخولہ جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک اور ایک یا یون کہا کہ تجکو
طلاق ہی ایک ایک سے پہلے یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک بعد اوسکے ایک تو اوسپر

یہ طلاق پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے ایک طلاق بعد ایک طلاق کے یا
تجکو طلاق ہو ایک طلاق اوس سے پہلے ایک طلاق یا کہا تجکو طلاق ہو ایک ساتھ
ایک کی یا کہا تجکو طلاق ہو ایک اوسکے ساتھ ایک تو دو طلاقین پڑینگی مسئلہ اگر
جو تو گھر مین بیٹھی تو تجھپر طلاق ہی ایک اور ایک سو دو گھر مین بیٹھی تو ایک طلاق
پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجھپر طلاق ہی ایک اور ایک جو تو گھر مین بیٹھی پھر وہ گھر
سے بھی تو دو طلاق پڑین **باب الکنایات** یعنی کنایہ اشارہ سے طلاق دی اوسکا
بیان مسئلہ کنایہ کی طلاق تب ہی پڑتی ہی جب خاوند کی نیت طلاق دینے کو ہو
یا خفگی وغیرہ کی حالتمین دی ہو کہ اوس حال سے بھی بوجھا جاوے کہ اس کنایہ سے تیرا
طلاق ہی مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا کہ تو عدت مین بیٹھ یا کہا کہ تو
پیارے گھر جا یا کہا کہ تو ایک ہی تو ایک رجعی طلاق اسپر پڑیگی مسئلہ اگر یون
کہا کہ تو علیحدہ ہی یا حرام ہی یا خالی کی ہوئی ہی یا بری کی ہوئی ہی یا تیری رہی تیری
گھر پھر جا تو اپنے گھر والونمین ملجا یا مین نے تجکو تیرے گھر والونکو دیدالا یا مین نے تجکو
چھوڑ دیا یا تجکو الگ کر دیا یا تجکو اپنا اختیار ہی یا تو اختیار لے یا تو حرہ ہی
یا تو مستعفہ اٹھ یا اوڑھنی سر پر ڈال یا پردہ کر یا دور ہو یا نکل جا یا اوٹھ جا یا خاوند
تلاش کر تو ایک طلاق بائنہ پڑیگی اور اگر دو طلاق کی نیت ہی تو دو اور اگر تین کی
نیت نہی تو تین طلاق پڑینگی مسئلہ اگر تین دفعہ کہا کہ عدت مین بیٹھ اور پہلی دفعہ
کے کہنے سے طلاق کی نیت کی اور اور دفعہ سے حیض مراد ٹھہرایا تو خاوند کو سچا

بتا دینگی اور ان دو دفعہ سے کچھہ مراد نہ ٹھہرائی تو یہہ تین طلاقین ہوئین مسئلہ
اگر یون کہا کہ تو میری عورت نہین یا کہا مین تیرا خاوند نہین اور نیت طلاق کی
کی تو عورت پر طلاق ہوگئی مسئلہ اگر جورو سے کہا تجکو طلاق ہی سو دو عدت بیٹھی
تب پھر کہا کہ تجکو طلاق ہی تو یہہ دو طلاق پڑینگی اور اگر یون کہا تھا کہ تو بائن ہی
الگ ہی اور وہ عدت مین بیٹھی تھی تب کہا کہ تجکو طلاق ہی تو بھی دونون طلاق پڑینگی
اور اگر یون کہا تھا کہ تجکو طلاق ہی اور عدت مین کہا کہ تو بائن ہی تو بھی دونون
طلاق پڑینگی اور اگر یون کہا کہ تو بائن ہی تو یہہ دوسری طلاق نہ پڑیگی ان اگر تم
بائن طلاق کسی شرط پر لگی ہوگی تو البتہ دونون پڑینگی مثلاً یون کہا تھا کہ اگر تو
اس گھر مین آوے تو بائنہ ہو جاوے بعد اسکے اسکو کہا کہ تو بائنہ ہے پھر وہ اس
گھر مین آئی تو اوسپر یہہ دونون طلاق پڑینگی **باب تفویض الطلاق**
یعنی طلاق دینا سونپنا یا جورو کو اوسکے سپرد کرنا مسئلہ اگر خاوند نے طلاق کی
نیت پر جورو سے کہا کہ تو اختیار لے لے سو اوسنے اوسی مجلس مین اختیار لیا تو
ایک طلاق بائنہ اوسپر ہوگئی اور تین طلاق کی نیت کرنا اسمین تین جائز نہین پھر
خاوند سے اختیار پانے پر اگر وہ عورت وہانسے اوٹھہ کھڑی ہوئی یا اور کچھہ کام
کرنے لگی تو اوسکا وہ اختیار جاتا رہا مسئلہ عورت اور مرد کو دونون مین سے
ایک کو نفس یا اختیار کے لفظ کہنا شرط اگر نہ کہی تو اختیار طلاق کا اوسی نہ ہوگا
مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تو اختیار لے لے سو اوسنے کہا کہ مین اختیار کرونگی

اپنی جانکو یا یون کہا کہ مین نے اختیار کی اپنی جان تو اوسپر طلاق ہوگئی مسئلہ اگر یون جورو
سے کہا کہ تو اختیار لے تو اختیار لے سو اوسنے کہا کہ مین نے پہلا اور بیچ کا یا
کہا کہ پہلا اور اخیر کا اختیار لیا یا یون کہا کہ مہینے ایک اختیار لیا تو اوسپر
تین طلاقین ہوگئین اگرچہ خاوند کی نیت یہہ نہ تھی اور اگر جورو نے یون کہا کہ
مین نے اپنی نفس یعنی جانکو طلاق دی لی یا یون کہا کہ مین نے اپنی جان کا اختیار
لیا ایک طلاق کے دینے کو تو ایک طلاق بائنہ ہوگئی مسئلہ اگر یون کہا تیرا اختیار
تیرے ہاتھہ مین ہی ایک طلاق بابت یا یون کہا کہ ایک طلاق اختیار کرلے سو عورت
نے اپنی جانکا اختیار لیا تو رجعی طلاق اوسپر ہوگئی مسئلہ اگر تین طلاق کی
نیت پر یون کہا تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین پھر عورت نے کہا کہ مین نے اپنی جان
اختیار کی ایک کی لئی تو تینون طلاق ہوگئین اور اگر عورت نے یون کہا کہ طلاق
دی مین نے اپنی آپکو ایک یا کہا کہ اختیار کی مین نے اپنی جان ایک طلاق کو تو ایک
طلاق بائنہ ہوئی مسئلہ اگر خاوند نے یون کہا کہ تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین ہے
آج اور پرسون تو رات اس اختیار مین نہین ہی پھر اگر عورت نے اوس دن کا اختیار
پھیر دیا تو اوسدنکا اختیار اوسکو باقی رہا اور گر خاوند نے آج اور کل کا اختیار
دیا تہا تو رات پھر اس اختیار مین شامل ہی اور اگر عورت اوسدن کا اختیار پھیر دے
تو کل کا بھی اختیار اوسکو رہی مسئلہ جب عورتکو طلاق کا اختیار ملا پھر وہ وہین
پر دن بھر بیٹھی رہی اور اوٹھی نہین یا کہڑی سی بیٹھہ گئی یا بیٹھی سی تکیہ لگا لیا

یا تکیہ چھوڑکر بیٹھہ رہی یا اوسنی یا کپو صلاح مشورہ کرنیکو بلایا یا گواہ شاہدی کے
لئی بلائی یا عورت سواری پر سوار چلی جاتی تھی اختیار ملنے کے بعد سواری کو
کھڑا کرلیا تو اوسکو اختیار ابہی باقی ہی اور اگر سواری کھڑی تھی سو اختیار
پانیکے بعد وہ سواری چلائی تو اختیار جاتا رہا مسئلہ اختیار کے مقدمہ مین
گہر کا اور ناؤ کا حکم ایک ہی ہے مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ تو اپنی آپکو طلاق
دیدے اور کچھہ نیت نکی یا ایک طلاق کی نیت تھی پھر اوسنی اپنی آپکو طلاق دی تو
ایک طلاق رجعی پڑیگی اور اگر خاوند کی نیت مین تین طلاقین تھین اور عورت نے بھی
تین طلاقین دیدین تو تینون پڑجائینگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو اپنی آپکو طلاق
دیدے عورت نے بائنہ طلاق کہی تو ایک طلاق رجعی پڑیگی اور اگر عورت نے
یون کہا کہ مین نے اختیار لیا تو طلاق نہوئی مسئلہ اگر کہا کہ اپنی آپکو طلاق دیدے
پھر خاوند کو اوس دینی سی پھر جانیکا اختیار نہین اور اوسی مجلس تک یہہ اختیار اس
عورتکو رہیگا ہان اگر خاوند نے یون کہا تہا کہ تو اپنی آپکو طلاق دیدے جب چاہے
تو البتہ اوس عورتکو اوس مجلس کے بعد بھی اختیار رہیگا مسئلہ اگر زید نے عمرو
سے کہا کہ میری جورو کو طلاق دی تو عمرو اوسی مجلس مین یا بعد اوس مجلس کے
زید کی جورو کو طلاق دیسکتا ہی اور اگر یون کہا کہ اگر تو چاہی تو میری جورو کو
طلاق دی تو عمرو اوسی مجلس مین طلاق دیسکتا ہی اور بعد اسکی نہین مسئلہ اگر
جورو سی کہا کہ تو اپنی آپکو تین طلاق دیدے سو اوسنی ایک طلاق دی تو ایک ہی

طلاق ایسی پڑیگی اور اگر خاوند نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا اور جورو نے
تین طلاقین اپنے آپکو دیدیں تو کوئی طلاق نہ پڑیگی اور اگر جورو سے کہا کہ طلاق
دیدے اپنے آپکو تین اگر تو چاہے سو اوسنے ایک طلاق دیدی یا ایک طلاق کا اسطرح
سے اختیار دیا تھا اور اوسنے تین طلاقین دیدیں تو طلاق نہ پڑیگی **مسئلہ** اگر
خاوند نے جورو کو بائنہ طلاق کا اختیار دیا سو اوسنے اپنے آپکو رجعی طلاق
دیدی تو طلاق بائنہ نہ پڑیگی اور اگر رجعی طلاق کا اختیار دیا اور اوسنے بائنہ دیدی
تو رجعی ہی طلاق پڑیگی **مسئلہ** اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے اگر تو چاہے پھر
جورو نے کہا کہ میں نے چاہا اگر تو چاہے تو خاوند نے کہا کہ میں نے چاہا اور اسکی
کچھ نیت اوس خاوند کی طلاق کی تھی تو طلاق نہوئی اور طلاق کا اختیار باطل
ہوا **مسئلہ** اگر کہا تجکو طلاق ہے اگر تو چاہے اور جورو نے کہا کہ میں نے
چاہا اگر فلانے کا نام اسطرح ہے درصورتیکہ وہ معدوم ہے تو اختیار باطل ہوا اور
اگر ہوگیا ہو کام تو عورت پر ایک طلاق ہوگئی **مسئلہ** اگر کہا تجکو طلاق جب تو
چاہے اور جورو نے ایسا تکورد کیا تو رد نہو جائیگا اور اوسی مجلس تک بھی
اختیار عورت کو رہیگا بلکہ ہمیشہ کو ہوگا اور ایک ہی طلاق دینے کا اختیار ہوگا
مسئلہ اگر جورو سے کہا تجکو طلاق ہے جس بار تو چاہے تو وہ جورو اپنے آپ کو
تین طلاق الگ الگ دیسکتی ہے اور اسطرح کہ مجکو تین طلاق میں نسبت دیسکتی پھر اگر
یہی جورو اپنے آپکو تین طلاقین دیکر خاوند سے چھوٹ گئی اور اور خاوند سے

نکاح کیا بعد اوسکے پھر پہلے خاوند سے نکاح کیا تو اوس عورت کو اختیار نہیں کہ
اوس پہلے اختیار کی رو سے اپنی آپکو طلاق دے لے اگر یونکہا کہ تجھکو طلاق تو
جس بات سے چاہے تو اوسی مجلس میں اگر وہ چاہے تو طلاق اپنے آپکو دے لے
اور بعد اوس مجلس کے اوسکو اختیار نہیں مسئلہ اگر یون کہا کہ تجھکو طلاق ہے جسی
تو چاہے تو اگر وہ چاہے تو ایک جسی پڑیگی پھر اگر اوس عورت نے طلاق پانے کی
یا تین طلاقین دے لین اور خاوند کی بھی نیت تھی تو پڑ جائینگی مسئلہ اگر یون کہا
کہ جتنے یا جتنی طلاقین تو چاہے دے لے تو عورتکو اختیار ہے جتنے طلاقین چاہے
دے لے اور اگر عورت نے یہ اختیار رمانا تو رد ہو گیا مسئلہ اگر یون کہا کہ
اپنی آپکو تو طلاق دے لے تین تین سے جو چاہے تو اوس عورتکو تین طلاق سے
کم طلاق تو نکا اختیار ہے **باب تعلیق الطلاق** مسئلہ طلاق کسی بات
پر لٹکانا تب درست ہے جب وہ عورت اپنے نکاح میں ہو جیسے اپنی منکوحہ عورت کو
کہا کہ اگر تو نے زید سے ملاقات کی تو تجھکو طلاق ہے نکاح ہونے پر طلاق لٹکانا
تو بھی درست ہے جیسے عمر نے ایک عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھکو
طلاق ہے پھر اگر اوس سے عمر نے نکاح کیا تو اوسپر طلاق ہو جائیگی اور اگر جسے
عورت سے زید نے کہا کہ اگر تو عمر سے ملے تو تجھکو طلاق ہے پھر اوس عورت سے زید
نے نکاح کیا پھر وہ عمر سے ملی تو طلاق نہوئی مسئلہ لٹکانے کی لئے یہ لفظ
ہیں اگر اور جو اور جب اور جسوقت اور جسبار اور جسدفعہ اور جسے بار سو سے

تعلیق اگر کہین اور شرط ایکدفعہ بھی پائی گئی تو قسم پوری ہوگئی مگر جسے بار کا لفظ
سب دفعونکو شامل اس کہنیسے جس بار شرط پائی جائیگی حکم کیا جائیگا مسئلہ
ملک کے جانے رہنیسے قسم باطل نہین ہوجاتی مسئلہ اگر جورو خاوند مین
شرط کے پائی جانیکی بابت اختلاف ہوا ایک کہی شرط پائی گئی دوسرا کہی نہین
پائی گئی تو خاوند کا کہنا معتبر ہے ہان اگر جورو اپنی بات پر گواہ گذاری تو وہی
سچی ہے اور جو شرط ایسی ہو کہ اوسکا حال سوا اوس عورت کے اور کوئی جان
نسکتا ہو تو ایسی شرط کی بابت اوسی عورت کا کہنا اوسکی اپنے حق مین معتبر ہے مثلاً زید
نے اپنی جورو سے کہا کہ اگر تو حیض سے ہوجاوے تو تجکو طلاق ہے اور تیری سوت
کو طلاق ہے یا یون کہا کہ اگر تو مجکو چاہتی ہے تو تجکو طلاق ہے اور تیری سوت کو طلاق
ہے پہر اوس عورت نے کہا کہ مین حیض سے ہوگئی اور تجکو چاہتی ہون تو فقط
اوسی عورتکو طلاق ہوگئی مسئلہ اگر اپنی جورو سے کہا کہ جب تو حیض سے ہوتب
تجکو طلاق ہے پہر جب اوس عورتکو تین دن برابر خون آوے تو اوسپر طلاق پڑی
اوسوقت سے جسوقت سے خون دیکھا تہا مسئلہ اگر یون کہا کہ جب تو ایک حیض
کی حائضہ ہوتب تجکو طلاق ہے تو جب وہ حیض سے پاک ہوجاوے تب اوسپر طلاق پڑی
مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو سے کہا کہ اگر تو لڑکا جنے تو تجکو ایک طلاق ہے
اور لڑکی جنے تو دو طلاقین ہین سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی کٹہا جنی اور یہہ
معلوم نہین کہ پہلے کیا جنی تو قاضی یہی حکم کریگا کہ ایک طلاق پڑی اور احتیاط

یہہ ہی کہ دو طلاق سمجھی جاوین اور دوسری کے پیدا ہونے سے عورت بھی گئی
مسئلہ اگلی ہوئی طلاق باطل ہو جاتی ہی تین طلاق دینے سے مسئلہ اگر عورت
سے کہا کہ جو تجھہ سی مین صحبت کرون تو تجکو تین طلاق ہین یا باندی سے کہا
کہ جو مین تجھہ سی صحبت کرون تو تو آزاد ہی پہر صحبت کی اور دخول کے بعد کچھہ دیر
ٹھہرا تو عفو دینا آویگا اور اوسعورت پر طلاق ہو جائیگی اور باندی آزاد اور اگر تین
طلاق تو نسی کم طلاقین کہین تھین تو دخول کے بعد ٹھہرنے سی رجوع ثابت نہین ہوتا
ہان جب دوسری دفعہ دخول کری تو البتہ رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر زید نے
اپنی جورو صالحہ سی کہا کہ اگر مین تجھہ پر اور جورو کرون تو اوسکو طلاق ہی پہر صالحہ
کو بائن طلاق دی سو وہ عدت مین تھی اور زید نے دوسرا نکاح کسی عورت
سے کیا تو اسپر طلاق نہین ہوئی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ان شاء
اللہ تعالے تو طلاق نہوی اگرچہ انشاءاللہ تعالی کہنے سی پہلے وہ عورت مر گئی ہو مسئلہ اگر یون
کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین مگر ایک تو دو طلاق پڑین اور اگر یونکہا کہ تجکو تین طلاق ہین مگر دو
تو ایک طلاق پڑی اور اگر یونکہا کہ تین طلاق ہین مگر تین طلاق تو تین ہی طلاقین پڑینگی
باب طلاق المریض یعنی بیمار آدمی اگر طلاق دی اوسکی مسئلے مسئلہ
اگر خاوند نے موت کی بیماری مین رجعی طلاق یا بائن طلاق جورو کو دی یا تین
طلاقین دین تو وہ جورو عدت ہی مین تھی کہ وہ خاوند مر گیا تو وہ عورت اوسکی
وارث ہی اور اگر عدت کے بعد مرا تو وہ عورت اوسکی وارث نہین مسئلہ

اگر خاوند نے جورو کے کہنے سے جورو کو طلاق بائنہ کہی یا خلع کیا اور عورت نے
اختیار لیا تھا اوس بیمار خاوند سے تو ان صورتونمین وہ عورت اوسکی وارث
نہوگی اور اگر عورت نے رجعی طلاق مانگی تھی اور خاوند نے موت کی بیماری مین
تین طلاقین دیدین تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر جورو کو موت کی بیماری مین
جورو کے کہنے سے طلاق بائنہ دی بعد اوسکی اوس عورت کا دین اپنے اوپر بتلایا
یا وصیت کی اوس عورت کی لئے تو دین یا وصیت اور وراثت کے حصے کا مال جسکو ملیگا
وہی اوس عورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری مین کہا کہ مین نے
تجکو صحت کی حالتمین تین طلاقین کہین ہین اور عورت نے اوسکو سچا بتایا اور عدت
گذر گئی بعد اسکے پھر خاوند نے اوسکی لئے دین کا اقرار کیا یا کچھہ وصیت کی تو دین
کا حصہ اور دین یا وصیت کا مال جو کچھہ کم ہوگا وہ اسعورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند
صف مین نکلکر ایک شخص سے لڑنے لگا یا قصاص مین قتل کرنیکے لئے اوسکو نکالا یا رجم
کرنے کے لئے نکالا اوسحالتمین اوسنے اپنی جورو کو تین طلاقین دین تو وہ عورت
اوسکی وارث ہوگی اگر وہ خاوند اوسی حالتمین مارا گیا مسئلہ اگر زید کھڑا ہوا تھا
یا لڑائی کی صف مین تھا اور طلاق دی تو وہ عورت وارث نہوگی مسئلہ اگر بیمار
نے طلاق اجنبی شخص کے کام پر اٹکائی یا ایکوقت کے آنے پر اٹکائی اور
وہ شرط بھی اوسی بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث ہوگئی اور اپنے کام پر
اٹکائی تھی پھر وہ اٹکانا اور وہ کام اوسی بیمار مین پائی گئی یا صرف شرط بیمار مین

پائی گئی تو بھی وارث ہوگی اور اگر عمد کے کام پر وہ طلاق اسکا ہی تھی اور عورت کو
وہ کام کرنا لاچاری تھا سو بیچہ اٹکانا اور وہ کام اوسی بیماریمین پائی گئے یا
فقط شرط بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث ہوگی سوا اسکی اور صورت مین
وارث نہوگی مسئلہ اگر خاوند نے بیماریمین طلاق دی پھر اچھا ہوگیا بعد اوسکی
مرگیا یا طلاق پانیکے بعد وہ عورت مرتد ہوگئی پھر مسلمان ہوئی بعد اسکی وہ خاوند
مرگیا تو وہ عورت وارث نہوگی مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری مین جورو
کو طلاق دی پھر اوس عورت نے خاوند کے بیٹے کے ساتھ برا کام کیا یا صحت کی
حالت مین خاوند نے عورتکو بہتان لگایا پھر بیماری مین لعان ہوئی یا خاوند نے
بیماری مین ایلا کیا تو وہ عورت وارث ہوگی اور اگر صحت کی حالت مین ایلا کیا اور
مدت اوسکی گذری بیماری کی حالت مین تو یہہ عورت وارث نہوگی **باب الرجعۃ**
یعنی طلاق دی ہوئی کو پھر اپنی جورو کرنیکا بیان مسئلہ طلاق کی عدت کے ایام
مین ایسا کام کرنا کہ وہ عورت بدستور نکاح مین ہی رہی اسکو رجعت کہتے ہین مسئلہ
مسئلہ اگر مین طلاق نہین دی ہین تو درست ہی اگرچہ عورت سے ناراض ہو مسئلہ
اگر عورت سے کہا کہ مین نے تیرے ساتھ رجوع کیا یعنی طلاق سے مین پھر گیا یا اوسکی
روبرو کہی مین نے اپنی عورت سے رجوع کیا یا اوس عورت کے بوسہ دی یا
اوسکی ساتھ مساس کری یا شہوت سے اوسکی شرمگاہ کے اندر دیکھی یا اوس سے
صحبت کری تو رجعت ہوگئی مسئلہ رجعت کیواسطے دو گواہ کرلینا مستحب ہی مسئلہ

اگر عدت کے ایام گذرنے کے بعد کہا کہ مین نے رجوع کیا تہا عدت مین اور
عورت نے اوسکو سچا بتایا تو رجعت ثابت ہوگئی اور اگر عورت نے اوسکو جہوٹا بتایا
تو رجعت جایز نہین مسئلہ اگر مرد نے عورت سے کہا کہ مین نے رجوع کیا اور عورت نے
کہا کہ میری تو عدت گذر گئی تو رجعت نہین ہوئی مسئلہ اگر باندی کے خاوند نے
عدت کے بعد باندی سے کہا کہ مین نے عدت مین تجہہ سے رجوع کیا تہا اور باندی کا
میان اوسکو سچا بتاتا ہی اور وہ باندی اوسکو جہوٹا بتاتی ہے یا باندی کہتی ہی
کہ میری عدت گذر گئی اور خاوند اور میان کہتی ہین کہ نہین گذری تو اوس باندی
ہی کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر معتدہ عورت اخیر حیض سے دس روز بعد پاک ہوئی
تو اوسکی عدت گذر گئی اور خاوند کو رجوع کا اختیار نرہا اگرچہ ابھی نہائی نہو اور
اگر دس دن سے کم مین پاک ہوئی تو جب نہالے یا ایک نماز کا وقت گذر جاوے یا
تیمم کرے اور نماز پڑہ لے تب عدت گذر جاوے اور خاوند کو رجوع کا اختیار نرہے
مسئلہ اگر تیسرے حیض سے دس دن سے کم مین پاک ہوئی اور نہائی سوا ایک عضو
سے کم بدن سوکہا رہگیا تو عدت گذر گئی اور اگر ایک عضو یا زیادہ سوکہا رہا تو
عدت ابھی نہین گذری مسئلہ اگر حاملہ عورت کو یا جنی ہوئی عورت کو طلاق دی اور
خاوند کہتا ہی کہ مین نے اس سے صحبت نہین کی ہے تو رجوع کرنیکا اختیار ہے
اور اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور کہتا ہی کہ مین نے صحبت نہین کی بعد
اسکے طلاق دی تو رجوع کرنیکا اختیار نہین اور اگر اس انکار کے بعد اوس

عورت سے رجوع کیا پہر وہ اولاد جنی دو برس سے کم مین تو یہہ رجعت درست ہے
مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ اگر تو جنے تو تجکو طلاق ہے پہر وہ اولاد جنی بعد اسکے
اور حمل سے اور اولاد جنی تو یہہ رجعت ہوئی مسئلہ اگر یونکہا کہ جس بار تو جنے
تو تجکو طلاق ہے پہر وہ تین حمل جنی تو دوسری اور تیسری بار کا جننا رجعت ہے
مسئلہ رجعی طلاق والی عورتکو چاہیئے کہ اپنا سنگہار کیا کرے مسئلہ
رجعی طلاق دیکر خاوند نے پوچہے اکیلی اوس عورت پاس جایا کرے تو مستحب ہے
اور سفر کو بھی اوس عورتکو اپنے ساتھہ نہ لیجاوے مسئلہ رجعی طلاق والی عورت
سے صحبت کرنا حلال ہے حرام نہین مسئلہ اگر ایک طلاق یا نہ یا دو طلاق
یا نہ دین تو عدت کے اندر نکاح کر لینے کا اوس خاوند کو اس عورت سے
اختیار ہے اور اگر تین طلاقین دی تہین اور وہ عورت حرہ تھی یا دو طلاقین
دی تہین اور وہ عورت باندی تہی تو اوس عورت سے اوس خاوند کو نکاح
درست نہین ہان جب وہ عورت اور خاوند سے اگر وہ دوسرا خاوند مرا یا نے
صحیح نکاح کرے اور صحبت کرے اور طلاق دے اور عدت بھی گذر جاوے تو البتہ
اوس پہلے خاوند کو درست ہے کہ اوس عورت سے نکاح کرے مسئلہ اگر باندی
کے خاوند نے دو طلاقین دین پہر عدت کے بعد اوسکے میان نے اوس
سے صحبت کی تو اب اس صحبت سے وہ باندی پہلے خاوند کے لئے حلال
نہین ہوگئی مسئلہ اگر طلاق دی ہوئی عورت سے کوی نکاح کرے اس شرط

کہ پہلے خاوند کے لئے وہ عورت حلال ہو جاوے اگرچہ یہہ نکاح مکروہ ہی کہ جب یہہ
دوسرا خاوند طلاق دیدے اور عدت گذر جاوے اور پہلا خاوند اوس سے نکاح
کرلے تو حلال ہی **مسئلہ** جب طلاق دی ہوئی عورت دوسرے خاوند سے نکاح
کرے اور وہ خاوند اوسکو طلاق دے اور پھر عدت کے بعد پہلا خاوند اوس
سے نکاح کرے تو پہلا خاوند پھر تین طلاق کا مالک ہو جاتا ہی **مسئلہ** اگر تین
طلاق دی ہوئی عورت یہہ بات کہے کہ عدت گذر نیکے بعد مین نے دوسرا خاوند
کیا کہ اوسنے مجھہ سے صحبت کرکے مجکو طلاق دی اور اوسکی بھی عدت گذر گئی اگر
اوس عدت مین اسقدر گنجایش ہو مثلاً تین مہینے اور پانچ روز سے کم مدت نگذری تو
پہلے خاوند کو اگر اوس عورت کے سچ کہنے کا ظن غالب ہو تو اختیار ہے کہ
اوسکو سچی بنا دے **باب الایلاء** یعنی ایلاء کا بیان چار مہینے یا زیادہ عرصہ
تک اپنی جورو سے صحبت نکرنے پر خدا کی قسم کہانیکو ایلاء کہتے ہین جسنے اپنی جورو
سے کہا کہ قسم خدا کی مین تجھہ سے صحبت نکرونگا چار مہینے تک یا یون کہا کہ
قسم خدا کی مین تجھہ سے صحبت نکرونگا تو یہہ ایلاء ہوا پھر اگر چار مہینے کے اندر
اوس سے صحبت کی تو قسم توڑنیکا کفارہ دے اور ایلاء جاتا رہا اور اگر چار مہینے کی
قسم کہائی تھی اور چار مہینے گذر گئے اور صحبت نکی تو قسم اتر گئی اور جورو نکاح سے
جاتی رہی اور اگر ہمیشہ کی قسم کہائی تو قسم باقی رہی پھر اگر دوسری مرتبہ اوس
سے نکاح کیا اور چار مہینے کے اندر اوس سے صحبت کی تو قسم کا کفارہ دے اور

اگر چار مہینے کے اندر صحبت نکی تو دوسری طلاق اوسپر ہوگئی اور وہ نکاح میں
جاتی رہی پھر اگر تیسری بار اوس سی نکاح کیا اور چار مہینے مین اوس سی صحبت
کی تو قسم کا کفارہ دے اور نہین تو تیسری طلاق اوسپر پڑگئی اور اگر اوس عورت نے
اور خاوند کر لیا اور اوسنے طلاق دی پھر پہلے خاوند نے اوس سی نکاح کیا تو
چار مہینے تک صحبت نکرنے سی اوسپر طلاق نہ پڑیگی ہان اگر صحبت کی تو قسم کا کفارہ
دے اسلئے کہ قسم تو ہمیشہ کو کہائی تھی مسئلہ اگر چار مہینے سے کم کی قسم کہائی
تو ایلا نہین مسئلہ اگر یون قسم کہائی کہ قسم خدا کی مین تجھ سی صحبت نکرونگا ان
دو مہینے تک اور دو مہینے تک اس دو مہینے کے بعد تو یہہ ایلا ہے اور اگر ایک
دن یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجھ سی دو مہینے تک صحبت نکرونگا پھر ایکدن بیچ
مین دیکر تیسرے دن کہا کہ قسم خدا کی مین تجھ سی دو مہینے تک صحبت نکرونگا ان
دو مہینے کے بعد تو یہہ ایلا نہوا مسئلہ اگر یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجھ سی
ایک برس تک صحبت نکرونگا سوا ایک روز کی تو یہہ ایلا نہین مسئلہ اگر زید کی
جورو مکہ مین ہے اور زید نے بصرہ مین کہا کہ قسم خدا کی مین مکہ مین نجاؤنگا
تو یہہ ایلا نہین مسئلہ اگر اپنی جورو سی کہا کہ اگر تجھ سی مین صحبت کرون تو میری
تو مہج ہوئی یا کہا کہ روزہ ہودے یا کہا کہ صدقہ ہودے یا کہا کہ میرا غلام
آزاد ہودے یا کہا کہ تجھپر طلاق ہودے تو یہہ ایلا ہے مسئلہ اگر رجعی طلاق
کی عدت مین جورو ہوا اور اوس سی کہی کہ قسم خدا کی مین تجھ سی چار مہینے تک

صحبت نکرونگا تو یہہ ایلا ہے اور اگر بائنہ طلاق کی عدت والی سی کہا یا اجنبی
عورت سی کہا تو ایلا نہین مسئلہ باندی کے ساتھہ ایلا کی مدت دو مہینے ہین
مسئلہ اگر خاوند نے ایلا کیا اور ایلا سی رجوع کرنا چاہی اور خاوند یا عورت
بیمار ہی یا عورت کو رتق ہی یا کوئی کمسر ہے یا خاوند اور عورت اتنی دور ہین کہ
چار مہینے کے اندر نہین مل سکتی تو وہ خاوند یون کہی کہ مین نے اوسعورت سے
رجوع کیا اور اگر چار مہینے کی مدت مین اوس سی صحبت کرسکتا ہو تو صحبت کرکے
تب رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر خاوند نے جورو سی کہا کہ تو مجھپر حرام ہے اور
اپنی اوپر حرام کرنیکی نیت سی کہا یا نے نیت کہا تو یہہ ایلا ہوا اور اگر ظہار کی
نیت سی کہا تو ظہار ہوا اور اگر جھوٹ کہا تو جھوٹ ہی اور اگر طلاق کی نیت سی کہا
تو طلاق بائنہ ہوئی اور اگر تین طلاقون کی نیت سی کہا تو تین طلاقین ہوئین مسئلہ
فتاوی مین لکھا ہی کہ اگر اپنی عورت سی کہا کہ تو مجھپر حرام ہی اور حرام اوسکی دانست
مین طلاق ہی لیکن اس کہنی سی اوسنے طلاق کی نیت کی نہی تو یہی طلاق ہوگئی
عرف کی رو سی یہہ کہنا نیت ہی ٹھہرائی **باب الخلع** یعنی جورو سی کچھہ لیکر
اوسکو طلاق دینا یا ویسی ہی اوسکو چھوڑ دینا مسئلہ نکاح سی علیحدہ ہوجانے
کو خلع کہتے ہین مسئلہ خلع کرنے سی عورت پر طلاق بائن پڑتی ہے مسئلہ
اگر خاوند نے مال لینے پر طلاق دی اور عورت نے مال دینا قبول کیا تو بائن
طلاق ہوئی اور عورت کے ذمہ وہ مال دینا آویگا مسئلہ اگر عورت نے خاوند

کا کچھہ قصور نہین کیا تو خاوند کو اوس سے مال لیکر طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر وہ عورت
خاوند کے کہنے مین نہین ہے تو طلاق کے بدلے اوس سے کچھہ لینا مکروہ بھی
نہین **مسئلہ** جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہی چیز خلع کا بدل بھی ہو سکتی ہے
مسئلہ اگر شراب یا سور یا مردار جانور کے بدلے خلع کیا یا طلاق دی تو بدل
دینا یعنی شراب یا سور یا مردار دینا نہ آویگا اور خلع کیصورت مین بائن طلاق پڑیگی
اور ایسی صورت طلاق کی صورت مین رجعی طلاق پڑیگی **مسئلہ** اگر جورو نے کہا کہ بدلہ پر
جو میرے ہات مین ہی اسپر مجھہ سے خلع کر اور اوسکے ہاتھہ مین کچھہ تھا اور خاوند
نے خلع کیا تو کچھہ دینا نہ آویگا اور اگر عورت نے یونکہا تھا کہ جو مال میرے ہاتھہ مین
ہے یا جو روپیہ میرے ہاتھہ مین ہین اسپر مجھہ سے خلع کر اور اوسنے کیا اور اوسکے
ہاتھہ مین کچھہ نہ تھا تو خاوند اوس سے مہر بہیر لے یا تین روپیہ لیلے **مسئلہ** اگر
بھاگے ہوئے غلام پر خلع کیا اس شرط پر کہ وہ عورت اوس غلام کی ضمان سے
بری ہے تو وہ عورت اوس غلام کی ضمان سے بری نہوگی عورت پر لازم ہوگا
کہ وہ غلام خاوند کے حوالے کردے یا قیمت اوسکی دے **مسئلہ** اگر عورت نے
کہا کہ ہزار روپیہ مین مجکو تین طلاقین دے سو خاوند نے ایک طلاق دی تو ہزار
روپیہ کی تہائی روپیے عورت پر دینا آوینگے اور وہ عورت بائنہ ہوگئی اور اگر یونکہا
تھا کہ ہزار روپیہ پر مجکو تین طلاقین دے سو خاوند نے ایک طلاق دی تو رجعی طلاق
صفت ہوگئی **مسئلہ** اگر جورو سے کہا کہ تو اپنی آپ کو تین طلاق دے لی ہزار روپیہ

مین یا ہزار روپیہ پر سو اوسنے ایک طلاق دی تو کوئی طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر
جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے ہزار روپے مین یا ہزار روپے پر اور اوسنے
قبول کئی تو ہزار روپیہ اوسعورت کے ذمہ پر ہوئی اور وہ عورت بائنہ ہوگئی مسئلہ
اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی اور تجھپر ہزار روپیہ ہین تو منفت طلاق ہوگئی اور اگر
غلام سے کہا کہ تو آزاد ہی اور تجھپر ہزار روپیہ ہین تو وہ منفت آزاد ہوگیا مسئلہ
خلع مین خیار کی شرط اگر عورت کیطرف سے ہو تو درست ہی اور خاوند کیطرف سے درست
نہین مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ کل مین نے تجکو ہزار روپیہ پر طلاق دی سو تو نے
نہانی اور عورت نے کہا مین نے تو قبول کی تھی تو خاوند کی بات کو سچا بنا دینگی
مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ کل مین نے بھہ غلام تیری ہاتھہ سو روپے کو
بیچا تہا سو تو نے قبول نکیا تہا اور عمر نے کہا کہ مین نے قبول کیا تہا تو یہان عمر
کو سچا بنا دینگی مسئلہ اگر خلع کیا یا مبارات کی یعنی ہر ایک نے دوسرے کو اپنی حق سے
بری کر دیا تو بالکل حقوق جورو کی خاوند کے ذمہ سے اور خاوند کے حق جورو کے
ذمہ سے جو نکاح کے سبب سے علاقہ رکہتے ہین جاتے رہے حتی کہ اگر عورت نے خاوند
سے کچھہ مال پر خلع کیا یا مبارات کی تو وہی مال خاوند اوس عورت سے پاویگا اور
ایک کو دوسرے پر کچھہ دعوی مہر وغیرہ کی بابت نرہیگا خواہ مہر مقبوض ہو خواہ
غیر مقبوض ہوا اور یہہ خلع اور مبارات صحبت سے پہلے ہو یا بعد مسئلہ اگر نابالغ
لڑکی کے باپ نے اوسی لڑکی کے مال سے اوسکے خاوند کے ساتھہ خلع کیا

تو طلاق اوس لڑکی پر ہو جاوے گی اور مال اوسکا دینا نہ آوے گا اور یہہ خلع جائز
نہین اور اگر باپ نے نابالغ لڑکی کے خاوند سے ہزار روپے پر خلع کیا اور خود وہ باپ
اُن روپیون کا ضامن ہوا تو اوس لڑکی پر طلاق ہو گئی اور وہ ہزار روپے اوسکے
باپ کے ذمہ پر دینا آوے گا **باب الظہار** یعنی ظہار کے مسئلے جس عورت سے
کبھی نکاح کرنا درست نہین اوس عورت سے اپنی جورو کو مشابہ بتلانیکو ظہار کہتے
ہین **مسئلہ** اگر اپنی جورو سے کہا کہ تو میرے اوپر ایسی ہے جیسی میری ماں کی
پیٹھ تو جب تک کفارہ نہ دے تب تک اوس جورو سے صحبت کرنا یا مساس کرنا یا بوسہ
لینا حرام ہے پھر اگر کفارہ دینے سے پہلے اوس عورت سے خاوند نے صحبت کی تو فقط
استغفار کرنے مسئلہ ظہار والی عورت کے ساتھ صحبت کا قصد کرنے سے
کفارہ واجب ہوتا ہے **مسئلہ** ظہار مین پیٹ اور ران اور شرمگاہ کا پیٹھ کا سا
حکم ہے اور بہن اور پھوپھی اور مان دودھ کی اوسکی مان برابر ہے **مسئلہ**
اگر جورو سے یون کہا کہ تیرا سر یا یون کہا کہ تیری فرج یا کہا تیرا منہ یا کہا تیری
گردن یا کہا تیرا آدھا بدن یا کہا تیرا انتہائی بدن کہ میری اوپر ایسا ہے جیسی میری
مان کی پیٹھ تو ویسا ہے جیسی یون کہا کہ تو مجھپر ایسی ہے جیسی میری مان کی پیٹھ
مسئلہ اگر جورو سے یون کہا کہ تو مجھپر ایسی ہے جیسی میری مان اور نیت ظہار
کی ہے تو ظہار ہوا اور اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہے اور اگر مراد اوسکی
یہہ تھی کہ تیری عزت اور بزرگی مجھپر ایسی ہے جیسی میری مان کی تو بھی بات ہے

اور جو کچھ نیت نہ تھی تو لغو ہے **مسئلہ** اگر یونکہا کہ تو مجھپر حرام ہی جیسی میری
ماں اور نیت ظہار کی تھی تو ظہار ہوا اور اگر نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہوئی اور اگر کچھ نیت
نتھی تو ظہار ہوا اور اگر یونکہا تھا کہ تو مجھپر حرام ہی جیسی میری ماں کی پیٹھ تو یہہ ظہار ہی نیت طلاق کی
ہو یا بلا کی **مسئلہ** ظہار وہی ہوتا ہے جو منکوحہ جورو سے ہو پھر اگر ایکعورت
سے بلا اجازت اوسکی پھر اوس سے ظہار کیا بعد اوسکی اوس عورت نے نکاح
کی اجازت دی تو وہ ظہار باطل ہو گیا **مسئلہ** اگر دو یا تین یا چار جورو ون
سے کہا کہ تم مجھپر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پیٹھ تو اُن سب سے ظہار ہوا اور ہر ایک
کی بابت کفارہ دے **مسئلہ** کفارہ ظہار کا یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے
گر اندھا اور جسکی دونون ہاتھہ کٹی ہون یا دونون انگوٹھی کٹی ہون یا دونون
پانون کٹی ہون اور دیوانہ اور مدبر اور ام ولد اور مکاتب جسنے کچھہ مال ادا کیا
ہو ادا کرنا کفارہ کی بابت درست نہین اور جس مکاتب نے کچھہ مال ادا نہین کیا
اوسکو آزاد کرنا جائز ہے **مسئلہ** اگر اپنی رشتہ دار غلام کو اس نیت سے کہ کفارہ
کی بابت آزاد ہو جاوے مول لیا تو درست ہے **مسئلہ** اگر اپنا غلام آدھا آزاد
کیا کفارہ کی نیت سے بعد اسکی باقی آدھا بھی کفارہ کی نیت سے آزاد کر دیا تو درست
ہے **مسئلہ** اگر مشترک غلام آدھا آزاد کیا اور باقی کا ضمان دیا تو جائز نہین
مسئلہ اگر کفارہ کی بابت آدھا غلام آزاد کیا پھر اوس ظہار والی عورت سے
صحبت کی پھر باقی وہ غلام آزاد کیا تو درست نہین **مسئلہ** ایک بردہ آزاد

نہین کرسکتا ہی تو لگاتار دو مہینے روزے رکھے اس دو مہینے مین رمضان کا مہینا
اور عید الفطر اور عید الضحے کا دن اور تین دن تشریق کے نہون پھر اگر ان دو مہینون
مین اوس مرد نے اوس ظہار والی عورت سے صحبت کی رات مین قصد آیا دن مین
بھولے سے یا کوئی روزہ توڑ ڈالا تو بھی دو مہینے کے روزے تمام کرے
مسئلہ اگر غلام نے ظہار کیا تو غلام پر روزے ہی رکھنا آویگا پھر اگر میان اوسکی
طرف سے بردہ آزاد کرے یا مسکینونکو کہانا کہلا دے تو کفارہ ادا نہین ہوتا مسئلہ
اگر روزے نرکھہ سکے تو ساٹھہ فقیرونکو کہانا دیوے ہر ایک کو صدقہ فطر کی قدر یا
اسقدر کہانیکے دام دیوے مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ تو میری ظہار
کی کفارے کی بابت مسکینونکو کہانا کہلا یو سو عمر نے کہلا دیا تو درست ہے
مسئلہ کفارون اور فدیون اور روزون کے کفارے مین جائز ہے کہ
مسکینونکے روبرو کہانا رکھکر اونکو کہدے کہ کہا لو اور صدقہ فطر اور عشر مین
یون جائز نہین اور شرط اسمین یہہ ہی کہ دو صبحونکو یا دو شامونکو یا ایک صبح
یا ایک شام کو پیٹ بھر کہلا دے مسئلہ اگر ایک فقیر کو دو مہینے تک کہانا دیا
تو کفارہ ظہار کا درست ہوگیا اور اگر ایک ہی دن ایک فقیر کو ساٹھہ فقیرون
کا کہانا دے دیا تو کفارہ ادا نہین ہوا اور کفارہ کی بابت ایک فقیر کو ایکہی
روز کا کہانا دینا جائز ہے مسئلہ اگر فقیرونکو کہانا کہلانیکی حالت مین
خاوند نے اوس ظہار والی جورو سے صحبت کی تو دوبارہ کہانا دینا کافی ہے

سر لیے اور ساٹھ کو کھلانا ضرور نہین مسئلہ اگر دو ظہار ونکی کفارہ کی بابت
ساٹھ فقیرونکو ایک ایک صاع گیہون دئی تو نیہہ ایک ظہار کا کفارہ ادا کیا
مسئلہ اگر ایک رمضان کے روزے کے توڑنے کی کفارہ کی بابت اور
ایک ظہار دو کفارونکی بابت ساٹھہ فقیرونکو ایک ایک صاع گیہون دئی یا دو
ظہارونکی کفارہی کی بابت دو غلام آزاد کئی اور ہر ایک غلام ہر ایک کفارہ کی بابت
معین نکیا تو دونون کفارہی جائز ہوگئی اور ایسی اگر دو ظہارونکی کفارہی کی بابت
چار مہینے روزے رکھے یا ایکسو بیس فقیرونکو کھانا دیا تو جائز ہے اور اگر دو ظہارون
کی بابت ایک غلام آزاد کیا یا دو مہینے کے روزے رکھے تو جس ظہار کے کفارہی
کی بابت معین کردی اوسیکا کفارہ ادا ہوا مسئلہ اگر ظہار کے کفارہ اور قتل
کے کفارہ کی بابت ایک غلام آزاد کیا تو کسی کفارہ کی بابت نہوا باب اللعان
لعان کہتے ہین گواہیونکو جو گواہیان قسم سے مضبوط کیجاوین اور لعنت کا لفظ
اوسمین شامل ہو سو یہہ لعان مرد کے حق مین بجای حد قذف ہی اور عورت کے
حق مین بجای حد زنا کے ہی مسئلہ اگر جورو خاوند دونون ایسی ہین کہ اونکی
گواہی مانی جاوی اور جورو ایسی عورت ہی جسکے گالی دینیوالے پر حد جاری ہوتی
ہے پہر ایسی خاوند نے ایسی جورو کو مان کی گالی دی یا اوس جورو سے جو لڑکا
پیدا ہوا تھا اوسکو کہا کہ یہہ لڑکا مجھہ سے پیدا نہین ہی اور عورت نے خاوند
پر اس گالی دینیکا دعوی کیا تو لعان کرنا واجب ہوگا پہر اگر خاوند نے لعان

کرنے سے انکار کیا تو اوسکو قید کیا جاوے تا کہ لعان کرے یا اپنے آپکو جھوٹا
بتاوے پھر جب اپنے آپکو جھوٹا بتاوے تو اوسپر قذف کی حد جاری کیجاوے اور اگر خاوند نے لعان
کیا تو جورو پر بھی لعان کرنا واجب ہوا اور اگر عورت نے لعان کرنیسے انکار کیا تو قید کیجاوے
تا کہ لعان کرے یا خاوند کو سچا بتاوے پھر اگر خاوند ایسا شخص ہے کہ اوسکی
گواہی نہ مانی جاوے یعنی غلام ہے یا کافر ہے یا محدود فی القذف تو اس خاوند
پر قذف کی حد جاری کرینگے اور اگر خاوند ایسا ہے جسکی گواہی مانی جاوے مگر عورت
ایسی ہے جسکو گالی دینے والے پر حد جاری نہیں ہوتی یعنی باندی ہے یا نابالغ
ہے یا دیوانی ہے یا زانیہ ہے تو خاوند پر قذف کی حد اور لعان واجب نہیں مسئلہ
لعان کرنیکا طریق قرآن شریف میں بیان ہے کہ پہلے خاوند قاضی کے سامنے
چار بار یوں کہے کہ خدا کا نام لیکر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں اس بات
میں جو میں نے اس اپنی جورو کو زنا کی گالی دی اور پانچوین مرتبہ یوں کہے کہ لعنت
خدا کی خاوند پر اگر خاوند جھوٹا ہے اس بات میں جو اپنی جورو کو زنا کی گالی دی ہے اور
ہر بار جورو کیطرف اشارہ کرے بعد اسکی جورو چار بار کہے کہ خدا کا نام لیکر میں گواہی
دیتی ہوں اس بات پر کہ خاوند جھوٹا ہے اس بات میں جو مجکو اوسنے زنا کی گالی دی
اور پانچوین دفعہ یوں کہے کہ غضب خدا کا ہو مجھپر اگر خاوند سچا ہو اس بات میں
جو مجکو زنا کی گالی دی ہے پھر جب اسطرح پر دونوں شخص لعان کرین تو حاکم کی
حکم سے اُن دونو کا نکاح جاتا رہے اور عورت پر ایک طلاق بائن پڑے پھر انمیں

آپسمین کبھی نکاح نہوسکیگا مسئلہ اگر خاوند نے جورو کو یون گالی دی کہ
یہہ بیٹا مجھہ سے نہین ہی اور دونونمین لعان ہوا تو قاضی اُس بیٹے کو مان کی
طرف نسبت کریگا اور باپ سے اوسکا نسب لگا دیگا مسئلہ اگر لعان کے بعد
خاوند نے کہا کہ مین نے جھوٹ کہا تھا تو خاوند پر قذف کی حد جاری کرین اور
اوسکو اختیار ہی کہ پھر اوس عورت سے چاہی تو نکاح کرے مسئلہ اگر زید نے
غیر عورت کو زنا کی گالی دی اور زید پر گالی کی حد جاری ہو یا عورت نے زنا کیا اور
اوسپر حد جاری ہوئی تو زید کو اختیار ہی چاہی تو اوس عورت سے نکاح کرلے
مسئلہ اگر گونگے خاوند نے اپنی جورو کو زنا کی گالی دی تو لعان نہین ہوسکتی
مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ یہہ حمل مجھہ سے نہین تو لعان جائز نہین اور اگر
یونکہا کہ تو نے زنا کیا اور یہہ حمل تجکو زنا سے ہی تو لعان ہوسکتی ہے مگر قاضی یہہ
حکم کریگا کہ یہہ حمل اس خاوند سے نہین ہی مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو
کے لڑکے کا پیدا ہونا سُنا اور اوسوقت کہا کہ یہہ مجھہ سے نہین ہی یا ایسا
اسباب جو جنسی مین درکار ہوتا ہی خریدتے وقت کہا کہ یہہ لڑکا مجھہ سے نہین ہی
تو وہ لڑکا اوس باپ کا ثابت نہوگا اور اگر بعد اسکے باپ نے انکار کیا کہ یہہ
لڑکا مجھہ سے نہین ہی تو یہہ انکار اوسکا درست نہین مگر لعان دونون صورت
مین واجب ہی مسئلہ اگر دو لڑکے جوڑیا پیدا ہوئے اور خاوند نے پہلا لڑکا
اپنا نہ بتلایا اور دوسرا اپنا بتایا تو خاوند پر گالی کی حد واجب ہوگی اور اگر

پہلا لڑکا اپنا بتایا اور دوسرے نے انکار کیا تو لعان کرنا آویگا اور دونو صورتونمیں
وہ دونون لڑکے اوسی باپ کے ٹھہرینگے **باب العنین** یعنی نامرد کا بیان
مسئلہ عنی اوسکو کہتے ہین جو عورت سے صحبت نکر سکے یا وہ جو کواری عورت سے
صحبت نکر سکے اور مرد پاس رہی ہوئی عورت سے کر سکے **مسئلہ** اگر عورت نے
خاوند ایسا پایا کہ اوسکا عضو تناسل بالکل نہین ہے تو قاضی اوسیوقت دونو
کا نکاح توڑ دے یعنی جورو خاوند کو علیحدہ علیحدہ کر دے سو وہ عورت بائنہ ہو جائیگی
مسئلہ اگر عورت نے خاوند ایسا پایا کہ اوسکی خصی نکال لی ہین یا ایسا پایا
کہ وہ عنی ہے تو قاضی اوس خاوند کو ایک برس کی مہلت دے پھر اگر اس برس مین اوس
جورو سے صحبت کی تو بہتر اور اگر نکی اور عورت درخواست کرے تو قاضی بعد برس
کے اون دونو کو علیحدہ علیحدہ کر دے سو وہ عورت بائنہ ہو جائیگی **مسئلہ**
خاوند کہتا ہے کہ مین نے صحبت کی ہے اور عورت کہتی ہے کہ نہین کی تو اور عورتون کو
دکھلا دین اور وہ عورتین کہین کہ یہہ عورت کنواری ہے تو جورو کو اختیار ہے
چاہے تو ایسے خاوند کو اختیار کرے رہے اور چاہے قاضی سے درخواست کرے کہ
وہ عورت کنواری تھی اور کہتی ہے کہ خاوند نے مجھہ سے صحبت نکی اور خاوند کہتا
ہے کہ مین نے صحبت کی ہے تو خاوند کو قسم دینگے پھر جو وہ قسم کہا دے تو اوسکو سچا
بتا دینگے **مسئلہ** اگر عورت نے عنی خاوند کو اختیار کر لیا تو پھر اوسکو اختیار
نہین رہتا کہ قاضی سے علیحدہ کر دینے کی درخواست کرے **مسئلہ** اگر عورت

خاوند کو کچھ اور عارضہ ہوا جیسے قرن یا رتق یا کورہ یا برص یا دیوانپن تو
اختیار نکاح کے رد کرنیکا نہین **باب العدۃ** یعنی عدت کا بیان **مسئلہ**
عورتکو انتظار کرنا جو لازم ہوتا ہی اوسکو عدت کہتی ہین **مسئلہ** حرہ عورتکو اگر
خاوند نے طلاق دی یا اور کسی سبب سی نکاح اوسکا فسخ ہوا اور اوس عورتکو
حیض آیا کرتا ہی تو اوسکی لئی تین حیض تک عدت ہی یعنی تین حیض تک وہ بیٹھی رہی
بعد تین حیض کے چاہی تو اور خاوند کرلے اور اگر اوسکو نہین آیا کرتا ہے تو
اوسکی لئی تین مہینے عدت ہین اور اگر خاوند مرجاوی تو حرہ جورو کی عدت کے چار
مہینے اور دس دن ہین اور باندی کے لئی دو حیض یا ڈیڑہ مہینا عدت کا ہے
طلاق اور فسخ کیصورت مین اور دو مہینے اور پانچروز ہین خاوند کے مرجانیکی صورت
مین **مسئلہ** اگر حاملہ عورت کی خاوند نے طلاق دی یا نکاح فسخ ہوا یا خاوند
مرگیا تو اوسکی عدت یہی ہے کہ جنے تب عدت پوری ہو **مسئلہ** اگر موت
کی بیماری مین خاوند نے جورو کو طلاق دی اور عدت کے ایام مین وہ خاوند
مرگیا تو اوسکی لئی چار مہینے اور دس دن عدت ہین اگر اوس عرصہ مین تین حیض
ہوجاوین اور اگر اسعرصہ مین تین حیض نہ ہوئی تو جب تک تین حیض گذرین تب تک اوسکی
عدت ہی **مسئلہ** اگر باندی رجعی طلاق کی عدت مین آزاد ہوئی تو اوسکی لئے
تین حیض گذرنا عدت ہین اور اگر بائن طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدت مین
آزاد ہوئی تو وہی باندی کی عدت پوری کریگی **مسئلہ** اگر عورت کا حیض بند

ہوگیا تھا سو وہ عدت کا شمار مہینون سے کرتی تھی پھر اوسکی عدت مین خون
جاری ہوا تو اب وہ اپنی عدت کے حساب سے شمار کریگی مسئلہ نکاح فاسد اور
حلال کے شبہہ سے جس عورت سے صحبت کی اوسکی عدت علیحدہ ہوجانے اور
خاوند کے مرجانے کیصورتمین تین حیض ہین اور ام ولد کی عدت آزاد ہونے
اور میان کے مرنیکی صورتمین بھی تین حیض ہین مسئلہ جس عورتکا خاوند
نابالغ تھا اور وہ عورت حاملہ ہوئی اور خاوند مرگیا تو اوسکی عدت حمل کا
جنا ہے اور اگر وہ عورت خاوند کے مرنیکے بعد حاملہ ہوئی تو اوسکی عدت چار
چار مہینے اور دس دن ہین اور وہ حمل دونو صورتمین اوس خاوند کا ٹھہریگا
مسئلہ اگر عورتکو حیض کی حالتمین طلاق دی تو وہ حیض عدت مین شمار نہوگا
مسئلہ اگر عدت والی عورت کے ساتھہ شبہہ سے صحبت کی تو اوسپر دو عدتین
چاہئین اور اس صحبت کے بعد جو حیض ہو تو وہ حیض عدت مین شمار نہوگا اور
جب پہلی عدت تمام ہوجاوی تب دوسری عدت شمار کرینگی مسئلہ عدت شروع ہوگی موت کی
صورتمین خاوند کے مرنیکے بعد اور طلاق کیصورتمین طلاق کے بعد اور نکاح
فاسد کیصورتمین علیحدہ ہوجانیکے بعد یا جب خاوند اوس سے صحبت چھوڑنیکا قصد
کریگی مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ میری عدت پوری ہوگئی اور خاوند نے
کہا کہ جھوٹ ہے ابھی پوری نہین ہوئی تو عورت اگر قسم سے کہے تو اوسکی کہنے کا
اعتبار ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی عدت مین بیٹھی ہوئی جورو سے پھر نکاح

کیا اور صحبت کرنے سے پہلے اوسکو طلاق دی تو کل مہر اور نئی سری سے
عدت لازم ہوگی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورتکو طلاق دی تو عدت واجب
نہین ہے فصل مسلمان بالغہ عورتکا خاوند جب مرجاوے یا طلاق بائنہ دیوے
تو وہ عورت عدت کے دنونمین اپنا سنگھار نکرے اور خوشبو اور سرمہ اور
تیل اور مہندی نلگاوے اور کسمبی اور زعفرانی کپڑا نہ پہنے ہان اگر عذر ہو تو
مضائقہ نہین مثلاً آنکھہ مین بیماری ہو تو سرمہ لگانا عدت مین جائز ہے
و علی ہذا القیاس اور میان نے اگر اپنی سہیلی کو آزاد کردیا تو وہ سہیلی اور وہ
عورت جسکا نکاح فاسد تھا یہہ کام نچھوڑین مسئلہ عدت کی حالتمین بیٹھی ہوئی
عورت سے منگنی کرنا درست نہین ہان اشارہ کنایہ سے اوس سے پیغام نکاح کا
کرنا درست ہے مثلاً اس سے یونکہا کہ تو اچھی عورت ہے اور امید ہے کہ اللہ مجکو
ایک اچھی عورت ملاویگا مسئلہ طلاق کی عدت مین جو عورت بیٹھی ہو وہ اپنے
رہنے کے گھر سے باہر نہ نکلے اور جو عورت موت کی عدت مین ہو وہ اگر دنکو یا تہوڑی
رات کو نکلے تو مضائقہ نہین مگر پہر رات ہی کو پہر آوے اور اوسی مکانمین رہے اور
طلاق اور موت کی عدت والی عورتین اوسی گہر مین عدت کے دن گذارین جس
گہر مین اُنپر عدت واجب ہوئی الا یہہ کہ کوئی رہان سے نکالدے یا وہ مکان گر
پڑے تو اور مکانمین گذارین مسئلہ اگر عورت اپنے خاوند کے ساتھہ سفر مین
ہے اور خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی یا خاوند مرگیا ایسے مقام پر کہ

وہان سی اسکا شہر تین دن سی کم کی راہ پر ہی تو اپنی شہر کو لوٹ آوی اور اگر
تین دن کی راہ ہی تو اختیار ہے خواہ اپنے شہر کو لوٹ آوے اور خواہ جہانکو
جاتی تھی وہین کو چلی جاوی ساتھہ ہین اوسکا ولی ہو یا نہو اور اگر کسی شہر
ہین خاوند نے طلاق بائن دی یا خاوند مر گیا تو وہین عدت کے دن گذاری
بعد عدت کے کسی اپنی محرم کے ساتھہ اوس شہر سی نکلی **باب ثبوت النسب**
یعنے نسب کے ثابت ہونے یا نہونیکے **مسئلے مسئلہ** اگر زید نے ایکعورت سے
کہا کہ اگر مین تجہہ سی نکاح کرون تو تجکو طلاق ہی پہر اوس سی نکاح کیا اور نکاح
سے چہہ مہینے بعد اوس عورت کے اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد زید ہی
کی ٹھہریگی اور اوس عورتکو مہر خاوند پر دینا واجب ہوگا **مسئلہ** اگر جبی طلاق
کی عدت مین عورت ہی اور ابھی اقرار عدت گذرنیکا نہین کیا اور اوسکی اولاد
پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند ہی کی ٹھہریگی اگرچہ طلاق سی دو برس سے
زیادہ عرصہ کے بعد جنی پہر طلاق کے دن سی دو برس سی کم مین اگر وہ جنے
تو مراجعت ثابت نہوگی اور نسب ثابت ہوگا اور اگر دو برس سی زیادہ عرصہ کے
بعد جنی تو خاوند کا رجوع کرنا ثابت ہوگا اور بائن طلاق کی عدت والی عورت
کے اولاد ہوئی اور اوسنی عدت کے گذرنیکا اقرار نہین کیا ہی سو اگر دو
برس سی کم مین اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی خاوند کی ٹھہریگی اور اگر دو برس
پر یا دو برس سی زیادہ عرصہ کے بعد جنی تو وہ اولاد اوس خاوند کی ٹھہریگی

ہن اگر خاوند دعوی کرے تو البتہ وہ اولاد اوسکی ٹھہریگی مسئلہ اگر مراہقہ عورت
کے خاوند نے بائن یا رجعی طلاق دی اور نو مہینے سے کم عرصہ مین اوسکی اولاد پیدا
ہوئی تو وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹھہریگی اور اگر نو مہینے پر یا نو مہینے سے زیادہ عرصہ
کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹھہریگی مسئلہ اگر وفات
کی عدت والی عورت نے عدت کے گذرنیکا اقرار کیا اور اقرار سے چھہ مہینے سے
کم مین اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی خاوند کی ٹھہریگی مسئلہ اگر خاوند
کی موت کی عدتین عورت ہی اور اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی اوسی
خاوند کی ٹھہریگی دو برس تک اگر اوس عورت نے عدت کے گذر جانیکا
اقرار نہین کیا مسئلہ اگر بائن طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدت والی عورت
کو اولاد ہوئی اور اوسکا خاوند یا خاوند کے وارث اولاد ہونے سے منکر
ہوئے اور دو برس سے کم مین اولاد ہوئی ہی اور اوس عورت نے عدت کے گذر جانیکا
اقرار نہین کیا ہی اگر دو مرد یا ایکمرد اور دو عورتین اولاد ہونیکی گواہی دین
یا حمل ظاہر ہو دی یا وارث اوسکو سچا بتا دین تو وہ اولاد اوسی خاوند کی
ٹھہریگی مسئلہ اگر زید نے ایکعورت سے نکاح کیا اور چھہ مہینے سے کم مین اوسکے
اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹھہریگی اور اگر چھہ مہینے یا چھہ مہینے
سے زیادہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اوسی خاوند کی ٹھہریگی اگر خاوند غیب
تھا اور اگر خاوند نے پیدا ہونیکا انکار کیا تو ایک عورت کی گواہی سے اولاد

پیدا ہونا ثابت ہوکر نسب ثابت ہوگا اور اگر اولاد پیدا ہونیکے بعد جورو خاوند مین
اختلاف ہوا عورت کہتی ہے کہ چھہ مہینے ہوئے تجکو مجھہ سے نکاح کری ہوئے
اور خاوند چھہ مہینے سے کم بتاتا ہی تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے اور وہ
اولاد اوسی خاوند کی ٹھہریگی مسئلہ خاوند نے جورو سے کہا اگر تو جنے تو
تجھہ پر طلاق ہی پھر ایکعورت نے گواہی دی کہ وہ عورت جنی تو اوسپر طلاق نہین
پڑگئی اور اگر خاوند نے حمل رہنے کا اوسکی اقرار کیا تو نے گواہی کے طلاق
پرگئی مسئلہ زیادہ حمل دو برس تک رہتا ہی اور کم چھہ مہینے تک مسئلہ
اگر زید کی باندی سے عمر نے نکاح کیا پھر اوسکو طلاق دی پھر زید سے وہ باندی
مول لی سو مول لینے سے چھہ مہینے کم مین اوسکی اولاد ہوئی تو وہ عورت عمر ہی کی
ٹھہریگی اور اگر چھہ مہینے پر اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمر کی نہ ٹھہریگی ہان
اگر عمر دعوی کری تو ٹھہریگی مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی سے کہا کہ اگر تیری
پیٹ مین بچہ ہی تو وہ مجھہ سے ہی پھر ایکعورت نے گواہی دی اوس باندی کے
اولاد ہوئی تو وہ باندی زید کی ام ولد ٹھہرگئی مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکے
کو اپنا بیٹا بتایا اور زید مرگیا اور اوس لڑکے کی ماں نے کہا کہ مین زید کی جورو
ہون اور یہہ لڑکا زید کا بیٹا ہی تو وہ عورت اور وہ لڑکا زید کے وارث ہونگے
اور اگر حمزہ ہونا اوسعورت کا معلوم نہین ہے اور زید کے وارث نے اوسکو
کہا کہ میرے باپکی ام ولد ہی تو وہ عورت زید کی میراث نہ پاویگی +

باب الحضانۃ یعنی اولاد کی پرورش کے مسئلے مسئلہ اولاد کی پرورش
کے لئے ماں ہی کے پاس رہی پہر وہ ماں اُس اولاد کی باپ کے نکاح مین
موجود ہو یا نکاح باقی نرہا ہو اور ماں نہو تو نانی کے پاس اور نانی نہو تو دادی
کی پاس اور اگر وہ نہو تو سگی بہن کے پاس اور وہ نہو تو ماں کی بیٹی کے
پاس اور وہ نہو تو سگی خالہ پاس اور وہ نہو تو نانی کی بیٹی پاس اور وہ
نہو تو نانا کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو سگی پھوپھی پاس اور وہ نہو تو دادی
کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو دادا کی بیٹی پاس اور ان عورتون مین اگر کسی عورت
نے ایسے شخص سے نکاح کرلیا اور جو اوس اولاد کا غیر محرم تھا تو اوس
عورت کو وہ اولاد پرورش کے لئے نملیگی پہر جب اونمین وہ نکاح جاتا رہی
تو پہر اوسکو وہ اولاد پرورش کو مل سکتی ہی مسئلہ اگر عورتین نہون تو جو مرد عصبہ
قریب کا ہوگا اوسکو پرورش کا حق پونہچیگا موافق ترتیب مسئلہ ماں
اور نانی کے پاس پرورش کو رکھنا بہتر ہے اگر لڑکا ہو جب تک وہ سات برس
کا ہو جاوی اور اگر لڑکی ہو تو جب تک کپڑون سے ہونے لگی اور ماں اور نانی کے
سوا اگر اور کسیکی پاس ہو تو جب تک لڑکی کو شہوت ہونے لگی مسئلہ باندی
ام ولد کو پرورش کا حق نہین پونہچتا جب تک کہ آزاد نہو جاوین مسئلہ اگر
باپ مسلمان اور ماں ذمیہ ہی تو جب تک وہ اولاد دین کی بات نہ سیکہے
تب تک اوس ماں کے پاس پرورش پاوی مسئلہ اولاد کو اختیار نہین ہی

کر چکے پاس چاہی رہے مسئلہ طلاق پائی ہوئی عورت اولاد اپنے ساتھ سفر
کو نہ لیجاوے مگر ہان اپنے وطن کہ جہان اوسکا نکاح ہوا تھا اگر لیجاوے تو
مضائقہ نہین باب النفقہ جورو کو خوراک و پوشاک دینے کے مسئلے مسئلہ
کہانا اور کپڑا اپنی جورو کو دینا مرد پر واجب ہی پہر اگر مرد تونگر ہے اور جورو
بھی تونگر کی بیٹی یا خود تونگر ہے تو کہانا کپڑا تونگر دنکا سا اور اگر دونون محتاج
ہین تو محتاجونکا سا اور اگر ایک تونگر ہے تو درمیانی طرحکا مسئلہ اگر اپنا مہر
لینے کو لئے عورت اپنے خاوند کو اپنے ساتھ صحبت نکرنے دے تو بھی خاوند پر کہانا
کپڑا دینا آویگا مسئلہ اگر جورو خاوند کی بلا اجازت کہین چلی جاوے یا بلا
سبب صحبت نکرنے دے یا ایسی کمعمر ہو کہ خاوند اوس سے صحبت نکر سکے یا وہ عورت
کسیکے قرض کی بابت قید ہو یا کسی نے اوسکو غصب کر لیا ہو یا خاوند کے سوا
اور کسیکے ساتھ حج کرنیکو گئی ہو یا بیمار ہو یا کبھی خاوند کے گھر رہی ہو تو اوسکو
کہانا کپڑا دینا مرد پر واجب نہین مسئلہ اگر خاوند تونگر ہو تو عورت کیخدمت
کرنیوالیکا بھی کہانا کپڑا دیا کرے مسئلہ اگر خاوند جورو کو روٹی کپڑا نہین
دیسکتا ہی تو اوسکو نکاح سے علیحدہ نکردین بلکہ جورو کو حکم کرین کہ مرد کے اوپر
قرض لیکر کہا دے پہنے مسئلہ اگر پہلے خاوند خوار رہتا اور اب تونگر ہو گیا تو اب تونگرون
کا سا کہانا کپڑا دیا کریگا اگرچہ پہلے اسکو قاضی نے خوارونکا سا کہانا کپڑا دینے کا
حکم کیا تھا مسئلہ اگر کچھ روز دن جورو کو کہانا کپڑا نہ دیا تو اب پہلے دونکا خاوند

سے نہ دلایا جاویگا بان اگر قاضی حکم دی یا جورو یا خاوند آپسمین راضی ہوجاوین تو
اوسقدر البتہ دینا آویگا مسئلہ اگر جورو مرگئی یا خاوند مرگیا تو کہانا کپڑا جاتا رہا
اگرچہ حکم ہوا ہو مسئلہ اگر جورو نے آیندہ کا کہانا کپڑا لے لیا اور خاوند مرگیا
تو وہ اوسعورت سی پھیر نہ لینگے مسئلہ اگر غلام نے میان کی اجازت سے
نکاح کیا تو جورو کے کہانے کپڑے کیلئے وہ غلام بیچا جاویگا مسئلہ اگر باندی
کا نکاح ہوا اور میان نے وہ باندی خاوند کو سونپ دی تو خاوند پر اوسکا
کہانا کپڑا دینا اویگا مسئلہ خاوند پر واجب ہی کہ جورو کے رہنی کو ایک مکان
دی کہ اوسمین خاوند کا یا جورو کا کوئی رشتہ مند نرہتا ہو اور خاوند چاہے تو
جورو کے رشتہ مند وںکو اوس مکانمین نہ آنے دی بان اگر وہ رشتہ دار اوس
عورت کو دیکھین یا اوس سی باتین کرین تو خاوند نہین روک سکتا مسئلہ اگر زید
غائب ہی اور اوسکا مال عمر کے پاس ہے اور عمر کو مال کا اقرار ہے اور زید کے
جورو ہی کہ اوسکی جورو ہونیکا بھی عمر کو اقرار ہے تو قاضی اوسی مال سی زید
کی جورو اور زید کی کمسن اولاد اور زید کے مان باپ کے لئی کہانا کپڑا دلادی
مگر اوس جورو سی ضامن لیوی مسئلہ طلاقی کی عدت والی عورت کی لئی بھی کہانا اور
کپڑا اور مکان دینا عدت کے دنون تک خاوند کے ذمہ ہے مسئلہ خاوند
کی موت کی عدت والی عورت کی لئی کہانا کپڑا خاوند کے گہر سے واجب نہین مسئلہ
اگر عورت نے خطا کی اوسکی سبب سی یا عورت مرتد ہوگئی اوسکی باعث سی جورو خاوند

علیحدہ ہوگئی تو کہانا کپڑا خاوند پر دینا آویگا مسئلہ اگر بائنہ طلاق کی عدت مین
عورت مرتد ہوگئی تو عدت کے نو نگا کہانا اور کپڑا خاوند کے ذمہ سے جاتا
رہا اور اگر ایسی عدت مین خاوند کے بیٹے کو اپنے ساتھ زنا کا اختیار دیا تو کہانا
اور کپڑا عدت کے ایام کا جاتا نہین رہتا مسئلہ محتاج اولاد کو کہانا کپڑا دینا
باپ پر واجب ہی مسئلہ اولاد کی مان سے زبردستی باپ اولاد کو دودھ نہ پلوا سکے
بلکہ باپ اپنی اولاد کے دودھ پلانیکے لئے دائی نوکر رکھے اور مان کے پاس رہنے
اور مان اپنے پاس سے دائی نوکر نہ رکھے اگر وہ ماں باپ کے نکاح مین ہوئی یا عدت مین
ہووے اور اگر بعد عدت کے اجر مثل پر مان ہی دودھ پلانا قبول کرے تو اوسکا
حق زیادہ ہی وہ اولاد اوسکی سپرد رہیگی مسئلہ اگر مان باپ اور دادی دادا
اور نانی نانا محتاج ہون تو اونکو کہانا کپڑا دینا واجب ہی مسئلہ مسلمان کے
ذمہ کافر رشتہ دار کا کہانا کپڑا اور کافر کے ذمہ مسلمان رشتہ دار کا کہانا کپڑا
نہین ہان اگر جورو کافرہ اور خاوند مسلمان ہو یا خاوند کافر اور جورو مسلمان ہو
تو کہانا کپڑا دینا آویگا اور اگر اولاد کافر ہوا ور مان باپ مسلمان ہون یا مان
باپ کافر ہون اور اولاد مسلمان ہو تو بھی کہانا اور کپڑا دینا اویگا مسئلہ اولاد
کو کہانا کپڑا دینے مین باپ کا کوئی اور شریک نہوگا اور مان باپکو کہانا کپڑا دینے
مین اولاد کا کوئی شریک نہوگا مسئلہ جو ذی رحم محرم فقیر ہوا ور کما نہ سکتا ہو
لولا لنگڑا وغیرہ ہو تو اوسکا کہانا کپڑا تونگر پر میراث کے حصے کے موافق

رہنا آویگا یعنی عورت پر ایک حصہ اور مرد پر دو نا مسئلہ اگر باپ اپنی خورا
و پوشاک کی لئی غائب بیٹے کا اسباب بیچ لیوی تو درست ہے اگر عقار اوسکا
بیچ لینا درست نہین مسئلہ اگر امانت دار بیٹی کی دھروہر اوسکی ماں باپ کو
بیحکم قاضی کے کہلا دی پہنا دے تو امانت دار کو دینا آوے اور اگر ماں باپ
کے پاس اولاد کا مال ہے اور اونہون نے کہا لیا تو اونپر دینا نہ آویگا
مسئلہ اگر قاضی نے کہا نا کپڑا باپ کا اولاد پر یا اولاد کا باپ پر یا ذی رحم
محرم کا ٹھہرا دیا اور کچھ مدت تک اونکو نملا تو پھر وہ پچھلا کہانا کپڑا جانا یا ہان
اگر قاضی نے قرض لیکر کہانیکو حکم کیا ہو تو وہ خرچ دینا آویگا مسئلہ باندی
غلام کا کہانا کپڑا مالک کی ذمہ پر ہی پھر اگر مالک ندی تو وہ باندی اور غلام آپ
کمائے اور اگر کمانسکے تو قاضی مالک سی کہی کہ اوسکو بیچدال کما ابی عتاق
یعنی غلام باندی کو آزاد کرنیکا بیان مسئلہ جب آدمی پر سی کسیکی ملک اور غلامی
جاتی رہی تب جو شریعت کیطرف سی اوسکو طاقت ہو اوسکو ازاد کہتے ہین مسئلہ
جو عاقل بالغ جب اپنی غلام کو آزاد کری تب آزاد ہو مسئلہ اگر مالک نی اپنی
بردی سی بونکہا کہ تو حر ہے یا کہا کہ تیرا سر آزاد ہے یا کہا کہ تیرا ئنہ آزاد
ہے یا تیری گردن آزاد ہی یا باندی سی کہا تیری فلان آزاد ہے یا کہا
کہ تو آزاد کیا گیا ہی یا کہا کہ مین نے تجکو ازاد کیا تو وہ بردہ آزاد ہو جائیگا
مالک کی نیت ازاد کرنیکی ہووی یا نہووی مسئلہ اگر مالک نے یون کہا

کہ میری مالکی تجھپر نہین ہی یا کہا کہ میرا اختیار تجھپر نہین اور نیت نہی تو آزاد نہین ہوا اسیطرح اگر غلام کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہے یا باپ ہے یا میرا سیان ہے یا کہا ایمیرے میان یا کہا کہ ای حرّ یا کہا ای آزاد کئی گئی یا باندی کو کہا یہہ میری مان ہے اور نیت آزاد کرنیکی تھی تو آزاد ہوجاویگا مسئلہ اگر مالک نے اپنی بردہ سی کہا کہ ایمیری بیٹی یا کہا ایمیری بھائی یا کہا کہ میری حکومت تجھپر نہین ہی یا ایسی لفظ کہی جسکی کہنے سے طلاق ہوجاتی ہے یا یونکہا کہ تو ایسا ہی جیسی حرّ تو آزاد نہوجائیگا مسئلہ اگر زید اپنی ذی رحم محرم کا مالک ہوگیا تو وہ آزاد ہوگیا اگر زید نابالغ یا دیوانہ ہو مسئلہ اگر اللہ کیواسطے آزاد کیا یا شیطان کیواسطے آزاد کیا یا بت کیواسطے آزاد کیا یا کسی کی زبردستی سی آزاد کیا یا نشہ کی حالتمین آزاد کیا تو آزاد ہوگیا مسئلہ اگر زید نے عمر کے غلام سی کہا کہ اگر مین تجکو مول لون تو تو آزاد ہی پھر مول لیا تو وہ آزاد ہوگیا اور اگر اپنی غلام سی کہا کہ اگر تو فلانے کام کری یا کہا کہ فلانا کام ہووی تو تو آزاد ہی پھر ویسا ہی ہوا تو وہ آزاد ہوگیا مسئلہ اگر حاملہ باندی کو آزاد کیا کہ تو باندی اور حمل دونون آزاد ہوگئی اور اگر حمل کو آزاد کیا تو حمل ہی آزاد ہوا مسئلہ اگر باندی ہو تو اوسکی اولاد بھی باندی و غلام ہے اور اگر حرّہ ہو تو اولاد بھی حرّہ ہی اور اگر مان مدبرہ ہے تو اولاد بھی اور اگر مان اُم ولد ہو تو اولاد کا بھی وہی حکم اور اگر مان مکاتبہ ہو تو اولاد کا بھی

باب العبد الذی یعتق بعضه

وہی حال ہے ہان اگر باندی اپنی میان سی اولاد جنی وہ اولاد حر ہے

باب العبد الذی یعتق بعضه یعنی اگر ایک غلام مین سی تہوڑا آزاد کیا

اوسکا بیان مسئلہ اگر ایک غلام مین سی کچہہ تہوڑا آزاد کیا تو اوسیقدر آزاد

ہوا اور سب غلام آزاد نہوا مسئلہ اگر غلام مین سی کچہہ تہوڑا آزاد کیا تو باقی قدر

وہ غلام میانکو روپیہ کماوی اور وہ غلام ایسا ہی جیسی مکاتب مسئلہ اگر زید

اور عمر دو شریکونکا ایک غلام ہے سو زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو عمر اپنا

حصہ بھی آزاد کر دی یا اپنی حصہ کے قدر اوس غلام سی کموالی اور اوس غلام

کی اولاد زید اور عمر دونکو ملیگی یا عمر زید سی اپنی حصہ کی قدر کا روپیہ لے اگر

زید تونگر ہوا اور پہر زید اوس غلام سی اوسقدر لے لے تو اسصورتمین ولا کا

حق زید ہی کو ملیگا مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریکونکا ایک غلام ہے اور زید

گواہی دیتا ہے کہ عمر نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور عمر گواہی دیتا ہی کہ زید نے

اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ غلام دونونکو کماوی مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریکونکا

ایک غلام ہی اور زید نے کہا کہ اگر بکر مکان کے اندر آوی تو فلانی روز یہہ غلام

آزاد ہی اور عمر نے کہا کہ اگر بکر مکان کے اندر نہ آوی تو فلانے روز یہہ غلام

آزاد ہی سو وہ دن گذر گیا اور معلوم نہین کہ وہ بکر مکان کے اندر آیا یا

نہین تو وہ غلام آدہا آزاد ہو گیا اور آدہے دام زید اور عمر دونون کو

کماوی اور اگر زید نے قسم کہائی کہ جو فلانے روز بکر مکا نمین آوی تو میرا

غلام آزاد ہی اور عمر نے قسم کہائی کہ اگر وہ
آزاد ہے سو وہ دن گذر گیا اور بکر کا آنا نہ ا
مسئلہ اگر زید اور عمر دونون نے ایک غلام مول لیہ
کا حصہ آزاد ہوگیا اور زید پر عمر کے حصہ کا ضمان نہین ا
کری یا اوس غلام سی کمواے مسئلہ اگر آدہا غلام ایک اجنبی
باقی آدہا اوس غلام کے باپ نے خریدا اور یہہ باپ تونگر ہے تو
اوس باپ سی ضمان لے یا اوس غلام سی کمواے مسئلہ اگر باپنے ا
بیٹا آدہا مول لیا اوسی سی جسکے ملک مین وہ سب تھا تو اوس باپ پر ضمان نہین
مسئلہ اگر زید عمر بکر تین تونگر دنکا ایک غلام ہی اونمین زید نے اوسکو
مدبر کیا اور عمر نے آزاد کیا اور بکر چپ ہا تو بکر زید سی ضمان اپنی حصہ کا لے
اور زید عمر سے تہائی کا ضمان لے نہ اوسقدر کا ضمان جو زید سی بکر نی لیا
مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریکون کی ایک باندی ہی سو زید سی عمر نے
کہا کہ یہہ تیری ام ولد ہی اور عمر نے انکار کیا تو وہ باندی ایک روز عمر کا کام
کیا کرے اور ایکروز بیٹھی رہا کرے مسئلہ ام ولد کی قیمت نہ کیجاویگی
پہر دو شریکونکی اگر ام ولد ہے اور ایک نے آزاد کردی تو اوسپر ضمان
نہین مسئلہ اگر زید کے تین غلام ہین اونمین سی دو غلام اوسکی سامنے آئی
اوسنی کہا ایک تم مین کا آزاد ہی پہر ایک اونمین کا دہان سی چلا گیا اور پیر آیا

انی بکر کا نہین آدہی تو میرا غلام
نا معلوم نہیں تو کوئی آزاد نہوا
اکہ وہ زید کا بیٹا تھا تو
احصہ آزاد
عمر یا تو اپنے حصہ
نے خریدا
وہ اجنبی
سنا

پہر زید نے اوس پہلے اخیر سے کہا کہ ایک تم مین کا آزاد ہی پہر زید بدن
بیان کہکر مرگیا تو اوس غلام کی جو پہلے سے وہان موجود تھا تین چوتھائی بان
آزاد ہوئین اور وہ دو غلام آدھے آدھے آزاد ہوئی اور اگر موت کی بیماری
مین یہہ ہوا تھا اور یہہ تین غلام ہی اوسکا ترکہ رہا تو اُن تینونکی تہائی تہائی
پر یہہ حکم جاری کرینگے مسئلہ اگر زید کے عمر اور بکر دو غلام ہین اور زید نے
کہا کہ ایک تم مین کا آزاد ہے اور بیان نکیا کہ کون پہر اونمین سے عمر کو بیچا
یا عمر مرگیا یا آزاد کر دیا یا مدبر کیا یا کسیکو دیڈالا تو اوس پہلی کہنی کی بموجب
بکر آزاد ہوگیا اور اگر دو باندیون سے یون کہا تہا پہر ایک کو اونمین سے
اپنی صحبت مین رکہا تو دوسری آزاد نہو جاویگی ہان اگر اس طرح سے طلاق
مبہم دی تھی دو عدد تو نمین پہر ایک کے ساتھہ صحبت کی یا ایک مرگئی تو دوسری
عورت پر طلاق ہوگئی مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی سے کہا کہ پہلا لڑکا اور
جو بیٹی جنے تو تو آزاد ہی سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنی اور پہلا معلوم
نہین تو وہ لڑکا غلام ہی اور وہ باندی اور لڑکی آدہی آدہی آزاد ہین
مسئلہ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ زید نے اپنے دو غلامونمین
سے یا دو باندیونمین سے ایک کو آزاد کیا ہے تو گواہی لغو ہی ہان اگر گواہی
دی کہ موت کی بیمار مین دو مین سے ایک کو آزاد کیا ہی یا گواہی دی کہ دو عورتو
مین سے ایک کو طلاق دی تو البتہ گواہی مانی جائیگی باب الحلف بالعتو

یعنی آزاد کرنے پر قسم کا بیان مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ جو مین اسمکان
مین بیٹھون تو اوسدن جو میرا غلام ہووہ آزاد ہی تو جو غلام اوسکا اوسدن
جسدن وہ اوسمکانمین بیٹھی اس قسم کے بعد وہ آزاد ہو جاوی اور اگر یہہ کہا
کہ اوسدن جو میرا غلام ہو تو اس قسم سے پہلے کا جو غلام ہوگا وہ اوسکی اوس
مکانمین بیٹھنے سے آزاد ہو جائیگا مسئلہ مملوک کے لفظ کہنے سے حمل نہین شامل
ہوتا ہی پھر اگر زید نے کہا کہ جو میرا مملوک ہووہ کل آزاد ہے اور اوسکا ایک
غلام تھا اور باندیکو ایک حمل تھا سو وہ باندی جنی اور کل ہوا تو وہ جو پہلے
سے قسم کیوقت اوسکا غلام تھا وہی آزاد ہوا مسئلہ اگر زید نے یون کہا
کہ جو میرا غلام ہے وہ پرسون آزاد ہی یا یون کہا کہ جسکا مین مالک ہون وہ
پرسون آزاد ہی اور ایک غلام تھا اوسکا اور ایک غلام اور مول لیا پھر پرسونکا
دن ہوا تو وہی غلام جو قسم کیوقت اوسکا تھا آزاد ہوگا اور جو بعد قسم کے
خریدا تھا وہ نہین مسئلہ اگر کہا کہ جس غلام کا مین مالک ہون وہ میرے
مرنیکے بعد آزاد ہی اور اسوقت مین اُسکا ایک غلام تھا پھر اُسنے اور ایک
غلام مول لیا اور مرا تو وہ دونون غلام اوسکی تہائی مال سے آزاد ہو جانینگے
باب العتق علے جعل یعنی مالکی کے بدلے غلام کے آزاد کرنیکا بیان مسئلہ
اگر زید نے اپنے غلام کو کچھ مال کے بدلے آزاد کیا اور غلام نے مال دینا قبول
کیا تو آزاد ہو گیا اور اگر یون کہا تہا کہ اگر تو اتنا مال ادا کردے تو تو آزاد ہی

تو وہ غلام ماذون ہوگیا اور جب اُتنا مال مالک کو لا دیوے تو آزاد ہو جاوے
مسئلہ اگر زید نے اپنے غلام سے کہا کہ تو میرے مرنیکے بعد آزاد ہے ہزار
روپیہ کے بدلے پھر زید کے مرنیکے بعد اگر غلام نے ہزار روپے قبولے
تو آزاد ہے مسئلہ اگر زید نے اپنے غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے اگر تو میری
برس روز تک خدمت کردی اور غلام نے مانا تو وہ غلام آزاد ہے اور ایک برس
تک زید کی خدمت کردی پھر اگر خدمت سے پہلے ہی زید مرگیا تو وہ غلام اپنی
قیمت اوسکے وارثونکو دی مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ تو اپنے پاس کی باندی
کو ہزار روپے پر میرے ذمہ پر آزاد کردی اس شرط پر کہ میری ساتھ اسکا
نکاح کردی سو عمر نے آزاد کردی اور اُس باندی نے نکاح سے اوسکے ساتھ
انکار کیا تو وہ مفت آزاد ہوگئی اور اگر یونکہا تہا کہ میرے ذمہ سے آزاد کر تو ہزار
روپیہ کو اوسکی قیمت پر مہر مثل پر پہلا دینگے اوجسقدر قیمت پر اوسمین سے آدیگا
اوسقدر عمر زید کو دیدی باب التدبیر یعنی غلامونکو مدبر کرنیکا بیان
مسئلہ مطلق موت پر آزاد ہونیکو اٹکانا اسکو مدبر کہتے ہین مثلاً اپنے غلام سے
کہا کہ جب مین مرون تو تو آزاد ہے یا یونکہا کہ جسدن مین مرونگا تو تو آزاد ہے
یا کہا کہ تو آزاد ہے میرے مرنیکے بعد یا کہا کہ تجکو مین نے مدبر کیا یا کہا کہ تو مدبر
ہے تو وہ غلام مدبر ہوگیا اوسکو بیچنا یا کسیکو وہ غلام ہبہ کرنا جائز نہین
مسئلہ مدبر سے مالک اپنا کام لے یا مزدوری کرادے اور باندی ہو تو اختیار ہے

کہ اوس سے صحبت کری یا کسی سے نکاح کردی اور جب مالک مری تو مدبر اوسکی تہائی
مال سے آزاد ہو جاوی یعنی اگر وہ غلام سو روپیہ کا اور دو سو کا اور مال بھی مالک
چھوڑ مرا تو وہ مفت آزاد ہی اور اگر اور کچھہ مال سوا اوس غلام کے نہین ہی تو وہ
غلام اپنی قیمت کے دو حصے وارثونکو کادی اور اگر مالک مدیون تہا اسقدر کہ
کل قیمت غلام کے دین مین جاوی تو وہ غلام اپنی کل قیمت کادی مسئلہ
اگر زید نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر مین اسی بیمار مین مرجاؤن یا کہا کہ اس سفر
مین مرجاؤن یا کہا کہ دس برستک مرون تو تو حر ہی یا کہا کہ فلانے کے مرنے
کے بعد تو آزاد ہے تو ایسے غلام کو میان چاہی تو بیچ ڈالے چاہی کسیکو
ہبہ کردی اور جب وہ شرط پائی جاوی تو وہ غلام آزاد ہی باب الاستیلاد
یعنی سہیلی کے مسئلے مسئلہ اگر باندی اپنی میان سے اولاد جنے وہ ام ولد
ہوتی تو اوسکو بیچنا اور کسیکو اوسکا تملیک کرنا جائز نہین مسئلہ ام ولد کے
میان صحبت کیا کری اور کام لیا کری اور چاہی تو مزدوری کرادی کسی کے
پاس نوکر رکہدی چاہی اوسکو کسی سے بیاہ دی مسئلہ باندی کے اگر پہلوٹی
اولاد پیدا ہوا اور میان اوسکو اپنی اولاد نہ بتادی تو وہ اولاد میان کی نہ
ٹہہریگی اور اگر میان اپنی اولاد بتادی تو وہ اولاد میان ہی کی ٹہہری پہر
جب دوسری بار اوسکی اولاد ہو تو میان اگرچہ اپنی نہ بتادی مگر میان ہی
کی ٹہہریگی ہان اگر میان انکار کری کہ یہہ اولاد مجہسے نہین ہی تو البتہ میانکی

نہ ٹھہریگی مسئلہ میان کے مرنے پر اُم ولد کل مال سے آزاد ہو جائیگی اور
اگر میان دیندار مرا تو وہ دین والوں کے لئے نکمائی مسئلہ اگر نصرانی کی
اُم ولد مسلمان ہوگئی تو وہ بالکل قیمت اوس نصرانی کو کادی مسئلہ اگر زید
نے عمر کی باندی سے نکاح کیا سو اولاد ہوئی پھر زید نے اوس باندی کو مول
لیا تو وہ زید کی اُم ولد ہوئی مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریکوں کی ایک
باندی ہے کہ اوسکی اولاد پیدا ہوئی اور زید نے دعوی کیا کہ یہہ اولاد
مجھ سے ہے تو وہ اولاد زید کی اور وہ باندی زید کی اُم ولد ٹھہری اور
زید باندی کی آدھی قیمت اور آدھا عشر عمر کو دی اور اولاد کی قیمت نہ دی اور
اگر زید اور عمر دونوں نے وہ اولاد ساتھی اپنی بتائی تو وہ اولاد اون
دونوں کی ٹھہری اور باندی دونوں کی اُم ولد ہوئی اور ہر ایک پر آدھا عشر دینا
آئیگا اگر بسبب اسکے کہ ایک کا دوسرے پر آتا ہے کوئی کسیکو ندی اور یہہ بیٹا ہر ایک
سے میراث پادی باپ کی اور ہر ایک اوس لڑکی کی میراث پادی بیٹے کی
مسئلہ اگر مکاتبہ باندی کی اولاد ہوئی اور میان نے وہ اپنی بتائی اور
اوس مکاتبہ باندی نے میان کو سچا بتایا تو وہ اولاد میان کی ٹھہری
اور میان عشر اور اوس اولاد کی قیمت اوس باندی کو دی اور وہ باندی
اُم ولد نہ ٹھہریگی اور اگر اوس باندی نے میاں کو جھوٹا بتلایا تو وہ اولاد
میان کی نہ ٹھہریگی کتاب الایمان یعنی مضبوط کرنا ایک جانب کا دو جانب

باب تدبیر

خبر سے قسم ہے یعنی جھوٹ اور سچ کا اوسکی نام سی جسکی قسم کہائی مسئلہ
پچھلی بات پر قصداً جھوٹی قسم کہانیکو غموس کہتے ہین سو ایسی قسم کہانے والا
گنہگار ہوتا ہی مگر اوسپر کفارہ نہین مثلاً یون جھوٹ کہا کہ قسم خدا کی کہ کل زید
یہان آیا تھا حالانکہ وہ نہ آیا تہا مسئلہ اگر پچھلی بات پر جھوٹی قسم کہائی اس
گمان پر کہ یہہ سچ ہے تو یہہ قسم لغو ہی ایسی قسم کہانیوالا گنہگار نہین مثلاً یون
قسم کہائی کہ قسم خدا کی کل زید یہان آیا تھا اور اسکو یہہ گمان تھا کہ وہ آیا
تھا حالانکہ وہ نہ آیا تھا مسئلہ اگر آیندہ بات پر قسم کہائی تو یہہ قسم منعقد ہی
مثلاً یونکہا کہ قسم خدا کی فلانا کام مین کرونگا یا قسم خدا کی مین فلانا کام نکرونگا
پہر اگر اس قسم کے برخلاف کیا تو کفارہ دینا آویگا اگرچہ بھولے سی قسم
کہائی یا کسیکی زبردستی کرنے سی قسم کہائی یا برخلاف قسم کے کام کیا بھولے
سی یا کسیکی زبردستی سی مسئلہ اگر یون کہا کہ قسم اللہ کی یا رحمن کی یا رحیم کی
یا اللہ کی عزت کی یا اللہ کے جلال کی یا اللہ کی کبریائی کی یا کہا مین قسم
کہاتا ہون یا کہا مین حلف کرتا ہون یا کہا اشہد اگرچہ اشہد کے ساتھہ باللہ
کے لفظ نکہی یا اللہ کی بقار کی قسم یا اللہ کے عہد کی یا اوسکی میثاق کی یا کہا
کہ اگر ایسا کرون تو مجہپر ہدی یا اللہ کی نذر ہی یا کہا کہ ایسا کری تو وہ شخص کافر ہی تو یہہ قسم ہوئی
مسئلہ یا یونکہا کہ اللہ کی علم کی قسم یا اوسکی غضب یا اوسکی ناخوشی کی یا کہا اسکی رحمت
کی یا نبی کی یا قران کی یا کعبہ کی یا حق اللہ کی یا کہا اگر مین یہہ کام کرون تو مجہپر یا اوسکا

غضب ہوا اوسکی ناخوشی ہوا کہا کہ اگر مین یون کرون تو مین زانی ہون یا چور
ہون یا شراب پینے والا ہون یا سود خوار ہون تو یہہ قسم نہوئی مسئلہ قسم کے لئے
تین چیز ضرور ہین اللہ جیسے کہا باللہ واللہ تاللہ اور کبھی ظاہر مین یہہ حرف
عربی مین نہین بھی لاتے ہین مثلاً یون کہا اللہ لافعلن کذا تو اسکی معنی یہی ہوئی
کہ قسم خدا کی مین ایسا کرونگا مسئلہ قسم کا کفارہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے
یا دس فقیرونکو کہانا کہلاوے جیسے ظہار مین یا دس فقیرونکو کپڑا پہناوے ایسا
جس سے اکثر بدن اونکا ڈہک جاوے پہر اگر اونمین کسی کام کا بھی مقدور نہو تو تین
روزے لگاتار رکہے مسئلہ قسم کے نہ بھنے سے پہلے کفارہ ندے مسئلہ اگر کچھہ
گناہ کا کام کرنے پر قسم کہائی تو وہ کام نکرے اور قسم کا کفارہ دے مسئلہ
کافر پر قسم کا کفارہ نہین اگر یہہ جب مسلمان ہوا تب اوس سے وہ قسم نہ بھنے مسئلہ
اگر اپنے مملوک چیز اپنے اوپر حرام کرلی تو وہ چیز حرام نہین ہوگئی مگر جب اوس چیز
کو اپنے اوپر مباح کیا پاوے تو کفارہ دے مسئلہ اگر یونکہا کہ جو حلال ہین وہ سب
مجھپر حرام ہین تو اس کہنے سے کہانے پینے کی چیزین قسم مین آوینگی مگر فتوی اسبات پر ہے
کہ کہنے والے کی جو رو پر نے نیت طلاق بائن پڑیگی مسئلہ اگر نے قید منت
مانے تو اوسکا ادا کرنا واجب ہے اور اگر کسی شرط پر منت اٹکائی تو جب شرط
پائی جاوے تب اوسکا ادا کرنا واجب ہے مسئلہ اگر قسم کہائی اور اوس سے
ملاہے ہوا انشاء اللہ تعالے کہا تو وہ قسم رائگان ہوگئی ٭

باب الیمین فی الدخول و السکنی وغیر ذلک یعنی مکانکو اندر جانے اور
رہنی وغیرہ کی بابت قسمونکا بیان مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین کسی کوٹہر مین
نہ بیٹھونگا پہر وہ کعبہ کے اندر یا گرجا کے اندر یا کنیسہ کے اندر یا دہلیز یا صفہ
کے اندر یا چبچہ کے نیچے کیا تو اوسنی قسم نہ توڑی مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین
کسی حویلی مین نہ بیٹھونگا اور ویران حویلی مین گیا تو حانث نہوگا اور اگر یون
قسم کہائی تھی کہ مین اس گہر مین نہ بیٹھونگا اور جب وہ گہر ویران ہوگیا تب اسمین
گیا تو حانث ہوگا پہر وہ ویرانہ مکان بنگیا اور اوسمین پہر گیا تو بھی حانث
ہوگا اور اگر اوس گہر کو باغ یا مسجد یا حمام بناڈالا یا ایسا گہر بنایا کہ وہ اوس
گہر کیطرح نہین ہی پہر اوسمین بیٹھ گیا تو حانث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی
کہ اس حویلی مین مین نہ بیٹھونگا پہر اوسکی چہت پر ٹہہرا تو حانث ہوگا اور اگر
اوس حویلی کے دروازہ کے طاق مین ٹہہرا تو حانث نہوگا مسئلہ اگر زید
کپڑا پہنی ہوئی ہے اور اوسنی قسم کہائی کہ یہہ کپڑا مین نہ پہنونگا اور اوسیوقت
وہ کپڑا اوتارا تو حانث نہوگا اور توقف کیا تو حانث ہوگا اسیطرح اگر جانور
پر سوار ہی اور قسم کہائی کہ مین اسپر سوار نہونگا پہر اوسیوقت اوتر پڑا تو حانث
نہین اور توقف کیا تو حانث ہی اور مکان مین موجود ہی اور قسم کہائی کہ مین اس
مکان مین نرہونگا پہر اوسیوقت اوسمین سے نکلا تو حانث نہین اور توقف کیا تو
حانث ہی مسئلہ اگر ایک مکان مین زید موجود ہی اور اوسنی قسم کہائی کہ مین

اس گھر مین نہ آؤنگا پھر اوسمین اگرچہ توقف کیا تو حانث نہین ہان اگر اوسمکان
سے باہر گیا اور پھر اوسمین بیٹھا تو حانث ہی مسئلہ اگر حویلی یا کوٹھری
یا محلہ کی بابت قسم کہائی کہ مین اوسمین نرہونگا پھر یہہ وہان سی نکل گیا مگر اسکا
اسباب اور گھر کے لوگ اوسمین رہی تو یہہ حانث ہی اور اگر یہہ قسم کہائی کہ
مین اس شہر مین نرہونگا اور نکل آیا مگر اسباب اور گھر کے لوگ وہین رہے تو
حانث نہین مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین یہان سی نہ نکلونگا اور اوسکے
کہنی سی اور دن نے اوسکو وہان سی اوسکا اسباب لاد کر نکالا تو وہ حانث نہین
اگرچہ دلین یہانتی تہا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ جنازی کے سوا اور کام کو باہر نکلونگا
پھر جنازہ کو نکلا اور اور کام بھی کیا تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ
مکہ کیطرف سفر نکرونگا یا نجاونگا پھر مکہ کے ارادہ پر گھر سی نکلا اور پھر لوٹ آیا
تو حانث ہی اور اگر یونکہا نہا کہ مکہ کو نجاونگا اور گھر سی مکہ کے جانے کے
ارادہ پر نکلا اور پھر لوٹ آیا تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ فلانی جگہہ
مین جاونگا پھر مرگیا اور وہان نگیا تو مرتے وقت حانث ہوا مسئلہ اگر
قسم کہاکر کہا کہ اگر استطاعت ہوگی تو کل مین فلانی جگہہ جاونگا تو اس استطاعت
سے مراد صحت لیجاویگی اور اگر وہ کہی کہ استطاعت میری مراد قدرت ہی
تو وہ اللہ تعالی کے نزدیک سچا ہی مگر دنیا مین قاضی نمانیگا مسئلہ اگر
قسم کہائی کہ فلانا شخص باہر نہ نکلیگا مگر میری اجازت سی تو ہر دفعہ باہر

نہ نکلنے کے لئے اجازت چاہیے اور اگر یونکہا تہا کہ باہر نکلیگا جنتک مین اجازت نہ دون
یا کہا کہ تاکہ مین اجازت دون تو ایک ہی بار کے نکلنے کو اجازت چاہیے مسئلہ
اگر خاوند نے اپنی جورو سے جو اوسوقت نکلا چاہتی تہی کہا کہ اگر تو نکلی تو تجہپر طلاق
ہے پہر اگر وہ ویسی ہی نکلی چلی گئی تو اوسپر طلاق ہو گئی اور اگر تہوڑی دیر ٹہہر کر
نکلی تو طلاق نہوئی اسیطرح اگر کوئی زید کے غلام کو مارا چاہتا تہا سو زید نے کہا
کہ اگر مارا تو یہہ غلام آزاد ہی پہر اوسنے ایکساعت ٹہہر کر مارا تو آزاد نہوا مسئلہ
اگر زید نے عمر سے کہا کہ بیچہ اور میرے پاس صبح کا کہانا کہا عمر نے کہا کہ اگر صبح کا
کہانا مین کہاؤن تو میرا غلام آزاد ہی پہر عمر اپنے گہر گیا اور صبح کا کہانا نہ کہایا
تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین زید کے جانور پر سوار نہونگا پہر زید کے
ماذون غلام کے جانور پر سوار ہوا اور غلام پر دین ہے کہ اوسکی قیمت ادا کرنیکو
مستغرق ہے تو یہہ حانث نہوگا اور اگر اوسپر دین مستغرق نہین ہی اور اوسنے زید
ہی کے جانور خاص کی نیت کی تہی تو یہہ حانث نہین اور اگر نیت خاص جانور کی
نہین کی تہی تو حانث ہوگا **باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام**
یعنی کہانے اور پینے اور کپڑا پہرنے اور باتین کرنے وغیرہ کی بابت قسمونکا بیان
مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین چہوارہی اس درخت سے نکہاؤنگا تو اوسی درخت کا
چہوارا کہانیسے حانث ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ کچا خرما نکہاؤنگا پہر پکا ہوا
کہایا یا قسم کہائی کہ تر خرما نہ کہاؤنگا پہر سوکہا ہوا کہایا یا قسم کہائی کہ اس کا

وہ وہ نہ کہاؤنگا پھر اوسکا وہی کہایا تو حانث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین
اس لڑکے سے نہ بولونگا پھر وہ جوان ہوا تو اوس سے بولا یا قسم کہائی کہ اس جوان سے نہ بولونگا پھر وہ
بڈھا ہوا تو اوس سے بولا یا قسم کہائی کہ اس حلوان کو نکھاؤنگا پھر جب وہ بکرا بڑا ہوا تب کہایا تو حانث ہوگا
مسئلہ اگر قسم کہائی کہ رطب یا یبس نکھاؤنگا یا کہا کہ رطب نکھاؤنگا اور نہ لیا تو نہ کہائی
حانث ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین رطب نہ مول لونگا پھر لیا کہ خوشہ مول لیا جسمین
رطب بھی تھی تو حانث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ گوشت نکھاؤنگا اور مچھلی
کہائی تو حانث نہوگا اور سور کا یا آدمی کا گوشت کہایا یا کسیکی کلیجی یا اوجھڑی
کہائی تو حانث ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ چربی نکھاؤنگا اور جانور کی پیٹھ پر کی
چربی کہائی تو حانث نہوگا مسئلہ اگر گوشت یا چربی کے نہ کہا نیکی قسم کہائی
تو چوٹڑ پر کی چکتی کہانے سے حانث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین یہہ گیہون
نکھاؤنگا پھر اوسکی روٹی کہائی تو حانث نہوگا اور اگر قسم کہائی کہ مین آٹا نکھاؤنگا
اور اوسکی روٹی کہائی تو حانث ہوگا اور اگر وہی آٹا پہانکا تو حانث نہوگا مسئلہ
اگر قسم کہائی کہ روٹی نہ کہاؤنگا تو جس روٹی کہا نیکی اوس شہر والونکی عادت ہوگی
ویسی روٹی کہانے سے حانث ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ بھونا ہوا یا طبیخ نکھاؤنگا
تو گوشت کہانے سے حانث ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ بھونا ہوا یا طبیخ نکھاؤنگا تو گوشت کہانے سے حانث ہوگا
مسئلہ اگر قسم کہائی کہ سری نکھاؤنگا تو وہ سری جو اس شہر مین پکاتی ہی کہانے سے حانث ہوگا
مسئلہ اگر قسم کہائی کہ میوہ نکھاؤنگا تو سیب اور خربزہ اور کشمش کہانے سے حانث ہوگا انگور

اور انار اور چھوہارے اور ککڑی اور کھیرے کھانے سے نہین مسئلہ اگر
قسم کہائی کہ سالن نہ کہاؤنگا تو اوس چیز کے کھانے سے جو روٹی کے ساتھہ کہایا
کرتے ہین حانث ہوگا جیسے سرکا اور نمک اور زیت مگر گوشت اور انڈے اور پنیر
سالن نہین ہے مسئلہ صبح سے ظہر تک کو کہانیکو غدا اور ظہر سے آدہی رات
تک کے کہانیکو عشا اور آدہی رات سے صبح تک کو کہانیکو سحور کہتے ہین مسئلہ
اگر قسم کہائی کہ مین نے کہایا پیا تو میرا غلام آزاد ہی تو کوئی پوشاک پہنے یا کسیطرح کا
کہانا کہا دی یا کچھہ پیئے تو غلام آزاد ہو جاوے اور اگر وہ کہے فلانی پوشاک یا فلانا
کہانا یا فلانی چیز پینا میرا مطلب قسم مین تھا تو اوسکا کہنا معتبر نہین اور اگر یون قسم کہائی
تھی کہ اگر مین نے کپڑا پہنا یا کہانا کہایا پہرنے کی چیز لی تو میرا غلام آزاد ہی پہر وہ
کہے کہ میری مراد اسی معین پوشاک اور معین کہانا اور فلانی قسم کا پینا تھا تو اللہ تعا
کے نزدیک وہ سچا ہی مگر قاضی اوسکا اعتبار نکریگا مسئلہ اگر کہا کہ مین گنگا سی پانی
نہ پیونگا تو وہ چلو سی گنگا سی پانی پی تو حانث ہوا اور طرح نہین اور اگر یون قسم
کہائی تھی کہ گنگا کا پانی نہ پیونگا تو کسیطرح پر بھی برتن مین اوسکا پانی پی تو حانث ہو
مسئلہ اگر یون قسم کہائی کہ اس کوزہ کا پانی اگر مین آج نہ پیون تو میرا غلام آزاد
ہے اور اوس کوزہ مین پانی نہ تہا یا تہا اور بہوڈالا یا اسنے آجکی قید نہ لگائی تھی
اور کوزہ مین پانی نہ تھا تو یہہ حانث نہوگا اور اگر آجکی قید لگائی تھی اور پانی بھی
تھا مگر پہر بہوڈالا تو یہہ حانث ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین آسمان پر چڑہ جاونگا

یا یہہو کہ مین اس پہر کو سونا کرونگا تو اوسیوقت حانث ہوگیا مسئلہ اگر زید نے
قسم کہائی کہ مین عمر سے نبولونگا پہر اوسکو پکارا اور وہ سوتا تھا سو اوسکو جگایا
تو حانث ہوا یا قسم کہائی کہ مین عمر سے نبولونگا مگر اوسکی اجازت سے پہر عمر نے
اجازت دی مگر زید کو معلوم نہوئی اور زید نے عمر سے بات کہی تو زید حانث ہوا
مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین فلانے سے مہینا بہر تک نبولونگا تو جس وقت قسم
کہائی اوسیوقت سے مہینا شمار کرینگے مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین
بات نکرونگا تو قران یا تسبیح پڑہنے سے حانث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ
جس دن مین عمر سے بات کرون اوسدن میرا غلام آزاد ہے تو رات اور دن
اوسمین سب آگئے اور اگر وہ کہے کہ میری مراد دن ہی ہے تو وہ سچا مسئلہ اگر
قسم کہائی کہ جو مین رات کو فلانے سے بات کرون تو غلام میرا آزاد ہے تو رات ہی کو
اُس سے بات کرنیسے آزاد ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ جو مین زید سے بات کرون مگر یہ
کہ بکر سفر سے آجاوے یا یونکہا کہ مگر کہ بکر اجازت دے یا تاکہ بکر اجازت دے تو میرا
غلام آزاد ہے پہر زید سے بات کری بکر کے آنے سے یا اجازت سے پہلے تو حانث
ہوا اور اگر بعد بکر کے آنے یا اجازت کی بانکری تو حانث نہوا اور اگر بکر مرگیا تو قسم
ہی جاتی رہی مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین عمر کا کہانا نکہاؤنگا یا عمرو
کی حویلی مین نجاؤنگا یا اوس کا کپڑا نہ پہنونگا یا اوس کے جانور پر سوار نہونگا
یا اوسکے غلام سے بات نکرونگا اگر یہہ سب اشارہ کرکے کہا چیزونکی طرف اور یہہ

چیزین عمر کی ملک سی جاتی ہین تب زید نے وہ کہانا کہایا اور اوس حویلی مین گیا
اور وہ کپڑا پہنا اور اوس جانور پر چڑہا اور اوس غلام سے باتین کین تو
حانث نہوا اور اگر اشارہ نکیا تہا اور عمرو کی ملک سی جب یہہ چیزین جاتی رہین
تب یہہ شرط موجود ہوئی تو حانث نہوگا اور اگر عمرو کی ملک مین یہہ چیزین بعد یہ
کے قسم کے آئین اور اشارہ کیا تہا اور شرط پائی گئی تو زید حانث نہین اور
اگر اشارہ نکیا تہا تو حانث ہے **مسئلہ** اگر اشارہ کرکے قسم کہائی کہ مین
زید کے اس دوست سی یا زید کی اس عورت سی بات نکرونگا پہر جب دوستی دوست
سے اور نکاح عورت سی جاتا رہا تب بات کی تو حانث ہوگا اور اگر اشارہ نکیا تہا
تو حانث نہوگا اور زید نے بعد اسکے قسم کے نکاح کیا اور اوسنی اشارہ نکیا تہا
اور اوسعورت سے بات کی تو حانث ہوگا **مسئلہ** اگر زید نے کہا کہ مین اس
چادر والی سے بات نکرونگا پہر اوسنی وہ چادر بیچڈالی اور زید نے اس سے
بات کی تو حانث ہوگا **مسئلہ** زمان اور حین کا مطلب چہہ مہینے **مسئلہ** الدہر
اور الابد کا مطلب ساری عمر **مسئلہ** دہر کا مجمل ہے **مسئلہ** الایام دس اور
ایام کثیرہ دس روز اور الشہور دس مہینے اور السنون دس برس اور
ایام تین دن اور شہور تین مہینے اور سنون برس **باب الیمین فی الطلاق**
والاعتاق یعنی طلاق اور اعتاق کی بابت قسم کہانیکا بیان **مسئلہ** اگر اپنی
جورو سے کہا کہ اگر تو جنے تو تجکو طلاق ہے پہر اگر وہ مرا ہوا بچا جنے تو

باب الیمین فی الطلاق والاعتاق

طلاق ہوگئی ور اگر باندی سے کہا تھا کہ اگر تو جنی تو وہ جنا ہوا آزاد ہوگا مسئلہ
اگر زید نے کہا کہ پہلے جو غلام کہ میری ملک ہو سو وہ آزاد ہی پھر وہ ایک غلام کا
مالک ہوا تو وہ غلام آزاد ہوگیا اور اگر پہلے وہ دو غلاموں کا مالک ہوا پھر اور
کا تو کوئی بھی اونمین سے آزاد نہوا اور اگر یونکہا تھا کہ پہلے جس اکیلے غلام
کا مین مالک ہون سو آزاد ہی تو یہہ غیر آزاد ہوگیا مسئلہ اگر یونکہا کہ اخیر
غلام جسکا مین مالک ہون تو وہ آزاد ہی پھر ایک غلام کا مالک ہوا پھر اور ایک کا
مالک ہوا اور مالک مرگیا تو یہہ پہلا غلام جب سے اوسکی ملک مین آیا تھا تب سے
آزاد ہی مسئلہ اگر یونکہا کہ جو غلام مجکو فلانی بات کی خوشخبری سُنادی وہ آزاد ہی
پھر اوسکے تین غلاموں نے اوسکو اوس بات کی خوشخبری سُنائی اگر آگے پیچھے
سُنائی تو پہلا آزاد ہی اور اگر ساتھ بھی سُنائی تو تینون غلام آزاد ہین مسئلہ
اگر زید نے کفارہ ادا ہونیکی نیت پر اپنے باپ کے غلام کو مول لیا تو کفارہ
ادا ہوگیا اور اگر ایسے غلام کو مول لیا جسکی قسم کہائی تھی کہ اگر مین تجکو مول
لون تو تو آزاد ہی تو کفارہ ادا نہوا مسئلہ اگر زید کی باندی عمر کے نکاح مین
ہے اور اولاد جنی اور عمر نے اوس سے کہا کہ اگر مین تجکو مول لیلون تو تو آزاد
ہے میری قسم کے کفارہ مین پھر مول لیا تو آزاد تو ہوگئی مگر کفارہ ادا ہوا
اور یون قسم کہائی کہ اگر مین باندی کو سہیلی کرون تو وہ آزاد ہی اور ایک
باندی اوسکی نہیں اوسکو سہیلی کیا تو وہ آزاد ہوگئی اور اگر سوگند کے بعد باندی

مول لیکر بہیلی کی تو وہ آزاد نہوگی **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ جتنی میری غلام ہین سب آزاد ہین تو سب غلام اور ام ولد اور مدبر آزاد ہوگئی مگر مکاتب نہین آزاد ہوئے **مسئلہ** اگر زید کی تین جورو ہین اور اوسنی کہا اوسکو طلاق ہی یا اسکو اور اسکو تو پہلی کو طلاق ہوئی اور پہلی دونو مین زید جسکو معین کرے اوسکو اور بھی حکم ہے آزاد ہونے مین اور اقرار مبہم مین **باب الیمین فی البیع والشراء والتزوج والصوم والصلوۃ** یعنی بیع اور شرا اور نکاح اور روزہ اور نماز کے بابمین قسم کا بیان **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ مین نہ بیچونگا یا نہ مول لونگا یا اجارہ نلونگا یا مال کے بدلے صلح نکرونگا اور یا بانٹ نکرونگا یا جھگڑا نکرونگا یا اولاد کو نمارونگا پہر اگر خود بہہ کام کئی تو حانث ہوگا اور اگر اسکی وکیل نے بہہ کام اسکی کہنیسی کئی تو حانث نہین **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ نکاح نکرون گا یا طلاق نہ دونگا یا خلع نکرونگا یا ازاد نکرونگا یا مکاتب نکرونگا یا عہد آخون سی صلح نکرونگا یا ہبہ نکرونگا یا صدقہ نہ دونگا یا قرض نہ دونگا یا قرض نہ لیونگا یا غلام کو نمارونگا یا ذبح نکرونگا یا مکان نہ بناؤنگا یا نہ سیونگا یا کسیکے پاس دہر و ہر نہ رکہونگا یا کسیکی دہر و ہر اپنے پاس نہ رکہونگا یا عاریت نہ دونگا یا عاریت نہ لیونگا یا دین ادا نکرونگا یا دین نہ لیونگا یا کپڑا نہ پہنونگا یا بوجہہ نہ لادونگا پہر بہہ کام خود اوسنی کئی یا اسکی کہنیسی کسی نے کئی تو یہہ حانث ہوگا **مسئلہ** اگر عمرو نے زید سی کہا کہ اگر مین بیچون یا تیری لئی بہہ کپڑا خریدون

یا اجارہ تیری لئے دون یا تیرے لئی رنگون یا تیری لئی سیون یا مکان تیری لئی
بناؤن تو میرا غلام آزاد ہی پہر یہہ کام زید کے کہنے سے اوسکی لئی کئی تو حانث
ہوگا وہ کپڑا اور زمین اوسکی ملک ہو یا نہو اور اگر یونکہا تہا کہ اگر مین کپڑا تیری
لئے بیچون پہر وہ کپڑا بیچا اوسکی اجازت سے یا نے اجازت اوسکی دانست مین یا
نے دانست اوسکی تو حانث ہوگا اور مول لینے اور اجارے اور رنگنے اور سینے
اور مکان بنانیکا بھی اس صورت مین بھی حکم ہے اور اگر وہ کپڑا اوسکی ملک نہین
ہے تو حانث نہوگا اور کہا کہ جو مین تیری لئے گہر مین بیٹہون یا کہا کہ تیری لئے
لڑکے کو ماردون یا کہا کہ مین تیرے لئی کہانا کہاؤن یا کہا کہ اگر مین تیری لئے
پانی پیون اور یہہ چیزین مملوک محلوف علیہ کی تہین اور عمر نے یہہ تصرفات اوسمین
کئے تو حانث ہوگا اوسکی حکم سے کیا یا نے حکم اوسکے اور اگر مین کہاؤن تیرے
لئے کہانا کہا یا یونکہا کہ اگر مین کہاؤن تیرے لئی کہانا دونونکا حکم برابر ہے
اور اس کہنے مین کہ اگر مین بیچون تیری لئی کپڑا یہہ نیت تہی کہ اگر مین بیچون کپڑا تیرے
لئے تو وہ سچا نہیگا اوسے دیانتہ جواب سے تخفیف نہو مسئلہ اگر کہا کہ جو مین
اس غلام کو بیچون یا کہا کہ مول لون تو یہہ آزاد ہی پہر اختیار کی شرط پر بیچا
تو حانث ہوا یعنی وہ غلام آزاد ہے اور اگر بیع فاسد یا بیع موقوف کے
طور پر بیچا یا مول لیا تو بھی آزاد ہے اور بیع باطل کے طور پر بیچا یا مول لیا
تو آزاد نہین مسئلہ زید نے کہا کہ اگر مین اس غلام کو نہ بیچون تو یہہ

تو زاد ہی پہر اوسکو آزاد کردیا یا مدبر کیا تو حانث ہوا مسئلہ اگر ہندہ جورو
نے خاوند سے کہا کہ تو نے میری اوپر اور جورو کی تو خاوند نے کہا کہ جو
میری جورو ہی اوسپر طلاق ہے تو یہہ ہندہ جورو پر بھی طلاق ہوگئی مسئلہ
اگر کہا کہ میرے ذمہ ہے چلنا بیت اللہ کیطرف یا کعبہ کیطرف تو پیدل جاکر
حج کرے یا عمرہ کرے پہر اگر سوار ہوا تو وہان قربانی دیوی اور اگر یونکہا تھا
کہ میرے ذمہ ہے سفر کرنا یا جانا بیت اللہ کیطرف یا کعبہ کو تو چاہی سوار ہووے
چاہے پیدل جاوی اور یہی حکم ہے اوسصورتمین کہ کہا میری ذمہ پر ہی چلنا صرف
کیطرف یا صفا اور مروہ کیطرف مسئلہ اگر قسم کہائی کہ جو اسسال مین حج نکرونگا
تو میرا غلام آزاد ہے پہر اوسنے کہا کہ مین نے حج کیا اور دو مردونے گواہی
دی کہ اسنے کوئی مین قربانی کی تھی تو اوسکا غلام آزاد نہوا مسئلہ اگر قسم
کہائی کہ مین روزہ نرکھونگا تو اگر ایکساعت بھی روزہ کی نیت پر اپنے آپ کو
کہانے پینے سے روکے رکھا تو حانث ہوا اور اگر یونکہا کہ مین ایک روزہ
نرکھونگا یا ایکدن روزہ نرکھونگا تو اگر پورا دن بہر روزہ رکہی تو حانث ہوا نہین تو
نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین نماز نہ پڑہونگا تو ایک بھی پڑہنے سے حانث
ہوجائیگا اور اگر یونکہا تہا کہ ایک نماز نہ پڑہونگا تو دو رکعت پڑہنے سے حانث
ہوگا مسئلہ اگر عورت سے کہا کہ جو مین تیرا کاتا پہنون تو وہ بیہ ہی اور روئی
مول لی اور اوسنے کاتا اور اوسنے پہنا تو بیہ ہی مسئلہ اگر قسم کہائی

کہ زیور نہ پہنونگا اور سونے کی انگوٹھی یا موتی کا ہار پہنا تو حانث ہی اور اگر
چاندی کی انگوٹھی پہنی تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ زمین پر نہ بیٹھونگا
پھر پھونے پر یا بورئے پر بیٹھا تو حانث نہین اگر قسم کہائی کہ اس بچھونے
پر نہ سوؤنگا پھر اوسپر اور بچھونا بچھایا اوسپر سویا تو حانث نہین مسئلہ اگر
قسم کہائی کہ اس تخت پر نہ بیٹھونگا پھر اوس تخت پر اور تخت بچھایا اوسپر بیٹھا
تو حانث نہین اور اگر اوسی تخت پر بچھونا بچھالیا یا بوریا ڈال لیا اوسپر بیٹھا
تو حانث ہے مسئلہ اگر قسم کہائی کہ اس بچھونے پر نہ سوؤنگا پھر اوس
بچھونے پر پلنگ پوش ڈال لیا اور سویا تو حانث ہوگا **باب الیمین فی الضرب**
والقتل وغیر ذلک یعنی مارنے یا مار ڈالنے وغیرہ کے مقدمہ مین قسم
کہانیکا بیان مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ اگر مین تجکو مارون یا تجکو
کپڑا پہناؤن یا تجھہ سے بولون یا تیری پاس آؤن تو یہہ سب عمر کی زندگی تک
کو ہی اور اگر کہا کہ مین تجکو نہلاؤن یا اوٹھاؤن یا چھوؤن تو یہہ عمر کے مرنے
کے بعد بھی اگر کیا تو حانث ہوگا مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین
اپنی جورو کو نمارونگا پھر اوسکی بال پکڑکر کھینچے یا گلا گھونٹا یا کاٹ کہایا تو حانث
ہوا مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ جو مین عمر کو نہ مار ڈالون تو میرا غلام
آزاد ہی اور عمر مر چکا ہی سو اگر زید نے اوسکا مرنا جانکر یہہ قسم کہائی تو حانث
ہوا نہین تو نہین مسئلہ مدت قریب سی مراد ایک مہینے سے کم ہی اور بعید سے

مراد ایک مہینا اور اس سے زیادہ مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین آج فلانی کا
دین ادا کردونگا اور زید یا بہر حیلہ یا مستحقہ وام ادا کئی تو قسم پوری ہوگئی
اور اگر رانکا یا مستوفہ ادا کیا تو قسم نہ نباہی مسئلہ اگر قسم کہائی کہ آج مین
دین ادا کرونگا پہر دائن کے ہاتھہ اوس دین کے بدلے اوس دن اسباب بیچا
اور دائن نے قبضہ کرلیا تو حانث نہوا اور اگر دائن نے وہ دین مدیون کو
بخشدیا تو حانث ہوگیا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین اپنا دین ایکدرم سے دوسرے
درم کے نہ لونگا پہر کچھہ اوسمین سے لیا تو حانث نہین ہان جب بالکل دین متفرق
لے تب حانث ہو مگر اگر تفریق ضروری واقع ہوگئی تو مضائقہ نہین مسئلہ
اگر قسم کہائی کہ میرے روپئے ہون مگر سو روپئے یا غیر سو روپئے کے یا
سوا سو روپئے کے تو میرا غلام حر ہے پہر اگر وہ سو روپئے یا اس سے کم کا
مالک ہی تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین فلانا کام نکرونگا تو ہمیشہ کو
نکری اور اگر کہا کہ کرونگا تو ایک ہی مرتبہ کرنے سے قسم اوترگئی مسئلہ اگر حاکم
نے سوگند دلائی کہ ہر بد کار کا حال اوسکو بتایا کری تو اوس حاکم کی حکومت تک
کو یہہ قسم ہوئی مسئلہ اگر چیز دیدالنی کی قسم کہائی پہر دیدالی تو قسم پوری
ہوگئی اگرچہ موہوب لہ اوس چیز کو نہ لے بخلاف بیع کے کہ اوسمین مشتری
جب تک قبضہ نکری تب تک قسم نہ اوترگی مسئلہ اگر قسم کہائی کہ ریحان
نہ سونگہونگا پہر گلاب کا پھول یا چنبیلی کا یا بنفشہ سونگہا تو حانث نہین مسئلہ

اگر قسم کہائی کہ پھول نہ سونگھونگا تو گلاب کا پھول نہ سونگھی مسئلہ اگر قسم کہائی
کہ نکاح نکروںگا پھر اور کسی فضولی نے اوسکا نکاح کردیا اور اوسنے زبانی اجازت
دی تو حانث ہوا اور اگر اشارہ سے اجازت دی تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم
کہائی کہ زید کی حویلی مین نہجاؤنگا تو حویلی زید کی ملک یا زید کے اجارے مین ہو
اوسمین نہجاوے مسئلہ اگر قسم کہائی کہ میرے پاس مال نہین اور اوسکا مال
کسی مفلس پر یا تونگر پر قرض ہو تو وہ حانث نہین کتاب الحدود یعنی
بڑے گناہونکی دنیا مین سزاؤنکا بیان جو معین ہین مسئلہ جو سزا معین ہو
گنہگار پر اللہ تعالی کیواسطے اوسکو حد کہتے ہین مسئلہ جو فرج اپنی ملک مین
یا مشابہ کی نہوا اوسکی اندر عضو تناسل ڈالنے کو زنا کہتے ہین مسئلہ جب چار مرد
یون گواہی دین کہ زنا کیا تب زنا ثابت ہوا اور اگر یون گواہی دینگے کہ صحبت کی
یا جماع کیا تو نہین ثابت ہوا پھر اُن چارون گواہون سے حاکم پوچھے کہ زنا کیا ہوتا ہے
اور کیسے کیا اور کہان کیا اور کب کیا اور کس عورت کے ساتھہ کیا پھر اگر اُن
گواہونے بیہہ بیان کیا اور کہا کہ ہمنے اوسکو دیکھا تہا کہ اوسنے اوسکی ایسا گھسیڑا تہا
جیسے سرمہ دانی مین سلائی اور اُن گواہونکا حال دریافت کرے حاکم ظاہر اور خفیہ
جب وہ گواہ عادل ٹھہرین تب حاکم مقدمہ مین زنا کا حکم کردے یا یون ہو کہ وہ
زنا کرنیوالا چار مرتبہ چار جلسونمین حاکم کے سامنے زنا کرنیکا اقرار کرے اور ہر بار
حاکم اوسکو پھیرے اور اوس سے بھی پوچھے کہ زنا کسکو کہتے ہین اور تو نے کیونکر کیا

اور کہان کیا اور کب کیا اور کس عورت سی کیا پھر جب وہ بیان کردی تب اوسپر
ثابت ہوا اور قاضی اوسپر حد جاری کری پھر اگر وہ اپنی اقرار سے پھر گیا حد جاری
ہونے سے پہلے یا حد جاری ہونیکے درمیان مین تو چھوٹ جائیگا اور
اوس سی کچھ مزاحمت نہوگی مسئلہ زنا کا اقرار کرنیوالے کو یون سکھلانا
کہ شاید تونے اوسکو بوسہ ہی دیا تھا یا تونے اوس سی مساس کیا تھا یا تونے
حلال جانکر اوس سی یون صحبت کی مستحب ہی مسئلہ اگر زناکرنیوالا محصن ہے یعنی
ایسا ہے کہ اوسنے اپنی نکاحی کے ساتھہ بھی صحبت کی تھی تو
اوسکو زنا کی سزا مین سنگسار کرین یعنی پتھرون سی مارین کھلی مکانمین کھڑا کرکے
اسقدر کہ وہ مرجاوی مرد ہو خواہ عورت ہو اور پہلے گواہ مارنا شروع کرین
پھر اگر گواہ مارنے سی انکار کرین تو حد اوسپر سی جاتی رہی اور اگر گواہ مارین
تو گواہونکے بعد حاکم مارے پھر اور لوگ مارین اور اگر گواہ نہون وہ زانی خود
مقر ہو تو پہلے حاکم مارے پھر اور لوگ مارین مسئلہ اگر زناکرنیوالا محصن نہین
یعنی مجرد ہے کہ اوسنے اپنی نکاح کے ساتھہ کبھی صحبت نہین کی ہے اور حر ہے تو اوسکو سو
کوڑے مارینگے اور اگر غلام ہو تو پچاس کوڑے اور کوڑے مین سر سے پہنچی اور گرہ
نہو اور بہت زور سی اور بہت آہستہ نمارین اور جسپر یہہ حد جاری ہو اوسوقت
اوسکے کپڑے اوتارکے اوسکے بدنپر متفرق کوڑے مارین ہان سر پر اور منہ پر
اور شرمگاہ پر نمارین اور مرد کی حد دنمین کھڑا کرکے کوڑے مارین اور لٹانمین

نہین اور عورت کو ننگا نکرین گریبان پوسنین اور روئی کا لباس جو وہ پہنی ہو تو
وہ لباس اوتار لین اور اوسکو بٹھلاکر اوسکی کوڑی ماربن اور اگر سنگسار کرین
تو عورتکو کڑھے مین بٹھلاکر سنگسار کرین اور مرد کو کڑھی مین نہ بٹھلاوین مسئلہ
بلا اجازت بادشاہ کے میان اپنے غلام پر حد جاری نکرے مسئلہ سنگسار کرنیکی
مقدمہ مین محصن اوسکو کہتے ہین جو حر عاقل بالغ مسلمان ہو کہ اوسنے صحیح نکاح
کرکے صحبت کی ہو ایسے ہی جورو کے ساتھہ مسئلہ یون نکرین کہ کوڑی بھی
ماربن اور سنگسار بھی کرین اور یون بھی نکرین کہ کوڑی بھی ماربن اور جلاوطن
بھی کرین مسئلہ اگر حاکم مناسب جانے اور کچھہ مدت تک زانی کو شہر سے نکالدے
تو درست ہے مسئلہ بیمار کو سنگسار نکرینگے مگر جب تک کہ تندرست نہو لیوے
تب تک اوسکی کوڑی نمارینگے اور حاملہ عورت جبتک نہ جنے تب تک اوسپر حد جاری
نکرینگے اور کوڑونکی سزا اوسکو تب ہو جب نفاس سے نکلے باب لوطی الذی
یوجب الحد اولا یعنی کس صحبت سے حد واجب ہوتی ہے اور کس سے نہین
مسئلہ جب صحبت کا محل مشتبہ ہو تو حد نہین آتی ہے اگرچہ صحبت کرنیوالا
حرام ہونیکا گمان رکھتا ہو جیسے اپنی بیٹی کی باندی سے صحبت کی یا پوتے کی
باندی سے صحبت کی یا جورو کو اشارہ کنایہ سے طلاق دی تھی اور وہ عدت
مین تھی اوس حالت مین اوس سے صحبت کی تو حد جاری نہین ہوگی اور جو اولاد
پیدا ہو وہ اوس زانی کی کہلائیگی مسئلہ اگر فعل مین شبہہ ہوا اور زانی نے

جانا کہ یہہ مجکو حلال ہے جیسے تین طلاقون کی عدت والی عورت اور اپنے باپ
کی باندی یا اپنی جورو کی باندی یا اپنے میان کی باندی کے ساتھہ زنا کیا تو حد
نہین مگر اولاد جو ہووے اوس زنا کی نکہلائیگی مسئلہ اگر اپنے بھائی یا چچا کی
باندی کے ساتھہ صحبت کی تو حد اوسپر جاری ہوگی اگرچہ حلال جانکر کی ہو مسئلہ
اگر زید نے ایکعورت کو اپنے بچھونے پر پایا اور اوس سے صحبت کی تو حد
آویگی اگر زید کا نکاح زبیدہ سے ہوا اور عورتون نے ہندہ زید کے پاس
پونہچائی اور کہا یہی تیری جورو ہے سو زید نے اوس ہندہ سے صحبت کی تو حد
نہین مگر مہر دینا آویگا مسئلہ اگر اپنی محرم عورت سے نکاح کیا اور صحبت کی یا
اجنبی عورت سے معین مقام کے سوا اور جگہہ سے کام نکالا یا کسیکے ساتھہ لواطت
کی یا کسی جانور کے ساتھہ حرکت کی یا دار الحرب مین یا باغیون کے ملک مین زنا کیا
تو حد نہین آویگی مسئلہ اگر کافر امان مانگ کر مسلمان کے ملک مین آیا اور
ذمیہ عورت سے اوسنے زنا کیا تو اوس کافر پر حد نہین مسئلہ اگر نابالغ لڑکے
نے یا دیوانے نے اچھی عورت سے زنا کیا تو حد نہین مسئلہ اور اگر عاقل
بالغ نے نابالغ یا دیوانی عورت سے زنا کیا تو اوسپر حد ہے مسئلہ اگر اجرت
دیکر زنا کیا تو حد نہین مسئلہ جسکے ساتھہ زبردستی زنا کیا اوسپر حد نہین مسئلہ
اگر زید نے اقرار کیا کہ مین نے ہندہ کے ساتھہ زنا کیا اور ہندہ نے کہا کہ
میرے ساتھہ زنا نہین کیا یا ہندہ نے اقرار کیا کہ مجھسے زید نے زنا کیا اور زید

کہتا ہو کہ مین نے زنا نہین کیا تو حد نہین مسئلہ اگر زید نے عمر کی باندی
سے زنا کیا اور اوس باندی کو مار ڈالا تو زید پر زنا کی حد اور باندی کی
قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر بادشاہ نے خون کیا یا کسیکا مال لیا تو بادشاہ
پکڑا جاویگا اور اگر ایسا کام کیا کہ حد واجب ہو تو اوس سے مواخذہ نکرین *
باب الشہادۃ علی الزنا و الرجوع عنہا یعنی زنا کے مقدمہ مین گواہون
کی گواہی دینی اور پھر جانیکا بیان مسئلہ اگر چوری یا زنا یا شراب پینے کے
مقدمہ مین زید پر گواہون نے بہت روز دن کے بعد گواہی دی تو زید
پر حد نہین آویگی مگر چوری کے مقدمہ مین مال البتہ دینا آویگا مسئلہ اگر قذف
کے مقدمہ مین بہت روز دن کے بعد گواہون نے گواہی دی تھی تو بھی حد
جاری کیجاویگی مسئلہ اگر گواہون نے زید پر زنا کرنا ثابت کر دیا ہندہ کے
ساتھہ اور ہندہ غائب ہی تو زید پر حد آویگی اور اگر گواہون نے زید پر عمر کی
چوری ثابت کی اور عمر غائب ہی تو زید پر حد نہین آویگی مسئلہ اگر زید نے
اقرار کیا کہ مین نے بکعورت سے زنا کیا کہ مین اوسکو پہچانتا نہین ہون تو زید
پر حد آویگی اور اگر گواہون نے یون گواہی دی کہ زید نے بکعورت سے زنا
کیا کہ اوسکو ہم نہین پہچانتے تو زید پر حد نہین مسئلہ اگر دو گواہون نے
گواہی دی کہ زید نے ہندہ سے زبردستی زنا کیا اور دو گواہون نے گواہی دی
کہ ہندہ راضی تھی تو حد نہین مسئلہ اگر دو گواہون نے کہا کہ فلانے روز

فلانے وقت زید نے فلانی عورت سی فلانے شہر مین زنا کیا اور دو گواہون نے اور شہر کی بابت گواہی دی تو حد نہین مسئلہ اگر چار گواہون نے گواہی دی کہ زید نے ہندہ کے ساتھہ فلانے دن فلانے وقت فلانے محلہ مین زنا کیا اور چار گواہون نے اوسیدن اوسیوقت کی بابت گواہی دی کہ دوسرے محلہ مین ہندہ کے ساتھہ زنا کرنے کی تو حد نہین مسئلہ اگر فرعی چار گواہون نے گواہی زنا کی دی تو حد نہین اور فرعی گواہونکی گواہی کے بعد اگر چار دن اصلی گواہ بھی گواہی دین تو بھی حد نہین مسئلہ اگر چار گواہ اندھے یا محدود فی القذف یا تین گواہ زنا کی گواہی دین تو گواہون پر بہتان کی حد جاری کیجاوے اور جسپر گواہی دین اوسپر نہین مسئلہ اگر چار گواہون نے زنا کرنیکی زید پر گواہی دی اور زید پر زنا کی حد جاری کی گئی پھر معلوم ہوا کہ ایک گواہ انمین کا غلام تھا یا محدود تھا تو اُن گواہون پر بہتان کی حد کیجاوے اور محدود کے زخمونکا تاوان کسی پر نہین اور اگر ایسی گواہونکی گواہی دینے پر کسیکو سنگسار کیا تو اوسکا خون بھا بیت المال سی دیا جاویگا مسئلہ اگر چار گواہونکی گواہی پر زید کو سنگسار کیا پھر ایک گواہ اپنی گواہی سی پھر گیا تو اوس گواہ پر بہتان کی حد جاری کیجاوے اور چوتھائی دیت اوسپر تاوان پڑے اور اگر زید کے سنگسار ہونے سی پہلے ایک گواہ پھر گیا تو چار دن گواہون پر بہتان کی حد جاری کیجاوے اور زید کو سنگسار کرین مسئلہ اگر پانچ گواہون نے زنا کی گواہی

دی اور زانی کو سنگسار کیا پھر ایک گواہ اپنی گواہی سے پھر گیا تو اوس گواہ
پر کچھہ تہمین اور اگر ایک گواہ اور اپنی گواہی سے پھر گیا تو اُن دو نو پھر سے
گواہو نپر حد بہتان کی اور چوتھائی خون بہا آدی مسئلہ اگر تزکیہ اور سنگسار
ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ گواہ غلام ہین تو خون بہا تزکیہ کرنیوالے پر آویگا
مسئلہ اگر چار گواہون نے زید پر زنا کی گواہی دی تو قاضی نے عمر کو
حکم دیا کہ زید کو سنگسار کر سو عمر نے زید کو قتل کیا پھر معلوم ہوا کہ گواہ غلام
ہین تو عمر پر خون بہا آویگا اور اگر عمر نے سنگسار کیا تہا تو خون بہا زید کا
بیت المال سے دلایا جائیگا مسئلہ اگر زنا کے مقدمہ مین گواہون نے کہا
کہ ہمنے قصدا دیکہا تھا تو بھی اونکی گواہی سنی جائیگی مسئلہ اگر زنا کرنیوالا محصن
ہونے سے منکر ہوا اور اوسکے محصن ہونے پر ایکمرد اور دو عورتون نے گواہی
دی یا اوسکی جورو کے اوس سے اولاد پیدا ہوئی تو اوس زنا کرنیوالیکو سنگسار
کرینگے **باب حد الشرب** یعنی شراب پینے والیکی سزا کا بیان مسئلہ اگر
زید نے شراب پی سو پکڑا گیا اور اوسکی مُنہ مین شراب کی بو موجود تھی یا نشہ
کی حالت مین پکڑا گیا اگرچہ وہ نشہ نبیذ تمر کا ہوا اور دو مردون نے گواہی دی
یا زید نے خود اقرار کیا ایکمرتبہ اور معلوم ہوا کہ اُسنے اپنے اختیار سے پی تو زید
پر حد جاری کیجاویگی جب ہوشمین آوے اور اگر بوکے جانے رہنے کے بعد زید
نے شراب پینے کا اقرار کیا یا گواہون نے گواہی دی تو اوسپر حد جاری نکرینگے

مسئلہ اگر زید کے منہ مین شراب کی بو آتی تھی اور پکڑا گیا اور قاضی کا
مکان وہان سے دور تھا سو راستے مین بو جاتی رہی تو بھی حد جاری کیجاویگی
مسئلہ اگر ایک شخص کے منہ مین شراب کی بو آئی یا اوسنے شراب قی کی یا اوسنے
شراب پینے کا اقرار کیا اور پھر پھر گیا یا ایسے مست نے جسکی عقل جاتی رہی ہے
شراب پینے کا اقرار کیا تو حد نہین آویگی مسئلہ نشہ مین آجانیوالے اور شراب
پینے والیکے لئے اگرچہ ایک بوند شراب پی اسّی کوڑے حد مقرر ہین اور غلام کے
چالیس کوڑے مسئلہ شراب کی حد مین کوڑے متفرق کرکے بدن پر مارے جاوین

باب حد القذف

جیسے زنا کی حد مین باب حد القذف یعنی بہتان کی سزا کا بیان مسئلہ بہتان کی
سزا اسّی کوڑے ہین اور بہتان دو گواہونکی گواہی سے یا ایکدفعہ کے اقرار
کرنے سے ثابت ہوتا ہے مسئلہ اگر زید نے محصن مرد یا محصنہ عورت کو زنا کا
بہتان لگایا اور جسکو بہتان لگایا اوسنے زید کی سزا چاہی تو زید کو سزا دیجاویگی
کوڑے مارے جاینگے بدن پر متفرق کرکے پوستین یا روئی دار کپڑا دہ پہنے ہوگا
تو اوتار لین گے مسئلہ بہتان کے مقدمہ مین محصن اوسکو کہتے ہین جو عاقل
بالغ حر مسلمان زنا سے بچا ہوا ہو مسئلہ اگر زید نے عمر خالد کی بیٹی کو غصہ
مین کہا کہ تو خالد کا بیٹا نہین ہے یا یونکہا کہ تو اپنے باپ کا بیٹا نہین اور عمر
کی ماں خالد کی جورو محصنہ ہے تو زید پر حد ماری جاویگی اور اگر زید غصہ مین نہتہا
اور کہا تو حد نہین مسئلہ اگر زید نے عمر کو کہا کہ تو بکر کا بیٹا تو زید پر حد نہین

مسئلہ اگر عمرو عربی ہے اور زید نے اوسکو بطی کہا یا زید نے عمرو کو
کہا کہ ای آسمان کے پانی کے بیٹے یا زید نے عمرو کو اوسکے چچا یا مامون کا
یا اوسکی ماں کے خاوند کا بیٹا کہا تو زید پر حد نہین مسئلہ اگر عمرو کی ماں
محصنہ مرگئی ہے اور عمرو سے زید نے کہا کہ ای چھنال کے بیٹے اور عمرو
یا عمر کا نانا زید کی سزا چاہی تو زید پر حد جاری کیجاوی مسئلہ اگر باپ نے اپنے
بیٹے کی ماں کو یا میان نے اپنی غلام کی مانکو زنا کا بہتان لگایا تو باپ کی سزا بیٹا
اور میان کی سزا غلام نچاہے مسئلہ اگر بہتان لگانیکا اقرار کیا اور پھر گیا
یا جسکو بہتان لگایا اوسنے معاف کر دیا تو بہتان لگانیوالے پر سے حد نہین
جاتی رہی مسئلہ اگر زید نے عمر کو کہا کہ ای زانی اور عمر نے اوسکو الٹ کر
کہا کہ تو زانی تو زید اور عمرو دونون پر حد ہی مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو سے
کہا کہ ای چھنال اور جورو نے الٹ کر کہا کہ مین نہین تو اوس عورت پر حد ہی اور
لعان واجب نہین اور اگر جورو نے الٹ کر یون کہا کہ مین نے چھنالا تیرے ساتھہ کیا
تو دونونکا کہنا باطل ہو گیا مسئلہ اگر زید نے لڑکے کا پہلے اقرار کیا پھر انکار
کیا کہ یہہ میرا بیٹا نہین تو وہ جورو خاوند لعان کرین اور اگر پہلے انکار کیا اور بعد
اوسکا اقرار کیا کہ یہہ میرا بیٹا ہی تو زید پر حد واجب ہی اور وہ بیٹا دونو صورتین
زید کا ہی اوسی جورو سے مسئلہ اگر خاوند نے جورو سے کہا کہ یہہ بیٹا نہ میرا ہے
نہ تیرا تو حد اور لعان دونونمین کوئی بھی نہین مسئلہ اگر زید نے زنا کا بہتان

فصل

یا ایسی ہی عورت کو کہ اوسکے بیٹے کا باپ معلوم نہین یا ایسی عورت کو جسکے خاوند نے اوسکے بیٹے کے سبب سی اوسکی لعان کیا یا ایسی مرد کو بہتان لگایا جسنے بدون اپنی ملک کے صحبت کی یا ساجھی کی باندی سی صحبت کی یا ایسے مسلمانکو بہتان لگایا جسنی کفر کیحالت مین زنا کیا تہا یا اپنی مکاتب کو بہتان لگایا تو کتابت کے بدل کی قدر مال چہوڑ مرا تو زید پر حد نہین مسئلہ جس شخص نے بخوشی باندی سی صحبت کی یا حیض والی عورت سی یا مکاتبہ سے صحبت کی اوسکو اگر کسی نے بہتان لگایا تو حد ہی مسئلہ جس مسلمان نے کفر کیحالتمین اپنی مان سی نکاح کیا اوسکو باستامسن نے اگر مسلمان کو بہتان لگایا تو تو بھی حد ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کئی مرتبہ بہتان لگایا یا کئی مرتبہ زنا کیا یا کئی بار شراب پی پہر اوسپر اکمرتبہ حد جاری کی تو ہر بار کا بدلا ہوگیا **فصل فی التعزیر** یعنی اُن سزاؤنکا بیان جو شریعت سی معین نہین مسئلہ اگر زید نے غلام کو یا کافر کو جہنالے کا بہتان لگایا یا مسلمانکو فاسق کہا یا کافر کہا یا خبیث کہا یا چوتا کہا یا بدکار کہا یا منافق کہا یا لوطی کہا یا کہا کہ تو لڑکون سے کہیلتا ہی یا سود خور کہا یا شرابخوار کہا یا دیوث کہا یا مخنث کہا یا خائن کہا یا قحبہ کی بیٹی کہا یا زندیق یا قلتبان کہا یا کہا تو چہلون کو جگہہ دیتا ہی یا کہا تو چورونکو ٹہکانا دیتا ہی یا حرامزادہ کہا تو زید کو تعزیر کیجاوی اور اگر کتا یا بکرا یا گدہا یا سور یا سانپ یا بُری کام سیکہنی والا یا بُری کا مونکو سکہلانے والا

باخرچی لینے والا یا ولد الحرام یا عیار یا نالائق یا اوندھا یا سنکھرہ یا ٹھٹھی باز یا
بڑھی داڑھی والا یا ابلہ یا وسواسی کہا تو تعزیر نہین زیادہ تعزیر ۳۹ کوڑے
اور کم تعزیر تین کوڑے ہین مسئلہ مارنے کے بعد قید کرنا بھی جائز ہے
مسئلہ تعزیر مین کوڑے زور سے مارنا چاہیے پہر اوس سے کم زنا کی حد مین پہر
اس سے کم شراب کی حد مین پہر اس سے کم بہتان کی حد مین مسئلہ جس حد
جاری ہوئی یا تعزیر ہوئی اور وہ مرگیا تو اوسکا خون رائگان ہے مسئلہ اگر
خاوند نے اپنی جورو کو مار اسنگسار کرنے پر یا اس بات پر کہ اپنی بچھونے پر
اوسکو بلایا اور وہ نہ آئی یا نماز نہ پڑہنے پر یا نہ نہانے پر یا گہر سے باہر جانے
پر اور وہ مرگئی تو خاوند پر دیت دینا اوگی باب السرقہ یعنی چور کی سزا کا
بیان مسئلہ اگر عاقل بالغ آدمی چہپا کر بقدر دس درم مضروب کے محفوظ
ٹھکانے سے یا نگہبان کے پاس سے لیوے تو یہہ چوری ہے کہ اسکے سبب چور کا
ہاتھہ کاٹا جاوے مسئلہ اگر ایک بارہ اقرار کرے یا دو مرد گواہی دیوین اگر
بہت آدمیون نے چوری کی کہ اُنمین سے بعضون نے مال تہکانے سے لیا تھا
مگر حصہ مین ہر ایک کو دس درم کے قدر پونہچا تو سبکے ہاتھہ کاٹے جاوینگے
مسئلہ اگر لکڑی یا گہاس یا ٹرکل یا مچھلی یا شکار یا ہرتال یا گبرو یا چونہ یا میوہ
یا درخت پر لگا ہوا میوہ یا دودہ یا خربزہ یا گوشت یا بدون کاٹا ہوا کہیت یا
پینے کی نشہ دار چیز یا طنبور یا قرآن اگرچہ سنہرا ہو یا مسجد کا دروازہ یا سونے

کا چلیپا یا شطرنج یا کوٹین یا حرلڑکا کو کہ زیور پہنے ہو یا بالغ غلام یا دفتر چورایا
تو ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر نابالغ غلام یا حساب کا دفتر چورایا تو ہاتھہ
کاٹا جائیگا مسئلہ اگر گتا یا چیتا یا ڈھب یا ڈھول یا ربط یا شہنائی یا نسلی
چورائی یا دغابازی کی یا لوٹ لیا یا اوچک لیا یا قبر میں سے کفن چورایا یا ایسی
مال میں سے لیا جو سب کا تھا جیسے بیت المال یا اوسمیں چور کا بھی کچھہ حصہ تھا
چورایا تو ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر زید کا عمر پر کچھہ مال دین آتا تھا سو
زید نے عمر کا اوسی قسم کا مال چورایا تو زید کا ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مثلاً
گیہوں آتے تھے اور گیہوں ہی چورائی یا کپڑا آتا تھا اور کپڑا ہی چورایا مسئلہ
اگر زید نے کچھہ چیز عمر کی چورائی سو وہ چیز عمر کو دلالی اور زید کا اس چوری
کے بدلے ہاتھہ کاٹا گیا پھر زید نے وہی چیز عمر کی چورائی تو اب زید کا پاؤں
نہ کاٹیں گے اگرچہ وہ چیز جیسے پہلے چوری گئی تھی ویسی ہی تھی مسئلہ
اگر ساکھو کی لکڑی یا نیزے کی لکڑی یا آبنوس یا صندل یا مرد کا نگینہ یا یاقوت
یا زبرجد یا موتی یا برتن یا دروازہ لکڑی کا چورایا تو ہاتھہ کاٹا جائیگا فصل
فی الحرز محفوظ جگہہ کا بیان کہ وہاں سے چورانیسے ہاتھہ کاٹا جاوے اور
نہیں تو نہیں مسئلہ اگر ذی رحم محرم کے پاس سے مال چورایا تو ہاتھہ نہ کاٹا
جائیگا مسئلہ اگر دودہ کی ماں کے پاس سے مال چورایا تو ہاتھہ کاٹا جائیگا
مسئلہ اگر خاوند نے جورو کے پاس سے یا جورو نے میاں کے پاس سے یا

غلام نے میزبان کے پاس سے یا میزبان نے اپنے مکاتب کے پاس سے یا سسر نے اپنے
داماد کے پاس سے یا داماد نے سسر کے پاس سے مال چرایا تو ہاتھ کاٹا جائیگا
مسئلہ اگر غنیمت کے مال میں سے یا امام سے یا جس مکان میں اوسکو جانیکی اجازت
تھی اوسمیں سے مال چرایا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر مسجد میں سے
کچھہ مال چرایا اور مالک مال کے پاس تھا تو چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر مہمان نے میزبان کے گھر سے مال چرایا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر چور نے مکان میں سے چیز چرائی مگر مکان کے اندر سے باہر نہ نکالی تو ہاتھ کاٹا
نجاویگا ہاں اگر کوٹھری میں سے چور اکر آنگن میں لایا تو ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر ایک کوٹھری کو اور کوٹھریوں والوں نے لوٹ لیا تو ہاتھ کاٹا جائیگا
اگر چور نقب یعنی سیندھ دیکر گھر میں پیٹھا اور چیز چوراکر اندر سے باہر پھینکدی
پھر باہر آکر لے لی یا چیز مکان کے اندر سے گدھے پر لادی اور گدھے کو ہانک کر نکال
لایا تو ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر چور سیندھ دیکر پیٹھا اور چیز اندر سے چوراکر باہر
والے چور کو پکڑا دی تو دونو کا ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر چور نے باہر سے گھر
کے اندر ہاتھ ڈالکر چیز لی یا کسیکی پوشاک سے باہر کو جیب لٹکتی تھی سو کاٹ لی
تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر قطار میں سے ایک اونٹ چورالیا یا اونٹ پر کا
لدا ہوا مال اوتار لیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا ہاں اگر کون پہاڑ کر مال لیا یا کون
پر مالک موجود تھا جگتا یا سوتا اور وہ کون لے تو ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ

اگر صندوقچے اندر یا جیب کے اندر یا آستین کے اندر کسیکے ہاتھہ ڈالکر مال نکال لیا تو
ہاتھہ کاٹا جائیگا **فصل فی کیفیۃ القطع واثباتہ** یعنی ہاتھہ یا نون کاٹنیکا اور
چوریکی ثبوت کا بیان **مسئلہ** چور کا دہنا ہاتھہ گٹی کے پاس سے کاٹکر گرم تیل مین بھون
دینگے پہر دوسری بار اگر چوری کریگا تو بایان پانو کاٹین پہر تیسری مرتبہ اگر
چوری کرے تو اوسکو قید رکھین جبتک باز آوے اور کاٹے نہین **مسئلہ** اگر پہلے
سے چور کے بائین ہاتھہ کا انگوٹھا کٹا ہوا ہی یا شل ہے یا انگوٹھے کے سوا دو انگلیان
کٹی ہوئی ہین یا شل ہین یا دہنا پانو کٹا ہوا ہی اور چوری کی تو اوس چور کے ہاتھہ
نہ کاٹین گے **مسئلہ** اگر قاضی نے دہنا ہاتھہ کاٹنیکا زید کو حکم دیا اور زید
نے بایان ہاتھہ کاٹ ڈالا تو زید پر دیت نہ آویگی **مسئلہ** جسکا مال چورایا
اگر وہ ہاتھہ کٹنا چاہے تو چور کا ہاتھہ کاٹا جاویگا **مسئلہ** اگر زید کے
پاس دہر و دہر تھی وہ دھر دہر چور نے چرائی بازید کے پاس غصب کا مال تھا وہ
مال چرایا یا بایز کا مال تھا وہ چرایا تو زید کی درخواست کے بموجب چور کا ہاتھہ
کاٹا جائیگا اور اگر اصل مالک چور کا ہاتھہ کاٹنا چاہے تو بھی کاٹا جائیگا **مسئلہ**
اگر زید کا مال عمر نے چرایا سو عمر کا ہاتھہ کاٹا گیا پہر وہی مال عمر کے پاس سے بکر
نے چرایا تو اب بکر کا ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا زید کٹوانا چاہے یا عمر **مسئلہ** علیکے
دعوی کرنے سے پہلے اگر چور نے چرائی ہوئی چیز بیچدی یا قاضی چور کا ہاتھہ
کاٹنیکا حکم کر چکا بعد اوسکے وہ چور اوس چیز کا مالک ہوگیا یا چور نے دعوی کیا

کہ یہہ چیز میری ہی یا وہ مال درم سی کم قیمت کا ہوگیا تو ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر دو چورون نے چوری کا اقرار کیا پہر ایک نے اونمین سی کہا کہ یہہ میرا مال ہی
تو دونونکا ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر زید اور عمرو دو چورون نے چوری کی اور
عمر غائب ہوگیا اور دو گواہون نے دونونکی چوری کرنیکی گواہی دی تو زید موجود
کا ہاتھہ کاٹا ہی جائیگا مسئلہ اگر غلام نے چوری کا اقرار کیا ایک مال معین کے
تو اوس غلام چور کا ہاتھہ کاٹین اور وہ مال مال کے مالک کو دیدین مسئلہ اگر چور
نے مال چوری کا ہلاک کر دیا اور چور کا ہاتھہ کاٹا گیا تو اب وہ مال چور سی نہ لیا
جائیگا مسئلہ اگر چرایا ہوا وہی مال موجود ہو تو مالک کو پہیر دلا ملیگا مسئلہ
اگر ایک چور نے کئی آدمیونکی چیزین چرائین یا کئی مرتبہ چوری کی اور ایک مدعی کی
بابت اوسکا ہاتھہ کاٹا گیا تو سبکا بدلا ہوگیا اور پہر اون چوریونکی بابت کسی مال کا
ضمان اوسپر نا دیگا مسئلہ اگر مکان کے اندر چیز چراکر پھاڑ ڈالی پہر باہر نکالی
تو ہاتھہ کاٹا جائیگا اور اگر بکری مکان کے اندر چراکر ذبح کی اور باہر نکالی تو ہاتھہ
نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر چور نے سونا یا چاندی چراکر اوسکی اشرفیان یا
روپے بنائی تو ہاتھہ کاٹا جائیگا اور وہ اشرفیان روپے مالک کو پھیری
جائینگے مسئلہ اگر سفید کپڑا چراکر سرخ رنگا اور ہاتھہ کاٹا گیا تو اب وہ کپڑا
یا اوسکا بدلا چور سی نہ دلایا جائیگا اور اگر سیاہ رنگا تو کپڑا پہیر دلایا جائیگا +

باب قطع الطریق یعنی رہزنی کے مسئلے اور قزاقونکی سزا کا بیان مسئلہ

قزاق راہ نہین لوٹتی پایا اور پکڑا گیا یعنی قصد راہ لوٹنے کا کیا تھا سو پکڑا گیا
تو قید رکہا جائیگا جبتک توبہ نکرے یعنی بازنہ آوے مسئلہ اگر قزاق نے
مال معصوم کا لوٹا اور پکڑا گیا تو اوسکا ایک طرف کا ہاتھہ اور دوسری طرف کا
پاؤن کاٹا جاوے مسئلہ اگر قزاق نے مال نہ لیا اور مار ڈالا تو وہ قزاق حدًا
قتل کیا جاوے اگرچہ مقتول کے وارث خون معاف کرین مسئلہ اگر قزاق نے
مال بھی لیا اور مار بھی ڈالا تو اوسکو ہاتھہ پاؤن کاٹکر قتل کرین پہر قتل کے بعد
اگر چاہین تو سولی پر رکہدین یا قتل کرکے سولی پر نہ رکہین یا بغیر ہاتھہ پاؤن کاٹے
زندہ سولی پر رکہدین اور نیزے سے اوسکا پیٹ چاک کردین کہ مرجاوے اور
تین دن تک سولی ہی پر رہنے دین مسئلہ اگر لوٹ کا مال قزاق کے پاس سے
ہلاک ہوگیا اور وہ قزاق مارا گیا تو اوس مال کا ضمان اوسپر نہین مسئلہ اگر
قزاقی مین بہت آدمی شریک ہین تو ہاتھہ لگانیوالا اور نہ لگانیوالا سب برابر
ہین یعنی سبکو سزا ہوگی مسئلہ اگر قزاق نے لاٹھی سے یا پہر سے مارا
تو ایسا ہی جیسے تلوار سے مارا مسئلہ اگر قزاقون نے زخمی کرکے مال لیا تو
اونکے ہاتھہ پاؤن کاٹے جاوینگے اور زخم کی دیت نہ لیجائیگی مسئلہ اگر قزاق
نے صرف زخمی ہی کیا یا قتل کیا پہر توبہ کی یا قزاقونمین بعضی قزاق غیر مکلف
ہین یا قزاقون نے اپنے ذی رحم محرم کو لوٹا یا ایک قافلہ نے دوسرے
قافلہ کی راہ ماری یا قزاقون نے رات کو یا دنکو ایک شہر کے اندر یا دو

شہر والے درمیان مین راہ ماری تو حد نہین اور مدعیکو اختیار ہی کہ قصاص لے
یا تاوان لے یا معاف کردی مسئلہ اگر شہر مین ایک شخص نے کئی مرتبہ
ایسی حرکت کی کہ لوگونکو بھانسی دیکر مار ڈالا تو اوس شخص کو قتل کرین گے

کتاب السیر یعنی جہاد کے مسئلے مسئلہ جہاد یعنی کافرون سے
لڑنا اپنی طرف سے شروع کرنا فرض کفایہ ہی کہ اگر بعضی مسلمان جہاد کرین تو
باقیونکی ذمہ نہین رہتا اور اگر کوئی بھی جہاد نکرے تو سب مسلمان گنہگار ہون
مسئلہ یہہ جہاد فرض کفایہ ہی سو لڑکی پر اور عورت پر اور غلام پر اور اندھے
پر اور اپاہج پر اور جسکی ہاتھہ کٹی ہون اوسپر واجب نہین مسئلہ اگر کافر
مسلمان کے ملک پر ہجوم یعنی جمگھٹ کرین تو مسلمان کے ذمہ جہاد کرنا
فرض عین ہوجاتا ہی تو عورت بھی خاوند کی بلا اجازت اور غلام بھی مہیان
کی بے اجازت نکلکر اُن کافرونکو مارین مسئلہ اگر بیت المال خزانہ ہو تو
غازیون کے خرچ کے لئے مسلمانون سے روپیا تحصیل کرنا مکروہ ہی اور اگر
بیت المال مین مال نہو تو مکروہ نہین مسئلہ جب مسلمان کافرونکو گھیر لین تو اُن سے
کہین کہ مسلمان ہوجاؤ اگر وہ مسلمان ہوجاوین تو بہتر اور اگر مسلمان ہونیسے انکار
کرین تو اونسے کہین کہ ہمکو جزیہ دو اگر وہ جزیہ قبول کرین تو دنیا مین مسلمانون
کے سے معاملات کے احکام اونپر جاری ہونگے اور جن کافرونکو مسلمان
ہونیکے لئے نہ کہا گیا اونکو قتل کرنا نچاہیئے اور جن کافرونکو ایکمرتبہ کہا پھر لڑائی

سے پہلے اونسے کہنا کہ تم مسلمان ہو جاؤ مستحب ہے پھر اگر کافر جزیہ دینا قبول
کرین تو مسلمان اللہ ہی سے دعا ہین اور اون سے لڑین منجنیقین کھڑی کرکے
اور اونپر آگ لگا دین اور اونکو ڈبو دین اور اونکے درخت کاٹین اور انکی
کھیتی اجاڑین اور اونکو تیرون سے ماریں اگرچہ اونہون نے کچھہ
مسلمانونکو اپنے آگے کرلیا ہو تو بھی ہم مسلمان اون کافرونکی بیت پر
ہتیار چلا دینگے پھر اگرچہ اُن مسلمانون کے لگے مسئلہ جس لشکر مین شکست
کا خوف ہو اوسمین قران اور عورت کو ساتھہ نہ لیجانا چاہیئے مسئلہ مسلمان
قتل کرکے نہ پھر جاوین اور غنیمت کا مال نہ چراوین اور کافرونکی ناک کان
وغیرہ اعضا نہ کاٹین اور عورت کو اور غیر مکلف کو اور بوڑھے دنیا سے
گذری کو اور اندھے کو اور لولے کو قتل نکرین ہان اگر انمین سے جو لڑائی
کی تدبیر کافرونکو سکھاتا ہو یا حاکم ہو تو قتل کرین مسئلہ مسلمان اپنے باپ
کافر کو آپ قتل نکرے اور ٹھہری تاکہ اور شخص اوسکو قتل کرے مسئلہ اگر
امام مصلحت دیکھے تو صلح کرلے اگرچہ مال لیکر صلح ہو پھر صلح کے بعد اگر صلح
توڑنے مین مصلحت ہو تو کافرونکو خبر کرکے صلح توڑ دی کہ ہمنے صلح تمھاری
اور اگر کافرون کے بادشاہ نے ہمارے ساتھہ خیانت کی تو اونکی بدون
خبر کئے ہم صلح توڑ دینگے اور اون سے لڑینگے مسئلہ مرتدون سے اگر صلح
کرین تو مال لیکر نکرین اور اگر مال لے لیا ہو تو پھیر دینگے مسئلہ کافر

کے ہاتھہ ہتیار بیچنا جائز نہین ہی مسئلہ جن کافرونکو کسی حربی یا حربہ مسلمان
نے امان دی ہو اُن کافرونکو قتل کرنا درست نہین ہان اگر اوس امان دینے
سے کچھہ فساد ہوتو وہ امان توڑ دیجاوی اور اگر ذمی یا قیدی یا تاجر یا
اوس غلام نے جو لڑنے سے مجبور ہی امان دی تو وہ امان ہی باطل ہے

باب الغنائم وقسمتہا یعنی کافرونکا مال لوٹنا اور اوسکی بانٹنے کا بیان

مسئلہ جو ملک امام نے غلبہ سے فتح کیا وہ ملک مسلمانونکو بانٹ دی یا
کافرونکی پاس رہنے دی اور اُنپر جزیہ اور خراج مقرر کردے مسئلہ جو کافر
مسلمانون کے پاس پکڑی ہوئی آدین اونکو امام قتل کرے یا غلام کرلے
یا جیسی مین ویسی چھوڑ دی کہ مسلمانونکی رعیت رہین اور اونکو ویسی ہی چھوڑنا
تاکہ کافرون کے ملک کو پہر جاوین یا اونسی کچھہ لیکر یا قیدی کے بدلے پر
یا اونپر احسان رکھکر چھوڑنا حرام ہی مسئلہ جو مواشی کہ دار الحرب سے
مسلمانون کے ملک کو نہ آسکین اونکو ذبح کرکے جلا دی اور اونکی ہاتھہ
پانو کاٹ ڈالنا حرام ہی مسئلہ غنیمت کا مال دار الحرب مین بانٹنا جائز نہین
ہان کسیکی پاس امانت رکھدیا درست ہی بانٹنے سی پہلے غنیمت کے مال کو بیچنا
درست نہین جو لوگ لڑنیوالونکی مدد اور کمک کو پونہچین وہ بھی غنیمت کے مال مین
برابر کے شریک ہین مسئلہ بازاری لوگ غنیمت مین شریک نہین ہان جو بازاری
لڑے وہ حصہ پاوی مسئلہ غنیمت کی حقدار وہین سی جو دار الحرب مین مرگیا

وہ غنیمت کا حصہ پاویگا اور اگر غنیمت کا مال دار الاسلام مین آچکا تب مرا
توحصہ پاویگا کہ وہ حصہ اوس کے وارث لینگے مسئلہ مسلمانونکے
لشکر کے لوگ دار الحرب مین غنیمت کا چارہ اور غلہ اور لکڑی اور تھپیا
اور تیل بغیر بانٹے اپنی خرچ مین لاوین مگر ان چیزونکو بانٹ سی پہلے بیچین
اور جب دار الحرب سی باہر آوین پہر ان چیزونکو بانٹ سی پہلی خرچ مین لاوین
اور جو خرچ سی بچا وہ غنیمت کے مال مین ملا دین مسئلہ اگر حربی
دار الحرب مین مسلمان ہوگیا اوسکی جان اور اوسکا لڑکا کمسن اور جو مال اوس
حربی کے پاس ہو یا کسی مسلمان یا ذمی کے پاس اوسکی دہر دہر ہو محفوظ رہے
اور کوئی مسلمان اوسپر ہاتھ نڈالے مان اوسکا عمر رسیدہ بیٹا اور جورو
اور اوسکا حمل اور لڑنیوالا اوسکا غلام محفوظ نرہیگا مسئلہ پیادہ کو ایک
حصہ اور سوار کو دو حصہ دینگے اگرچہ ایک سوار کے پاس دو گھوڑی ہون
مسئلہ عربی اور ترکی گھوڑا برابر حصہ پاویگا اور اونٹ اور خچر کا حصہ نہین
مسئلہ مسلمانون کے ملک سی نکلتی وقت جو سوار تھا وہ سوار کا حصہ اور
جو پیادہ تھا وہ پیادی کا حصہ پاویگا مسئلہ اگر غلام یا عورت یا لڑکا یا
ذمی کافرون سی لڑا تو اوسکو غنیمت کا مال ایک حصی سی کم دینگے حصہ نہ دینگے
مسئلہ غنیمت کے کل مال کے اہام پانچ حصہ کرے چار حصہ جہاد کرنیوالونکو اور
پانچوان حصہ سی یتیمون اور محتاجون اور محتاج مسافرونکو دیوے پہر انمین محتاج

سید وکو پہلے اور دن سی دیوی اور غنی سید دنگا اوسمین حق نہین اور کلام اللہ
مین جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ غنیمت کی مال مین سی پانچوان حصہ اللہ کا اور
رسول کا اور رشتہ دار دنکا سو اللہ تعالے کا ذکر وہان برکت کیواسطے اور رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوے کیونکہ حضرت کا حصہ اب نرہا جیسے صفا اب نرہا
مسئلہ اگر ایک لشکر امام کی بلا اجازت دار الحرب مین گیا اور وہان سی مال
لے آیا تو اون سی پانچوان حصہ امام لیلے اور اگر تھوڑے آدمی جاکر نے
اجازت امام کی کچھہ لوٹ لائی تو اون سی پانچوان حصہ لین گے مسئلہ
جائز ہے کہ امام لڑائی کیوقت لڑنیوالون سی کہے کہ مقتول کا سب اسباب قاتل کو
ملیگا اور ایک گروہ سی کہے کہ پانچوان حصہ غنیمت مین سی نکال لینے کے بعد جو رہے
اوسکی چوتھائی تمکو ملیگی مسئلہ جب غنیمت کا مال دار الاسلام مین آپہونچی تب
امام اگر کسیکو زیادہ دینا چاہی تو پانچوین حصہ مین سی دی اور مقتول کا اسباب
سب مجاہدونکا ہوگا اگر امام نے لڑائی کیوقت قاتل کو دینا نکہا اور مقتول کا
اسباب یہی ہے اوسکی سواری اور کپڑے اور ہتہیار اور جو اوسکی ساتھہ ہو
باب استیلاء الکفار یعنی اگر کافرونکا غلبہ ہوجاوی تو اوسکی مسئلہ مسئلہ
اگر ترکستان کے کافر روم کے کافرونکو پکڑ لیگئے اور اونکا مال لے لیا تو
وہ اُن کافرونکا اور اوس مال کے مالک ہوگئے مسئلہ اگر مسلمان کافرونپر
غالب ہوئے اور اونکو پکڑ لائے اور اونکا مال لے آئے تو اوس سبکے مالک ہوگئے

مسئلہ اگر کافر مسلمان کے مال پر غالب ہوئے اور اوس مالکو اپنی ملک کو لیگئے تو وہ اوس مال کے مالک ہوگئے پھر بعد اسکے جب مسلمان اُنپر غالب ہوجاوین تو جو مسلمان اپنا وہی مال وہان پاوے ویسی ہی مفت لیلے اور اگر امام نے مال مجاہدونکو بانٹ دیا تو قیمت دیکر مول لے لے اور اگر اوس مالکو کسی سوداگر نے اُن کافرونسے مول لیا تھا تو وہی قیمت اوس سوداگر کو دیکر اوس سے لیلے

مسئلہ اگر زید مسلمانکا غلام کافر دارالحرب کو پکڑ لیگئے اور مسلمانونکے سوداگر نے مثلاً سو روپئے کو اونسے مول لیا اور دارالاسلام مین لایا پھر اوس غلام کی کسی نے آنکھ نکال لی اور سوداگر نے اوسکا تاوان لیا تو اب اُس غلام کو زید اگر چاہے تو سو ہی روپئے کو خریدے تاوان کے دام مجرا نلے

مسئلہ اگر زید مسلمانکا غلام کافر دارالحرب کو پکڑ لیگئے اور سوداگر وہان سے سو روپئے کو مول لایا اور پھر کافر اوسکو پکڑ لیگئے اور اور کسی سوداگر نے پھر سو روپئے کو مول لیا تو اب پہلا سوداگر چاہے تو سو روپئے کو اوس سوداگر سے مول لیلے اور اوس سے زید سو روپئے کو مول لے

مسئلہ اگر دارالاسلام سے حربی مدبر یا ام ولد یا مکاتب کو کافر اپنے ملک کو پکڑ لیگئے تو وہ کافر اونکے مالک نہین ہوجائینگے اور اگر مسلمان دارالحرب سے حربی کافر یا کافرون کے مدبر کو یا ام ولد یا مکاتب کو دارالاسلام مین پکڑ لائے تو اونکے مالک ہوجائینگے

مسئلہ اگر مسلمان کا اونٹ دارالاسلام سے دارالحرب کو بھاگ گیا اور کافرونے پکڑ لیا تو کافر

اوسکو مالک ہوگئی اور اگر مسلمانونکا غلام دارالحرب بہاگ گیا اور کفار نے پکڑ لیا تو وہ اسکی
مالک ہوگئی پہر اگر مسلمانکا غلام گہوڑا اور اسباب لیکر بہاگ گیا اور دارالحرب مین کفار نے اوسکو پکڑ لیا
اُنسے کسیئے وہ غلام مع گہوڑے اور اسباب کے مول لیا تو مالک وہ غلام اپنا صفت اُس سے لیلے اور گہوڑا اور
اسباب قیمت دیکر لے **مسئلہ** اگر حربی کافر امان مانگ کر مسلمانونکے ملک مین آیا اور
بہان ایک مسلمان غلام اوسنے مول لیا پہر اوسکو یہان سے دارالحرب کو لیگیا
تو وہ غلام آزاد ہوگیا **مسئلہ** اگر کافر غلام دارالحرب مین مسلمان ہوگیا اور دارالاسلام
کو چلا آیا یا مسلمان اوس ملک پر غالب ہوگئی تو وہ غلام آزاد ہوگیا **باب المستامن**
یعنی امان مانگ کر مخالف کے ملک مین جانیکا بیان **مسئلہ** اگر مسلمان تاجر
امان مانگ کر دارالحرب کو گیا تو اوسکو حرام ہی کہ کافرونکی جان سے یا مال
سے کچہہ تعرض کری پہر اگر وہ کسی کافر کا کچہہ مال لے آیا دارالاسلام کو تو اُس
مال کا یہہ مالک تو ہوجائیگا مگر اسکو اپنی خرچ مین لانا اوس مال کا حلال نہین
مگر وہ مال محتاجونکو دیدے **مسئلہ** اگر مسلمان سوداگر امان لیکر دارالحرب کو
گیا وہان کسی کافر سے کچہہ قرضون مول لیا یا کسی کافر کے ہاتھہ کچہہ قرضون بیچا
یا اوس سوداگر نے حربی کا کچہہ غصب کرلیا یا حربی نے اوسکا کچہہ غصب کرلیا
اور وہ حربی اور مسلمان سوداگر دونون دارالاسلام کو آئے تو اونکے اوس
دین اور غصب کے مقدمہ مین یہان کچہہ حکم نکیا جائیگا اسیطرح اگر دو حربی
کافرون نے آپسمین وہان ایسا معاملہ کیا پہر وہ دونون دارالاسلام مین

امان مانگ کر آئی تو اونکے بیچ مقدمہ مین کچھہ حکم نکیا جائیگا مان اگر مسلمان ہوکر
یہان آئی تو اونکے دین کے مقدمہ مین حکم کرینگی اور غصب کی مقدمہ مین نہین
اگر دو مسلمان امان لیکر دار الحرب کو گئے وہان ایک نے دوسرے کو عمداً یا خطا یا
مار ڈالا تو قاتل کے مال سے دیت دلا دینگے اور خون خطا کی صورتمین قاتل کفارہ
بھی دیگا اور اگر دو مسلمانونکو قید کرکے کافر لیگئے پھر ایک مسلمان نے دوسرے کو
خطا سے مار ڈالا تو قاتل پر صرف کفارہ دینا آویگا مسئلہ اگر ایک کافر دار الحرب
مین مسلمان ہوگیا اوسکو وہان کسی مسلمان نے خطا سے مار ڈالا تو قاتل پر کفارہ
دینا آویگا مسئلہ اگر کافر امان لیکر دار الاسلام مین آیا تو اوسکو پوری برستک
یہان نرہنے دین اور اوس سے کہدین کہ اگر تو برس روز تک رہا تو بیچپر جزیہ
لگایا جائیگا پھر اوس کہنے کے بعد اگر دہ برس روز تک رہا تو وہ ذمی ہوگیا پھر
اوسکو دار الحرب کو نہ پھرجانے دینگے مسئلہ اگر مستامن کافر نے دار الاسلام
مین خراجی زمین مول لی اور اوسپر خراج لگایا گیا تو وہ ذمی ہوگیا اسیطرح اگر
مستامنہ کافرہ عورت نے دار الاسلام مین ذمی کے ساتھہ اپنا نکاح کیا تو وہ
ذمیہ ہوگئی اور اگر مستامن مرد نے ذمیہ کے ساتھہ دار الاسلام مین نکاح کیا تو وہ
ذمی نہین ہوگیا مسئلہ اگر کافر امان لیکر دار الاسلام مین آیا اور اوسنے
کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھہ ودیعت رکھا دیا یا اوسکا دین کسی مسلمان یا ذمی
پر آتا ہی پھر وہ کافر دار الحرب کو چلا گیا تو اب اوسکا خون کرنا حلال ہوگیا

پہر اگر وہ مسلمانونکے یہان پکڑا آیا یا مسلمان اوس ملک پر غالب ہوگئے اور وہ یا را
گیا تو اوسکا دین جاتا رہا اور اوسکی ہر ہر چیز غنیمت ہوگئی اور اگر مسلمان غالب ہوئے
مگر وہ کافر مارا گیا یا اپنی موت مرا تو اوسکا قرضہ اور ہر ہر چیز اوسکی وارث یا دیگر
مسئلہ اگر حربی امان مانگ کر دار الاسلام مین آیا اور مسلمان ہوگیا اور دار الحرب
مین اوسکی جورو اور اولاد اور مال اوسکا کسی مسلمان کے پاس یا ذمی یا حربی
کے پاس رہا پہر اوسکے مسلمان ہوجانیکے بعد اگر مسلمان اوس ملک پر غالب
ہوگئے تو وہ سب غنیمت ہی اور اگر حربی دار الحرب مین مسلمان ہوا اور دار الاسلام
مین آیا پہر مسلمان اوس دار الحرب پر غالب ہوگئے تو اوسکی نابالغ اولاد جو
مسلمان اور اوسکی ہر ہر چیز مسلمان کے پاس ہو خواہ ذمی کے پاس ہو اوسکو
دلا ملے سوا اوسکی اور جو مال اوسکا وہان ہو وہ غنیمت ہی مسئلہ اگر خطا سے
اوس مسلمان کو جسکا کوئی ولی نہو یا اوس حربی کو جو امان مانگ کر دار الاسلام
مین آیا اور مسلمان ہوگیا کسی نے مار ڈالا تو اوسکا خون بہا قاتل کے عاقلے پر
امام لیوے اور اگر قصداً مار ڈالا تو امام یا قتل کرے یا رعیت سے معاف کرادے

باب العشر والخراج یعنی کھیتی سے پیدا ہوا کا دسوان حصہ یا روپیہ محصول
مین لینا اوسکا بیان مسئلہ عرب کے ہاکی سب زمین عشری ہی اور جس ملک
کے کافر خود مسلمان ہوجاوین وہانکی سب زمین عشری ہی اور جس ملک کو مسلمان
غلبہ سے فتح کرین اور مسلمانونپر وہ ملک بٹ جاوے وہ زمین عشری ہی مسئلہ

سواد کی زمین خراجی ہے اور جس ملک کو مسلمان غلبہ سے فتح کرکے اُن کافرون
ہی کو اوسپر قابض رکھین وہانکی زمین خراجی ہے اور جس ملک کے کافرون
سے امام صلح کرلے وہانکی زمین خراجی ہے مسئلہ جس ویران زمین کو
آباد کیا اگر وہ عشری زمین کے قریب ہو تو عشری ہی اور خراجی زمین کے
نزدیک ہو تو خراجی ہے مسئلہ بصری کی زمین عشری ہی مسئلہ جس زمین
پر کھیتی ہو اوسپر خراج ہر جریب پر ایک صاع غلہ اور ایکدرم ہے اور ترکاری
کے کھیت پر ہر جریب کے پیچھے پانچدرم اور انگور اور چھوہارے کے باغ پر جسمین
چھوہارے کے درخت قریب قریب ہون ہر جریب پر دس درم اور اگر زمین مین اسقدر
خراج کی طاقت نہو تو کم کرینگے اور اگر اسقدر سے پیداواری زیادہ ہو تو
اس سے زیادہ نہ لینگے مسئلہ اگر خراجی زمین پر پانی آگیا اور ڈوب گئی
یا بالکل پانی وہانسے جاتا رہا یا کسی آفت سے کھیتی جاتی رہی تو خراج اوسکا
دینا نہ آویگا اور اگر اوسمین بو یا نہین اور خراجی زمین والا مسلمان ہوگیا
یا اوس زمین کو کسی مسلمان نے مول لے لیا تو خراج دینا آویگا مسئلہ
خراجی زمین سے جو پیدا ہو اوسمین عشر نہین فصل فی الجزیہ یعنی کافرونپر
کرلگانیکے مسئلے مسئلہ اگر آپس کی رضامندی سے جزیہ ٹھہر گیا تو تو اوسقدر
لینگے اور اوس سے زیادہ نہ لینگے اور اگر آپسمین نہ ٹھہری تو امام یون
مقرر کرے کہ کافر فقیر پر ہر سال مین بارہ درم اور جو کافر ایسا ہو نہ فقیر ہو

نہ امیر ہو اور سر ہر سال مین ۴۸ درم اور تونگر کافر پر ہر سال مین ۴۸ درم مسئلہ یہودی
اور نصرانی اور مجوسی اور عجمی بت پرست پر جزیہ مقرر کیا جائیگا اور بت پرست عربی اور مرتد
اور نابالغ اور عورت اور غلام اور مکاتب اور اپاہج اور اندہی پر اور ایسے فقیر پر جو کہ کچھہ
پیشہ نہین کرتا اور اوس درویش پر جو لوگون سے ملا جلا رہتا جزیہ معاف
ہے مسئلہ اگر کافر پر جزیہ آتا ہی اور وہ مسلمان ہو گیا تو اب اوسکی ذمہ سے جزیہ
جاتا رہا اور اگر مر گیا تو بھی جاتا رہا اور اگر دو برس کا جزیہ ہو گیا تو ایک برس کا چھوڑ
دینگے مسئلہ کافرونکو دار الاسلام مین نیا عبادت خانہ اونکا نہ بنانے دینگے
اور بڑا عبادت خانہ اونکا اگر ڈھہ گیا تو اوسکو پھر وہ بنا لین گے مسئلہ ذمی
کو حکم کرین کہ ایسا لباس پہنے کہ مسلمانون اور اوسمین فرق معلوم ہو اور ایسی ہی
سواری رکھے اور ایسی ہی زین پر چڑھے تو ذمی گھوڑے پر سوار نہو دی اور ہتیار
نہ باندہی اور جنیو اپنا سامنے کہلا رکھے اور پالان کیطرح کے زین پر سوار ہو مسئلہ
اگر ذمی نے جزیہ دینے سے انکار کیا یا مسلمان عورت سے زنا کیا یا مسلمان کو
مار ڈالا یا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی تو وہ ذمی کا ذمی ہی ہے
اوس سے عہد شکنی نکر ینگے اگر وہ دار الحرب کو چلا گیا یا بہت سے ذمیون نے
کسی مکان پر لڑنے کے لئے جہاد کیا تو وہ ویسا ہو گیا جیسے مرتد مسئلہ
تغلبی کافر سے خواہ مرد ہو خواہ عورت دوگنی زکوۃ لینگے اور تغلبی کا غلام
ویسا ہی جیسے تغلبی کا غلام کہ اوس سے بھی دوگنی زکوۃ لین گے اور عشر اور

خراج مسئلہ تغلبی کافر کا مال اور حربی کافر دن سے جو ہدیہ ملے اور جو مال کہ
بدون لڑی ہوئی مسلمان لوگ کافرون سے لین یہہ سب مسلمانونکی مصلحت کے
کامونمین خرچ کیا جاوی جیسے دارالاسلام کی سرحدین درست کرنا اور پل بنانا
اور بانده باندهنا اور قاضیون اور عالمون اور مولویون اور مجاهدونکا روزینه
اور اونکی اولاد کا خرچ اوسمین سے مقرر کیا جاوی اور جو شخص ان حقدارونمین
سے آدهی برس مین مرجاوی اوسکو نملیگا باب احکام تدین یعنی مسلمان اگر دین
سے پهر جاوی اوسکا بیان مسئلہ جو شخص مرتد هوگیا یعنی دین اسلام سے
پهر گیا تو اوسکو کهین گے کہ تو مسلمان هوجا اور اوسکا شبہ رفع کرینگے پهر اگر
وہ نہ پهرے تو تین روز تک اوسکو قید رکهین پهر اگر وہ مسلمان هوجاوی تو بهتر
ورنہ اوسکو قتل کرین مسئلہ مرتد کا مسلمان هونا یہہ هی کہ سب باتون سے دست بردار
هووے اور دین اسلام کو اختیار کرے اور اسباتکا اقرار کرے یا یون هو کہ جس بات پر
وہ مرتد هوگیا تها اوس بات سے وہ اپنی بیزاری ظاهر کرے تب مسلمان هووے
مسئلہ اگر مرتد سے یون نکها کہ تو مسلمان هوجا اور مار ڈالا تو مکروہ هی اور
قاتل پر ضمان نہین مسئلہ اگر عورت مرتد هوگئی تو اوسکو قتل نکرینگے بلکہ قید
رکهین گے جب تک وہ مسلمان هوجاوی مسئلہ مرتد اپنے مال کا مالک نہین
رهتا جب تک مرتد رهی پهر جب مسلمان هوجاوی تو اپنا مال ولا پاوی اور اگر مسلمان
نهوا اور مرگیا یا مارا گیا تو مسلمانی کی حالت کا کمایا هوا اوسکا مال اوسکے مسلمان

وارث پائینگے اسلام کی حالت کا قرض ادا کرنیکے بعد اور جو مرتد ہونیکے بعد
کمایا تہا وہ غنیمت ہی مرتد ہونیکی حالت کی قرض ادا کرنیکے بعد مسئلہ اگر مرتد
دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے اوسکی کافر ذمین ملجا نیکا حکم کر دیا تو اوسکا
مدبر اور ام ولد آزاد ہوگئی اور اوسپر جو دین موجل تہا وہ حال ہوگیا اور اوسکی
خرید و فروخت اور ہبہ اٹک گئی کہ اگر وہ مسلمان ہوگیا تو جائز ہوئی اور اگر وہ
مرگیا یا مارا گیا تو باطل ہوگئی مسئلہ اگر مرتد دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے
اوسپر کافر ذمین ملجا نیکا حکم کر دیا پہر وہ دار الاسلام کو لوٹ آیا مسلمان ہوکر
تو اب وہ جس قدر اپنا مال اپنے وارث سے پا دے لے اور جو مال اوسکا وارث
کے پاس نہو وہ مال اوسکو نملیگا مسئلہ اگر زید کے پاس ایک نصرانی باندی
ہے پہر زید مرتد ہوگیا اور اوس باندی سے صحبت کی اور مرتد ہونیسے چھہ
مہینے کے بعد وہ باندی لڑکا جنی اور زید نے وہ لڑکا اپنا بتایا تو وہ
باندی اوسکی ام ولد ٹھہری اور وہ لڑکا زید کا بیٹا ٹھہرا اگر زید کا وارث ہوگا
اور اگر وہ باندی مسلمان نہی تو وہ بیٹا زید کا وارث ہوگا اگر زید مرتد ہی مرا یا
دار الحرب کو چلا گیا مسئلہ اگر مرتد اپنا مال لیکر دار الحرب کو چلا گیا پہر مسلمان
اوس دار الحرب پر غالب ہوئی تو وہ مال اوسکا غنیمت ہی اور اگر مرتد دار الحرب
کو چلا گیا اور پہر وہان سے آیا اور دار الاسلام سے اپنا مال لیگیا پہر مسلمان
اُس دار الحرب پر غالب ہوئی تو وہ مال اُس مرتد کے وارثوں کو دینگے مسئلہ

اگر مرتد دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے کافر و ئمین بلجانیکا اوسکی حکم کیا اور
اوسکا غلام اوسکے بیٹے کو دلا دیا سو اوس بیٹے نے اوس غلام کو مکاتب کیا پھر
وہ مرتد مسلمان ہوکر دار الاسلام کو آیا تو وہ غلام اوسی مرتد مسلمانکا ہی
مکاتب رہا اوسکی ولا بھی اوسیکو ملیگی مسئلہ اگر مرتد نے زید کو خطا سی
مار ڈالا اور دار الحرب کو چلا گیا یا مارا گیا تو اسلام کی حالت کی کمائی ہوئی
اوسکی مال سی زید کا خون بہا دلا دینگے مسئلہ اگر زید کا ماتھہ قصداً
کسی نے کاٹ ڈالا پھر زید مرتد ہوگیا اور ماتھہ کٹنی سی مرتد ہی مرا یا دار الحرب
کو چلا گیا پھر وہان سی مسلمان ہوکر آیا اور اوسی ماتھہ کٹنی سی مرگیا تو ماتھہ کاٹنی
والے پر آدہی دیت اوسکے مال سی واجب ہوگی زید کے وارثون کے لئے
اور اگر دار الحرب کو نگیا تہا اور مسلمان ہوگیا اور مرگیا تو بالکل دیت دینا اوپگی
مسئلہ اگر مکاتب مرتد ہوگیا اور دار الحرب کو چلا گیا اور وہان کچھہ مال کمایا پھر
وہ مع مال کے پکڑا گیا اور مارا گیا تو کتابت کا بدل اوسکی مولیٰنکو ملیگا اور جو کچھ
وہ اوسکی وارثونکو ملے مسئلہ اگر جورو خاوند دونون مرتد ہوکر دار الحرب
کو چلے گئے اور عورت کے اولاد ہوئی اور اوس اولاد کے بھی اولاد ہوئی
پھر مسلمان اوس دار الحرب پر غالب ہوگئے تو وہ سب بیٹے اور پوتے غنیمت ہین
مگر یہ ان مرتد کی اولاد پر زبردستی کرینگے مسلمان ہونیکے لئے اور پوتون پر
زبردستی نکرینگے مسئلہ اگر عاقل نابالغ مرتد ہوگیا تو وہ مرتد ہی اوسپر

جبر کرینگے مسلمان ہو جانیکے لئے مگر اوسکو قتل نکرینگے اور اگر عاقل نابالغ
کافر مسلمان ہوگیا تو وہ مسلمان ہی باب البغات یعنی بادشاہ اسلام سی
پھرے ہوونکا ذکر مسئلہ اگر مسلمانونکا ایک جرگہ امام کی نابعداری سی نکل گیا
اور کسی شہر پر غالب ہوگیا تو امام اونکو اپنی نابعداری کیطرف بلاوی اور جب
سبب سی پھر گئی وہ شبہ اونکا دور کریگی اور جائز ہی کہ امام اونسی لڑنا شروع کردی
اور اگر اونکی کمک اور ہو تو جو اونمین زخمی ہوا اوسکو مار ڈالین اور جو بھاگے
اوسکا پیچھا کرین اور اگر اور کمک نہو تو زخمی کو قتل نکرین اور نہ بھاگتی کا پیچھا کرین
مسئلہ باغیون یعنی پھری ہوئی مسلمانونکی اولاد نہ پکڑین مسئلہ باغیونکا
مال روک مین رکھین جب تک کہ وہ باز آوین مسئلہ اگر حاجت ہو تو باغیون
کے ہتیار ونکو اور گھوڑونکو اپنی کام مین لاوین اور اگر اونکا غلہ ہو تو اوسکو
بیچکر قیمت رکھین گے مسئلہ اگر باغی نے باغی کو مار ڈالا بعد اسکی امام اُن
باغیونپر غالب ہوا تو اوس باغی قاتل سی کچھہ مزاحمت نکریگی مسئلہ اگر باغی کسی
شہر پر غالب ہوگئی اور اُس شہر کے ایک آدمی نے دوسرے کو مار ڈالا پھر امام
جب اُس شہر پر غالب ہو جاوی تو اوس قاتل سے قصاص لے مسئلہ اگر امام
کے نابعدار مسلمان نے اپنی مورث باغی کو مار ڈالا یا باغی نے اپنی مورث
امام کے نابعدار مسلمان کو مار ڈالا اور کہا کہ مین حق پر ہون تو یہ قاتل اوس
مقتول کا وارث ہوگا اور اگر کہا کہ مین باطل پر ہون تو وارث نہوگا مسئلہ

فساد نیونکے ہاتھہ ہتیار بیچنا مکروہ ہی اور معلوم نہو کہ یہہ شخص فساد یونمین لیے
ہی تو اسکے ہاتھہ بیچنا مکروہ نہین کتاب اللقیط یعنی آدمی کا بچہ زندہ جو کوئی پڑا
پاوے اسکی مسئلے مسئلہ لقیط کا اوٹھا لینا مستحب ہی اور اوسکی ضایع ہوجانیکا
خوف ہو تو اوٹھا لینا واجب ہی مسئلہ لقیط حر ہوتا ہی مسئلہ لقیط کی خوراک
پوشاک وغیرہ سب بیت المال سے خرچ ہوا اور اگر لقیط اپنا کچھہ مال چھوڑ مرا تو وہ
بیت المال مین داخل ہوا اور اگر لقیط کچھہ جنایت کرے تو اوسکا تاوان بھی بیت المال
مین سے دیا جاوے مسئلہ جو شخص لقیط کو اوٹھا لاوے اوز کوئی اوسکو نہ لیسکیگا
مسئلہ اگر زید لقیط کو اپنا بیٹا بتاوے تو وہ زید کا بیٹا ٹھہریگا اور اگر زید اور
عمرو شخص اوسکو اپنا بیٹا بتاوین پہر اونمین زید اوسمین کچھہ نشان بتاوے اور
وہ نشان موجود ہو تو زید کا حق زیادہ ہی کہ وہ اوسکا بیٹا ٹھہرے اور اگر
دونو نمین سے کوئی کچھہ نشان نہ بتاوے تو وہ دونو نکا بیٹا ہی مسئلہ اگر مسلمانون کے
شہر یا گانو نمین ایک لقیط پایا گیا اور ایک ذمی نے دعوی کیا کہ یہہ میرا
بیٹا ہی تو وہ اوس ذمی ہی کا بیٹا ٹھہریگا مگر لقیط مسلمان ہوگا مسئلہ اگر کسی
غلام نے لقیط کو اپنا بیٹا بتایا تو وہ اوسکا بیٹا ہی مگر وہ لقیط حر ہی مسئلہ
اگر ایک شخص نے دعوی کیا کہ یہہ لقیط میرا غلام ہی تو جب تک وہ شخص اپنے گواہ
نگذرانے تب تک وہ لقیط حر ہی مسئلہ اگر لقیط کے ساتھہ کچھہ مال بھی ملا
تو وہ مال اوسی لقیط کا ہی مسئلہ جسنے لقیط پایا اوسکی ذمہ پر اوسکا نکاح کردینا نہین

کتاب اللقطہ

مسئلہ جسنے لقیط پایا اوسکو چاہیے کہ لقیط کو بیچے یا اجارہ دی مسئلہ جسنے
لقیط پایا اوسکو چاہیے کہ لقیط کو کچھ پیشہ سکھانیکو بیچے اور اگر کوئی اوس لقیط کو
کچھ دی تو یہہ اپنے قبضہ مین رکھی کتاب اللقطہ یعنی پڑی پائی ہوئی چیز کے
مسئلے مسئلہ اگر چیز پڑی پائی مل کی زمین مین خواہ حرم کی زمین مین تو وہ
چیز پانیوالیکے پاس امانت ہی درصورتیکہ مالک کو پہیرونیکے لئے اوٹھائی اور
اوٹھاتے وقت لوگونکو گواہ کر دیا یہہ کہکر کہ جسکو یہہ چیز تلاش کرتے ہوی سنو
اوسکو میرا پاتا بتا دیجو اور پانیوالا پکارا کری کہ مین نے فلانی چیز پڑی پائی ہے کہ
اوسکے مالک کو مین نہین جانتا تو جو مالک ہووہ آوی اور لیوی اور یہہ اتنی مدت
تک پکارا کری کہ اوسکو معلوم ہوجاوے کہ اسکا مالک آکر نہ لیگا پہر اوس چیز کو صدقہ
کر دی بعد اسکے اگر مالک آیا تو مالک چاہی اوس صدقہ کو جائز رکھی اور چاہی اوسسے
پانیوالی سے ضمان لی مسئلہ اگر جانور پایا اور لیلیا تو وہ بہی لقطہ ہی مسئلہ
اگر کہلا یا نہیا بڑا پایا ہوا جانور یا آدمی کو اوسنے جنسے پایا تہا تو وہ جان
لیا اور اگر قاضی کے حکم سے خرچ کیا تو یہہ اوسکا دین ہوا مسئلہ اگر ایسی چیز
پڑی پائی جسمین نفع ہی تو حاکم اوس چیز کو کرایہ دیکر اوس سے جو حاصل ہووہ
اوسیکی خوراک وغیرہ مین خرچ کری اور اگر اوسمین نفع نہین ہی تو اوسکو بیچڈالے
مسئلہ اگر پڑی پائی ہوئی چیز پر حاکم کی اجازت سے کچھ اپنا صرف کیا پہر
مالک آیا تو اختیار ہی کہ جب تک مالک سے اپنا خرچہ نہ لی تب تک چیز مالک کو نہ دی

مسئلہ پڑی پائی ہوئی چیز دعوی کرنے والیکو نہ دی جب تک وہ گواہ نگذرانے
کہ میری ہی مسئلہ اگر زید نے دعوی کیا عمر پر کہ اسنے میری فلانی چیز پڑی
پائی ہی اور اوس چیز کی کچھ نشانی بیان کی اور وہ نشانی اوسمین پائی گئی
تو زید پر حلال ہے کہ وہ عمر کو دیدی اور اگر ندی تو قاضی زید پر جبر نکرے
مسئلہ جسنے چیز پڑی پائی اگر وہ فقیر ہے تو اوسکو مضائقہ نہین کہ اوس چیز
سے کچھ فائدہ لے یعنی اپنے کام مین لگا دی اور اگر تونگر ہے تو وہ چیز خیرات
کر دی خواہ اجنبی محتاج کو خواہ اپنے محتاج ماں باپ یا جورو یا بیٹے کو ٭

کتاب الآبق یعنی بھاگے ہوئے غلام کا بیان

مسئلہ کسیکے بھاگے ہوئی غلام کو پکڑ لینا مستحب ہی اگر غلام پر ور پڑے مسئلہ جو شخص کسیکے
بھاگے ہوئی غلام کو تین منزل یا زیادہ دور سے پکڑ لا دی وہ چالیس درم
مالک سی دلا پا دی اگرچہ وہ غلام چالیس درم سی کم قیمت کا ہو اور اگر تین منزل
سے کم سی پکڑ لایا تو اسی حساب سی اوسکو دیگا مسئلہ مدبر اور ام ولد اور غلام
کا ایک ہی حکم ہی مسئلہ اگر ایک شخص کسیکے بھاگے ہوئے غلام کو پہیری لاتا تھا
اور اوسکے پاس سی وہ غلام بھاگ گیا تو اوسپر ضمان نہین مسئلہ بھاگے
ہوئے غلام کے پکڑنیوالیکو مناسب ہی کہ جب پکڑے تب لوگونکو گواہ کر دے کہ مین
اسلئے اسکو پکڑتا ہون کہ مالک کو پہیر دونگا مسئلہ اگر زید کا غلام عمر کے پاس
گر تھا سو بھاگ گیا پھر بکر اوسکو پکڑ لایا تو بکر کی مزدوری عمر سے دلا دینگے

مسئلہ بھاگے ہوئے غلام کے کہانے وغیرہ پر جو کچھ صرف ہوا اوسکا وہی
حکم ہے جو پڑی پائی ہوئی چیز کی بابت خرچ کا حکم ہی کتاب المفقود یعنی
جو ایسا غائب ہو کہ اوسکے ہونیکا ٹھکانا اور اوسکی موت زندگی کا حال معلوم نہو اوسکو
مفقود کہتے ہین مسئلہ قاضی ایک شخص کو مقرر کرے کہ وہ مفقود کی حق لیا
کرے اور اوسکی مال کی محافظت کرے اور اوسکا خبر گیران رہے اور وہ شخص
اوس مفقود کی مال مین سے اوسکی جورو پر اور اوس رشتہ دار پر کہ جس سے وہ مفقود
پیدا ہوا یا وہ مفقود کی اولاد مین ہو خرچ کرے مسئلہ قاضی مفقود کے
اوسا اوسکی جورو کے بیچ مین تفریق کردے مسئلہ نوے برس کے بعد حکم کرین
کہ مفقود مر گیا تب اوسکی جورو عدت مین بیٹھے اور اوسکا مال اوسوقت مین
اوسکے وارثون پر تقسیم کیا جاوے نوے برس سے پہلے نہین ہوتا پھر اگر مفقود کے
ساتھہ ایک ایسا وارث ہے کہ اوس مفقود کے سبب وارث محجوب ہوتا ہے تو
اوس وارث کو کچھہ نملیگا اور اگر ایسا وارث ہے کہ اوس مفقود کے سبب سے اوسکو
حق کم ملتا ہے تو اوسکو کم ہی دینگے اور باقی جمع رکھینگے جیسے حمل کا حصہ +

کتاب الشرکۃ یعنی ساجھی کا بیان مسئلہ ساجھا دو طرح پر ہوتا ہے
ایک شرکت املاک دوسری شرکت عقود مسئلہ شرکت املاک یہہ ہے کہ دو
آدمیون نے یا کئی آدمیون نے ایک چیز پائی ساجھی مین وراثت کے سبب سے
یا ساجھی مول لی تو اِسصورت مین ایک شریک کو اور شریکون کی بلا اجازت اونکی

حصہ مین تصرف کرنا حرام ہی جیسے اجنبی کی چیز مین مسئلہ شرکت مفقود یہہ ہی
کہ دو آدمی یا کئی آدمی ساجھا کرین اور ایک دوسرے سے کہے کہ مین تیرا شریک ہوا
اتنے روپیہ مین اور وہ دوسرا قبول کرلے سو ایسا ساجھا کئی طرح پر ہوتا ہی ایک
معاوضہ ہی کہ دونو شریک مال مین اور تصرف مین اور دین مین برابر ہون مسئلہ
اگر حر اور غلام نے یا بالغ یا نابالغ نے یا کافر اور مسلمان نے آپسمین شرکت
مفاوضہ کی تو درست نہین مسئلہ شرکت مفاوضہ مین ایک شریک دوسرے کا وکیل
اور ضامن ہو جاتا ہی جو کچھہ ایک مول لے دوسرا بھی اوسمین شریک ہی سوا رخورد
پوشاک اپنے گھر والونکے اور جو دین تجارت یا غصب یا ضامنی کی بابت ایک
شریک پر دینا آویگا اوسمین دوسرا بھی شریک ہی اور جیسے مال مین ساجھا ہی اوسی
جنس کا مال اگر ایک شریک کو کسی نے ہبہ کیا یا وراثت مین پایا تو یہہ شرکت
مفاوضہ باطل ہوگئی اور اگر عروض پایا ہبہ یا وراثت مین تو باطل نہین ہوئی
مسئلہ شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان اوسی صورتمین درست ہی کہ اشرفی یا روپیہ
یا پیسون سے یا اوس سونے چاندی سے جسکا رواج ہو وہی مسئلہ اگر دو شخص آپسمین
شرکت کرنا چاہین تو ہر ایک اپنا آدھا اسباب دوسرے کے اسباب کے بدلے ایک دوسرے
کے ہاتھہ بیچڈالین پھر شرکت کا عقد کرلین تو درست ہی مسئلہ دوسری شرکت
عنان ہی اوسمین ایک شریک دوسرے کا وکیل ہی ہوتا ہی اور اوس شرکت مین خواہ دونو
شریکونکا مال آدھا آدھا ہو اگرچہ نفع آدھا آدھا نہ ٹھہرے خواہ نفع برابر ٹھہرے اگرچہ

مال برابر نہو خواہ کل مال مین ساجھا کرین یا تھوڑی مین اور مال دونو شریکونکا ایک
ہی جنس ہو یا جنس علحدہ علحدہ ہو مثلاً ایک کے روپے دوسرے کی اشرفیان
مسئلہ شرکت عنان مین دونو شریکونکو اپنا اپنا مال ملا دینا شرط نہین مسئلہ
شرکت عنان کی دونو شریکونمین سے جو شریک چیز مول لے اوس سے بائع قیمت
طلب کرے دوسرے سے نہین پھر جب یہہ مول لینیوالا شریک اپنی پاس سے سب
قیمت دے دی تو آدہی حصے کے موافق اوس دوسرے شریک سے لے مسئلہ
اگر مال مول لینیسے پہلے دونون شریکونکی جمع پونجی جاتی رہی یا ایک کی جاتی
رہی تو شرکت عنان باطل ہوگئی مسئلہ اگر ایک شریک نے اپنی دامون سے
چیز ساجھی کی مول لی اور دوسرے ساجھی کا مال ہلاک ہوگیا تو وہ چیز دونونکی شرکت
مین ہی اور مول لینیوالا دوسری شریک کے حصہ کی دام اوس سے لیلے مسئلہ
اگر ایک شریک کی لئی کچھ معین روپیہ چار یا پانچ ٹھہرائی تو شرکت عنان فاسد ہوگئی مسئلہ
عنان اور مفاوضہ کی شرکت والی شریکونکو اختیار ہی کہ جو اونمین سے چاہی وہ مال کسیکے پاس
بضاعت رکھی اور اوس مال کی لئی کسیکو نوکر رکھی اور کسیکے پاس امانت رکھی اور مضاربت پر دے
اور کسیکو وکیل کری مسئلہ ساجھی شرکت کا مال شریک کے پاس امانت
ہوتا ہی مسئلہ تیسری شرکت تقبل ہی کہ دو درزی یا ایک درزی اور دوسرا
رنگریز شریک ہوجاوین لوگونکا کام بنانے کے لئی اوسمین جو حاصل ہو وہ
اُن دونونکا ہی پھر ایسی شریکونمین سے اگر ایک شریک کسیکا کام بنا نیلیوے

تو وہ کام دوسرے شریک پر بھی لازم ہو جاتا ہے اور اگر کچھ کماوے تو دوسرا
بھی اوسمین شریک ہوتا ہی مسئلہ چوتھی شرکت وجوہ ہی کہ دو شخص شریک ہوین
نے مال کے اسطرح پر کہ اپنی مروت رو داری سے مول لین اور بیچین تو اس ساجھے
مین ایک ساجھی دوسرے کا وکیل ہوتا ہی پھر اگر شرط کی کہ جو کچھ مول لین وہ آدھا
آدھا دونونکا ہی یا تہائی ٹھہرایا تو نفع بھی اس حساب سے دونونکو ملیگا پھر اگر
کسیکے لئے اوسمین سے زیادہ نفع ٹھہرایا تو یہہ زیادہ ٹھہرانا باطل ہے **فصل**
لکڑیان بیننے مین اور شکار پکڑنے مین اور پانی سینچنے مین ساجھا نہین درست
پھر اگر کسی نے کیا تو کام کرنیوالیکو بالکل وہ چیز ملیگی جو حاصل ہوئی اور دوسرے کو
مزدوری ملیگی جو مروج ہو مسئلہ فاسد ساجھے مین جسکا جتنا مال ہوگا اوسکو
اوتنا نفع دینگے اگرچہ نفع زیادہ ٹھہرایا ہو مسئلہ ایک شریک مرگیا یا مرتد ہوکر
دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم کر دیا تو ساجھا باطل ہو گیا مسئلہ ایک
شریک دوسرے شریک کے مال کی زکوۃ بندی اوسکی نے اجازت مسئلہ اگر
زید اور عمر دو شریک ہین اور ہر ایک نے دوسرے کو زکوۃ دینے کی اجازت دی پھر
دونون نے اپنے اپنے مال کی زکوۃ دی اگر زید نے پہلے دی اور عمر نے پیچھے
تو عمر پر زکوۃ کا ضمان ہی اور اگر دونون نے برابر دی تو زید پر عمر کی زکوۃ کا
اور عمر پر زید کی زکوۃ ضمان ہی مسئلہ اگر مفاوضہ کی شرکت کی ایک شریک
نے دوسرے کی اجازت سے ایک باندی مول لی شرکت کے مال سے سمجھ کر نکلی

کتاب الوقف

تو وہ باندی اوسکی ہی جسنے مول لی اور دوسرے کو کچھہ ندی کتاب الوقف
اصل چیز روک مین رہی وقف کرنیوالیکی ملک ٹھہرنی ہوئی اور اوس چیز سے جو فائدہ
ہووہ خیرات ہوا وسکو وقف کہتے ہین مسئلہ اگر قاضی حکم کردی تو وقف
کی ہوئی چیز وقف کرنیوالیکی ملک سے نکل جاوی مسئلہ وقف پورا جب ہوتب
وقف کرنیوالا اوس چیز کو اپنی ملک سے الگ کردی اور متولی کو سونپ دی اور ہمیشہ
کیواسطے وقف کردی مسئلہ اگر زمین اور اوسکی جوتنی والے اپنی بیل اور ہلوا ہی
وغیرہ کیسے اوسکی ساتھہ وقف کری تو درست ہی مسئلہ جس شاع کے جائز
ہونیکا حکم ہوگیا اور جس منقول چیز کا رواج ہوا وسکا وقف کرنا جائز ہے
مسئلہ وقف کی چیز کو تملیک کرنا اور بانٹنا جائز نہین اگرچہ اپنی اولاد ہی
وقف کیا ہو مسئلہ وقف کی چیز سے جو پیدا ہو یعنی حاصل آوی وہ پہلے اوسکی
عمارت مین یعنی درستی مین خرچ کیا جاوی کو کہ وقف کرنیوالے نے یہہ شرط
نکی ہو مسئلہ اگر حویلی وقف کی ہوئی ہی تو جو اوسمین رہی وہ اوسکی مرمت کری
اور اگر اوسنے انکار کیا یا وہ عاجز ہی نہین کرسکتا تو حاکم اوسکی مرمت کرے
اسطرح سے کہ اوس مکانکو کرایہ پر دی جو کرایہ ملے وہ مرمت مین لگا دی مسئلہ
اگر وقف کا مکان خراب ہوگیا کہ اوسکو توڑ کر وقف کی عمارت مین خرچ کیا جاوے
اگر حاجت ہوا اور اوسمین سے اگر کچھہ باقی رہا تو حفاظت سے رکھا ہی کہ احتیاج کیوقت
کام آوی اور اوسکو وقف کے حقدارونکو بانٹ ندیا جاوی مسئلہ اگر وقف

کرنیوالے نے وقف چیز کا حاصل اپنی واسطے ٹھہرلیا یا اپنے آپکو وقف کی
چیز کا متولی رہنا ٹھہرالیا تو درست ہی پھر اگر وہ وقف کرنیوالا خیانت کیا کرتا
ہے تو اوس سی وہ چیز لے لین گے جیسے وصی سے اگرچہ اوس وقف کرنے
والے نے پہلے یہہ شرط کرلی ہو کہ یہہ چیز مجھہ سی لیجاوی فصل اگر زید نے
ایک مسجد بنائی تو ابھی وہ زید کی ملک ہین ہے جبتک زید اوسکو اپنی ملک سی
الگ نکردی اور اوسکی راہ آمد ورفت کی نہ بنادی اور اوسمین نماز کی اجازت
ندی دی پھر جب ایسا کردی اور ایک شخص بھی اوسمین نماز پڑھلے تب وہ مسجد
زید کی ملک سی نکلجاوی مسئلہ اگر زید نے ایک مسجد بنائی اور اوسکی نیچے
سرد خانہ بنایا اوپر اوسکی کوٹھری بنائی اور مسجد کا دروازہ راہ کیطرف لگایا
اور اوسکو جدا کردیا یونکیا کہ اپنی گہر کے اندر مسجد بنائی اور لوگونکو اوسمین
آنیکا حکم کیا تو زید کو اختیار ہے کہ ایسی مسجد کو جب چاہی بیچڈالے اور جب
زید مری تو وہ مسجد وارثونکی میراث ہوجاوی مسئلہ اگر زید نے سقایہ یا
کاروان سرای یا مسافرونکی آرام کیواسطی راہ مین مکان یا قبرستان بنایا تو
زید کی ملک مین وہ ہی جبتک حاکم اوسکے ملک کے نکلنے کا حکم نکرے مسئلہ
اگر شاہراہ کی کچھہ زمین مسجد مین داخل کرے تو درست ہی اسیطرح اگر مسجد کی
زمین کچھہ شاہراہ مین داخل کرے تو بھی درست ہی کتاب البیوع
آپسکی رضامندی سی مال بدلنی کو بیع کہتی ہین مسئلہ بیع ٹھیک

ہو جاتی ہے جب بیچنے والا کہے کہ میں نے یہہ چیز بیچ ڈالی اور مول لینے والا کہے میں نے
مول لیلی یا یوں ہو کہ مول لینے والا قیمت اوسکی ہاتھہ میں دیدی اور بیچنے والا
وہ چیز اوسکی ہاتھہ میں دے دی وہ قیمت مان لے یہہ چیز لے لے مسئلہ اگر بیچنے والا
یا لینے والا قبول کرنے سے پہلے اوس مجلس سے اوٹھہ گیا تو ایجاب باطل ہو گیا
مسئلہ اگر قیمت کی گنتی اور وصف بیان کر دیا تو بیع جائز اگرچہ اوس
قیمت کیطرف اشارہ نکیا مسئلہ اگر معین قیمت موجود ہی اوسکی طرف اشارہ
کر دیا کہ ان روپیون کے بدلے مول لیا تو بیع جائز ہی اگرچہ اُن روپیون کی
گنتی اور وصف بیان نکیا ہو مسئلہ بیع درست ہی نقدون اور درست ہی قرضون
اگر قرض کے ادا کرنیکی مدت ٹھہر جاوی مسئلہ اگر ایک چیز مطلق قیمت پر مول لی
یعنی قیمت کی جنس کا تعین نکیا کہ اشرفیان یا روپئے تو بیع درست ہی مگر قیمت میں
وہ چیز دینا آوے گی جو اوس شہر میں اکثر رائج ہو خواہ اشرفی خواہ روپیا خواہ پیسا
مسئلہ اگر اوس شہر میں نقود مختلف رائج ہون تو جو بیع مطلق ہو تو وہ درست
نہین ہی مسئلہ غلہ اور کہانا بیچنا درست ہی برتن سے ناپ کر اور ڈھیری ڈھیری
کر کے یا ایسے برتن سے ناپ کر یا ایسے پتھر دن سے تول کے جسکا اندازہ معلوم
نہین کہ کتنا ہی مسئلہ اگر کسی نے ایک ڈھیری بیچی یون ٹھہرا کر کہ اسمین سے
ایک ایک صاع کی بیع ایک روپئے کو اوسمین سے درست ہوئی باقی نادرست ہی
مسئلہ اگر بکریونکا بچہ یا کپڑا بیچا یون ٹھہرا کہ فی بکری یا فی گز ایک روپیہ کو تو

تو سب بیع فاسد ہی اور اگر ہر ایک بکری کو اور ہر ایک گز کو علحدہ علحدہ روپیہ کے
کو نام رکھدیا تو بیع جائز ہے مسئلہ اگر مثلاً ایک ڈھیری غلہ بیچا ٹھہرا کر کہ سو
صاع ہی بسطرح پر کہ فی صاع ایک روپیہ کو پھر وہ تو ہی صاع ہوا تو لینے والا چاہے
تو ہی روپیہ کو وہ لے لے چاہی کل نہ لے اور اگر سو صاع سے کچھ زیادہ ہو تو وہ
بیچنے والیکا ہی مسئلہ اگر کپڑا یا زمین سو گز ٹھہرا کر لی پھر وہ ناپنے سے کم ہوئی
تو اوتنی ہی روپئے کو چاہے لے چاہے نہ لے اور اگر سو گز سے زیادہ ہوئی تو وہ
بیچنے والیکی ہے پھر بیچنے والیکو اختیار نہین کہ وہ سو گز نہ بیچے مسئلہ اگر
کپڑا یا زمین سو گز ٹھہرا کر فی گز ایکر روپیہ کو بیچی پھر ناپنے سے کم ہوئی دس گز تو
لینے والا چاہی وہ تو ہی گز تو ہی روپئے کو لے لی چاہی نہ لی اگر زیادہ ہوئی تو
لینے والا یا سب زمین یا کپڑا اوسی حساب سے لی یا بالکل چھوڑ دی مسئلہ اگر ایک
حویلی مین سے دس گز زمین بیچی تو بیع فاسد ہی اور اگر سو حصونمین سے ایک حصہ
حویلی کا بیچا تو درست ہی مسئلہ اگر گٹھری مول لی یہہ ٹھہرا کر کہ اسمین دس گز ہی
پھر اوسمین کم ہوئی یا زیادہ ہوئی تو وہ بیع فاسد ہو گئی مسئلہ اگر ایک
گٹھری بیچی دس کپڑے کہکر اور ہر ایک کپڑے کی قیمت علحدہ علحدہ ٹھہرادی
پھر اوس سے دو کم ہوئی تو آٹھ کی قیمت دیکر چاہی لیلے اور اگر زیادہ ہوئی
تو بیع فاسد ہو گئی مسئلہ اگر کپڑا مول لیا دس گز فی گز ایک روپیہ کو ٹھہرا کر
پھر وہ ساڑھے نو گز ہوا تو چاہی نو روپیہ کو لیلے چاہی سب پھیر دی اور اگر ساڑھے

دس گز ہوا تو دس روپیہ کو لے ہی لے پہر بیکا اختیار نہین مسئلہ مکان اور
کنجیان حویلی کی بیچنے مین اور درخت زمین کے بیچنے مین خود بخود بک جاتا ہی اگرچہ
صریحاً اوسکا ذکر نہوا ہو مگر زمین کے بیچنے مین کہیتی نہین بک جاتی جبتک اوسکا
صریح ذکر نہو مسئلہ اگر درخت پھل لگا ہوا بیچا تو وہ میوہ بیچنے والیکا ہے
ہان اگر میوہ کا بھی ذکر بیچنے مین آجاوی تو لینے والیکا ہو جاوی مسئلہ اگر
پھل لگا ہوا درخت بیچا اور پھل کا ذکر نآیا تو بیچنے والے سے کہین گے کہ اپنا پھل
توڑ لے اور یہہ درخت لینے والیکو سونپ دی مسئلہ اگر درخت پر لگا ہوا پھل
بیچا تو جائز ہی مگر لینے والا اوسکو اوسیوقت توڑ لے اور اگر یہہ شرط ٹھہری کہ
یہہ پھل درخت ہی پر لگا رہی تو وہ بیع فاسد ہی مسئلہ اگر درخت مین لگا ہوا
میوہ بیچا اور اوسمین سے کچھہ میوہ معین کرکے اپنا بھی ٹھہرا لیا تو جائز ہے
مسئلہ اگر کیہون بالیون مین یا باقلا پھلیون مین لگا ہوا بیچا تو جائز ہی مسئلہ
مسئلہ تولنے والیکی مزدوری بیچنے والیکی ذمہ اور روپیہ کھری کرنے یا ردی
تولنے کی مزدوری خریدار کے ذمہ مسئلہ اگر اسباب بیچا اسباب کے بدلے
تو دونون ایکدوسرے کو دست بدست سونپ دی اور اگر اسباب روپیکے
بدلے بیچا تو خریدار روپیا اول دیدی پہر یہہ اسباب دی باب خیار الشرط
معاملہ والونکو پہر بیکی شرط صحیح ہی مسئلہ درست ہی بائع اور مشتری دونونکو یا ایک ہی
کو کہ پہر دینے کی شرط کرلین تین دن یا اس سے کم مسئلہ اگر تین دن سے

زیادہ پہیرہ دینے کی شرط کی تو جائز نہین مسئلہ اگر پہیرہ دینے کی شرط کی پہر تین
دن کے اندر اجازت دی کہ ہمنے مجھہ چیز لیلی یا بیچڈالی تو بیع درست ہوگئی
مسئلہ اگر کچھہ بیچا اس شرط پر کہ جو تین دنمین قیمت ندی تو مجھہ سودا نہین ہے
تو درست ہی مسئلہ اگر بیچا اس شرط پر کہ چار دن تک اگر قیمت نہ ادا کری تو
سودا نہین تو یہہ بیع ہی درست نہوئی مگر ہان اگر تین دنمین قیمت ادا کردی تو
بیع درست ہوگئی مسئلہ اگر بیچنے والے نے اختیار لیا تو جب تک وہ دن اختیار
کے نہ گذر لین تب تک وہ چیز بیچنے والیکی ہے اگر مشتری نے لیلی تھی وہ جاتی
رہی تو قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر مشتری نے اختیار لیا تھا تو چاہی بائع
کے پاس سی وہ چیز لی مگر جب تک اختیار باقی ہی تب تک خریدار اوسکا مالک
نہو جائیگا پہر اگر خریدار کے پاس سی جاتی رہی یا خراب ہوگئی تو دام دینا آویگی
مسئلہ اگر کسی نے کسیکی باندی سی نکاح کیا پہر اوس باندیکو میان سے
مول لیا اس شرط پر کہ تین روز مین چاہون تو پہیرہ دون تو نکاح باقی رہا اور
بعد صحبت کرنیکے بھی چاہی تو پہیرہ دی اور مول نہ لی مسئلہ اگر اختیار والے
نے دوسرے کی غیبت مین اجازت دی تو جائز ہی مگر فسخ کرنا بیع کا غیبت مین جائز
نہین مسئلہ اور جسکو اختیار تھا وہ مرگیا یا اختیار کی مدت پوری ہوگئی یا خریدار
نے آزاد کردیا یا مدبر یا مکاتب کردیا یا اختیار کی مدت مین تو بیع پوری ہوگئی
مسئلہ اگر ایک مکان مول لیا اور اختیار کی شرط کی پہر اوسی اختیار کی

مدت مین اوسی قریب کی زمین یا حویلی لی اوسکی شفعہ کے سبب تو وہ اختیار نہین رہتا اور
بیع پوری ہوجاتی ہی مسئلہ اگر مشتری نے دوسرے کے اختیار کی شرط کی جائز ہی
پھر مشتری یا وہ دوسرا دونون مین سے کوئی اجازت دیدی یا فسخ کردے تو جائز ہی
مسئلہ اگر دونون نے اختیار لیا پھر ایک نے کہا مین نے لیا اور دوسرے نے کہا
کہ مین نہین لیتا تو جسنے پہلے کہا اوسیکا کہنا ٹھیک ہی اور اگر دونون نے ساتھ ہی
کہا تو بیع فسخ کرنا بہتر ہی مسئلہ اگر دو غلام اکہٹے بیچے اس شرط پر کہ ایک مین اختیار
ہی اگر وہ ایک غلام معین کردیا کہ اسمین اختیار ہی تو تو جائز ہی اور اگر معین نکیا تو جائز
نہین مسئلہ اگر چار کپڑے لئے اس شرط پر کہ جو اسمین چاہون سو لے لون تین وںکی
اندر تو اختیار جائز نہین اور چار سے کم مین جائز ہی مسئلہ اگر دو شخصون نے
کچھ اسباب لیا اختیار کی شرط پر پھر ایک نے اجازت دیدی تو دوسرے کو فسخ کا اختیار
نہین مسئلہ اگر غلام مول لیا سو روپیے کو اس شرط پر کہ پھر روپے کا پکا جانتا ہی
یا لکھہ جانتا ہی پھر وہ ویسا نہ نکلا تو مشتری یا سو روپے کو اوسیکو لے یا پھیر دے

باب خیار الرویۃ یعنی مشتری کا دیکھنے پر بیع کو منحصر کرنا مسئلہ بن دیکھی چیز کا مول لینا
جائز ہی پھر دیکھنے کے بعد پھیر دینے کا اختیار ہی اگرچہ پہلے سے رضامند ہوا تھا
مسئلہ بن دیکھی چیز کے بیچنے والے کو پھیر لینے کا دیکھنے کے بعد اختیار نہین
مسئلہ اگر بن دیکھی چیز لی پھر مشتری نے کچھ اوسمین نقصان کردیا یا اپنے
خرچ مین لایا یا اختیار دالا مرگیا تو اختیار جاتا رہا مسئلہ اگر غلہ یا غلام مول لیا

تو اوسکا منہہ کھولکر دیکھہ لینا اور جانور کا منہہ اور پٹی دیکھہ لینا اور لپٹی ہوئی کا ظاہر
دیکھہ لینا اور مکان کے اندر کا دیکھہ لینا کافی ہی **مسئلہ** جسکو قبض کے واسطے
وکیل کیا اوس وکیل کا دیکھنا اور اپنا دیکھنا برابر ہی اور قاصد کا دیکھنا معتبر نہین
مسئلہ اندہی نے مول لیا تو جائز ہے پھر جب اندہی نے اپنے ہاتہہ سے
چیز کو ٹٹول لیا یا سونگھہ لیا یا چکھہ لیا پھر اوسکو پھیرنے کا نہین اور زمین کا جب وصف
اندہی کے سامنے بیان کیا اور اوسنے انکار کیا پھر اوسکو پھیرنے کا اختیار نہین
رہتا **مسئلہ** اگر دو کپڑے مول لینے سے پہلے اونمین کا ایک کپڑا دیکھا پھر دونو
مول لئے تب دوسرا دیکھا اور ناپسند ہوا تو اختیار ہی کہ دونو کو پھیر دے **مسئلہ**
لینے والے کے مرنے سے دیکھنے کا اختیار جاتا رہتا ہی پھر وارث کو اختیار
نہین رہتا ہے شرط کا اختیار **مسئلہ** اگر کپڑا بھلا دیکھا تھا پھر اوسکو مول لیا
تو ویسا ہی وہ کپڑا پایا تو پھیرنیکا اختیار نہین اور اگر ویسا نہین رہا کوئی وصف
اوسکا متغیر ہوگیا تو پھیرنیکا اختیار ہی پھر اگر بائع اور مشتری مین سے ایک نے
کہا کہ وصف متغیر ہوگیا دوسرے نے کہا متغیر نہین ہوا تو بائع کے قول کا
اعتبار ہی اور اگر دیکھنے مین اختلاف ہوا تو مشتری کے قول کا اعتبار ہے
مسئلہ اگر ایک گٹھری کپڑونکی مول لی اور دیکھنے سے پہلے اوسمین کا کوئی
کپڑا بچا یا کسیکو بخشدیا اور سونپ دیا تو دیکھنے کے عذر سے یا شرط کے اختیار
کے عذر سے وہ گٹھری پھیر نہین سکتے عیب کے سبب سے البتہ پھیر سکتے ہین

باب خیار العیب یعنی بیع مین بعد بیع کے اگر کوئی عیب نکلے تو کیا حکم ہی مسئلہ
اگر مول لی ہوئی چیز مین کچھ عیب پایا تو اوسکو پھیر دے یا جتنی قیمت ٹھہری تھی
وہی قیمت دے مسئلہ چیز مین عیب وہ ہوتا ہی جس سے اوسکی قیمت تاجرون
کے نزدیک کم ہوجاوی جیسے غلام باندی مین بھاگنا اور بچھونے پر پیشاب کرنا
اور چوری اور جنون اور لونڈی مین منہہ کی بدبو اور بغل کی بدبو اور زنا حرام
کا بیٹا لونڈی مین عیب ہی اور غلام مین یہ عیب نہین اور کفر غلام لونڈی دونون مین
عیب ہی اور استحاضہ ہونا اور نہونا اور حیض اور پرانی کھانسی اور قرض اور
بال اور پانی ہونا آنکھہ مین عیب ہی مسئلہ اگر مشتری کے پاس ایک عیب اور
نیا پیدا ہوا تو اگر بائع راضی ہوجاوی تو پھیرے اور نہین تو جسقدر اوس عیب کے
سبب قیمت کم ہوگئی اوسقدر قیمت بائع سے پھیر لے مسئلہ اگر مول لیا کپڑا
پہرا اوسکو قطع کیا تو اوسمین دیکھا عیب تو عیب کے نقصان کی قدر قیمت بائع سے
پھیر لے پہر اگر بائع نے قطع کیا ہوا وہ کپڑا پہیر لیا تو پھیر لینا بھی اوسکو پہونچتا
ہی مسئلہ اگر زید نے کپڑا لیا عمر سے اور پہاڑا پہرا اوسمین دیکھا عیب اور
بکر کے ہاتھہ بیچڈالا تو زید اوس عیب کی نقصان کی قدر قیمت عمر سے نہ پاویگا
مسئلہ اگر کپڑا مول لیا پھر قطع کرکے سیا یا رنگایا آٹا مول لیا اور گہی اوسمین
ملا دیا پہرا اوسمین عیب معلوم ہوا تو عیب کی نقصان کی قیمت بائع سے پھیر لے
پہر اگر اوس سیئے رنگے ہوئے کپڑے کو یا گہی ملے ہوئے آٹے کو جسمین بعد اسکے

عیب دیکھا تھا کسیکے ہاتھہ بیچڈالا تو بہی عیب کے نقصان کی قیمت اوسن بائع سے
پہیرلے مسئلہ اگر غلام مول لیا اور وہ غلام مرگیا یا مشتری نے اوسکو آزاد
کردیا کچھہ مال ٹھہراکر یا مشتری نے اوسکو مارڈالا یا کہانا مول لیا پہر سب کہالیا
یا اوسمین سے کچھہ تہوڑا کہالیا بعد اسکے اوسمین معلوم ہوا عیب تو عیب کی نقصان
کی قیمت بائع سے پہیر نہین سکتا مسئلہ اگر انڈا یا گگڑی یا اخروٹ مول لیا اور
توڑی سے ایسا سڑا نکلا کہ کچھہ کام آسکتا ہی تو عیب کے نقصان کی قیمت بائع سے
پہیرلے اور اگر مطلق کام کا نہین تو سب قیمت پہیرلے مسئلہ اگر زید نے
عمر سے چیز مول لیکر بکر کے ہاتھہ بیچڈالی بکر نے عیب دیکھکر زید کو پہیر دی اگر
حاکم کے حکم سے پہیری تو زید عمر کو پہیر دے سکتا ہی اور اگر زید نے اپنی خوشی سے
پہیرلی تو عمر کو بغیر حکم حاکم کے نہین پہیر دی سکتا ہی مسئلہ اگر مشتری نے
چیز مول لیکر اوسپر قبضہ کرلیا پہر کہا کہ اسمین عیب ہی تو مشتری سے قیمت
زبردستی نہ دلا دینگے لیکن مشتری سے عیب کے گواہ مانگینگے اگر وہ گواہ
نہ دے تو بائع سے کم لینگے اور اگر مشتری کہے کہ میرے گواہ شام کے ملک مین
ہین تو بائع کو قسم دینگے اگر قسم کہالی تو مشتری سے قیمت اوسکی دلا دینگے
مسئلہ اگر مشتری نے غلام مول لیا اور کہا کہ یہہ غلام بہگوڑا ہی تو بائع
کو قسم نہ دینگے جبتک کہ مشتری اسبات کی گواہ نہ لاوے کہ یہہ میرے پاس سے بہاگ گیا
تہا پہر اگر اوسنے گواہ گذاری تو بائع کو قسم دینگے کہ قسم خدا کی یہہ میرے پاس

سے کبھی بھاگا نہیں مسئلہ اگر مشتری نے چوکری مول لی اور قیمت
دیدی بعد مشتری نے عیب دیکھا اور بائع نے کہا کہ یہ چوکری اور ایک
اور دو مین نے بیچی ہین اسکو ہاتھہ مشتری کہتا ہی کہ یہی اکیلی بیچی ہی تو
مشتری کی بات کا اعتبار ہی مسئلہ اگر دو غلام مول لئے ایک پر قبضہ کرلیا
اور دو سرے مین عیب پایا تو دونو ہی کو لے لی یا پھیر دے مسئلہ اگر
تکیل یا موزون چیز لی اور اوسمین سے تہوڑی مین کچھہ عیب پایا تو سبکو پھیر دے
یا سب لے لے مسئلہ اگر تکیل یا موزون چیز مول لی پھر اوسمین سے
کچھہ تہوڑی کا کوئی اور سبب نکلا تو باقی جو رہی وہ مشتری نہین پھیر سکتا
اور کپڑا ہو تو اوسمین مشتری کو اختیار ہے کہ وہ باقی کپڑا پھیر دے اور سب
قیمت بائع سے پھیر لے یا اوتنا ہی کپڑا لیلے اور جسقدر وہ سبب نکلا اتنی کی
قیمت بائع سے پھیر لے مسئلہ اگر کپڑا یا جانور یا غلام لونڈی لی اور اوسمین دیکھا
عیب پھر مشتری نے اوسکو پہن لیا یا اپنی حاجت کیواسطے اوسپر سوار ہوا یا اوسکا
علاج کیا تو پھیر نہ سکیگا گویا یہہ اوسکے عیب پر راضی ہوچکا تہا اور اگر پانی پلانیکو
سوار ہوگیا تھا یا پھیر دینے کو اوسپر سوار ہوکر گیا یا اوسکا چارا مول لینے کو اوسپر
سوار ہوگیا تو پھیر سکتا ہی مسئلہ اگر کسیکے غلام نے چوری کی اوسنے غلام کو
بیچڈالا اور مشتری کو چوری کا حال معلوم نہ تھا تو مشتری کے یہان سے اوس
غلام کا اوسی چوری کی بابت ہاتھہ کاٹا گیا تو مشتری چاہے تو اوس غلام کو پھیر دے

اور بائع سے وہی قیمت مانگ لی مسئلہ اگر بائع نے کہا کہ سب عیبون کے
ساتھہ مین نے اس چیز کو بیچا یعنی اگر اسمین کوئی عیب نکلے تو مجھہ سے سروکار
نہین تو درست ہی اگرچہ ہر ہر عیب کا نام نلیا اور مشتری نے اوسمین عیب
پہر پایا تو مشتری کو پہیر نیکا اختیار نہین باب البیع الفاسد والباطل
اسمین بیع فاسد اور باطل کا بیان ہے مسئلہ درست نہین ہی بیع
مردے کی اور خون اور سور اور شراب اور حر اور ام ولد اور مدبر اور مکاتب
کی پہر اگر کسی نے ان چیزونمین سے کوئی چیز مول لیلی اور مشتری کے پاس سے
ہلاک ہوگئی تو کچھہ دینا نا دیگا مسئلہ شکار سے پہلے مچھلی اور ہوا مین اوڑتا
جانور اور پیٹ مین کا بچہ اور اوس بچہ کی بچہ اور تھنونمین دودہ اور سیپ مین
بند موتی اور بھیڑ کے جسم پر لگی ہوئی اون اور چھت مین لگا ہوا شہتیر اور کپڑے
مین سے گز بہر بیع فاسد ہی مسئلہ اگر شکاری نے کہا کہ اسدفعہ جو شکار لگی
وہ بیچا تو جائز نہین مسئلہ اگر درخت مین لگا ہوا میوہ ٹوٹے ہوئے میوہ کے
بدلے بیچا تو درست نہین مسئلہ اسطور پر کہ بائع اگر بیع کو چھولے یا بائع
بیع پر کنکری ڈالدی تو بیع ہوجاوی درست نہین ہی مسئلہ یون بیچا کہ
دو کپڑونمین سے ایک بیچا اور جنگل کی گھاس زمین پر لگی ہوئی بیچنا اور اسکا
اجارہ دینا اور شہد کی مکھی بیچنا جائز نہین مسئلہ ریشم کا کیڑا اور اوسکی
انڈی بیچنا جائز ہے مسئلہ جو غلام یا لونڈی بھاگی ہوئی ہے اور بائع

کے پاس نہین اوسکا بیچنا درست نہین اور اگر یقین ہو کہ وہ بھاگا ہوا مشتری
کے پاس ہے تو بیع درست ہی وہ وہ عورت کا اوسکے بدن سی علیحدہ ہوا اور
بال سُور کے اگرچہ اوس سی چیز سینا جائز ہے اور اوسکی بال بیچنا اور اُس
سے کچھہ فائدہ لینا اور مُردار چمڑا کچا بیچنا جائز نہین اور پکا کر چمڑا بیچنا اور
کام مین لگانا جائز ہے مسئلہ مری جانور کی ہڈی اور پٹھہ اور اون اور
سینگ بیچنا جائز ہے مسئلہ اگر ایک کا بالاخانہ ہی اور نیچے کا گھر دوسرے کا
اور بالاخانہ گر پڑا تو وہ بالاخانہ خراب اوسکی مالک کو بیچنا درست نہین ہے
مسئلہ اگر لونڈی بتا کر بیچی حالانکہ تھا وہ غلام تو بیع جائز نہین مسئلہ
اگر ایک چیز بیچی کچھہ قیمت پر اور ابھی قیمت نہین پائی اور اوسی چیز کو اوس بائع
نے اوس سی کم قیمت پر مول لیا تو یہہ دوسری بیع جائز نہین مسئلہ اگر
ایک چیز کچھہ قیمت پر بیچی اور ابھی قیمت نہین پائی اور اوسی چیز کو اوسی قسم
کی اور چیز کے ساتھہ اس بائع نے اوس سی کم قیمت پر مول لیا تو اس چیز
کی بیع درست ہوئی اور اوس چیز کی بیع جو بائع نے پہلے بیچی تھی جائز نہین
مسئلہ اگر روغن بیچا اسطرح پر کہ برتن سمیت تولوا اور برتن کا وزن قیاساً
مجرا کر لو تو درست نہین اور اگر یہہ شرط کی کہ برتن کو تولکر اسقدر مجرا کر لو تو
درست ہی مسئلہ اگر مشک مین روغن لیا مشک سمیت تولکر اور بائع کو مشک
پھیر دی پھر بار دانے کے مجرا دینے مین جھگڑا پڑا بائع نے کہا کہ وہ مشک

سیر بھر کی تھی اور مشتری نے کہا کہ دو سیر کی تھی تو بات مشتری کی معتبر ہے
مسئلہ اگر مسلمان نے کافر کی معرفت شراب مول لوائی یا بکوائی تو امام ابو حنیفہ
صاحب نے کہا کہ جائز ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہا کہ جائز نہیں
ہے مسئلہ اگر ایک باندی بیچی اس شرط پر کہ مشتری آزاد کر دی یا مدبر
یا مکاتب کر دی یا ام ولد کر دی تو بیع ناجائز ہے مسئلہ اگر حاملہ لونڈی بیچی
اور شرط کی کہ اسکا حمل نہیں بیچا تو بیع جائز نہیں مسئلہ اگر غلام یا لونڈی
کو بیچا اس شرط پر کہ اتنے روز تک بائع کی خدمت کرے یا مکان بیچا اس شرط
پر کہ بائع اوسمیں اتنے مہینوں تک رہے یا اس شرط پر کہ بائع کو مشتری کچھ
قرض دے یا کچھ ہدیہ بھیجے یا اس شرط پر کہ اتنے روز دونکے بعد قبضہ کرا دینگے یا
کپڑا بیچا اس شرط پر کہ بائع قطع کر دے اور انگرکھا سیدے ان سب صورتوں میں
بیع درست نہیں مسئلہ اگر جوتا اس شرط پر لیا کہ بائع اوسکو برابر کر دے اور
اوسمیں دھاگا لگا دے تو جائز ہے مسئلہ اگر بیچا قرضوں اور وعدہ ٹھہرا کر قیمت
کی ادا کا نوروز کا دن یا مہرجان کا دن اور کافروں کے روزوں کے دن یا قط
کے دن اور بائع اور مشتری ان دونوں کو جانتے نہیں یا وعدہ ٹھہرا جسونکے
آنیکا دن یا کھیتی کاٹنے کا دن یا غلہ صاف کرنیکے دن یا میوہ توڑنیکے دن
تو جائز نہیں اور اگر کفیل ہوا کوئی ان مدتوں کے وعدہ پر تو جائز ہے پھر اگر
کسی نے یہہ مدتیں ٹھہرائیں اور ان مدتوں کے آنیسے پیشتر ان مدتونکو ساقط کر دیا

تو بیع جائز ہوگئی مسئلہ اگر حر اور غلام ملاکر بیچا یا ذبح کیا ہوا حلال جانور اور مرا ہوا جانور ملاکر بیچا تو دونو کی بیع باطل ہی مسئلہ اگر نرا غلام اور مدبر یا اپنا غلام اور غیر کا غلام ملاکر بیچا یا مملوک چیز اور وقف کی چیز ملاکر بیچی تو نری غلام کی اور اپنی غلام کی اور مملوک کی بیع درست ہوئی اور مدبر اور غیر کی غلام اور وقف کی بیع ناجائز ہوئی فصل قبض المشتری فی احکام البیع الفاسد یعنی بیع فاسد مین مشتری کے قبضہ کرنے کے احکام کا بیان مسئلہ اگر مشتری نے بیع فاسد کی اور بائع کی اجازت سے مبیع کو اپنے قبضہ مین کیا بشرطیکہ مبیع اور ثمن دونو مال ہو تو مشتری اوس مبیع کا مالک ہو جائیگا اور قیمت دینا آویگی اور بائع اور مشتری دونو کو اختیار فسخ کا ہی مگر درصورتیکہ مشتری نے مبیع کو کسیکے ہاتھہ بیچڈالا یا کسیکو دیڈالا یا آزاد کردیا یا مکان بنالیا تو فسخ کا اختیار نہین رہتا مسئلہ اگر بیع فاسد کو فسخ کیا تو مشتری کو اختیار ہی کہ جبتک اپنی دی ہوئی قیمت نہ پھیر پاوے تب تک مبیع پر بائع کو قبضہ ندے مسئلہ اگر بیع فاسد کی قیمت سے بائع نے کوئی چیز مول لی اور اسمین نفع ہوا تو وہ نفع بائع کو کھانا حلال ہی اور بیع فاسد کی شی کو جو مشتری نے کچھہ نفع پر بیچا تو وہ مشتری کو حلال نہین مسئلہ اگر کسی نے دعوی کیا کسی چیز کی بابت کسی پر اور مدعا علیہ نے وہ چیز مدعی کو قاضی کے حکم سے دیدی اور مدعی نے اوس سے کچھہ کہا یا پھر مدعی اور مدعا علیہ ملگئے اور مدعی نے کہا کہ میرا

فصل قبض المشتری فی احکام البیع الفاسد

دعوی کچھہ نہ آتا تھا تو اسصورت مین مدعیکو وہ کیا ملا ہوا حلال ہے مسئلہ
اگر چیز مول لینا منظور نہین تو اوسکی قیمت بڑہا دینا یا ایک شخص خریداری کرتا ہو
اوسمین آپ زیادہ قیمت بڑہاکر مول لینا یا شہر سے باہر آگے سے جاکر غلہ وغیرہ
لانیوالون سے مول لانا اور شہر مین بیچنا جس سے شہر والونکو نقصان ہو یا شہر کا
آدمی شہر مین گانو والونکا مال اپنی معرفت بیچے یا جمعہ کی اذان کے بعد نماز تک
بیچنا مکروہ ہی مسئلہ جو قیمت زیادہ ہے اوسکی نہ بیچنا درست ہی مسئلہ
اگر دو غلام مین ایک غلام اور ایک لونڈی ہے اور ایک دوسری کا ذی رحم
محرم ہے اور ایک صغیر ہے تو اُن دونو کو جدا جدا کرکے نہ بیچے اور اگر صغیر نہو تو
تو مضائقہ نہین اور ایکعورت ہو اور اوسکا خاوند ہو تو اونکو جدا جدا کرکر بیچنا
درست ہی باب الاقالہ اقالہ کہتے ہین بائع اور مشتری مین بیع کے لوٹ جانے اور پہر سے متعد ہونیکے
مسئلہ اقالہ فسخ ہی بائع اور مشتری کی حق مین اور بیع ہی میسرے کے حق مین اور اقالہ
درست ہی پہلے قیمت کی برابر قیمت پر اور زیادہ قیمت یا تہوڑی قیمت ٹہہرانا بغیر
معتبر ہو جانے مبیع کے نفع ہی پہلی ہی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر مبیع مین
کچھہ عیب ہو گیا تو کم قیمت پر اقالہ کیا تو جائز ہے مسئلہ اگر اقالہ کیا
ایسی قیمت پر کہ وہ اول قیمت کی غیر جنس ہی تو بیع فسخ ہو گئی اور اول قیمت
دینا آویگی مسئلہ اگر اول کی قیمت جاتی رہی تو بھی اقالہ ہو سکتا ہی اور اگر
مبیع جاتا رہا تو اقالہ نہین ہو سکتا مسئلہ اگر مبیع مین کسی تھوڑا سا جاتا رہا



تو بانی مین اقالہ جائز ہے باب المرابحۃ والتولیۃ پہلی قیمت پر بیچنے کو تولیہ
کہتے ہین اور پہلی قیمت پر نفع سے بیچنے کو مرابحہ کہتے ہین اور قیمت مثلی ہونا ان
دونو مین شرط ہے مسئلہ بائع کو اختیار ہے کہ راس المال مین ملالی
گندھی کرے اور رنگائی اور کنارہ بنوائی اور ڈوری بٹائی اور لہانیکی ڈھلائی
اور گلہ کی ہنکائی اور کہے کہ یہہ مال مجکو اتنی قیمت مین پڑا اور نہ ملاوے اوسمین حرائی
اور معلم کی اجرت اور مبیع کی حفاظت کے مکان کا کرایہ مسئلہ اگر بائع نے
مرابحہ مین خیانت کی تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل قیمت پر لے یا چیز پھیر دے اور
اگر تولیت مین خیانت کی تو جسقدر خیانت کی اوسقدر قیمت کم دیوے مسئلہ
اگر مشتری نے مثلاً دس درم کو کپڑا مول لیا پھر پندرہ کو بیچا پھر دس کو مول
لیا اب اگر مرابحہ پر بیچے تو یون کہے کہ یہہ کپڑا مجکو پانچ درم مین پڑا اور اگر دس
درم کو مول لیا اور بیس کو بیچا اور پھر دس کو مول لے لیا تو اب مرابحہ پر بیچنا
درست نہین مسئلہ اگر مدیون غلام ماذون نے دس درم کو کپڑا خریدا اور میان
کے ہاتھہ پندرہ کو مرابحہ پر بیچا پھر میان اگر مرابحہ پر بیچے تو یونکہے کہ مجکو دس
درم مین پڑا اسیطرح اگر میان نے دس درم کو کپڑا خریدا اور پندرہ کو اپنے
مدیون غلام ماذون کے ہاتھہ بیچا پھر وہ مدیون غلام ماذون اگر مرابحہ
پر بیچے تو یونکہے کہ مجکو دس درم مین پڑا مسئلہ اگر نصف نفع کے مضارب
نے دس درم کو کپڑا لیا اور رب المال کے ہاتھہ پندرہ درم کو مرابحہ پر بیچا تو یہہ

رب المال اگر مرابحہ پر بیچے تو کہے مجکو ساڑہے بارہ درم مین پڑا مسئلہ اگر تندرست
چھوکری خریدی اور وہ کانی ہوگئی یا میان نے اوس سے صحبت کی تو بغیر بیان
کرنے اس عیب کے بھی مرابحہ پر بیچنا درست ہی اور اگر خود میان نے اوسکی آنکھہ
پھوڑدی یا وہ باکرہ نتھی اور اوس سے صحبت کی تو بغیر بیان کرنے اس عیب کے مرابحہ
پر بیچنا درست نہین مسئلہ اگر ہزار درم کو قرضاً ایک غلام مول لیا اور سو درم
کے نفع سے بیچا اور قرضون لینا بیان نکیا تو مشتری کو اختیار ہی کہ تمام قیمت
پر لے یا پھیر دی پھر اگر مشتری نے غلام کو ہلاک کردالا بعدہ اوسکو دریافت ہوا کہ بائع
نے قرضون لیا تھا تو گیارہ ہی سو درم قیمت دینا آویگی اور یہی حکم ہی تولیہ کے
مسئلے کا اسمین نہین مسئلہ اگر ایک شخص نے تولیہ پر کچھہ بیچا اور مشتری کو
دریافت نہوا کہ اس بائع کو یہہ چیز کتنی پر پڑی تھی تو یہہ بیع فاسد ہی اور اگر
اوسی مجلس مین معلوم ہوگیا کہ اسقدر قیمت پر پڑی تو مشتری کو اختیار ہی چاہے
لے چاہے پھیر دے مسئلہ غیر منقولہ چیز خریدی اور ہنوز قبضہ اوسپر نہین
پایا اور دوسری کے ہاتھہ بیچی تو جائز ہے مسئلہ قبضہ پانے سے پہلے
منقول چیز کا بیچنا جائز نہین مسئلہ اگر مکیل چیز کو بشرط ناپ لینے کے یا موزون
چیز کو بشرط وزن کرلینے کے یا معدود چیز کو بشرط گن لینے کے مول لیا تو
مشتری جبتک پہر ناپ لیوے اور تول لیوے اور گن نہ لے تبتک اوسکو بیچنا یا کھانا
اوسکا جائز نہین حرام ہی اور مزروع کا بیچنا اور پہر ناپنے سے پہلے بھی جائز ہی

مسئلہ بائع کو جائز ہے کہ مشتری کے مبیع پر قابض ہونے سے پہلے قیمت
کو اپنی طرف پھیر لاوے مسئلہ جائز ہے کہ مشتری قیمت زیادہ کردے یا بائع
مبیع زیادہ کردے یا قیمت کم کرلے مسئلہ جب مشتری نے قیمت زیادہ کردی
تو بائع مستحق ہوجاویگا بالکل قیمت کا یعنی مزید و مزید علیہ کا اور جب بائع نے
مبیع زیادہ کردی تو مشتری بالکل مبیع یعنی مزید و مزید علیہ کا مستحق ہوجاویگا
اور جو بائع نے قیمت کم کرلی تو مشتری سے کم ہی ولا پاویگا مسئلہ جو دین
نقد آہون اگر وہ وعدہ پر ٹھہرجاوے تو جائز ہے مگر قرض مین وعدہ ٹھہرانا
درست نہین **باب الربو** اس مین سود کا بیان ہے مسئلہ مال سے
مال بدلنے مین زیادہ لینا بغیر عوض کے ربو ہے جب دونون مالونکی قدر اور جنس
ایک ہی ہو یعنی جو چیز برتن سے ناپکر بیچے اوسمین ناپ اور جو چیز ترازو سے تولکر بیچے
اوسمین تول اور دونون مالونکا ایک ہی جنس ہونا ربا کی علت ہین مسئلہ
مکیل کو مکیل کے بدلے اگر ایک ہی جنس ہون اور موزونکو موزونکی بدلے
اگر ایک ہی جنس ہون تو نقد اور بیچنا درست ہے اور اگر ایک کم اور دوسری زیادہ
ہو یا ایک نقد اور دوسری ادھار ہو تو حرام ہے اور مکیل کو مکیل کے بدلے
بشرطیکہ دونون ایک جنس اور موزون کو موزونکی بدلے بشرطیکہ دونو ایک جنس نہون بیچنا اگر
ایک کم اور دوسرا زیادہ ہو تو نقد اور بیچنا درست اور قرضاً حرام مسئلہ مکیل چیز کو جیسے گیہون جو
یا چھوہاری یا نمک کو اور موزون چیز کو جیسے چاندی یا سونے کو اوسیکی جنس کے بدلے

یعنی گیہون گیہون کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونے کے بدلے
اگر برابر اور نقداً بیچے تو درست ہی اور کم زیادہ قرضاً بیچے تو درست نہین ہے
مسئلہ جو چیز رطل کیطرف منسوب ہو اوسکا بیچنا بھی اوسیکے جنس کی بدلے اگر
برابر ہون تو درست ہی اور زیادہ کے بدلے درست نہین مسئلہ کیل اور موزون
کا جید ہونا اور ردی ہونا برابر ہی یعنی جید کو ردی کے بدلے اور ردی کو جید
کے بدلے برابر بیچین اور مول لین کم و زیادہ نکرینگے مسئلہ صرف کے سوا
اور چیز کی بیع مین جسمین ربو ہوتی ہی تعین کر دینا مال کا شرط ہی اوسی مجلس مین
ایک دوسریکو قبضہ کر لینا شرط نہین مسئلہ جائز ہی ایک مٹھی بھر کی بیع دو مٹھی
بھر کے بدلے اور ایک سیو کے بدلے دو سیو کی اور دو انڈون کی بدلے
ایک انڈی کی اور دو اخروٹ کے بدلے ایک اخروٹ کی اور دو چہوارون کے
بدلے ایک چہوارہ کی اور دو پیسونکی بدلے ایک پیسہ کی بشرطیکہ دونون چیزین
معین ہون مسئلہ جائز ہے گوشت کی بیع حیوان کے بدلے مسئلہ جائز ہی
گزی کی بیع روئی کے بدلے مسئلہ جائز ہی تر چہوارہ کا بیچنا تر چہوارہ سے
کے بدلے اور تر چہوارونکا بیچنا خشک چہوارہ کے بدلے برتن سے ناپ کر
اور انگور بیچنا کشمش کے بدلے مسئلہ جائز ہے بیع مختلف گوشت کی اگرچہ
ایک قسم کم اور دوسرا زیادہ ہو جیسے بکری کا گوشت بیل کے گوشت کی بدلے
اگرچہ زیادہ ہو مسئلہ جائز ہے بکری کا دودہ بیچنا گاہی کی زیادہ دودھ کے

بدلے مسئلہ جائز ہے خراب چھوارہ کا سرکہ انگور کے سرکہ کے بدلے بیچنا
مسئلہ پیٹ کی پرزنی بیچنا جائز ہے دُنبہ کی زیادہ چکنی کے بدلے یا زیادہ
گوشت کے بدلے مسئلہ جائز ہے روٹی بیچنا زیادہ گیہون کے بدلے یا زیادہ
آٹے کے بدلے مسئلہ گیہون بیچنا گیہون کے آٹے کے بدلے یا گیہون کے
دلیہ کے بدلے جائز نہین مسئلہ زیتون بیچنا زیتون کے تیل کے بدلے یا
تلونکا تیل بیچنا تلونکے بدلے جائز نہین مگر ہان تیل اگر زیادہ ہو اوس تیل سے جو
زیتون مین یا تلو نہین ہی تو بیچنا جائز ہے مسئلہ روٹی قرض لینا تو لکر جائز ہی
گنتی پر جائز نہین مسئلہ میان نے اگر اپنی غلام سے ربو لیا تو وہ ربو نہین
اور مسلمان نے اگر ربو لیا حربی سے دار الحرب مین وہ بھی ربو نہین باب الحقوق
یعنی حقوق جو مبیع مین داخل ہین یا نہین ہر مسئلہ بیت کی مول لینے مین بالاخانہ مول
لینے مین نہین آجاتا ہی اگرچہ بکل حق ٹھہراکر خریدا مسئلہ منزل کے مول لینے
مین نہین آجاتا مگر جو یون ٹھہراکرلے کہ بکل حق ہوا وبمرافقہ یا یون ٹھہراکرلے
کہ بکل قلیل وکثیر ہو فیہ آذ منہ تو بالاخانہ بھی مول مین آجاتا ہی مسئلہ دار
کے مول لینے مین بالاخانہ اور کنیف خود بخود مول مین آجاتا ہی اگرچہ اوسکا ذکر نہو
مگر طلہ نہین آجاتا ہی جب تک بکل حق ذکر نہو مسئلہ دار کی خرید مین طریق اور مسیل
اور شرب مول مین نہین آجاتی ہین مگر بکل حق ذکر تو آجاتی ہین مسئلہ اگر
باغ یا بیت یا منزل اجارہ دی تو طریق اور مسیل اور شرب اجارہ مین خود بخود

آجاتا ہی اگرچہ حقوق اور مرافق کا ذکر نہو باب الاستحقاق بیع مین دوسری
حقیت کا بیان مسئلہ حجت متعدی گواہ ہین اقرار نہین مسئلہ اگر ملک کی دعوی
مین تناقض ہو تو ممنوع ہی اور اگر حریۃ اور طلاق اور نسب کی دعوی مین تناقض ہو تو
مضائقہ نہین مسئلہ زید نے ایک لونڈی خریدی پھر وہ زید کے پاس
لڑکا جنی اور عمر نے دعوی کیا کہ یہہ لونڈی میری ہی اور گواہون سے ثابت کیا تو
وہ لونڈی اور لڑکا دونو عمر کو دلائی جاوینگے اور اگر عمرو نے گواہ نگذرانے
خود زید نے اقرار کیا کہ یہہ لونڈی عمر کی ہی تو صرف لونڈی عمر پاویگا لڑکا نہین
مسئلہ اگر ایک غلام نے زید سے کہا کہ مجکو خریدلے مین غلام ہون پھر
جب خرید لیا تو معلوم ہوا کہ حر ہے تو بائع اگر حاضر ہو تو یا ایسی جگہہ ہو کہ وہ
جگہہ معلوم ہو تو مشتری کا اوس غلام پر کچھہ نہین اور اگر معلوم نہو کہ بائع کہان
ہے تو مشتری قیمت اوس غلام سے لیوے اور وہ غلام بائع سے لے مسئلہ
اگر غلام نے زید سے کہا کہ مجکو گرو رکھلے مین غلام ہون پھر جب گرو رکھہ لیا تب
معلوم ہوا کہ یہہ حر ہے تو زید کو غلام پر کسی حالین کچھہ دعوی نہین پہنچتا
مسئلہ اگر زید نے ایک دار کی بابت دعوی مجہول کیا کہ اس دار مین کچھہ
میرا حق ہے اور دار والے نے سودرم دیکر زید سے صلح کی پھر عمر نے کچھہ
اور حق اپنا اوس دار مین ٹھہرا کر تھوڑا سا دار پایا تو دار والیکو اب زید سے
کچھہ نملیگا اور اگر زید نے بالکل دار کا دعوی کیا تہا اور سودرم پر صلح کی تھی

پھر عمر نے ایک حصہ اوس دار مین سے پایا تو اس حصہ کی قدر زید سے دار والا پھیرلے
مسئلہ زید نے غیر کا مال بغیر اجازت مالک کے بیچا تو مالک کو اختیار ہے
چاہے مانے چاہے نمانے اگر بائع اور مشتری اور مال اور مالک باقی ہون مسئلہ
اگر زید نے عمر کا غلام غصب کیا اور بکر کے ہاتھہ بیچڈالا اور بکر نے ازاد کر دیا پھر
عمر نے زید کے بیچنے کی اجازت دی تو آزاد کرنا درست ہو گیا اور اگر بکر نے خالد
کے ہاتھہ بیچڈالا پھر عمر نے زید کے بیچنے کی اجازت دی تو بکر کا بیچنا درست
نہو جائیگا اور اگر بکر کے پاس اوس غلام کا کسی نے ہاتھہ کاٹ ڈالا اور بکر
نے اوسکی تاوان کے دام پائے پھر عمر نے زید کے بیچنے کی اجازت دی تو وہ
تاوان کے دام زید کے ہو جاوینگے تو جسقدر تاوان غلام کی نصف قیمت سے
زیادہ ہو زید خیرات کر دے مسئلہ زید نے عمر کا غلام بحکم عمر کے بکر کے
ہاتھہ بیچا پھر بکر نے چاہا کہ پھیر دون اور گواہ گذرانے اس بات پر کہ زید نے
اقرار کیا کہ عمر نے بیچنے کا حکم دیا یا اس بات پر کہ عمر نے اقرار کیا مین نے بیچنے
کا حکم نہین دیا تو یہہ گواہ نہ سنے جاوینگے اور اگر زید نے قاضی کے سامنے اقرار
کیا کہ عمر نے مجکو بیچنے کی اجازت نہین دی تو بیع باطل ہو گئی اگر بطلان بیع کا
چاہے مسئلہ اگر زید نے عمر کا گھر بکر کے ہاتھہ بیچڈالا اور بکر نے اپنی عمارت
مین ملالیا تو زید پر ضمان نہین باب التسلیم بیع کی تیار سے پہلے قیمت دینا سلم کہلاتا ہے
مسئلہ جس چیز کی بالکل صفت بیان کرنا ممکن ہوا در مقدار معلوم ہو سکے

اوسکی بیع سلم جائز ہے اور جسکی صفت ضبط نہوسکی اور مقدار معلوم نہوا وسکی
بیع سلم جائز نہین تو تکیل اور موزون کے سوا اشرفی روپیہ کی بیع سلم درست
ہے اور درست ہی گنتی کی چیزونکی جو ایک سی ہون جیسے اخروٹ اور انڈے
اور کچی یا پکی اینٹین اگر سانچہ معین مقرر ہو جاوی اور مزروعی چیزونکی جیسے کپڑا
جب گز کا اندازہ اور وصف اور صنعت بیان ہو جاوی اور جائز نہین ہے
بیع سلم جانور کی اور جانور کے ہاتھہ یا پانو یا سر کی اور چمڑے کی گنتی سی
اور لکڑی کے بوجھونکی اور ساگ کی گڑیونکی اور جواہرات کی اور مہرونکی
اور جو چیز موجود نہوا اور تازی مچھلی کی مسئلہ اگر نمک دی ہوئی مچھلی کی تول
سے بیع سلم کی تو درست ہی مسئلہ اور جائز نہین ہی بیع سلم ایسے
مکیال سی یا گز سے جسکا اندازہ معلوم نہوا اور ایک معین گانو کے گیہون کی
یا معین درخت کی ضرمونکی مسئلہ سلم تب جائز ہی جب بیان ہو جاوی جنس اور
نوع اور قدر اور اداکی مدت کہ ایک مہینے سی کم نہوا اور بیان ہو جاوی راس المال
کی قدر اگر وہ راس المال تکیل یا موزون یا معدود نہوا اور بیان ہو مسلم فیہ
کے اداکرنیکا مکان اگر بار برداری اوسکو درکار ہوتی ہوا اور اگر بار برداری
درکار نہین ہوتی تو اداکی مکان کا بیان ضرور نہین جہان چاہی اداکردی اور
بائع اور مشتری کے علحدہ ہونے سی پہلے بائع راس المال لیلے مسئلہ
اگر ایک گون گیہونکی بیع سلم ٹہیرائی دو سو درم پر اور گیہون والے پر سو درم

پہلے سے قرض تھے اور سو درم نقد اوسکو دئی تو قرض کی بابت کی قدر بیع سلم
باطل ہے اور نقد کی قدر درست ہی مسئلہ قبض کرنے سے پہلے راس المال
مین اور مسلم فیہ مین تصرف کرنا جائز نہین تو اگر اور کسیکو مسلم فیہ مین شریک کیا
یا مسلم فیہ کو تولیت پر بیچا تو جائز نہین مسئلہ اگر سلم کا اقالہ کیا تو سلم والا
راس المال کے بدلے مسلم الیہ سے اور کوئی چیز مول نہین لے سکتا مسئلہ
اگر مسلم الیہ نے ایک گون گیہون کی خریدی اور رب سلم سے کہا کہ تو مسلم فیہ کے
بدلے مین یہہ گیہون اپنے قبضہ مین لے تو یہہ سلم ادا نہین ہوئی اور اگر رب سلم
سے کہا کہ پہلے میرے واسطے اسکو ناپکر قبضہ کر پھر دوہرا کر اپنے مسلم فیہ کے
بدلے مین تول لے سو اوسنے یون ہی کیا تو سلم ادا ہو گئی اور اگر ایک گون
گیہون خریدی اور زید سے کہا کہ اپنے قرض کے بدلے مین ناپ لی تو بھی جائز ہے
مسئلہ اگر ایک گون گیہون کی سلم ٹھہرائی اور رب سلم نے مسلم الیہ کو کہا کہ میری
برتن سے ناپ لے اور مسلم الیہ نے اوسکی غیبت مین اوسکی برتن سے ناپے تو یہہ قبضہ
اوسکا نہوا بخلاف بیع کے یعنی اگر طعام معین خریدا اور مشتری نے بائع سے
کہا کہ میری برتن سے ناپ دے سو اوسنے مشتری کی غیبت مین مشتری کے برتن
سے ناپا تو اوسکا قبضہ ثابت ہو گیا مسئلہ اگر ایک گون گیہون کی سلم ٹھہرائی
ایک باندی کے بدلے اور مسلم الیہ نے باندی اپنے قبضہ مین لی پھر دونون نے
اقالہ کیا بعد اسکے وہ باندی مر گئی تو اقالہ باقی رہا یا اقالہ سے پہلے مر گئی تو

تو اقالہ درست رہا اور مسلم الیہ کو باندی کی قیمت دینا آویگی اور اگر باندی ہزار درم کو مول لی اور اقالہ کیا اور وہ باندی اقالہ سے پہلے یا اقالہ کے بعد مشتری کے پاس مرگئی تو اقالہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر مسلم الیہ نے کہا کہ مین نے جنس ناقص شرط کی ہے اور رب سلم نے کہا کہ مجھہ شرط نہین کی تو مسلم الیہ کا کہنا معتبر ہے اور اگر رب سلم دعوی شرط ناقص کا کرتا ہی اور مسلم الیہ منکر ہے تو رب سلم کا کہنا معتبر ہے اور اگر رب سلم کہتا ہی کہ اودہار ٹھہرا تھا اور مسلم الیہ منکر ہے تو کہنا رب سلم کا معتبر ہے اور اگر مسلم الیہ دعوی اودہار کا کرتا ہی اور رب سلم منکر ہے تو کہنا مسلم الیہ کا معتبر ہے ایسے ہی کہنا وصف کی دعوی کرنیوالیکا معتبر ہے نہ منکر کا مسئلہ سلم ٹھہرانا اور استصناع جائز ہی ایسی چیز مین جسمین سلم اور استصناع مروج ہو جیسے موزہ اور طاش بنوانا یا آفتابہ بنوانا پھر جب وہ کاریگر بنالاوی تو خریدنے والیکو بعد دیکھنے کے اختیار ہی چاہے لے چاہے پھیر دی اور کاریگر کو اختیار ہی کہ وہ چیز اوسکے دکھانیسے پہلے اور کے ہاتھہ بیچڈالے اور اگر استصناع مین مدت ٹھہرجاوی تو سلم ہی

باب التفرقات

اِسمین بیع کے متفرق مسئلون کا بیان ہے

مسئلہ گدھے اور چیتے اور درندون اور پرندونکی بیع جائز ہی مسئلہ شراب اور سور کے سوا اور چیز کی بیع مین مسلمان اور ذمی کا ایک ہی حکم ہی مسئلہ اگر عمر نے زید کو کہا کہ تو اپنا غلام بکر کے ہاتھہ ہزار درم کو بیچ اِسبات پر کہ مین سو درم کا ضامن ہون سو ہزار درم کے سو زید نے بیچا

تو بیع ہزار درم پر درست ہوئی اور قاضی باطل اور اگر عمر نے یونکہا کہ مین سو
درم کا اوسکی قیمت مین سے غلام ہون سوا ہزار درم کے تو ہزار درم بکر کو
اور سو درم عمر کو دینا آوینگے مسئلہ اگر ایک باندی مول لی اور قبضہ کرنے
سے پہلے اوسکا نکاح کسی سے کر دیا سو خاوند نے اوس باندی کے
ساتھ صحبت کی تو یہہ قبضہ مشتری کا ثابت ہوا صرف نکاح سے قبضہ ثابت
نہین ہوتا مسئلہ اگر زید نے ایک غلام بیچا اور مشتری قبضہ سے پہلے
غائب ہوگیا اور بائع نے قاضی کے سامنے بیع کی بابت گواہ گذرانے
تو اگر معلوم ہے کہ مشتری فلانی جگہہ ہے تو بائع کی قیمت کیواسطے اوس غلام کو
بیچنا جائز نہین اور اگر معلوم نہین کہ مشتری کہان ہے تو اوس غلام کو بیچکر
بائع کی قیمت دلا دینا جائز ہے مسئلہ اور اگر قبض سے پہلے دو مشتری ہین
اونمین سے ایک غائب ہوگیا تو جو مشتری کہ موجود ہے وہ کل قیمت دیکر کل
مبیع لے سکتا ہے اور جبتک دوسرا اپنے شریک سے نصف قیمت نہ لے
مبیع کو اپنے پاس رکھے مسئلہ اگر ایک باندی بیچی ہزار مثقال سونے اور
چاندی کے بدلے تو پانسو مثقال سونا اور پانسو مثقال چاندی ملیگی
مسئلہ زید کے کہے وام عمر پر آتے تھے سو عمر نے ادا کئے اور زید نے
نجانا اور پھر وہ زید کے پاس تلف ہوگئے تو اب عمر کے ذمہ سے ادا ہو چکے
مسئلہ اگر زید کی زمین پر چڑیا نے بچے دئے یا انڈے رکھے یا وہان بھاری

مین ہرن رہا تو جو شخص لیکر پکڑ لے اوسیکا ہو ور صورتیکہ زید نے وہ زمین شکار
کیواسطے نہ بنائی ہو مسئلہ کئی معاملے شرط فاسد سے باطل ہو جاتے ہین اور
اونکو شرط پر معین کرنا درست نہین بیع اور بانٹ اور اجارہ اور ہبت اور
مال سے صلح اور دین سے ابرا اور وکیل کا موقوف کرنا اور اعتکاف کرنا اور
کہبتی کرنا اور معاملہ درختونمین اور اقرار اور وقف اور تحکیم مسئلہ اور کئی
معاملے ایسے ہین کہ فاسد شرط سے باطل نہین ہو جاتے قرض اور ہبہ اور
صدقہ اور نکاح اور طلاق اور خلع اور غلام اور لونڈی آزاد کرنا اور رہن کرنا
اور وصیت کرنا اور شرکت اور مضاربت اور قضا اور امارت اور کفالہ اور
حوالہ اور وکالہ اور اقالہ اور کتابت اور غلام کو تجارت کا ماذون کرنا اور
اولاد کا دعوی کرنا اور دم عمد سے اور جراحت سے صلح کرنا اور عقد ذمہ کا اور
عیب کے سبب سے پھیر دینے کو معلق کرنا یا خیار شرط کے سبب اور قاضی کا معزول کرنا

کتاب الصرف یعنی دام سے دام بدلنا خواہ چاندی سے چاندی خواہ
سونے سے سونا خواہ چاندی سے سونا بدلنا پھر اگر چاندی سے چاندی یا
سونے سے سونا بیچا تو دونو نکا برابر ہونا اور اوسی مجلس مین ایک کو
دوسرے سے قبض کرنا شرط ہے اگرچہ ایک کھرا اور دوسرا کھوٹا ہو یا ایک بنا
ہوا اور دوسرا نے بنا مسئلہ اگر چاندی بیچی سونے کے بدلے یا سونا چاندی
کے بدلے تو اوسی مجلس مین دونو نکا قبض شرط ہے اور چاندی کا سونے

سے یا سونیکا چاندی سی زیادہ ہونا مضائقہ نہین پہر اگر سونے کی ڈہیری
نیچے چاندی کی ڈہیری کے بدلے نئے تو نلے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ
اوسی مجلس مین بائع اور مشتری اپنی قبضہ مین کرلین **مسئلہ** تصرف کرنا ثمن مین
صرف کے قبض سی پہلے جائز نہین سو اگر اشرفی بیچی روپیونکے بدلے
اور ابھی روپئے نہین پائی اور اونہین روپیون سی کپڑا خریدا تو کپڑے کی
بیع فاسد ہے **مسئلہ** اگر ایک لونڈی بیچی اوسکے گلے مین ہزار روپیہ کی
ہنسلی تھی اور لونڈی کی بھی قیمت ہزار روپیہ تو لونڈی ہنسلی سمیت دو ہزار روپیہ
کو بکی سو ہزار روپیہ نقد اوسی مجلس مین دی تو یہہ قیمت نقد ہنسلی کی ہوئی اور جو
لونڈی ہنسلی سمیت دو ہزار روپیہ کو لی اور ہزار روپیہ نقد ٹھہرے اور ہزار اودہار
تو وہ نقد اوس ہنسلی کی قیمت ہوئی **مسئلہ** اگر ایک تلوار پچاس روپیہ کا زیور
لگی ہوئی سو روپیہ کو بیچی اور پچاس روپیہ نقد قیمت مین پائی تو یہہ بیع درست
اور نقد قیمت اوس زیور کی ہوئی اگرچہ بیان نکیا کہ یہہ پچاس روپیہ نقد اس
زیور کی قیمت ہی یا اگرچہ یونکہا کہ یہہ روپئے تلوار اور زیور دونونکی قیمت مین ہین
تو بھی یہہ پچاس روپیہ اوس زیور ہی کی قیمت کی ہونگے اور اگر بائع اور مشتری
بغیر قبض کے اوس مجلس سی متفرق ہوگئے تو تلوار کی بیع درست ہوئی اور اوسکی
زیور کی بیع فاسد پہر اگر وہ زیور اوس تلوار سی بغیر ضرر کے جدا نہین ہوسکتا
ہی تو دونونکی بیع باطل ہی **مسئلہ** اگر چاندی کا برتن بیچا اور کچھہ اوسکی

قیمت مین سے پایا اور بائع اور مشتری مجلس مین سے متفرق ہوگئے تو جس قدر
قیمت نہین پائی بیع باطل ہوئی اور جسقدر کی قیمت پائی بیع جائز ہوئی اور وہ
برتن دونون کے ساجھے مین رہا پھر اگر اوس برتن سے تھوڑا کسی اور مستحق کا
ٹھہرا تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے باقی کو اپنی قیمت کے حصہ کی قدر لے چاہے
پھیر دے **مسئلہ** اگر چاندی کا ایک ٹکڑا بیچا پھر اوسمین سے ٹھوڑیکا کوئی اور
حقدار ٹھہرا تو اسمین مشتری کو اختیار پھیر دینے کا نہین جسقدر حقدار سے باقی
رہا اوسقدر کی قیمت جتنی ہو دیکر لے ہی لے **مسئلہ** اگر دو روپیہ اور ایک
اشرفی کو ایک روپیہ اور دو اشرفی کے بدلے بیچا یا ایک گون گیہون اور ایک
گون جو دو گون گیہون اور دو گون جو کے بدلے بیچی تو جائز ہے **مسئلہ**
اگر گیارہ روپیہ کو دس روپیہ اور ایک اشرفی کے بدلے بیچا تو جائز ہے **مسئلہ**
اگر ایک روپیہ کھرا اور ملونیکی دو روپیہ کو دو روپیہ کھرے اور ایک روپیہ ملونیکے بدلے
بیچا تو جائز ہے **مسئلہ** اگر زید کے دس روپیہ عمر پر آتے ہین اور عمرو نے ایک
اشرفی اوسنہین دس روپیہ کے بدلے زید کے ہاتھ بیچی یا مطلق دس روپیہ کو بیچی
اور دیدی تو دونو صورتین بیع جائز اور وہ دس روپیہ عمر کے ذمہ سے اوتر
گئے **مسئلہ** جس روپیہ مین چاندی بہت اور ملونی کم ہو تو سب کا حکم خالص چاندی
کا ہے یا جس اشرفیمین سونا زیادہ اور ملونی کم ہو تو اوس سبکا حکم خالص سونیکا
ہے پھر اگر کھرے روپیہ کو ایسے روپیہ کے بدلے بیچا جسمین چاندی زیادہ اور ملونی

کم ہی یا کمی اشرفیکو ایسی اشرفی کے بدلی بیچا جسمین سونا زیادہ اور ملونی کم ہو
یا ایسی ملونی کے روپیہ کو ایسی ہی ملونی کے روپیہ کو بدلی بیچا یا ایسی ملونی کی
اشرفیکو ایسی ہی ملونی کی اشرفی کے بدلی بیچا تو ثمن اور مبیع وزن مین برابر ہون
تو بیع جائز اور کم وزیادہ ہون تو نہین جائز اور ایسی ملونی کے روپیہ یا اشرفیکو
قرض لینا تول کر جائز ہی بے تول کے جائز نہین اور جس روپیہ مین ملونی زیادہ
اور چاندی کم ہو تو وہ روپیہ نہین ہی یا اشرفی مین ملونی زیادہ اور سونا کم تو وہ اشرفی
نہین ہی تو ایسی روپیہ کو زیادہ چاندی کے بدلی اور ایسی اشرفی کو زیادہ سونے کے
بدلے بیچنا جائز ہی اور ایسی روپیہ یا اشرفی کی خرید فروخت کرنا اور قرض لینا
گنتی سی رواج ہو تو گنتی سی اور تول کر رواج ہو تو تول سی اور دونو طرح پر
ہو تو دونو طرح پر جائز ہی اور جبتک ایسی روپیہ یا اشرفیکا رواج رہی تب تک
وہ بیع وشرا مین تعین کرنے سی معین نہین ہوتا اور جب رواج جاتا رہی تب مبیع
کرنیسے معین ہو جائیگا اور جس روپیہ مین چاندی اور ملونی اور جس اشرفیمین سونا
اور ملونی برابر ہو تو اوسکی بدلی اگر کوئی چیز مول لی یا بیچی یا قرض دیا یا قرض لیا
ایسی روپیہ اور اشرفیکا وہی حکم ہی جیسا اوس روپیہ اور اشرفیکا حکم ہی جسمین چاندی
سونا زیادہ ہو اور اگر کسی برابر کی ملونیکی روپیہ یا اشرفی کہ روپیہ اشرفیکے بدلے
یا سونا چاندیکی بدلے مول لیا یا بیچا تو وہ حکم ہی جیسا اوس روپیہ کا جسمین ملونی
زیادہ ہو اور اوس اشرفیکا جسمین سونے کی ملونی زیادہ اور ایسی برابر کی

روپی کے روپے یا اشرفی یا رائج پیسونکی بدلے کوئی چیز مول لی اور بائع کو
ہنوز یہہ دام نہین دیئے تھے روپی اشرفی کا یا اُن پیسونکا رواج بازار سے جاتا
رہا تو وہ بیع باطل ہوگئی **مسئلہ** اگر کوئی چیز رائج پیسونکے بدلے خریدی یا
یا بیچی تو جائز ہے اگرچہ پیسے معین نہین کردیئے اور غیر مروج پیسون سے جائز
نہین ہے جبتک وہ پیسے معین نکردی **مسئلہ** اگر رائج پیسے قرض لئے پھر ان
پیسونکا رواج جاتا رہا تو ویسے ہی پیسے ادا کردی **مسئلہ** اگر مشتری نے
بائع سے کہا کہ یہہ چیز آدھے روپیہ کے پیسو کے بدلے بیچ اور اوسنے
بیچی تو بیع صحیح اور آدھی روپیہ کے پیسے دینا اوینگے **مسئلہ** اگر صراف
کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ اسمین سے آدھی روپیہ کے پیسے دی اور ایک پیسہ اپنی
دی ایک حبہ کم کی تو درست ہی **کتاب الکفالہ** کفالت ضامنی کو کہتے ہین اور کسی
ذمہ کے ساتھہ اپنا ذمہ ملانیکو مطالبہ یعنی تقاضے مین **مسئلہ** کفالت
جان کی یعنی حاضر ضامنی جائز ہے اگرچہ ایک شخص کے کئی ضامن ہوون
مسئلہ اگر یونکہا کہ مین اسکی جان کا کفیل ہوا یا اسکی گردن کا یا روح کا
یا بدن کا یا سر کا یا منہ کا یا اوسکی آدھی یا چوتھائی جسم کا یا آدھی بدنکا یا مین اسکا
ضامن ہوا یا یہہ شخص میری ذمہ ہی یا میری طرف ہی تو حاضر ضامن ہوگیا
مسئلہ اگر یونکہا کہ مین اسکے پہچان کا ضامن ہون تو یہہ کفالت نہوئی
مسئلہ اگر شرط ٹھہرائی کہ مکفول کو ایک وقت معین مین مکفول لہ کی سپرد کردی

تو کفیل پر لازم ہی کہ بموجب شرط کے اوسیوقت معین مین سپرد کردی اگر مکفول
طلب کری پہر اگر حاضر نکرسکے تو حاکم اوس کفیل کو قید کرے اور اگر مکفول غائب
ہو تو حاکم کفیل کو اوس تک جانے اور آنے کی مہلت دی پہر جبتک مہلت کی
گذر جاوے اور وہ حاضر نکری تب اوسکو قید کری اور اگر مکفول ایسا غائب ہو
کہ معلوم نہو کہ کہان ہی تو کفیل سے کچھ مطالبہ نہوگا اور اگر کفیل نے مکفول لہ
کے مکفول کو سپرد کردیا ایسے مقام پر کہ وہان مکفول لہ اوسکی مخاصمہ کرسکتا
ہے جیسے شہر کوتو کفیل بری ہوگیا اور اگر شرط ٹھہرای کہ مکفول کو کفیل قاضی
کے محکمہ مین سپرد کردی تو وہین سپرد کرنا چاہیے مسئلہ اگر مکفول عنہ یا کفیل
مرگیا تو کفالت باطل ہوگئی مگر مکفول لہ کے مرنے سے کفالت باطل نہین ہوتی
مسئلہ کفیل بری ہوجاتا ہی جب مکفول عنہ کو مکفول لہ کی سپرد کردی اگرچہ
کفالت کیوقت یون نہ کہہ لیا تہا کہ جب مین سپرد کردون تو بری ہوجاؤن
مسئلہ اگر مکفول عنہ نے اپنے آپکو مکفول لہ کے سپرد کیا کفالت کی سبب سے
یا کفیل کے وکیل نے یا قاصد نے مکفول عنہ کو مکفول لہ کی سپرد کردیا تو کفیل
بری ہوگیا مسئلہ اگر اسطور پر ضامنی کی کہ جو اس شخص کو مین کل حاضر نکرون
تو جو کچھہ اوسکو ذمہ ہی اوسکا مین ضامن ہون پہر کل کو حاضر نکیا یا مکفول عنہ
مرگیا تو یہہ کفیل ملضامن ہوگیا مسئلہ اگر ایک شخص پر سو اشرفی کا دعوی
کیا اور ایک شخص نے مدعی سے کہا کہ اگر یہہ مدعی علیہ کل ادا نکردی تو مین سو

اشرفی دون پہر مدعی علیہ نے کل کو ادا نہ کین تو وہ اشرفیان اس کہنے والے
کے ذمہ ہوگئین مسئلہ حد دوا اور قصاص کے مقدمہ مین قاضی مدعی علیہ
سے زبردستی حاضر ضامنی لیوا اور قید نکری مگر ہان جب وہ گواہ مستور الحال
یا ایک گواہ عدل مدعا علیہ پر گواہی دیوے تو قید کرسکتا ہی مسئلہ کفالت
بالمال یعنی بالضامنی جائز ہے اگرچہ مال کا تعین بیان نہوئی بشرطیکہ
دین صحیح ہووی مسئلہ اگر یونکہا کہ مین اسکا ہزار روپیہ کا کفیل ہوا یا
یونکہا کہ جسقدر تیرا اسپر آتا ہی یا جسقدر اس سودی مین تجکو دینا آوی یا
کہا کہ جو کچھہ تو فلانے سی خرید و فروخت کری سو میرے ذمہ پر ہی یا یون
کہا کہ جو تیرا اسپر واجب ہو سو مجپر ہے یا جو کچھہ تیرا فلانے نے غصب کیا
سو مجپر ہے تو بالضامنی ہوگئی پہر مکفول لہ کو اختیار ہے کہ ضامن سی یا
دیندار سی تقاضا کری مگر ہان جو ضامنی مین یہہ شرط ٹھہری کہ مکفول عنہ
بری ہوجاوی تو صرف ضامن ہی سی تقاضا کیا جاویگا اور اسصورتمین حوالہ
ہوگیا یعنی دین ضامن کے ذمہ اوترگیا چنانچہ حوالہ مین یہہ شرط ٹھہری کہ
دیندار پر بھی تقاضا ہی تو وہ ضامنی ہی مسئلہ اگر مکفول لہ نے بعد
بالضامنی کے مکفول عنہ سی تقاضا کیا تو ضامن سی بھی تقاضا کرسکتا ہے
اور اگر ضامن سی تقاضا کیا تو مکفول عنہ سی بھی تقاضا کرسکتا ہی مسئلہ
اگر بالضامنی ہونے مین ایسی شرط مناسب کی جسسی مطالبہ مال کا لازم آوے

تو کفیل پر لازم ہی کہ بموجب شرط کے اوسیوقت معین مین سپرد کردی اگر نہ
طلب کری پہر اگر حاضر نکرسکے تو حاکم اوس کفیل کو قید کرے اور اگر مکفول غائب
ہو تو حاکم کفیل کو اوس تک جانے اور آنے کی مہلت دی پہر جبتک مہلت کی
گئی جاوے اور وہ حاضر نکری تب اوسکو قید کری اور اگر مکفول ایسا غائب ہو
کہ معلوم نہو کہ کہان ہی تو کفیل سے کچھہ مطالبہ نہوگا اور اگر کفیل نے مکفول لہ
کے مکفول کو سپرد کردیا ایسے مقام پر کہ وہان مکفول لہ اوسکی مخاصمہ کرسکتا
ہے جیسے شہر کو تو کفیل بری ہوگیا اور اگر شرط ٹھہرائی کہ مکفول کو کفیل قاضی
کے محکمہ مین سپرد کردی تو وہین سپرد کرنا چاہیے مسئلہ اگر مکفول عنہ یا کفیل
مرگیا تو کفالت باطل ہوگئی مگر مکفول لہ کے مرنے سے کفالت باطل نہین ہوتی
مسئلہ کفیل بری ہوجاتا ہی جب مکفول عنہ کو مکفول لہ کی سپرد کردی اگرچہ
کفالت کیوقت یون نہ کہہ لیا تہا کہ جب مین سپرد کردون تو بری ہوجاؤن
مسئلہ اگر مکفول عنہ نے اپنے آپکو مکفول لہ کے سپرد کیا کفالت کی سبب سے
یا کفیل کے وکیل نے یا قاصد نے مکفول عنہ کو مکفول لہ کی سپرد کردیا تو کفیل
بری ہوگیا مسئلہ اگر اسطور پر ضامنی کی کہ جو اس شخص کو مین کل حاضر نکرون
تو جو کچھہ اوسکو ذمہ ہی اوسکا مین ضامن ہون پہر کل کو حاضر نکیا یا مکفول عنہ
مرگیا تو یہہ کفیل بالضامن ہوگیا مسئلہ اگر ایک شخص پر سو اشرفی کا دعوی
کیا اور ایک شخص نے مدعی سے کہا کہ اگر یہہ مدعی علیہ کل ادا نکردی تو مین سو

اشرفی دون پہر مدعی علیہ نے کل گواہ اوانکین تو وہ شرفیان اس کہنے والے
کے ذمہ ہوگئین مسئلہ حدود اور قصاص کے مقدمہ مین قاضی مدعی علیہ
سے زبردستی حاضر ضامنی لیوے اور قید نکرے گرہان جب دو گواہ مستور الحال
یا ایک گواہ عدل مدعا علیہ پر گواہی دیوے تو قاضی البتہ قید کرسکتا ہے مسئلہ کفالت
بالمال یعنی بالضامنی جائز ہے اگرچہ مال کا تعین بیان نہوئی بشرطیکہ
دین صحیح ہووے مسئلہ اگر یونکہا کہ مین اسکا ہزار روپیہ کا کفیل ہوا یا
یونکہا کہ جسقدر تیرا اسپر آتا ہے جسقدر اس سودے مین تجکو دینا آوے یا
کہا کہ جو کچھہ تو فلانے سے خرید و فروخت کریگا سو میرے ذمہ پر ہے یا یون
کہا کہ جو تیرا اسپر واجب ہو سو مجھپر ہے یا جو کچھہ تیرا فلانے نے غصب کیا
سو مجھپر ہے تو بالضامنی ہوگئی پھر مکفول لہ کو اختیار ہے کہ ضامن سے یا
دیندار سے تقاضا کریگرہان جو ضامنی مین یہہ شرط ٹھہری کہ مکفول عنہ
بری ہوجاوے تو صرف ضامن ہی سے تقاضا کیا جاویگا اور اسصورت مین حوالہ
ہوگیا یعنی دین ضامن کے ذمہ اوترگیا چنانچہ حوالہ مین یہہ شرط ٹھہری کہ
دیندار پر بھی تقاضا رہے تو وہ ضامنی ہے مسئلہ اگر مکفول لہ نے بعد
بالضامنی کے مکفول عنہ سے تقاضا کیا تو ضامن سے بھی تقاضا کرسکتا ہے
اور اگر ضامن سے تقاضا کیا تو مکفول عنہ سے بھی تقاضا کرسکتا ہے مسئلہ
اگر بالضامنی ہونے مین ایسی شرط مناسب کی جسسے مطالبہ مال کا لازم آوے

تو بھی درست ہی مثلاً یونکہا کہ اگر زید کے ہاتھہ تونے بیچا تو قیمت کا ضامن میں
ہون یا یون کہا کہ اگر زید جو مکفول عنہ ہے آوے تو اوسکا مین ضامن ہون
یا یون ہی کہا کہ اگر زید جو مکفول عنہ بھی شہر سے غائب ہوجاوے تو مین ضامن
ہون تو ضامنی درست ہے **مسئلہ** اگر نامناسب شرط پر ضامنی اٹکائی
مثلاً یونکہا کہ اگر ہوا چلے یا کہا کہ اگر پانی برسے تو مین ضامن ہون تو یہہ
شرط درست نہین مگر ضامنی ہوگئی اور اوسی مال دینا لازم ہوا
مسئلہ اگر بکر نے مال ضامنی کی اس طور پر کہ جو کچھہ مال زید کا عمرو
پر ہوا اوس قدر کا مین ضامن ہون پھر زید نے ہزار روپئے گواہون سے
عمر پر ثابت کئے تو بکر ہزار کا ضامن ٹھہرا اور اگر گواہ نگذرانے تو بکر بسقدر کا
قسم سے اقرار کرے اوسقدر کا ضامن ٹھہریگا اور عمر اگر یہہ اوس سے زیادہ
کا اقرار کرے تو وہ زیادہ بکر پر عائد نہونگے **مسئلہ** اگر بکر کی اجازت سے
زید بکر کا ضامن ہوا تو جسقدر زید ضامنی کی بابت مال اپنی پاس سے دیوی بکر کو
دلا پاویگا اور اگر بلا اجازت ضامن ہوا تو نہین **مسئلہ** ضامن مال اپنے
پاس سے مکفول عنہ کی عوض جبتک مکفول لہ کو نہ دے تب تک مکفول عنہ سے تقاضا
نکری پھر اگر مدعی کے ساتھہ رہنا اختیار کرے تو ضامن بھی مکفول عنہ کا ساتھہ
اختیار کرے اور جب مکفول عنہ نے مال اپنے ذمہ کا مکفول لہ کو ادا کردیا
تو ضامن بری ہوگیا **مسئلہ** اگر مکفول لہ نے مکفول عنہ کو معاف کردیا

ضامن بھی بری ہوگیا اگر مہلت دی تو ضامن کو بھی مہلت ہوگئی لیکن اگر
مکفول لہ نے ضامن کو بری کردیا یا مہلت دی تو مکفول عنہ بری نہو جائیگا
اور مہلت بنائیگا مسئلہ اگر ضامن نے یا مکفول عنہ نے ہزار درم کے مقدمہ
مین پانسو درم پر مکفول لہ سے صلح کی تو پانسو درم سے مکفول عنہ اور ضامن دونو
بری ہوگئے مسئلہ درصورتیکہ زید بکر کے کہنے سے بکر کا ضامن ہوا پھر مکفول لہ
نے زید کو کہا کہ تو میرے مال سے ادا ہوگیا تو زید کا مطالبہ بکر سے باقی رہا
اور اگر صرف یہی کہا کہ تو بری ہوگیا یا مین نے تجکو بری کیا تو نہین مسئلہ
ضامن کے بری ہونیکو کسی شرط پر اٹکانا باطل ہے جیسے یونکہا مدعی نے
ضامن سے کہ جب زید آوے تب تو بری ہوجاوے مسئلہ حد اور قصاص کے
مقدمہ مین حاضر ضامنی باطل ہے اور ایسی ہی مبیع اور مرہون اور امانت مین
باطل ہے مسئلہ ثمن کی اور منصوب کی اور اوس چیز کی جو مول لینے کیواسطے
مشتری نے اپنے پاس رکھی اور بیع فاسد کی مبیع کی ضامنی درست ہے مسئلہ
زید نے بکر کا معین جانور لادینیکے لئے کرایہ کیا تو اوس جانور پر لادنے کی
بابت اگر کوئی ضامنی کرے تو باطل ہے اسیطرح معین غلام اجورہ دار کی خدمت
کی بابت ضامنی باطل ہے مسئلہ حاضر ضامنی اور مالضامنی تب ہی درست ہے
جب مدعی عقد کی مجلس مین مان لیوے نہین تو نہین مسئلہ اگر مرلیض مقروض
نے قرضخواہ کی غیبت مین وارث سے کہا کہ میرے ذمہ جو مال ہے اوسکا تو ضامن

ہو جاوے اور وارث نے مان لیا تو یہہ درست ہی مسئلہ اگر مفرور مفلس کیا
پھر اوسکی کسیٹے ضامنی کی تو باطل ہے مسئلہ اگر وکیل نے بامضاربت لے
مال بیچا اور قیمت کا خود ضامن ہوا مشتری کیطرف سے موکل یا مالک کی لئی
تو باطل ہے مسئلہ اگر دو شریکون نے ساجھی کا مال ایک عقد مین بیچا اور ایک
شریک دوسرے کیواسطے مشتری کا قیمت کی بابت ضامن ہوا تو باطل ہے
مسئلہ اگر ایک شخص نے غلام مول لیا پھر اوس غلام کا کوئی ضامن ہوا اگر
طور پر کہ اسکی عہدہ کا مین ضامن ہون تو باطل ہی اسلئی کہ عہدہ کے لفظ کی بہت
معنی ہین مسئلہ اگر ایک شخص نے کوئی چیز مول لی پھر کوئی ضامن ہوا اسطور پر
کہ اگر کوئی اسکا مستحق دعوی کرکے لیلے تو مین اوس سی نکالکر تجکو سپرد کر دونگا
تو باطل ہی مسئلہ اگر کتابت کی مال کی بابت مکاتب کی ضامنی کی تو باطل ہے
مسئلہ ضامن نے مدعیکو مال ابھی نہین دیا تھا کہ مدعی علیہ نے مال ادا کر دیا
ضامن کو تو مدعی علیہ ضامن سی مال پھیر نپاویگا پھر اگر ضامن نے اوس مال سی
کچھہ نفع حاصل کر لیا تو وہ نفع ضامن ہی کا ہی مگر یہان اگر ایسا مال ہو کہ معین کرنے
سے متعین ہو جاتا ہو جیسے گیہون تو اوسمین جو نفع ضامن حاصل کری تو مستحب
یہہ ہی کہ وہ نفع مدعی علیہ کو پھیر دی فصل اگر زید ضامن عمر کا ہزار درم کی
بابت ہوا پھر زید نے عمر کے کہنے سی عمر کیواسطے کم قیمت چیز زیادہ قیمت کو مول
لی تو یہہ سودا زید کا ہوا اور نفع بھی اوسی پر مسئلہ اگر کوئی ضامن ہوا

بکا اسطور پر کہ جو کچھہ مدعیکا اسکے ذمہ ہی اوسکا مین ضامن ہون یا یون ہوا
کہ جو کچھہ اسپر ثابت ہوکر حکم ہوا اوسکا مین ضامن ہون پھر مدعی علیہ غائب
ہوگیا پھر مدعی نے ضامن پر گواہ گذرانے اسبات کے کہ مدعی علیہ کے
ذمہ ہزار روپے آتے تھے تو اب یہہ گواہ نہ سنے جاوینگے اور اگر مدعی اس
بات پر گواہ لایا کہ میرے ہزار روپے زید پر آتے ہین اور عمر اوسکی کہنی سی اوسکا
ضامن ہوا تو یہہ گواہ سنکر زید عمر دونون کے نام پر حکم کیا جاویگا اور یون
گواہ گذرانے کہ بدون کہے زید کے عمر ضامن ہوا تہا دیونگا تو صرف عمر ہی
کے ذمہ حکم کیا جاویگا مسئلہ اگر زید ضامن ہوا اسطور پر کہ مبیع مین کوئی
دعوی دار نکلی تو مین ضامن ہون تو یہہ ضامنی بیع کی تسلیم اور اقبال ہی یعنی
پھر ضامن کو اوس مبیع کی ملکیت کا دعوی نہین پونہچتا مگر بیعنامہ پر گواہی اور
مہر کرنا بیع کی تسلیم نہین مسئلہ اگر کوئی خراج کا یا رہن کے خراج کا یا
جٹی کا یا اوسکی قیمت کا ضامن ہوا تو جائز ہے مسئلہ اگر زید نے بکر سے
اقرار کیا کہ مین تیری لئی عمر کا ضامن ہوا ایک مہینہ بہر کے وعدہ کا سو روپیہ
لیوا سطے اور بکر نے کہا کہ میرے سو روپیہ تو بلا وعدہ کے ہین تو اس
صورت مین ضامن کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر زید نے لونڈی خریدی
عمر سے اور بکر ضامن ہوا کہ اگر کسی اور کی نکلی تو مین ضامن ہون پھر اس
لونڈی کو خالد نے اپنی ثابت کی اور لیگیا تو زید بکر کو نہین پکڑ سکتا جبتک

قاضی حکم کرے کہ زید قیمت اپنی عمرؓ سے پہرلی **باب کفالۃ الرجلین و العبد**
یعنی دو مردون کے ضامن ہونے اور غلام کے ضامن ہونیکا بیان **مسئلہ**
اگر دو شخص پر زید کا دین برابر ہے اور ایک دوسری کا ضامن ہوا یعنی زید اور
عمرؓ پر پانچ پانچ سو ہزار روپے بکر کے آتے ہین اور زید عمرؓ کا اور عمرؓ زید کا
ضامن ہوا پہر زید نے بکر کو پانسو روپیہ تک ادا کئے تو زید بیہ روپے عمرؓ سے
نپا دیگا مگر ان پانسو روپیہ سے اگر زیادہ ادا کریگا تو وہ زیادہ البتہ عمرؓ سے
دلا پاویگا **مسئلہ** اگر ہزار روپیہ کی بابت زید و عمرؓ بکر کے ضامن ہوئے پہر زید
عمرؓ کا اور عمرؓ زید کا ضامن ہوا تو ایک ضامن جسقدر ادا کرے اوسکا آدہا دوسرے
ضامن سے دلا پاویگا یا جس قدر ادا کیا بالکل بکر سے دلا پاویگا پہر مدعی
نے اگر ایک ضامن کو بری کر دیا تو دوسرے ضامن سے مطالبہ کل زر
کا باقی رہا **مسئلہ** زید اور عمرو مین شرکت مفاوضہ تھی اگر دونو نہین آ
شرکت جاتی رہی اور الگ ہوگئے اور بکر کا ہزار روپیہ دونو پر آتا ہی
تو بکر چاہے تو ہزار روپئے زید سے لے خواہ عمرؓ سے لے اور زید عمرؓ سے
اوسیقدر دلا پاویگا جسقدر پانسو سے زیادہ ہوگا **مسئلہ** اگر زید نے اپنے
دو غلامونکو ایک کتابت مین مکاتب کیا اور ہر ایک غلام دوسرے کا ضامن ہوا
تو ایک جسقدر میان کو ادا کریگا اوسکا آدہا دوسرے سے دلا پاویگا پہر میان نے
مال ادا ہونیسے پہلے اگر ایک کو آزاد کر دیا تو میانکو اختیار ہے کہ غیر آزاد

غلام کے حصہ کا روپیہ چاہی آزاد سے لیوی چاہی مکاتب غیر آزاد سی لیوی پھر
اگر آزاد سی لیا تو وہ آزاد مکاتب سی دلا یا ویگا اور اگر مکاتب غیر آزاد سی لیا
تو وہ آزاد پر رجوع نہین کر سکتا مسئلہ اگر خود میان اپنے غلام کا ضامن
ہوا ایسی مال کی بابت جو آزاد ہونیکے بعد غلام پر واجب ہوتا تو میانکو اسیوقت
دینا آویگا اگرچہ اوسکو حال نکہا تھا مسئلہ زید کے پاس ایک غلام تھا
عمر نے دعوی کیا میرا ہی اور بکر غلام کا حاضر ضامن ہوا پھر وہ غلام مر گیا
اور عمر نے وہ غلام اپنا ثابت کیا تو بکر کو قیمت غلام کی ضامنی کی بابت دینا
آویگی مسئلہ اگر زید نے کسی غلام پر کچھ مال کی بابت دعوی کیا اور عمر
اوسن غلام کا حاضر ضامن ہوا پھر وہ غلام مر گیا تو ضامن بری ہو گیا اور
اگر غلام میان کے ضامن کا ضامن ہوا میان کے کہنی سی پھر آزاد ہوا اور
غلام نے میان کے عوض مال مدعیکو ادا کر دیا یا میان اپنے غلام کا ضامن
ہوا اور غلام کے آزاد ہونے کے بعد میان نے مدعیکو مال ادا کر دیا تو
ان دونون صورتون مین میانکو غلام پر یا غلام کو میان پر رجوع کرنا نہین
پونہچا کتاب الحوالہ حوالہ کہتے ہین ایک کی ذمہ پر سے دین کے اور تر جانکو
دوسرے کی ذمہ پر لینی اور ترانا مسئلہ عین کی بابت حوالہ جائز نہین ہے
مسئلہ دین کا حوالہ جب جائز ہو جب محتال یعنی مدعی اور محتال علیہ یعنی جسنی
اپنے اوپر اوتار لیا مان لین اور راضی ہو جاوین پھر جب مان لیا تو محیل یعنی

مدعی علیہ اوترا نیوالا اصل مدیون بری ہو گیا اور محتال یعنی مدعی اور محتال علیہ محیل یعنی اصل مدعا علیہ پر رجوع نکرسے لیکن اگر اُتار لینے والا منکر ہو جاوے تو اپنی ذمہ پر اُتار لینے سے اور قسم کہالی اور اصیل مدعا علیہ اُتار دینے والے کے پاس اُتار دینے کے گواہ نہین یا اُتار لینے والا مفلس مر جاوے تو ان دونو صورتونمین البتہ محتال محیل پر رجوع کریگا **مسئلہ** اگر محتال علیہ نے حوالہ کرنے کے سبب سے مال ادا کیا اور محیل سے طلب کیا اور محیل نے کہا کہ مین نے تجھ کو دین اُس دین کے بدلے اوترایا جو میرا تجھپر آتا تھا اور اوس دین سے محتال علیہ منکر ہے تو محیل کو دینا آویگا جسقدر محتال علیہ نے اوسکی طرف سے ادا کیا **مسئلہ** اگر محیل نے محتال سے کہا کہ مین نے حوالہ اسواسطے کیا تھا کہ تو میرے لئے وہ مال محتال علیہ سے لیکر اپنے قبضہ مین امانت رکھے اور محتال نے جواب دیا کہ میرا تجھپر دین نہا وہ تو نے اوترایا تو محیل کا کہنا معتبر ہے **مسئلہ** اگر زید کے ہزار روپئے عمر کے پاس امانت ہین اور عمر نے اُترا دی بکر پر تو جائز ہی پہر ادا کرنے سے پہلے اگر وہ امانت کی روپئے ہلاک ہو گئی تو بکر بری ہو گیا **مسئلہ** ہنڈوی کرنا اور کرانا مکروہ ہے +

کتاب القضاء اِس مین قاضی ہونے وغیرہ کا بیان ہے

مسئلہ قاضی وہ ہو سکتا ہی جسکی گواہی مقبول ہو سکتی ہو اور فاسق قاضی ہو سکتا ہی کہ وہ گواہی بھی دے سکتا ہی مگر مناسب نہین کہ فاسق کو قاضی کرین

مسئلہ اگر قاضی عدل پر تھا پھر رشوت لینے سے فاسق ہوگیا تو معزول نہوجائیگا
مگر قابل معزولی کے البتہ ہوگا اور اگر رشوت دیکر قضا پائی تو قاضی نہوویگا
مسئلہ فاسق کو مفتی گری کا عہدہ ہوسکتا ہی اور یہہ بھی مسئلہ ہی کہ نہین
ہوسکتا مسئلہ اور نہین مناسب ہے کہ قاضی بدخلق سخت دل جبار عنید ہووے
بلکہ ایسا ہو کہ مضبوط ہو حرام سے بچنے مین اور کامل ہو عقل مین اور نیک بختی مین
اور سمجھ مین اور عالم ہو پیغمبر صاحب کی حدیث اور آثار اور وجوہ فقہ کا مسئلہ
اور مجتہد ہونا قاضی کا بہت بہتر ہونیکی شرط ہی اور مناسب ہے کہ مفتی بھی ایسا
ہی ہو اور جسکو خوف ہو کہ مجھ سے ظلم ہوگا اوسکو قاضی ہونا مکروہ ہی اور اگر خوف
نہین تو مکروہ بھی نہین مگر قاضی ہونیکی خود درخواست نکرے مسئلہ قاضی
بنا جائز ہے بادشاہ کیطرف سے خواہ بادشاہ عادل ہو خواہ ظالم اور جائز ہے
باغیون یعنی بھری ہوئی لوگون کیطرف سے مسئلہ جب قضا کا عہدہ ملے تو
پہلے قاضی کا دفتر جسمین حکمنامے اور محضر وغیرہ کاغذ ہوتے ہین لے اور
قیدیونکا حال دیکھے تو جو قیدی اپنے اوپر کسیکے حق کا اقرار کرے یا اوسپر گواہ
گذرین اوسکو بدستور رہنے دے اور جو اس سے انکار کرے اور گواہ بھی نہون
تو قاضی چند روز شہر مین پکڑوا دے کہ جسکا حق فلانی کی بیٹی فلانے قیدی پر
آتا ہو وہ حاضر ہو پھر جب کوئی نا دے تو اوسکو چھوڑ دے اور دیوان اور دفتر
کے محاصل کے معتمد معتبر گواہونکی گواہی یا قابض کے اقرار کے بموجب

عمل کرے معزول قاضی کے کہنے پر عمل نکری مگر ان درصورتیکہ قائض اقرار
کرے کہ یہہ دہرہ ہر یا محاصل وقف کا پہلے قاضی نے مجکو سپرد کر دیا ہی
البتہ پہلے معزول قاضی کا کہنا معتبر ٹھہریگا مسئلہ قاضی مقدمہ فیصل کری مسجد
مین بیٹہکر یا اپنی مکان مین مسئلہ قاضی کیلئے ہدیہ نہ لے مگر اپنے ناتے دار کا
یا ایسے شخص کا ہدیہ جو قاضی ہونے سے پہلے بھی دیا لیا کرتا تھا اور یہہ لیا کرتا
تھا البتہ نہ پھیری اور مخصوص قاضی ہی کی اگر کوئی دعوت کرے تو قبول نکری
اور جنازہ مین لوگونکی اور بیمار ونکا حال پوچہنے کو جایا کرے اور بیٹہلانے
اور اپنی سامنے بلانے مین مدعی اور مدعی علیہ کو برابر ایک سا کری اور کانا پھوسی
نکری اور اشارہ نکری اور حجت نہ سکہادی اور منکر بات نکہی مدعی ہی یا مدعی علیہ
سے اور دونو مین سے کسیکی رعایت نکری اور گواہونکو تلقین نکری کہ یون
یون کہو فصل مسئلہ جب عیکا حق ثابت ہو جاوی تب مدعی علیہ کو حکم کری
کہ ادا کردی پہر وہ اگر ادا نکری تو اوسکو قید کری قیمت کے دامونکی اور
قرض کی اور مہر معجل کی یا ضامنی کے سبب مال دینا لازم ہوا ہو اوس مقدمہ مین
اور سوا اسکی اور مقدمات مین اگر مدعی علیہ کہی کہ محتاج ہون تو قید نکرے
مگر وہ حالیکہ مدعی گواہ گذرانے کہ یہہ مدعی علیہ غنی ہے تو قید رکہی جب تک
مناسب جانے پہر اوسکا حال دریافت کری اور جب اوسکا مال نہ دریافت ہووی تو
چہوڑ دی اور اوسکے مدعیونکو اوسکی پاس رہنے سے زبر کے مسئلہ اگر قید

ہوسے پہلے مدعی علیہ نے اپنے مفلس ہونے پر گواہ گذرانے تو قاضی نہ سُنے اور
بعد قید کے اگر مدعی علیہ گواہ مفلسی کے اور مدعی گواہ اوسکی تونگری کے گذرانے
تو مدعی کے گواہ مقدم کرے **مسئلہ** جب مدعی علیہ کا غنی ہونا قاضی کو ثابت
ہوجاوے تو اوسکو ہمیشہ قید رکھے **مسئلہ** اگر مرد ہووے اپنی جورو کو کہانا
کپڑا نہ دے تو قاضی قید کرے **مسئلہ** بیٹی کے دین کی بابت باپکو قید
نکرے مگر ہان جو بیٹی کا روٹی کپڑا باپ رد کے تو البتہ قید کرے **کتاب القاضی**
الی القاضی **مسئلہ** حدود اور خون کے سوا اور مقدمات مین اگر ایک
جگہہ کا قاضی دوسری جگہہ کے قاضی کو خط لکھے تو جائز ہے **مسئلہ** پہر جب
قاضی کے روبرو گواہون نے مدعی علیہ کے سامنے گواہی دی تو قاضی اُس
جھگڑا پر حکم کردے اور حکمنامہ لکھدے اس حکمنامہ کو سجل کہتے ہین اور جو قاضی
کے روبرو مدعی علیہ کے پیچھے گواہی دی تو قاضی فیصلہ کا حکم نکرے گواہون کی
گواہی اپنے روبرو گذرنیکا حال لکھکر جس قاضی کے علاقہ مین مدعی علیہ رہتا ہو
اوسکی پاس پہنچے تاکہ وہ قاضی اوس لکھی کے موجب مقدمہ فیصل کرے اور اسکو
حکمنامہ کہتے ہین اور حقیقت مین یہہ گواہون کی گواہی پونہچاتا ہے سو قاضی
اس گواہی کے حکمنامہ کو لکھکر دو گواہون کے سامنے پڑہے اور اپنی مہر
کرے اونکے سامنے اور دے کہ وہ دوسرے قاضی کو پونہچا دین پہر جب پونہچے تو وہ
قاضی اوس حکمنامہ کی مہر پہلے دیکھے اور جو یہہ گواہ اور مدعا علیہ وہان نہون

تو نہ پڑہی **مسئلہ** جب گواہ یون گواہی دین کہ یہہ خط فلانے قاضی کا ہی کہ اوسنے
ہمکو سونپا تھا اپنی حکم کرنیکی مجلس مین اور ہمارے روبرو پڑہا تھا اور مہر کی تھی
تب یہہ قاضی اوسکو کہولے اور مدعی علیہ کے سامنے پڑہی اور اوسکی بموجب
مدعی علیہ پر حکم کرے **مسئلہ** لکھنیوالا قاضی اگر مرگیا یا موقوف ہوگیا یا حبس
قاضی کو لکھا تہا وہ مرگیا تو یہہ نوشتہ باطل ہوگیا **مسئلہ** اگر خط یون لکھا
کہ یہہ خط ہی فلانے قاضی کو اور اوسکی نام کے بعد یہہ لکھا کہ جس قاضی کو مسلمان
کے یہہ خط پونہچے تو جس قاضی کے نام پر لکھا ہی اوسکی مرنیسے وہ نوشتہ باطل
نہو جائیگا **مسئلہ** مدعی علیہ کی مرجانے سے قاضی کا نوشتہ باطل نہین ہوگا
مسئلہ عورتکو فیصلہ کرنا سوا حدود اور خون کے اور مقدمونمین جائز ہے
مسئلہ کوئی قاضی کسیکو اپنا خلیفہ نکرے مگر وہی قاضی جسکو بادشاہ نے یہ اختیار
دیا ہو بخلاف اوسکے جسے بادشاہ نے جمعہ پڑہانے پر مقرر کیا ہو اوسکو البتہ اختیار
ہے کہ اپنا خلیفہ کسیکو کردے اگرچہ بادشاہ نے اوسکو اختیار ندیا ہو **مسئلہ** جب
ایک قاضی کے پاس کسی قاضی کا کسی مقدمہ مین کچہہ حکم پہنچے تو یہہ قاضی اوسکو
جاری کردے بشرطیکہ وہ حکم قران یا سنت مشہورہ یا اجماع کے برخلاف نہو
مسئلہ اگر جہوٹی گواہون نے جہوٹی گواہی دی عقود اور فسوق کی مقدمات
مین اور قاضی نے حکم دیا تو وہ حکم ظاہراً اور باطناً جاری ہوجائیگا اور املاک
مرسلہ کے مقدمہ مین ظاہراً تو جاری ہوجائیگا پر باطناً جاری نہوگا **مسئلہ**

مدعی علیہ کی غیبت مین قاضی حکم نکرے مگر درصورتیکہ مدعی علیہ کا قائم مقام جیسے
وکیل یا وصی موجود ہو یا وہ دعوی غائب پر اور حاضر پر دعوی کا سبب ایک ہو
جیسے زید نے ایک معین چیز کا دعوی کیا اور وہ چیز عمر کے پاس ہی اور بکر
موجود ہے اور کہا کہ بکر سے مول لی اور بکر غائب ہی تو البتہ قاضی حکم
کرسکتا ہے **مسئلہ** اگر قاضی یتیم کا مال قرض دی اور اوسکا تمسک لکہی تو
جائز ہے اور وصی اور یتیم کے باپکو جائز نہین کہ یتیم کا مال کسیکو قرض دیوے

باب التحکیم یعنی پنچایت کی مسئلے **مسئلہ** اگر مدعی اور مدعی علیہ نے ایک
شخص کو اپنی مقدمہ کا فیصلہ کرنیکے لئی حکم یعنی پنچ ٹھہرایا پہر پنچ نے مدعیکے
گواہ سنکر یا مدعی علیہ کے اقرار کے بموجب یا مدعا علیہ نے درصورت نہونے
گواہان مدعی اگر قسم سی انکار کیا اوسکی بموجب فیصلہ کیا تو جائز ہے اور حدود
خون اور عاقلہ پر دیت کے مقدمی مین جائز نہین **مسئلہ** پنچ ایسا شخص ہو کہ
جسمین قاضی ہونے کی شرطین ہون پہر کافر اور غلام اور ذمی اور محدود فی القذف
کا پنچ کرنا جائز نہین **مسئلہ** دو نو جھگڑالو نمین سی ہر ایک کو اختیار ہی کہ پنچ
کے حکم اور فیصلہ کرنے سے پہلے پنچایت سی پہر جاوین مگر جب پنچ نے حکم دیا تو
وہ حکم جھگڑالو دونو پر لازم ہو جاتا ہی **مسئلہ** جب طرفین مین سی کوئی پنچ کے
حکم قاضی کے پاس لیجاوی تو قاضی اوس حکم کو جاری کردی بشرطیکہ وہ حکم
قاضی کی مذہب کی موافق ہو اور جو موافق نہو تو رد کردی **مسئلہ** پنچ کی یا قاضی

نے اگر اپنے مان باپ یا بیٹی یا جورو کے حق مین حکم کیا جسمین اونکا فائدہ
ہو تو وہ حکم رد ہی اور جس حکم مین مان باپ یا اولاد یا جورو کا فائدہ نہو
وہ جائز ہے **متفرق مسئلے** اگر بیچے کا مکان زید کا ہی اور بالاخانہ عمر
کا تو زید بلا رضامندی عمر کے درمیانمین نہ پینچ گاڑ ہی نہ تابدان کہونے **مسئلہ**
اگر محلہ مین زید کے ایک ہی گلی ہی لمبی اور اوس سی اور گلیان لمبی لمبی نکلی ہین جنمین
راہ نہین چلتی تو زید اونمین سی کسی گلی مین دروازہ نہین نکال سکتا اور اگر
اوس بڑی لمبی گلی مین سی ایسی گلیان گول نکلی ہین کہ وہ پہر اوسی لمبی گلی مین
آملی ہین تو البتہ اوس لمبی گلی والون کو اختیار ہی کہ اُن گلیون مین دروازہ نکالین
مسئلہ عمر کے قبضہ مین ایک حویلی ہی اوسکا دعوی زید نے یون کیا کہ مجکو یہ
حویلی عمر نے بخشدی ہی فلانے وقت مین مثلاً رمضان مین سو قاضی نے زید سی
گواہ مانگی زید نے کہا کہ عمر بخشش دینی سی منکر ہوا تھا سو مین نے یہ حویلی اوس سی
مول لی ہی اور مول لینی پر گواہ گذرانے اونہون نے گواہی دی اوسوقت
سی پہلے مول لینی کی جسوقت کا اس نے بخشنا بتلایا تھا مثلاً شعبان کی تو
یہہ گواہی نمانی جاویگی اور اگر اوسوقت کی بعد مول لینی کی گواہی دی مثلاً شوال
کی تو مانی جاویگی **مسئلہ** زید نے عمر سے کہا کہ تو نے یہہ باندی مجھہ سی مول
لی سو عمر نے انکار کیا کہ تجھہ سی نہین لی اگر زید جھگڑا کرنیسے درگذرا تو عمر
کو حلال ہے کہ اُس باندی سی صحبت کرے **مسئلہ** اگر زید نے اقرار کیا کہ

مین نے دس روپے عمر سے لئے پھر کہا وہ روپے زیوف تھے تو زید قسم سے تصدیق
کرے مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ تیری ہزار روپے مجھپر ہین اور عمر نے
پہلے انکار کیا پھر کہا کہ ہان میرے ہزار روپیہ تجھپر ہین تو زید کو کچھ دینا نہ آویگا
مسئلہ اگر زید نے دعوی کیا عمر پر کچھ مال کا اور عمر نے کہا کہ تیرا مجھپر کچھ
نہین آتا تھا کبھی پھر زید نے گواہ گذرانے ہزار روپے کی بابت اور عمر نے گواہ
گذرانے کہ وہ ہزار روپے مین نے ادا کر دیے یا ثابت ہوا کہ زید نے اون
روپیون سے ابرا کیا تھا تو گواہ عمر کے سنے جاوینگے اور اگر عمر نے یون
جواب دیا تھا کہ تیرا مجھپر کچھ نہین آتا تھا کبھی اور مین تجھکو پہچانتا ہی نہین تو پھر یہہ
گواہ نہ سنے جاوینگے مسئلہ اگر زید نے دعوی کیا کہ عمر نے باندی میرے
ہاتھہ بیچی اور عمر نے کہا کہ مین نے تیرے ہاتھہ نہین بیچی پھر زید نے گواہ گذرانے
مول لینے کی بابت پھر اوس باندی مین کچھ عیب پایا اور اوسکے سبب سے پھرانا چاہا
اور عمر نے گواہ گذرانے کہ زید نے سب عیبون سے ابرا کر لیا تھا تو یہ گواہ عمر کے
سنے جاوینگے مسئلہ جس نوشتہ یعنی اقرارنامہ وغیرہ کے آخر مین لکھا ہو تو
وہ صک باطل ہے مسئلہ جب کوئی ذمی مر گیا تب اوسکی جورو نے کہا کہ مین
مسلمان ہو گئی اوسکے مرنیکے بعد اور زوجہ کے وارثون نے کہا کہ تو مسلمان ہوئی
تھی اوسکے مرنیسے پہلے تو وارثون کی بات معتبر ہے مسئلہ اگر زید کچھ
امانت عمر کے پاس چھوڑ کر مر گیا پھر عمر نے کہا کہ بکر زید کا بیٹا ہی سوا اسکے

اور کوئی اوسکا وارث نہین تو وہ امانت کا مال بکر کو دیدیا جائیگا اور عمر اور خالد
کو دوسری بار بتلادی کہ یہہ خالد بھی زید کا بیٹا ہی اور بکر انکار کرے تو بھی وہ امانت
کا مال بکر ہی کو دیا جائیگا **مسئلہ** اگر میراث کا مال ورثار کو اور اونکو جنکا میت
پر لینا آتا تھا بانٹ دیا گیا تو وارثون سے یا دین والون سے ضامن نہ لین گے
بشرطیکہ وراثت اور غریم ہونا گواہون سے ثابت ہوا ہووے **مسئلہ**
اگر زید نے ایک حویلی کا یون دعوی کیا عمر قابض پر کہ یہہ حویلی میرے باپ کی
ہے سو مجھکو اور میرے بھائی بکر کو پہنچتی ہی اور بکر موجود نہین اور زید نے
گواہ وراثت کے گذرانے تو آدہی حویلی اپنے حصے کے موافق زید پا دیگا
مسئلہ اگر زید نے کہا کہ میرا مال یا کہا کہ جسکا مین مالک ہون سو وہ فقیرونکے
لئے صدقہ ہے تو اوسی قسم کا مال صدقہ ہوگا جسپر زکوۃ واجب ہوتی ہے
اگر کسیکے لئے وصیت کی اپنے تہائی مال کی تو کل مال کی تہائی کی وصیت ہوئی
مسئلہ اگر زید نے عمر کو اپنا وصی کیا اور عمر کو معلوم نہین تو بھی عمر وصی
ہے مگر وکیل کو جبتک اپنا وکیل ہونا معلوم نہو تبک اوسکا تصرف موکل کے
مال مین جائز نہین **مسئلہ** جسکو اپنا وکیل معلوم ہوجاوے تو اوسکو تصرف کرنا
موکل کے مال مین جائز ہی اور معزول ہونا وکیل کا تب ہی ثابت ہووے جب
ایک گواہ عدل یا دو گواہ مستور گواہی دین **مسئلہ** اسیطرح اگر ایک گواہ
عدل یا دو گواہ مستور الحال نے زید کو خبر دی کہ تیرے غلام نے خیانت کی

اور زید نے غلام کو بیچڈالا یا یون کہا کہ تیرے شفعہ کی زمین فلانے کے ہاتھہ بیچی
اور زید چپ ہو رہا یا باکرہ عورت سے کہا کہ فلانے سے تیرا نکاح کردیا یا ایک
ذمی کافرون کے ملک مین گیا اور وہان مسلمان ہوکر رہا اوسکو ایک گواہ عدل
یا دو گواہ مستور الحال نے نماز روزہ وغیرہ فرائض کی خبر دی تو ان صورتون مین
اوس خبر کا ماننا لازم ہوگا کہ میان پر غلام کی خیانت کے بدلے تاوان دینا
آویگا اور شفیع کا حق شفعہ باطل ہوجائیگا اور باکرہ کا نکاح صحیح ہوجائیگا اور اوس
مسلمان پر عبادتین فرض ہوجائینگی **مسئلہ** اگر قاضی نے یا قاضی کیطرف سے جو
امین مقرر ہوا اوسنے دائنون کیواسطے مدیون کا غلام بیچا اور قیمت لیلی پھر قیمت کھوگئی
اور وہ غلام کسی اور کا ثابت ہوا اوسنے لیا تو قاضی یا امین کو قیمت اپنے پاس سے
دینا نہ آویگی اور مشتری کو قیمت پاس سے دائنون کے دلائی جاویگی اور اگر قاضی
کے وصی نے وہ غلام بیچا دائنون کے لیئے پھر اوس غلام کو اور کوئی مستحق لیگیا یا
مشتری کے قبضہ کرنیسے پہلے وہ غلام مرگیا اور قیمت کے دام وصی کے پاس
کھوگئی تو مشتری وہ دام وصی سے لی اور وصی دائنون سے **مسئلہ** اگر عدل اور
عالم قاضی نے زید سے کہا کہ مین نے اس عمر کے حق مین سنگسار کرنیکا یا ہاتھہ
کاٹنیکا یا مارنیکا حکم دیا ہے سو تو کردی تو زید کو بجا لانا اوسکا جائز ہے **مسئلہ**
اگر معزول قاضی نے زید سے کہا کہ وہ جو عمر کے مقدمہ مین مین نے یہ فیصلہ کرکے
تجھپر ہزار روپیہ ٹھہرائی اور تجھہ سے لیئے سو عمر کو دیدیئے اوسکے جواب مین زید نے

کہا کہ تو نے ظلم سی لیا تھا جب تو قاضی تہا تو اوس قاضی کے کہنے کا اعتبار ہی جیسے
اوسنے آدمی سے معزول قاضی نے کہا کہ مین نے حق حکم کیا تہا تیرے ہاتھہ کاٹنے کا اور
اوسنے کہا کہ تو جب قاضی تہا جب تو نے ظلم سے میرے اوپر حکم کیا تہا تو بھی اوس
قاضی ہی کا کہنا مستعبر ہے **کتاب الشہادۃ** یعنی گواہی کہتے ہین کسی حال کے
خبر دینے کو جیسا کچھہ اپنے روبرو ہوا ہو اور آنکہہ سے دیکہا ہو نہ کہ اٹکل اور گمان سے
مسئلہ جب مدعی طلب کرے تو گواہ پر گواہی دینا فرض ہو جاتا ہے اور حدود کے
مقامات مین گواہی کا چہپانا مستحب ہے اور چوری کے مقدمہ مین گواہ یون کہے کہ
مال لیا یون نکہے کہ چرایا **مسئلہ** زنا کے مقدمہ مین چار مردونکی گواہی چاہیے اور
حدود اور قصاص کے مقدمات مین دو مردونکی گواہی چاہیے اور لڑکا پیدا ہونے
اور باکرہ ہونے اور عورتون کے ایسے عیبون کے مقامات مین جسکی مرد کو خبر نہین ہوتی
ایک ہی عورت کی گواہی اور مقدمات مین دو مردونکی گواہی یا ایک مرد اور دو
عورتون کی گواہی کافی ہے **مسئلہ** ہر مقدمہ مین شرط ہے کہ گواہ یون کہے کہ مین گواہی
دیتا ہون اور گواہونکا عادل ہونا شرط ہے **مسئلہ** گواہون کے عادل
ہونیکا حال سب مقدمہ مین قاضی خفیہ اور علانیہ تحقیق کرے **مسئلہ** اگر مدعی علیہ مدعی کے
گواہون کو عادل بتادے تو اوسکا اعتبار نہین **مسئلہ** قاضی اگر خفیہ ایک ہی
مرد سے گواہون کے عادل ہونیکا حال دریافت کرے یا ایک ہی مرد کو نرکے پاس
بہیجے اور دریافت کراوے یا ایک ہی مرد سے اگر گواہ کی زبان کا ترجمہ

گرادی تو کافی ہے مسئلہ گواہ کو اختیار ہے کہ بیع یا اقرار یا غصب یا
خون کے مقدمہ مین یا حاکم کے حکم کی بابت یا اسطرح کے مقدمات مین جو سُنا یا
دیکھا ہو خود گواہی دی اگرچہ مدعی نے اوسکو گواہ نہ بنایا ہو مسئلہ ذمی گواہ
کو گواہ سی سُنی ہوئی بات کی خود گواہی دینا جائز نہین مگر ہان جب مدعی ذمی گواہ کو
گواہ ٹھہرادی تو اوسکو گواہی دینا جائز ہی مسئلہ اگر گواہ یا قاضی یا راوی کو
حال یاد نہو تو لکھی ہوئی کی پہچان پر عمل نکرین مسئلہ جو آپ نہین دیکھا اسکی
گواہی ندی مگر ہان نسب اور موت اور نکاح اور عورت کی صحبت اور قاضی کی
ولایت اور اصل وقف کی بابت اگر سُنی کی موجب گواہی دی تو اختیار ہی بشرطیکہ
معتبر آدمی سی سُنا ہو مسئلہ جسکو ہاتھہ مین چیز دیکھی جائز ہی کہ گواہ دے چیز اُسیکی
بتادی سوار غلام اور باندی کے مسئلہ ان مسئلونکی صورتونمین اگر گواہون
نے قاضی کے سامنے کہولکر کہا کہ مین سُنی ہوئی کہتا ہون یا اوس چیز پر قبضہ دیکھی
سی وہ چیز اوسکی بتا ہون تو قاضی نمانے مسئلہ اگر گواہ نے گواہی یون
دی کہ مین موجود تہا فلانے شخص کے دفن کرنے مین یا مین نے اوسکی جنازہ کی
نماز پڑہی تہی تو یہہ گواہی دیکھی کی ہوئی اوسکو قاضی مان لے باب مسئلہ اندہی
کی گواہی نمانی جائیگی مسئلہ غلام اور لونڈی کی گواہی نمانی جاویگی مگر درصورتیکہ
غلام اور باندی ہونیکی حالمین دیکھا اور یاد رکہا پہر آزاد ہوئی تب گواہی دی تو
تو مانی جاویگی مسئلہ لڑکے کی گواہی نمانی جاویگی مگر درصورتیکہ لڑکپن مین

دیکھکر یاد رکھا اور سمجھا ہوسکے بعد گواہی دی تو مانی جائیگی مسئلہ
جسپر قذف کی حد جاری ہوا وسکی گواہی نمانی جائیگی اگرچہ توبہ کی ہو مگر درصورتیکہ
کافر پر قذف کی حد جاری ہوئی پھر وہ مسلمان ہوگیا تب گواہی دی تو مانی جائیگی
مسئلہ اولاد کی گواہی ماں باپ کے مقدمہ مین اور دادا دادی کے
مقدمہ مین یا دادا دادی کی پوتے پوتی اور ماں باپ کی اولاد کے مقدمہ مین
نمانی جاویگی مسئلہ جورو کی گواہی خاوند کے اور خاوند کی گواہی جورو کے
مقدمہ مین نمانی جائیگی مسئلہ میان کی گواہی اپنے غلام لونڈی یا مکاتب کے
مقدمہ مین نمانی جائیگی مسئلہ ایک ساجھی کی گواہی دوسرے ساجھی کے
مقدمہ مین شراکت کی بابت نمانی جاویگی مسئلہ مخنث یعنی زنانے کی اور
پٹانیوالی عورت اور گانیوالی عورت کی گواہی نمانی جاویگی مسئلہ دشمن
کی گواہی نمانی جاویگی اگرچہ دنیا کی دشمنی ہو مسئلہ جو ہمیشہ نشہ پیا کرتا ہو
لہو کی راہ سے اور چڑیون سے کھیلا ہو جیسے کبوتر باز اور مرغباز اور لٹیباز
اور تیتر باز اور بٹیر باز اور جو لوگون کے سنانیکو گایا کرتا ہو اور جو ایسا
کام کرے جسپر حد واجب ہو اور جو حمام مین بے تہمد کے ننگا نہاوے اور جو سود
کھاوے اور جو چوسر اور شطرنج بازی بدکر کھیلے یا اوس کھیل سے اوسکی نماز
جاتی رہے اور جو راہ چلتے کھاوے یا راہ مین پیشاب کرے اور جو اگلے بزرگونکو
برا کہے گا لیان دے اوسکی گواہی نمانی جاویگی مسئلہ بھائی اور

چچا اور ذو وہ کے ماں باپ اور ساس اور بیٹا بیٹی اولاد اماد اور بہو اور سوتیلی
ماں کی گواہی مانی جائیگی **مسئلہ** مدعی کی گواہی مانی جائیگی مگر جو خطابیہ فرقہ
رافضیونمیں ہے اوسکی گواہی نمانی جائیگی کہ اون کے نزدیک مدعی کی قسم کے
لحاظ سے جو نئی گواہی درست ہی **مسئلہ** ذمی کی گواہی ذمی پر اور حربی کی
گواہی حربی پر مانی جائیگی اور حربی کی گواہی ذمی پر نمانی جائیگی **مسئلہ**
جو گناہ صغیرہ کرتا ہو اور کبیرہ سے بچتا ہو اوسکی گواہی مانی جائیگی **مسئلہ**
نے ختنہ کئی ہوئی آدمی کی اور خصی کی اور حرامی بچہ کی اور خنثی کی گواہی مانی جائیگی
مسئلہ بادشاہ کے عامل کی گواہی بادشاہ کے حق مین اور آزاد کئی ہوئی
غلام کی گواہی آزاد کرنیوالیکے حق مین مانی جائیگی **مسئلہ** اگر دو مرد نے
گواہی دی کہ ہمارے باپ نے زید کو وصی کیا ہی اور زید نے دعوی کیا
کہ ہان مجھکو وصی کیا ہے تو اونکی گواہی مانی جائیگی اور جو زید نے انکار کیا
تو نمانی جائیگی **مسئلہ** اگر دو مردون نے گواہی دی کہ ہمارا باپ غائب ہی
اوسنے زید کو اپنی دین کا روپیہ لینے کو اپنا وکیل کیا ہے تو یہہ گواہی
نمانی جائیگی زید خواہ وکالت کا دعوی کرے خواہ انکار کرے **مسئلہ**
اگر گواہون کے فاسق ہونیکی بابت کوئی گواہ سنا دی تو قاضی نسنے **مسئلہ**
اگر گواہ عدل نے گواہی دینے کے بعد ہی کہا کہ بعضی بات مین نے وہم سے کہی تو
اسکی گواہی مانی جائیگی **باب الاختلاف فی الشہادۃ** یعنی

اسمین گواہی کے اختلاف کا بیان ہے مسئلہ اگر دعوی کی مطابق گواہی ہوئی
تو مانی جائیگی اور نہین تو نہین مسئلہ مدعی نے دعوی کیا کہ حویلی مین نے میراث
مین پائی یا مول لی اور گواہون نے کہا کہ حویلی مدعی کی ہے اور تفصیل نکی تو گواہی
بیفائدہ ہوا اور اگر دعوی کیا کہ حویلی میری ملک ہے اور گواہون نے کہا کہ
مدعی نے مول لی یا میراث مین پائی تو گواہی مانی جائیگی مسئلہ دونون گواہ
جب ایسی گواہی دین کہ بات بھی ایک ہی سی کہین اور اوسکا مطلب بھی ایک ہی سا
ہو تب مدعیکا مطلب نکلے پھر اگر ایک گواہ نے ہزار روپے دین بتایا اور
دوسرے نے دو ہزار تو یہ گواہی نمانی جائیگی مسئلہ مدعی نے ایکہزار
پانسو روپیہ کا دعوی کیا اور ایک گواہ نے ہزار روپیہ کی گواہی دی اور دوسرے
نے ایکہزار پانسو کی تو ہزار روپیہ ثابت ہوگئے مسئلہ اگر دو گواہون
نے گواہی دی ہزار روپیہ کی بابت اور اونمین سے ایک نے کہا کہ اوس ہزار
مین سے پانسو ادا کئے مدعی علیہ نے مدعی کو تو ہزار ہی روپیے ثابت ہونگے
مگر وہ صورتیکہ دوسرا گواہ بھی اوسکے ساتھہ پانسو کے ادا کی گواہی دے
تو پانسو ہی دینا آوینگے اور ایسی صورتمین گواہ کو گواہی دینا نچاہیئے مگر
پہلے مدعی اقرار کرلے اوسقدر روپیہ ادا ہونیکا تب گواہ گواہی دیوے
مسئلہ اگر دو گواہون نے زید پر ہزار روپیے کے قرض کی گواہی دی
اور ایک نے اونمین سے کہا کہ دو ہزار روپیے زید نے ادا بھی کردئے تو یہ

گواہی ہزار روپیہ کے ثبوت کی ہوئی **مسئلہ** اگر دو گواہون نے یون گواہی دی کہ زید
نی عمرو کو قربانی کے دن مصر مین قتل کیا تو یہہ دو نو طرحکی گواہیان رد ہوگئین اور
اگر پہلے دو گواہونکی گواہی سنکر قاضی نے حکم دیدیا پہر دوسری دو گواہونکی
گواہی رائگان ہے **مسئلہ** اگر دو گواہون نے ایک گاہی چرانے کی گواہی دی
مگر ایک گواہ نے اور رنگ گاہی کا بتایا اور دوسرے نے اور رنگ تو چور کا
ہاتھہ کاٹا جائیگا اور اگر ایک گواہ نے بیل بتایا اور دوسرے نے گاہی تو کاٹا
بچائیگا اور غصب کے مقدمہ مین اگر ایک گواہ نے اور رنگ بتایا اور دوسرے نے
اور رنگ تو گواہی نمانی جائیگی **مسئلہ** اگر ایک گواہ نے یونکہا کہ زید نے عمر
کا غلام ہزار روپیہ کو مول لیا اور دوسرے نے کہا کہ ایکہزار اور پانسو کو مول لیا
تو گواہی باطل ہوگئی **مسئلہ** اگر گواہون نے کتابت یا خلع کے روپیہ کی
تعداد مین اختلاف کیا تو بھی گواہی باطل ہوگئی **مسئلہ** اگر ایک گواہ نے
ہزار روپیہ مہر کی گواہی دی اور دوسرے نے ایکہزار پانسو کی گواہی دی تو
ہزار روپیہ مہر کے ثابت ہوئی **مسئلہ** اگر عمر کے قبضہ مین ایک مکان ہے اور
زید نے دعوی کیا کہ یہہ مکان عاریت یا ودیعت میرے باپ بکر کا ہے اور گواہ
گذرانے سو گواہون نے گواہی دی تو قاضی وہ مکان زید کو نہ دلاوے جب تک
گواہ یون نکہین کہ بکر مرگیا اور وہ مکان زید کی لئے میراث چہوڑا یا یون کہین
کہ یہہ مکان زید کی باپ بکر کے ملک تھا اوسکے مرنے کے دن تک یا اوسکے

طرف سے عاریت والیکے پاس تھا اوسکے مرنیکے دن تک تو البتہ زید کو وہ
مکان دلادی **مسئلہ** اگر کوئی چیز زندہ زید کے قبضہ مین ہی اور عمر نے
دعوہی کیا کہ میری ہی اور عمر کے گواہون نے گواہی دی کہ مہینا بھر ہوا یا سال بھر
ہوا کہ یہہ چیز عمر کے قبضہ مین تھی تو یہہ گواہی رد ہی اور اگر مدعی علیہ نے اقرار
کیا کہ تین مہینا یا سال ہوا کہ چیز مدعیکی قبضہ مین تھی یا مدعی علیہ کی ایسی اقرار کے
بابت مدعی نے گواہ گذرانے تو وہ چیز مدعیکو دلادی جائیگی **باب الشہادۃ**
علی الشہادۃ **مسئلہ** حد اور خون کے سوا اور مقدمہ مین فرعی گواہون
کی گواہی مانی جائیگی **مسئلہ** اگر دو گواہ مرد فرعی دو گواہ اصلی کی گواہی پر
گواہی دین تو مانی جائیگی مگر ایک گواہ فرعی کی گواہی ایک گواہ اصلی کی گواہی
پر نہانی جائیگی **مسئلہ** فرعی گواہ بننے کی یہہ وضع ہی کہ اصل گواہ فرعی گواہ
سے کہے کہ تو میری گواہی پر گواہ رہ کہ مین گواہی دیتا ہون کہ فلانی مدعی علیہ
نے میرے سامنے اتنے روپیونکا اقرار کیا تھا **مسئلہ** فرعی گواہ کو گواہی
دینا یون چاہیے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ زید نے مجکو گواہ کیا اپنی گواہی پر
کہ خالد نے اقرار کیا اوسکے آگے عمر کے اتنے روپیونکا اور زید نے مجکو کہا
کہ تو گواہی دے میری گواہی پر خالد کے اقرار کی بابت **مسئلہ** فرعی گواہون
کی گواہی تب ہی سنی جاوے جب اصل گواہ مرگئے ہون یا بیمار ہون یا سفر کو گئے
ہون **مسئلہ** اگر فرعی گواہون نے اصل گواہونکو عدل بتایا تو جائز ہی

اور نہین تو قاضی اول گواہونکی عدالت دریافت کریگا مسئلہ اگر اصل
گواہون نے انکار کیا کہ ہم گواہ نہین ہین تو فرع کے گواہ باطل ہین مسئلہ
اگر دو فرعی گواہون نے گواہی دی دو اصلی گواہون کیطرف سے ایک ہندہ
نامی عورت پر ہزار روپیہ کی بابت کہ زبیدہ کی بیٹی ہندہ نے فلانے شخص کے
ہزار روپونکی بابت فلانے گواہون کے سامنے اقرار کیا تہا سو اُن گواہونے
ہمسے کہا کہ ہم اوسی ہندہ کو پہچانتے ہین پہر مدعی اسکیصورت کو لے آیا ان فرعی
گواہون نے کہا ہم نہین پہچانتے کہ یہہ وہ ہندہ ہی یا نہین تو قاضی مدعی
سے کہیگا کہ دو گواہ اور لا اسبات کی کہ یہہ عورت وہی ہندہ ہی اسیطرح اگر
ایک قاضی نے دوسرے قاضی کو لکہہ بہیجا کہ فلانے فلانی نے میرے آگے
گواہی دی کہ فلانے کے زید پر اتنی روپے آتے ہین اور زید وہان منکر ہوا کہ
مین وہ زید نہین ہون تو گواہ زید کے پہچاننے کے ذمہ کار ہونگے مسئلہ
اگر فرعی گواہون نے کہا کہ فلانی بیٹی فلانی تمیمہ یا قاضی نے دوسرے قاضی کو
یون لکہا تو معتبر نہین جب تک اوسکا قبیلہ نہ بیان کرے مسئلہ اگر گواہ نے
اقرار کیا کہ مین نے جہوٹی گواہی دی تو اوسکو منڈایا جاے اور تعزیر کیجاے

باب الرجوع عن الشہادۃ

اس مین گواہی سے پہر جانیکا بیان ہے
مسئلہ اگر گواہ ادا کی ہوئی گواہی سے پہر گیا تو معتبر نہین مگر درصورتیکہ
کسی قاضی کے سامنے پہر گیا تو معتبر ہے مسئلہ اگر مقدمہ مین قاضی کے

حکم دینے سے پہلے دو نو گواہ پھر گئے تو قاضی مقدمہ مین حکم نہ دے اور اگر حکم
کے بعد پھر گئے تو قاضی اوس حکم کو بحال رکھے اور اوس گواہی مین جس قدر
کسیکو دینا آیا ہوا وسقدر اُن گواہون سے قاضی دلادے درصورتیکہ مدعی بہا پر
مدعی قابض ہوگیا ہو دین ہو یا عین ہو **مسئلہ** اگر قاضی کے حکم اور مدعی کے
قبضہ کے بعد ایک گواہ دو مین سے پھر گیا تو آدھا مال اُس گواہ کو دینا
آویگا **مسئلہ** جتنے گواہ گواہی سے نہ پھرین اونکا اعتبار کیا جائیگا پھر گئے
گواہونکی گنتی کا اعتبار نہین مثلاً ایک مقدمہ مین تین گواہ تھے اور حکم اور مدعی
کے قبضہ کے بعد ایک گواہ پھر گیا تو اوس پھری ہوئی کو کچھ دینا نہ پڑیگا
اور اگر دوسرا بھی پھر گیا تو اُن دونو پر آدھا مال تاوان پڑیگا اور اگر ایک مرد
اور دو عورتون نے گواہی دی پھر ایک عورت پھر گئی تو چوتھائی مال اوسپر
تاوان پڑیگا اور اگر دونون پھر گئین تو آدھا مال تاوان مین پڑیگا اور اگر ایک
مرد اور دس عورتون نے گواہی دی تھی پھر آٹھ پھر گئین تو اونکو کچھ دینا
نہ آویگا پھر اگر نوین بھی پھر گئی تو اُن نو ونپر چوتھائی مال تاوان پڑیگا پھر اگر
دسون عورتین اور وہ ایک مرد گیارہون گواہ پھر گئی تو کل مال تاوان پڑیگا
سب پر حصہ کرکے ایک حصہ مرد پر اور پانچ حصہ دس عورتونپر **مسئلہ** اگر دو
شخصون نے گواہی دی کسی مرد پر یا عورت پر نکاح کی بقدر مہر مثل کے اور دو نو
گواہ پھر گئے تو اُنپر کچھ تاوان نہ پڑیگا اور اگر مہر مثل سے زیادہ مہر کی گواہی

دی تہی تو اوس زیادہ کی قدر تاوان دینا آویگا مسئلہ اگر دو گواہون نے
ایک چیز کی قیمت مثل یا زیادہ قیمت کی بیع کی بابت گواہی دی پھر پھر گئی تو اون پر
تاوان نہ پڑیگا اور اگر کم قیمت کی بابت گواہی دی تو جسقدر قیمت کم ہوئی اوسیقدر
تاوان پڑیگا مسئلہ اگر صحبت سے پہلے طلاق دینے کی گواہی دی پھر پھر گئی
تو آدہی مہر کی قدر تاوان پڑیگا اور اگر صحبت کے بعد طلاق کی گواہی دی تو
کچھہ دینا نہ آویگا اور اگر غلام کے آزاد کرنے کی گواہی دیکر پھر گئی تو اوپر
غلام کی قیمت تاوان پڑیگی اور اگر خون کی گواہی دیکر پھر گئی تو گواہون پر دیت
تاوان پڑیگی اور قصاص گواہون سے نہ لین گے مسئلہ اگر فرعی گواہ پھر گئی
تو وہی تاوان دینگے اور اگر اصل گواہون نے کہا کہ ہمنے فرعیونکو گواہ نہین
کیا تھا یا کہا کہ گواہ تو کیا تہا لیکن ہمنے غلطی کی تھی تو بھی اصلی گواہ تاوان
ندینگے مسئلہ اگر اصلی اور فرعی سب گواہ پھر گئے تو فرعی ہی گواہون پر تاوان
پڑیگا مسئلہ اگر فرعی گواہ نے کہا کہ اصلی گواہون نے جھوٹ کہا یا
غلطی کی تو اونکی اسبات کا لحاظ نکیا جائیگا مسئلہ اگر مزکی نے تزکیہ سے
رجوع کیا تو اوسکو تاوان دینا آویگا مسئلہ اگر دو گواہون نے گواہی
دی کہ زید نے قسم کہائی کہ اگر مین گہر مین جاؤن تو غلام میرا آزاد ہے اور
دوسرے دو نے گواہی دی کہ زید گہر مین گیا پھر یہہ چارون گواہ پھر گئے
تو جن گواہون نے قسم کہانے کی گواہی دی تہی اونپر تاوان پڑیگا مسئلہ

اگر چار گواہون نے زنا کی گواہی دی اور دو گواہون نے محصن ہونیکی گواہی دی پھر رجم کے بعد سب گواہ پھر گئے تو زنا والے گواہون پر تاوان پڑیگا +

کتاب الوکالۃ

وکیل کرنا درست ہے اور وکیل کرنا اوسکو کہتے ہین کہ غیر شخص کو اپنی جگہہ پر تصرف کرنے مین قائم کرنا تو ایسے شخص کیطرف سی وکیل کرنا ہوسکتا ہے جو خود مالک تصرف کا ہو بشرطیکہ وکیل ایسا شخص ہو جو اوس کام کے متعلق عقد کی حقیقت سمجھتا ہو جس کام کا وکیل ہوا گرچہ وکیل لڑکا ہو یا غلام ہو کہ میان نے اسکو مجور کیا ہو مسئلہ جو عقد آپ کر سکتا ہی اوسکا اوسی وکیل بھی قائم کر سکتا ہی مسئلہ حقوق کی بابت جھگڑنیکو وکیل کرنا طرفثانی کی رضامندی سی جائز ہے اور اگر موکل بیمار ہو یا تین دن کی راہ سی زیادہ دور ہو یا سفر کو جایا چاہتا ہو یا پردہ نشین عورت ہو تو بلا رضامندی طرفثانی کے بھی درست ہے مسئلہ حق دینے اور حق لینیکیواسطے وکیل کرنا جائز ہے مسئلہ اگر موکل قاضی کی مجلس مین موجود نہو تو حدود اور قصاص لینیکے لئے وکیل کرنا جائز ہے مسئلہ جن عقود کو وکیل اپنی طرف نسبت کرتا ہی جیسے بیع و اجارہ اور صلح اقرار سی تو ان عقود کے حق بھی وکیل ہی سی متعلق ہوتے ہین بشرطیکہ وکیل مجور نہو اور حق یہہ ہین جیسے مبیع کا سونپنا یا مبیع پر قبضہ کرنا اور قیمت مبیع کی لینا اور درصورتیکہ مبیع کا کوئی اور مستحق نکلا تو اوسکی قیمت بائع سی لینا اور

بیع عیب دار ہو تو اوسکا جھگڑا کرنا **مسئلہ** معقود پر ملک سری ہی موکل ہی
کی ثابت ہوتی ہے چنانچہ وکیل اگر اپنی رشتہ دار غلام کو موکل کیواسطے
مول لے تو وہ آزاد نہین ہو جاتا ہی **مسئلہ** جن عقود کو وکیل موکل کیطرف
نسبت کرتا ہی جیسے نکاح اور خلع اور عداخون سی صلح یا انکار سی صلح تو ان
عقود کے حق بھی موکل سے متعلق ہوتے ہین تو شوہر کے وکیل سی مہر مانگا
جائیگا اور زوجہ کے وکیل سے زوجہ طلب کی جائیگی **مسئلہ** مشتری کو
اختیار ہے کہ موکل کے ہاتھہ مین ثمن دیدی اور دیدی تو درست ہی پھر مشتری
سے وکیل بائع کا نہین مانگ سکتا **باب الوکالۃ بالبیع والشراء**
یعنے خرید و فروخت کے وکیل کا بیان **مسئلہ** اگر ہر دی کپڑا یا
گھوڑا یا کچھ مول لینیکو وکیل کیا تو درست ہی خواہ قیمت کا تعین کیا خواہ نکیا
مسئلہ اگر غلام یا جویلی خریدکرنیکو وکیل کیا اور قیمت کا تعین نکیا تو بھی
جائز ہے **مسئلہ** اگر وکیل کیا کہ کپڑا مول لاؤ یا چارپایہ جانور مول لاؤ تو
جائز نہین اگرچہ قیمت معین کردی **مسئلہ** اگر وکیل کیا طعام مول لانیکو تو گیہون
اور گیہونکا آٹا مول لانیکا وہ وکیل ہوا **مسئلہ** جبتک مبیع وکیل کے پاس ہوتے
تبتک وکیل کو اختیار ہی کہ اگر اوسمین عیب ہو تو پھیر دی اور اگر موکل کو دیدی
ہے تو بلا اجازت موکل کے وکیل پھیر نہین سکتا **مسئلہ** اگر وکیل نے چیز
مول لیکر قیمت اپنی پاس سی بائع کو دی تو وکیل کو اختیار ہی کہ جبتک قیمت اپنی

موکل نہی لیسلئے تب تک مبیع موکل کو نہ دی یعنی حبس کری پہر اگر حبس کرنے سے پہلے ہی
مبیع وکیل کے پاس ہلاک ہوگئی تو موکل کے لئے اوسکی قیمت موکل ہی کو دینا
آویگی اور اگر وکیل نے حبس کی تھی بعد حبس کے ہلاک ہوگئی تو اوسکا ایسا حال
ہے جیسے بائع کے پاس سے مبیع ہلاک ہوگئی یعنی موکل پر وکیل کا قیمت کی
بابت کچھہ دعوی نہ پونہچیگا **مسئلہ** بیع صرف اور بیع سلم کے مقدمات مین اگر
وکیل مجلس مین موجود رہا اور قبض اور تسلیم کیا تو جائز ہے خواہ موکل اوٹھہ
جاوی خواہ موجود رہی اور اگر موکل نے موجود رہکر قبض و تسلیم کیا اور
وکیل اوٹھہ گیا تہا تو جائز نہین اسمین وکیل ہی کا اعتبار ہے موکل کے موجود
ہونے نہونے کا اعتبار نہین **مسئلہ** اگر ایک روپیہ کے بدلے دس
سیر گوشت مول لانے کو وکیل کیا اور وہ وکیل بیس سیر گوشت ایکروپیہ کو
لے آیا ایسا گوشت کہ ویسا روپیہ کا دس سیر بکتا تہا تو موکل پر لازم ہوگیا
کہ اوسمین سے دس سیر آدہی روپیہ کو لے ہی **مسئلہ** اگر معین چیز کے
خریدنے کو وکیل کیا تو وہ چیز وکیل اپنے واسطے خرید نہین کرسکتا مگر
ہان وہی چیز اگر وکیل نے نقود کے سوا اور چیز کے بدلے مول لی یا موکل
کی بتائی ہوئی قیمت سے کم زیادہ مول لی تو وہ وکیل ہی کی ہوئی **مسئلہ**
اگر غیر معین چیز کے مول لینے کو وکیل کیا تو جو خریدا وہ وکیل کا ہی مگر درصورتیکہ
وکیل موکل کی نیت پر یا موکل کے مال سے خریدی تو موکل کا ہے **مسئلہ**

اگر وکیل کو قیمت نہ دی تھی اور وکیل نے کہا کہ یہہ چیز میں نے تیرے لئے مول لی
اور موکل کہتا ہی کہ تو نے اپنے لئے مول لی تو موکل کا کہنا معتبر ہے اور اگر
قیمت وکیل کو دیدی تھی تو وکیل سچا ہی **مسئلہ** اگر زید نے عمر سے کہا کہ
یہہ چیز میرے واسطے بکر کیواسطے تو بیچ سوا دسنے بیچی پھر زید نے انکار کیا کہ میں نے
بکر نے وکیل نہین کیا تھا تو وہ چیز بکر ہی کی ہوئی مگر صورتیکہ بکر کہے کہ میں نے
زید کو وکیل نہین کیا تو البتہ زید ہی کی وہ چیز ہوگی بشرطیکہ وہ چیز زید نے
بکر کو سونپ دی ہو اور اگر سونپ دی تو بکر ہی کی ہے **مسئلہ** اگر زید کو وکیل
کیا معین دو غلاموں کی خریدنے کو اور قیمت معین نکر دی پھر زید نے ان میں سے
ایک غلام مول لیا تو درست ہی **مسئلہ** اگر دو معین غلاموں کی ہزار روپیہ کو خریدنے
کے لئے وکیل کیا اور قیمت دونوں کی برابر ہی سو وکیل نے ایک غلام خرید لیا پانسو
روپیہ کو یا کم کو تو درست ہی اور اگر پانسو سے زیادہ کو لیا تو درست نہین مگر
درصورتیکہ دوسرے غلام کو بھی اوتنے روپیونکو جو ہزار روپیہ سے باقی رہے
جھگڑے پیچھے مول لے لیا تو البتہ درست ہی **مسئلہ** زید کے ہزار روپے
عمر پر آتے تھے سو زید نے اوسکو اپنا وکیل کیا کہ ان ہزار روپیہ کو غلام معین
مول لے دی پھر عمر نے خرید دی تو درست ہی اور اگر معین چیز مول لینے کو نہین
کہا تو وہ مبیع عمر کی ہے **مسئلہ** اگر ہزار روپے زید نے ایک باندی خریدنے
مول لینے کو اور باندی خریدی پھر موکل نے کہا کہ پانسو کو خریدی اور وکیل

کہنا ہی ہزار کو خریدے تو وکیل کا کہنا معتبر ہے اور اگر دیے نہین دی تھی تو
موکل کا کہنا معتبر ہی **مسئلہ** اگر وکیل کیا معین چیز کے خرید نیکو اور قیمت معین
نکی پھر وکیل نے کہا کہ ہزار کو خریدی اور بائع نے اوسکو سچا کہا اور موکل نے
کہا کہ پانسو کو خریدی تو وکیل اور موکل دونونکو قسم دینگے **مسئلہ** اگر ایک
غلام نے زید سی کہا کہ تو میری میان سی مجکو لیکے ہزار روپیہ کو خرید دے
اور ہزار روپئی بھی غلام نے دی دئی پھر زید نے خریدا اور اوسکی میان سے
کہا کہ مین نے اوسکو اوسکی لئی خریدا سو میان نے یہہ بات جانکر بیچا تو وہ
غلام آزاد ہوگیا اور اوسکی ولا میانکو پونہچیگی اور اگر زید نے اتنا ہی کہا کہ
مین نے اس غلام کو موال لیا تو وہ غلام زید کا ہوا اور دو ہزار روپئی میان
کے اور سوا اسکے ہزار روپئی اور زید سی میان لیوی **مسئلہ** اگر زید نے
ایک غلام سی کہا کہ تو میری لئی اپنی آپ اپنی میان سی موال لیلی سو اوسنی میان
سے کہا کہ مجکو میرے ہی ہاتھہ زید کے لئے بیچدال پھر اوسنی بیچا تو وہ
غلام زید کا ہوا اور اگر غلام نے میان سی یہہ نکہا تھا کہ فلانیکی لئی بیچدال تو وہ
غلام آزاد ہوگیا **فصل مسئلہ** بیع اور شرا کا وکیل اسی شخص سی خرید و
فروخت نکری جسکی گواہی اوس وکیل کے حق مین نمانی جاوے **مسئلہ**
بیچنے کا جو وکیل ہوا وسکو اختیار ہی کہ کم قیمت پر اور زیادہ قیمت پر اور عروض
کے بدلے اور قرضاً بیچی **مسئلہ** اگر مول لینے کو وکیل کیا تو اوسکا خریدنا

وہی درست ہی جو قیمت مثل پر یا تھوڑی سی غبن پر خرید کیا اور تھوڑا غبن فاحش
ہے کہ متقومون کی نظر مین اوتنی قیمت کو چیز جچے مسئلہ اگر غلام بیچنے کو
وکیل کیا سو اوسنے آدہا غلام بیچا تو درست ہی اور خرید مین اگر آدہا خریدا تو
جبتک باقی آدہا نہ خریدے تب تک یہہ خرید موقوف ہی مسئلہ اگر مشتری
نے بائع کے وکیل کو بسبب عیب کے گواہون سے ثابت کرکے یا نکول سے
مبیع پھیر دی تو وکیل موکل کو پھیر دے اور ایسی ہی اوسصورت مین کہ وکیل نے
اقرار کیا ہو مبیع مین قدیمی عیب کا اور وہ چیز مشتری نے پھیری تو وکیل
موکل کو پھیری مسئلہ اگر وکیل نے چیز ادہار بیچی موکل نے کہا کہ مین نے
تجھ سے نقد آنیکو کہا تہا اور وکیل نے کہا کہ تو نے نقد آیا قرضا ہمسے
نہین کہا تہا فقط بیچنے کو کہا تہا تو موکل کا کہنا معتبر ہے مگر مضاربت کیصورت
مین مضارب کا کہنا اس حال مین معتبر ہوگا مسئلہ اگر بیع کے وکیل نے قیمت
کے بدلے کوئی چیز گرو رکہلی اور وہ چیز وکیل کے پاس سے ہلاک ہوگئی یا
قیمت کے بدلے ضامن لیا اور ضامن محتاج ہوگیا تو وکیل کو کچہہ دینا
نہ ہوگا مسئلہ اگر موکل نے دو وکیل کئے تو اونمین سے اکیلے ایک کو تصرف
جائز نہین ہی مگر درصورتیکہ جہگڑے نے کیواسطے یا طلاق کے مقدمہ مین یا بلا عوض
آزاد کرنیکے مقدمہ مین یا دو دیعت کے پھیر دینے یا دین کے ادا کرنیکے
مقدمہ مین دو وکیل ہون تو ایک کو بھی تصرف جائز ہے مسئلہ اگر

موکل نے وکیل کو کہا کہ جیسا تیری راے مین آوے ویسا کر تو وکیل کو اختیار
ہے اور کو وکیل کرے اور نہین تو بلا اجازت موکل کے وکیل اور کسیکو
وکیل نہین کر سکتا **مسئلہ** اگر وکیل نے موکل کی بلا اجازت دوسرے کو وکیل
کیا سو دوسری وکیل نے پہلے وکیل کے سامنے تصرف کیا تو درست ہے
اسیطرح اگر اجنبی نے وکیل کے سامنے موکل کی چیز بیچ ڈالی اور وکیل نے
اجازت دی تو درست ہے **مسئلہ** اگر غلام نے یا مکاتب یا کافر نے اپنی
چھوٹی لڑکی حرہ مسلمان کا کسی سے نکاح کر دیا اور اسکے مال سے اوسکے لیے کوئی چیز
بیچی یا مول لی تو نہین جائز ہے **باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض**
یعنی وکیل کرنا واسطے جھگڑا کرنے یا مال لینے کے **مسئلہ** اگر جھگڑنے کو یا تقاضا
کرنیکو وکیل کیا تو اوس وکیل کو قبض کا اختیار نہین ہے **مسئلہ** دین کے
قبض کا جو وکیل ہوا اوسکو جھگڑے کا بھی اختیار ہے **مسئلہ** عین کے قبض کا
جو وکیل ہوا اوسکو جھگڑنے کا اختیار نہین ہوتا پھر اسصورتمین اگر ایسے وکیل کے
روبرو مدعی علیہ نے گواہ گذرانے کہ تیرے موکل نے یہہ چیز میرے ہاتھ
بیچ ڈالی تو موکل کے آنے تک یہہ بات موقوف رہیگی اور ایسا ہی حال ہے
اوسصورتمین کہ اگر وکیل کسیکی عورت کو یا غلام کو ایک شہر سے دوسرے شہر کو لیجانا
چاہے اور وہ عورت طلاق کے گواہ اور غلام آزاد کرنے کے گواہ گذرانے تو
شوہر اور میان کے روبرو ہی سنی جاوینگے **مسئلہ** اگر جھگڑے کی لیے وکیل مقرر

اور اوسنے قاضی کے سامنے طرف ثانی کے حق کا اقرار کیا تو معتبر ہے اور قاضی
کے سامنے نکیا تو معتبر نہین ہی **مسئلہ** مالضامن کو اُسی مال کے قبض کرنیکو
وکیل کرنا باطل ہے **مسئلہ** زید نے دعوی کیا کہ عمر کا دین بکر پر آتا ہی سو
عمر نے مجکو اوسکی قبض کے لئے وکیل کیا اور بکر نے وکیل کو سچا بتایا تو قاضی
حکم کردی کہ بکر دین زید کو دیدی پھر جب عمر آیا اور اوسنے وکیل کو سچا بتایا
تو بکر بری ہوگیا اور نہین تو عمر اپنا دین بکر سے لیوے اور بکر زید سے لیوے اگر زید کے
پاس بچرا ہوا اور جو زید کے پاس سے وہ دین کہو گیا تو بکر زید سے کچھ نپاویگا
مگر ہان درصورتیکہ زید ضامن ہوا ہو جب بکر نے دین اوسکو ادا کیا یا درصورتیکہ
بکر نے زید کو وکالت کی بابت سچا بتایا صرف زید کے دعوی کے بموجب اوسکو
دین ادا کردیا تو البتہ زید سے دین پھر دلا پاویگا **مسئلہ** اگر زید نے دعوے
کیا کہ مین ودیعۃ کے قبض کے لئے وکیل ہون اور جسکی پاس ودیعت تھی اوسنے
زید کو سچا بتایا تو قاضی حکم نکریگی کہ ودیعت زید کے حوالے کیجاوے اور یہی
حکم ہے اگر زید دعوی کریگی کہ یہہ ودیعت مین نے مالک سے مول لی ہے اور
جسکے پاس ودیعت ہی وہ زید کو سچا بتا دی اور اگر یون دعوی کیا کہ جسکی ودیعت
تھی وہ مرگیا اور یہہ ودیعت میراث چھوڑی اور جسکی پاس ودیعت تھی اوسنے
وکیل کو سچا بتایا تو وہ ودیعت وکیل کو سونپ دیجائیگی **مسئلہ** اگر مال کے
قبض کے لئے وکیل کیا اور مدعی علیہ نے دعوی کیا کہ اصل مدعی مجھسے پہنچا ہے

تو اب یہہ مدعی علیہ مال وکیل کو دیہی اور موکل کو قسم دی مسئلہ اگر باندی
مین عیب ہونیکے مقدمہ مین مشتری نے وکیل کیا اور بائع کہتا ہی کہ مشتری
اس عیب سی راضی ہوگیا تھا تو وہ باندی بائع کو پھیر نہ دیجاویگی جبتک مشتری
کو قسم نہ دی این مسئلہ اگر کسی نے دس روپئے ایک شخص کو دئے کہ یہہ میرے
گھر والونکو کہلا بھیجو سو اوسنے اپنی پاس سی روپئے کہلائے تو یہہ دس اوس دس کے
بدلے ہوگئے باب عزل الوکیل یعنی وکیل کے برطرف کرنے کا بیان
مسئلہ اگر موکل نے وکیل کو معزول کیا اور وکیل کو معلوم ہوگیا تو وکالت
باطل ہوگئی مسئلہ اگر موکل یا وکیل مرگیا یا دیوانہ ہوگیا یا مرتد ہوکر دارالحرب
مین لگیا وکالت جاتی رہی مسئلہ اگر دو ساجھیونمین سی ایک کا وکیل ساجھے
کے معاملہ مین تھا جب وہ شریک ساجھا چھوڑکر الگ ہوجاوین تو وکالت
جاتی رہی مسئلہ اگر وکیل کرنیکے بعد مکاتب کمانے سی عاجز ہوگیا یا
موذون غلام محجور ہوگیا تو وکالت جاتی رہی مسئلہ جس کام کو وکیل کیا اگر
اوسمین موکل خود تصرف کرنے لگے تو وکالت جاتی رہی کتاب الدعوی
جھگڑے کیوقت پہلے کو اپنی بتلانیکا نام دعوی ہی اور مدعی اوسکو کہتے ہین جو دعوے
کرے اور جب دعوی سی باز آوے تو اوس سی کوئی مزاحمت نکرے اور مدعی علیہ
اوسکو کہتے ہین جسپر دعوی کیا جاوے اور جو وہ نہ جھگڑے تو دعویکا جواب
اوس سی زبردستی مانگا جاوے مسئلہ دعوی تب ٹھیک ہو جب مدعی جنس اور

قدر بیان کرے مسئلہ اگر عین کا دعوی کیا کہ وہ مدعی علیہ کے پاس ہے تو
مدعی علیہ سے وہ چیز منگائی جاوے تاکہ مدعی دعوی کیوقت اور گواہی کیوقت
یا مدعی علیہ قسم کیوقت اوس چیز کیطرف اشارہ کرین اور اوس چیز کا وہان موجود
ہونا متعذر ہو تو اوسکی قیمت بیان کیجاوے مسئلہ اگر عقار کا دعوی کیا تو
اوسکی حدین بیان کرنا چاہیے پھر اگر تین طرفکی حدین بیان کین تو بھی کافی ہے
مسئلہ اگر حدود والی لوگ مشہور ہین تو فقط اونہین کے نام ورنہ اونکے
باپ دادونکے بھی نام بیان کرنا ضرور ہے مسئلہ عین کے دعوی مین یہہ بات
بیان کرنا ضرور ہے کہ وہ چیز مدعی علیہ کے قبضہ مین ہے مسئلہ عقار پر قبضہ
کا مدعی علیہ نے اقرار کیا اور مدعی نے اوسکو سچا بتایا تو اسی مدعی علیہ کا قبضہ
ثابت نہین ہوگا جب تک مدعی گواہ گذرانے یا خود قاضی کو قبضہ معلوم ہو اور
منقول چیز پر قبضہ مدعی علیہ کا ثابت ہوجاویگا اگر مدعی علیہ قبضہ کا اقرار کرے
اور مدعی اوسکو سچا بتادے مسئلہ عین کے دعوی مین ضرور ہے کہ یہہ بات کہے
کہ مدعی وہ چیز مدعی علیہ سے مانگتا ہے مسئلہ دین کے دعوی مین وصف اوسکا
بیان کرنا ضرور ہے اور یہہ کہ مدعی مدعی علیہ سے مانگتا ہے مسئلہ جب دعوے
تہیک ہوجاوے تب قاضی مدعی علیہ سے جواب پوچھے اگر وہ اقرار کرے تو حکم
کردے اور اگر انکار کرے تو مدعی سے گواہ مانگے جو مدعی گواہ گذرانے تو
مدعی علیہ پر مدعیکے دعوی کا حکم کردے اور اگر مدعی گواہ نہ دے اور مدعی علیہ سے

قسم کہانا مانگے تو قاضی مدعی علیہ کو قسم دی **مسئلہ** قسم مدعی پر عائد نہوگی اور
اصل مالک کے دعوے مین قابض کے گواہ نہ سنے جائینگے اور قابض اور بیدخل
دونون اگر اپنے اپنے گواہ گذرانین تو بیدخل کے گواہ ہونگے سننا بہتر ہے
مسئلہ اگر مدعی علیہ کو قسم کہانے کو ایکبار کہا اور اوسنے کہانا تو اوسکے
بدون قسم دئے قاضی حکم کردی یا اگر مدعی علیہ سے قسم کو کہا اور وہ چپ ہورہا
تو بھی حکم کردی **مسئلہ** مدعی علیہ کو قسم کہانیکے لئے تین دفعہ سمجھانا مستحب
ہے **مسئلہ** قاضی قسم ندی نکاح اور رجعت اور ایلاء اور استیلاء اور
رق اور نسب اور ولا کے دعوے مین اور قاضی امام فخر الدین نے کہا کہ تنگ
کو ان مقدمون مین بھی قسم دی اور اسی پر فتوی ہی **مسئلہ** قسم ندے حدود
لعان کے مقدمہ مین **مسئلہ** چور سے کہے کہ قسم کھا اگر وہ قسم سے انکار
کرے تو چوری کا مال اوسکو دینا آدی اور ہاتھ نہ کاٹا جاوی **مسئلہ** اگر
چور نے دعوی کیا کہ خاوند نے صحبت سے پہلے طلاق دی ہی تو خاوند کو
قسم دی اگر وہ قسم نکہاوی تو اوسپر مہر اوسپر دینا آوی **مسئلہ** خون کا منکر
اگر قسم نکہاوی تو اوسکو قید کرے تاکہ اقرار کرے یا قسم کہاوے **مسئلہ**
جسم کے مقدمہ مین مدعی علیہ منکر اگر قسم نکہاوی تو اوس سے بدلا لیا جاوے
مسئلہ اگر مدعی کہے کہ میرے گواہ موجود ہین اور مدعی علیہ سے قسم مانگی تو
مدعی علیہ کو قسم ندیجائیگی مگر کہین کی حاضر ضامنی دی تین دن کے لئے

پھر اگر وہ حاضر قسم دینے سے انکار کرے تو مدعی اوسکے ساتھ رہے یعنی جہاں وہ
جاوے یہہ بھی جاوے اور اگر مدعی علیہ مسافر ہو تو جبتک قاضی اپنے دربار مین رہے
تب تک مدعی اوس مدعی علیہ کے ساتھ رہے **مسئلہ** قسم دیجائیگی باللہ تعالے
کے لفظ سے **مسئلہ** طلاق اور اعتاق کی قسم نہ دیجائیگی مگر درصورتیکہ مدعی
خواہ مخواہ طلاق یا اعتاق ہی کی قسم مانگے **مسئلہ** اگر قسم زیادہ مضبوط کرنا
ہو تو اللہ تعالے کے نام کے ساتھ اوصاف بھی بیان کرے اور یون کہے
کہ مدعی علیہ فلانے وقت یا فلانے مکان مین قسم کہا دیجیو جمعہ کے روز مستحلف
مسئلہ یہود ہی سے یون قسم لے کہ قسم ہے اوس اللہ کی جسنے موسیٰ پر توریت
اوتاری اور نصرانی سے یون قسم لے کہ قسم ہے اوس اللہ کی جسنے عیسیٰ پر انجیل
اوتاری اور مجوسی سے یون کہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے آگ پیدا کی اور بت پرست
سے قسم اللہ کی اور ان کافرونکو انکی عبادت خانونمین لیجاکر قسم نہ دیجائیگی
مسئلہ مدعی علیہ کو دعوی کی قسم دیجائیگی مثلاً بیع کے دعوے مین یون کہے کہ
باللہ بیع ہے اور اوسکے بیع مین اب بیع قائم نہین ہے اور نکاح کے دعوی
مین یون کہے کہ باللہ میری اور اوسکی درمیانمین اب نکاح قائم نہین ہے اور غصب
کے دعوی مین باللہ بھیجہ اب پھیر دینا اوسکا واجب نہین ہے اور طلاق کے
دعوے مین باللہ اب بھہ عورت مجھہ سے بائن نہین ہے **مسئلہ** اگر جوانی
کے سبب سے شفعہ کا دعوی کیا یا نہ عورت نے عدت کے ایام کے نفقہ کا

دعوی کیا اور مدعی علیہ شافعی مذہب ہو تو ان دونو صورتونمین اوسکو سبب کے
بابت قسم دیجائیگی یعنی یونکہ باللہ اس مکانکو مین نے مول نہین لیا ہی یا باللہ مین نے
اسعورتکو طلاق نہین دی ہی **مسئلہ** اگر ایک غلام میراث مین پایا اور دوسرے
شخص نے دعوی کیا کہ یہہ غلام میرا ہی تو مدعی علیہ یون قسم کہا وی کہ باللہ مین
نہین جانتا کہ یہہ غلام اسکا ہی اور اگر غلام مول لیا تہا یا کسی نے بخشا تھا تو
یون قسم کہا وی کہ باللہ یہہ غلام اسکا نہین ہے **مسئلہ** اگر منکر مدعی علیہ پر قسم
عائد ہوئی اور اوسنے مدعی سے کہا کہ اتنی مثلاً دس روپیہ مجھسے لیلے اور قسم ندی
اور مدعی نے نالیا یا مدعی نے مدعی علیہ سے کہا کہ قسم کے دعوی سے مین تجھہ سے
صلح کرتا ہون اسقدر مال مجکو دی اور مدعی علیہ نے مان لیا تو درست ہی پہر اسکی
بعد اوسکو قسم نہ دیجائیگی **باب التخالف** بائع و مشتری کی مخالفت کا بیان
مسئلہ اگر ثمن کی قدر مین یا مبیع کی قدر مین بائع اور مشتری مختلف ہوگئے
مثلاً مشتری کہی کہ سو روپیہ ثمن کے ٹھہری اور بائع کہی کہ دو سو ٹھہری تہی یا بائع
کہی بیس من مبیع ٹھہری اور مشتری کہی پچیس من ٹھہری تو دونونمین سی جو گواہ گذرانے
اوسکی حق مین قاضی حکم کری پہر اگر دونون گواہ گذرانین تو جسکی گواہون سی زیادہ
ثابت ہو اوسکی حق مین پہر اگر دونو گواہ نگذرانین اور ایک دوسرے کے کہنے
پر راضی نہووی تو دونونکو قسم دیجاوی اور مشتری کو پہلی قسم دیجاوی پہر بیع
کو قاضی فسخ کردی اگر دونونمین سی کوئی بھی چاہی اور دونونمین سی جو قسم

کہانے سے انکار کرے اوسی پر دوسرے کا دعوی ثابت ہو جائیگا مسئلہ
اگر بائع اور مشتری اختلاف کرین مبیع کے ثمن کے ادا کرنے کی مدت کی بابت
یا شرط خیار کی بابت یا مبیع کی کچھ تھوڑی سی قیمت کے قبض کی بابت یا بعد ہلاک
مبیع کے قدر ثمن کی بابت یا مبیع مین سے کچھ تھوڑی سی ہلاک کے بعد یا میان اور
مکاتب کتابت کے روپئے کی قدر کے بابت یا رب سلم اور مسلم الیہ بعد اقالہ سلم
کے راس المال کی بابت اختلاف کرین تو دونونکو قسم نہ دیجائیگی منکر کا کہنا قسم
سے معتبر ہوگا مسئلہ اگر بائع مشتری نے اختلاف کیا بعد اقالہ کے مقدار ثمن
کی بابت تو دونونکو قسم دینگے مسئلہ اگر جورو خاوند نے اختلاف کیا مہر کی قدر
کی بابت تو جو گواہ کم ذرائے اوسکے حق مین حکم ہوا اور اگر دونو گواہ کم ذرا نہین تو
عورت کے حق مین حکم ہوا اور اگر دونو گواہ نکم ذرا نہین تو دونونکو قسم دیجاوے
اور نکاح نہ ٹوٹجاویگا بلکہ مہر مثل کا لحاظ کیا جاویگا اگر خاوند کا کہنا مہر
مثل کے موافق ہے یا مہر مثل خاوند کے کہنے کی قدر سے کم ہے تو خاوند
کے کہنے کے بموجب حکم ہوگا اور اگر مہر مثل عورت کے دعوی کی برابر یا
دعوی سے زیادہ ہے تو عورت کے کہنے کے بموجب حکم ہوگا اور مہر
مثل اگر اسقدر ہے کہ خاوند جس قدر کہتا ہے اوس سے زیادہ ہے اور
عورت جس قدر دعوی کرتی ہے اوس سے کم ہے تو مہر مثل دلایا جائیگا
مسئلہ اگر منفعت حاصل کرنیسے پہلے اجارہ مین اجرت کی بابت یا منفعت کی بابت

یا دونوکی بابت موجر اور مستاجر مین اختلاف ہوا تو دونوکو قسم دیجائیگی اور
اگر منفعت کے حاصل کرنیکے بعد اختلاف ہوا تو کسیکو قسم نہ دیجائیگی اور مستاجر
کا قول معتبر ہوگا قسم سے اور اگر کچھ تھوڑی منفعت حاصل کرنیکے بعد اختلاف
ہوا تو دونوکو قسم دیجائیگی اور باقی اجارہ فسخ کیا جائیگا اور پچھلی بابت مستاجر
کا قول معتبر ٹھہریگا **مسئلہ** اگر گھر مین کے کل اسباب کا دعوی کیا جورو نے بھی
اور خاوند نے بھی تو جو چیز مردونکی کام کی ہو اوسکی دعوی مین مرد کا قول اور
جو عورت کے کام کی ہے اوسکی دعوی مین عورت کا قول معتبر ہوا اور جو چیز دونو
کے کام کی ہو اوسمین بھی مرد کا قول معتبر ہو اور اگر دونو مین سے ایک مرگیا اور
اوسکی وارث نے زندہ کے ساتھ کل اسباب کا دعوی کیا تو جو مردونکے کام
کی چیز ہے وہ مرد کی اور جو عورت کے کام کی ہو وہ عورت کی اور جو دونو کے
کام کی ہو اوسکی بابت جو زندہ ہو اوسکا قول معتبر ہو اور اگر دونو مین سے ایک
غلام یا باندی ہو اور دونو زندہ ہون تو اختلاف کی صورت مین اسباب کی بابت
اوسکا کہنا معتبر ہو جو حر ہو اور اگر ایک مرگیا ہو تو زندہ کی اسباب کی بابت اوسکا
کہنا معتبر ہو **فصل** **مسئلہ** اگر مدعی علیہ نے مدعی کی دعوی کے جواب مین کہا
کہ یہ چیز میرے پاس امانت رکھی ہو یا اجارہ پر یا عاریت پر یا گروی ہے یا
مین نے غصب کرلی ہو اور اصل مالک بنایا غائب شخص کو اور اپنی بات پر گواہ
گذرانے تو مدعیکا دعوی دفع ہوجائیگا **مسئلہ** اگر مدعی علیہ نے کہا کہ مین نے

یہہ چیز فلانی غائب سے مول لی یا مدعی کہو کہ میری پاس سے چھینی گئی تہی اور قابض
کہو فلانے شخص نے میرے پاس امانت رکہی ہی اور اسپات پر گواہ گذرانے تو
مدعیکا دعوی دفع نہو گا **مسئلہ** اگر مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ چیز میں نے
زید سے مول لی ہی اور قابض کہے کہ یہہ چیز زید ہی نے مجکو سونپی ہے تو
مدعیکا دعوی اسپر سے جاتا رہا **باب ما یدعیہ الرجلان** بیان اوس شے
کا جسپر دو دعویدار ہون **مسئلہ** اگر زید کے قبضہ مین چیز ہے
اور عمر اور بکر دو شخصون نے دعوی کیا اور ہر ایک مدعی اپنی ہی بتاتا ہی
اور دونون نے گواہ گذرانے تو دونونکو آدہی آدہی دلائی جاویگی
مسئلہ اگر ایک عورت کے نکاح کی بابت دو شخصون نے دعوی کیا اور
گواہ گذرانے تو دونون گواہ بیکار ہو جائینگے اور وہ عورت اوسکو ملیگی
جسکو وہ سچا بتا دی یا جسنے گواہ پہلے گذرین **مسئلہ** دخیل پر دو شخصون
نے دعوی کیا اور اوس سے مول لینے کا اور ثابت کیا تو ہر ایک کو وہ چیز آدہی
آدہی نصف نصف قیمت پر دلائی جاویگی اگر چاہے تو لے اور حکم کے بعد اگر ایک
مدعی نے کہا کہ آدہی کو مین نہین لیتا تو دوسرے مدعیکو وہ سب چیز دلائی جاویگی
آدہی ہی ملیگی اور اگر دونون نے مول لینے کی تاریخ بیان کی تو جسکی تاریخ
پہلی تہی یعنی مقدم ہوا اوسکی واسطے حکم ہوگا اور اگر وہ چیز ایک مدعی کے پاس سے
اور دونون نے تاریخ خرید کی بیان نکی یا ایک ہی نے بیان کی تو جسکے

پاس ہے اوسکی لئی حکم کیا جائیگا مسئلہ اگر عمر نے کہا کہ مین نے زید سی یہہ
چیز مول لی اور بکر نے کہا کہ مجکو زید نے ہبہ کرکے قابض کرا دیا تہا اور دونون
نے گواہ گذرانے تو عمر کے حق مین حکم دینا بہتر ہے اور اگر ایک نے زید سی خرید
کا دعوی کیا اور زید کی جورو نے دعوی کیا کہ یہہ چیز میرا مہر ہے اور دونون
نے گواہ گذرانے تو وہ چیز آدہی آدہی دونو کو دیجائیگی کہ مہر اور شرا برابر ہی
اور زید نے اگر دعوی کیا کہ یہہ چیز عمر نے میری پاس گرو رکہی ہی اور بکر نے
دعوی کیا کہ عمر نے مجکو بخشدی اور قبضہ کرا دیا ہی تو زید کا حق زیادہ ہے
مسئلہ اگر دو مدعی بیدخل ملک کا دعوی بتقید تاریخ کرین کہ فلانی تاریخ سے
یہہ چیز میری ملک ہی یا مول لینا بیان کرین ایک ہی شخص سی اور دو نو مدعی اپنی اپنی
گواہ گذرانین تو جو مدعی کہ سابق کی تاریخ بیان کری وہ حقدار زیادہ ہی مثلاً ایک
نے کہا دوسری رمضانکی اور دوسری مدعی نے کہا کہ پانچوین تاریخ رمضانکی تو جو
دوسری تاریخکا دعوی کرتا ہی اوسیکی حق مین حکم کیا جائیگا اور اگر دو مدعی علیحدہ علیحدہ
شخصونسی مول لینا ایک ہی تاریخکا بیان کرین مثلاً ایک کہی کہ مین نے یہہ چیز زید سی
پہلی تاریخ محرم کو خریدی اور دوسرا مدعی کہی کہ مین نے یہی چیز عمر سی پہلی تاریخ محرم
کو خریدی تو بعد گواہون کے گذرنیکے دونون کو نصف نصف دلا دین گے
مسئلہ اگر بیدخل نے دعوی کیا کہ یہہ چیز میری ملک ہی فلانی تاریخ سی اور گواہ
گذرانے اور قابض نے کہا کہ اوس تاریخ کی پہلی سی یہہ میری ملک مین ہے

یا بید خل اور قابض دونون نے گواہ گذرانے اس دعوی کی بابت کہ یہہ بچہ میرے جانور کا ہے میرے گہر پیدا ہوا تھا یا ملک کے سبب پر کہ وہ سبب مکرر نہین ہوتا دونون نے گواہ گذرانے مثلاً اسبات پر کہ یہہ کپڑا روئی سے مین نے بُنا ہے یا یہہ دودھ مین نے دوہا ہی یا یون ہو کہ بید خل گواہ گذرانے کہ یہ چیز میری ہے اور قابض گواہ گذرانے کہ مین نے تجھہ سے مول لی ہی تو ان سب صورتون مین قابض کے حق مین حکم ہوگا **مسئلہ** اگر بید خل نے گواہ گذرانے کہ مین نے یہہ چیز اس قابض سے مول لی ہی اور قابض نے گواہ گذرانے کہ مین نے اس بید خل سے مول لی ہے اور کسی نے تاریخ نہ بیان کی تو دونونکے گواہ بیکار ہین اور وہ چیز قابض کے پاس چھوڑی جائیگی **مسئلہ** اگر ایک نے ایک گواہ لایا اور دوسرا زیادہ لایا تو زیادہ والیکا ثبوت زیادہ نہوگا دونون کا حال برابر ہے **مسئلہ** اگر ایک مکان زید کے قبضہ مین ہے اوسپر عمر نے دعوی کیا کہ یہہ مکان آدھا میرا ہے اور بکر نے دعوی کیا کہ بالکل میرا ہے اور دونون نے گواہ گذرانے تو چوتھائی عمر کو دلایا جائیگا اور تین حصے بکر کو اور اگر وہ مکان مدعیون ہی کے قبضہ مین ہے تو بالکل بکر کو دلایا جائیگا **مسئلہ** اگر دو نو مدعیون نے جانور کے بچہ کی بابت گواہ گذرانے اور بقید تاریخ دعوی کیا تھا تو جسکی تاریخ اوسکی عمر کے مطابق پڑیگی اوسکو دلایا جائیگا اور اگر عمر معلوم نہو سکے تو دونوکو

آدھا آدھا مسئلہ اگر دو نو بید خلون نے گواہ گذرانے ایک نے دعوی کیا
غصب کا اور دوسرے نے امانت کا تو دونو برابر ہین مسئلہ اگر دو شخص دعوی
جانور کا یا کپڑے کا کرین تو جو سوار ہو یا پہنے ہو وہ حقدار ہی اور جو زیادہ جولگام
یا آستین پکڑے ہو مسئلہ اگر دو مدعی ہین ایک جانور کے کہ ایک کا اسباب اوپر
لدا ہی اور دوسرے کا کچھ تھوڑا سا اوس سے لٹکتا ہی تو جسکا اسباب لدا ہی وہی حقدار
ہے مسئلہ اگر دو مدعی ہین ایک دیوار کے اور اوسمین سے ایک کی پرچھتی
جھانکڑ وغیرہ اوسپر ہی تو وہی حقدار ہی اور اسطرح سے جسکے مکان سے لگی ہوئی دیوار
ہے وہ حقدار ہی مسئلہ اگر ایک مدعی کے پاس کھڑا ہی اور دوسرے
ہاتھ مین اوسکا گدھا ہی تو دونو نکو آدھا آدھا دلایا جائیگا مسئلہ اگر ایک
لڑکا اتنا بڑا ہی کہ اپنی بات سمجھکر کہہ سکتا ہی اور وہ کہی کہ مین فلانے کا غلام ہون تو اوسکے
کہنے کا اعتبار ہی اور اگر اوسنے کہا کہ مین فلانے کا غلام ہون یا وہ اپنی بات
سمجھکر نہین کہہ سکتا ہی تو وہ جسکے پاس ہی اوسیکا غلام ہی درصورتیکہ قائف دعوے
کرے مسئلہ اگر ایک حویلی کی دس کوٹھریان ایک مدعی کے پاس ہین اور
ایک کوٹھری دوسرے کے پاس اور صحن یعنی آنگن کی بابت جھگڑا ہوا تو صحن
آدھا آدھا دونونکو ملیگا مسئلہ اگر دو شخصون نے زمین پر قبضہ کا دعوی کیا
اونمین سے ایک نے اوس زمین مین نہ نیو نہ بنائی نہ مکان بنایا نہ ہانڈی کوان
کھودا تھا تو اوسیکا قبضہ ہی گویا گواہون سے اپنا قبضہ ثابت کیا باب دعوی النسب

لونڈی کی اولاد کا بیان مسئلہ زید سے ایک باندی مول
لی اور مول لینے کو چھ مہینے نہیں گذرے کہ اوسکی اولاد ہوئی اور زید نے دعوی
کیا کہ یہہ اولاد مجھہ سے ہے تو وہ اولاد زید کی اور باندی اوسکی ام ولد ٹھہری
اور بیع فسخ ہوگئی اور قیمت مشتری کو پھیریگی اگرچہ مشتری بھی زید کے دعوے کے
ساتھہ یا بعد دعوی کرے کہ یہہ اولاد مجھہ سے ہوئی مسئلہ اگر عمر نے زید
سے باندی مول لی اور وہ چھہ مہینے گذرنے سے پہلے جنی اور مرگئی اور زید نے
دعوی کیا کہ یہ اولاد مجھہ سے جنی تو بھی وہ اولاد زید کی اور باندی اُم ولد اسکی
ٹھہری اور بیع فسخ ہوگئی اور قیمت پھیرنا آویگا اور اگر وہ اولاد مرگئی اوسکے
مرنیکے بعد زید نے دعوی کیا تو وہ زید کی نہ ٹھہریگی مسئلہ اگر حاملہ باندی
بیچی اور وہ چھہ مہینے میں سے کم میں جنی پھر مشتری نے باندی کو آزاد کردیا تو
اوسکا وہی حکم ہے جیسے مرگئی اور اگر اولاد کو آزاد کیا تو اوسکا بھی وہی حکم ہے
جیسے اوس اولاد کے مرجانیکا مسئلہ اگر مول لینے سے چھہ مہینے کے
بعد باندی جنی اور بائع دعوی کرے کہ یہ اولاد مجھہ سے ہے تو اوسکا دعوے رد
کیا جائیگا مگر درصورتیکہ مشتری اوسکو سچا بتادے مسئلہ دو لڑکے جو پیدا
ہوئے اگر دونمیں سے ایک کے نسب کا دعوی کرکے ثابت کرے تو دونو کا نسب اُسی سے
ثابت ہوجائیگا پھر اگر دونمیں سے ایک کو مشتری نے بیچڈالا اور مشتری نے
آزاد کردیا تنہا بعد نسب ثابت ہونیکے وہ مشتری کا آزاد کرنا رائگان ہوگیا

مسئلہ اگر ایک لڑکا زید کے پاس ہے اور زید نے کہا کہ یہہ لڑکا فلانے شخص غائب کا بیٹا ہی پھر کہا کہ یہہ میرا بیٹا ہی تو زید سے اسکا نسب ثابت نہوگا اگر یہہ وہ فلانا شخص پھر اوسکو اپنا بیٹا نہ بتاوے مسئلہ اگر مسلمان اور نصرانی دو شخصوں کے پاس ایک لڑکا ہی نصرانی کہو کہ یہہ میرا بیٹا ہی اور مسلمان کہے کہ یہہ میرا غلام ہی تو وہ لڑکا حر ہے نصرانی کا بیٹا مسئلہ اگر جورو اور خاوند کے پاس ایک لڑکا ہے جورو نے کہا یہہ میرا بیٹا ہے اور خاوند سے اور خاوند نے کہا یہہ میرا بیٹا ہی اور جورو سے تو وہ انہین دونو کا بیٹا ہے مسئلہ اگر باندی مول لی اور مشتری سے اوسکے لڑکا ہوا پھر وہ باندی اور کسیکی ٹھہری اوسنے لی تو اس مشتری پر لڑکے کی قیمت اور عقر دینا آویگا اور وہ لڑکا حر ہی پھر اگر وہ لڑکا مرگیا تو باپ پر اوسکی قیمت دینا آویگی اگرچہ وہ کچھہ مال ہی چھوڑ مرا اور اگر باپنے لڑکے کو مار ڈالا تو باپ پر قیمت اوسکی دینا آویگی اور یہہ مشتری باندی کی ثمن اور لڑکے کی قیمت جسقدر اوس مستحق کو دی بائع سے پھیرلے مگر عقر کے دام پھیر نگے

کتاب الاقرار

یعنی اپنے اوپر کسی اور کے حق کے ثابت ہونیکی خبر دینی کو اقرار کہتے ہین اگر عاقل بالغ نے کسیکے حق کا اقرار کیا تو اقرار درست ہوگیا اگرچہ گول اقرار کیا جیسی یونکہا کہ فلانی کی مجھپر ایک چیز واجبی ہی یا کہا کہ فلانے کا مجھپر حق ہی پھر ایسی صورتین قاضی زبردستی بیان کرادے کہ کیا چیز اور کیا حق ہے بشرطیکہ اوس چیز یا حق کی کچھہ قیمت ہو مسئلہ اگر مدعی نے زیادہ کا دعوے

کیا اور مدعی علیہ نے تہوڑیکا اقرار کیا تو مدعی علیہ کا اقرار قسم سے معتبر ہوگا
مسئلہ اگر مدعی علیہ نے یون اقرار کیا کہ فلانے کا مجھپر مال ہی تو ایکدرم سے
کم مین یہہ اقرار کام نہ آئیگا **مسئلہ** اگر اقرار کیا کہ بڑا مال ہی یا بہت مال ہی
تو ایک نصاب کی قدر کا اقرار ہوا **مسئلہ** اگر اقرار کیا کہ بہت بڑی مال ہین
تو تین نصاب کا اقرار ہوا **مسئلہ** اگر اقرار کیا کہ بہت روپے تو دس کا اقرار
ہوا **مسئلہ** اگر اقرار کیا کہ روپے آتے ہین تو تین روپیہ کا اقرار ہوا **مسئلہ**
اگر اقرار کیا کہ کچھہ روپیہ آتا ہی تو ایک کا اقرار ہوا **مسئلہ** اگر کہا کہ اتنے
اتنے روپے تو گیارہ اور اگر کہا کہ اتنے اور اتنے تو اکیس کا اقرار ہوا اور
اگر کہا اتنے اور اتنے اور اتنے تو ایکسو اکیس اور اگر کہا کہ اتنے اور اتنے اتنے تو ایکہزار
اور ایکسو اور اکیس کا اقرار ہوا **مسئلہ** اور اگر اقرار کیا کہ زید مجھپر یا میرے
طرف ہین تو بیس دین کا اقرار ہوا اور اگر کہا کہ میری پاس یا میری ساتھہ یا میرے
گھر مین یا میری صندوق مین یا میری تھیلی مین ہین تو یہہ امانت کا اقرار ہوا **مسئلہ**
اور اگر زید نے عمر سے کہا کہ میرے پنجہزار ہین عمر نے کہا کہ وہ تولے یا
کہا کہ پرکھالے یا کہا کہ مجکو کچھہ مہلت دی ادسکی ادا کرنیکو یا کہا کہ وہ مین ادا
کرچکا تجکو یا کہا وہ تو مین نے تجکو اوترا دئی تو یہہ اقرار ہوگیا اور اگر یونکہا
کہ تولے یا کہا پرکھالے یا کہا مجکو کچھہ مہلت دی یا کہا مین ادا کرچکا یا کہا تجکو
مین نے اترا دئے تو یہہ اقرار نہوا **مسئلہ** اگر دین موجل کا اقرار کیا

اور مقرلہ نے دین حال کا دعوی کیا تو مقر پر دین حال لازم ہوگا اور مقرلہ کو
مہلت کی بابت قسم دینگے **مسئلہ** اگر یون اقرار کیا کہ فلانے کے مجھپر سو
ہین اور ایک درم ہی ایک سو ایک درم کا اقرار ہوا اور اگر یون کہا کہ سو ہین
اور ایک کپڑا ہے تو ایک کپڑا تو ثابت ہوگیا اور سو کو قاضی بیان کرائے
جیسے یونکہا کہ سو ہین اور دو کپڑے **مسئلہ** اگر یون اقرار کیا کہ زید کے
چھوارے ڈلیا مین مین نے غصب کرلی تو چھوارے اور ڈلیا دونو دینا آوینگی
مسئلہ اگر اقرار کیا کہ اصطبل مین جانور غصب کیا تو صرف جانور دینا آئیگا
مسئلہ اگر انگوٹھی کا اقرار کیا تو انگوٹھی کا حلقہ اور نگینہ لازم ہوگا
مسئلہ اگر تلوار کا اقرار کیا تو تلوار اور نیام اور پرتلہ لازم ہوگا **مسئلہ**
اگر جھپر کھٹ کا اقرار کیا تو لکڑیان اوسکی اور پردے اوسکی لازم ہونگے
مسئلہ اگر اقرار کیا کہ کپڑے کٹھری مین لی تو کپڑے اور گٹھری دونون
یا یون اقرار کیا کہ کپڑے لئے گٹھری مین تو دونو لازم ہونگے **مسئلہ** اگر
یون اقرار کیا کہ ایک کپڑا دس کپڑو نمین تو ایک ہی کپڑا واجب ہوگا **مسئلہ**
اگر یون اقرار کیا کہ زید کے مجھپر پانچ من پانچ درم ہین اور مطلب اوسکا ضرب
ہے تو پانچ درم لازم ہونگے اور اگر یہہ مطلب ہی کہ پانچ کے ساتھہ تو دس واجب ہونگے
مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ زید کے مجھپر ایک روپے سے دس تک ہین یا یونکہا
کہ ایک روپیہ سے دس روپیہ تک کے بیچ مین ہین تو نو روپے واجب ہونگے **مسئلہ**

اگر یون اقرار کیا کہ میری گہر مین کی زمین سی اس دیوار سی اوس دیوار تک کے
بیچ کی زمین زید کی ہی تو سوا دونون دیوارونکی درمیان کے سب مین کا اقرار
ہوا **مسئلہ** اگر اقرار کیا کہ اس باندی کے حمل کا یا اس جانور کے حمل کا مالک
زید ہی تو یہہ اقرار درست ہی **مسئلہ** اگر زید نے یون اقرار کیا کہ فلانی
عورت کو حمل جو ہی اوسکی مجھپر فلانی چیز یا روپے وغیرہ ہین سو اگر اوسکا ایسا
سبب بیان کیا کہ اوس سی وہ چیز یا روپے اور پیٹ والے بچے کے ہوسکتے
ہین تو تو یہہ اقرار نہیک اور نہین تو نہین **مسئلہ** اگر کسیکے مال کا یون اقرار
کیا کہ وہ مال مشروط ہی بشرط خیار تو مال لازم اور شرط خیار باطل ہے

باب فی الاستثناء و ما فی معناہ بیان علیحدگی شے کا اقرار کے ساتھ

مسئلہ جس چیز کا اقرار کرنا اوسمین سی کچھہ تھوڑا الگ کرنا بشرطیکہ اقرار
کی چیز کے ساتھ ہی الگ ہونا بھی بیان کری تو درست ہی مثلاً یون اقرار کیا کہ
زید کے دس روپے سوای دو روپے کے مجھپر ہین تو آٹھہ روپے لازم
ہوجائنگے **مسئلہ** اگر جسکا اقرار کیا اوسکی ساتھہ ہی الگ ہونا بیان نکیا یا
جتنے کا اقرار کیا اوسمین سی بہت سی الگ کی مثلاً یون کہا کہ زید کے مجھپر سو
روپے آتے ہین لوگون گواہ رہو سوا دس روپے کے یا یون کہا کہ سو روپے
آتے ہین سوا ستر روپے کے تو یہہ الگ کرنا درست نہین **مسئلہ** روپیون
کا اقرار کیا اور اوسمین سی تلیل اور موزون چیز کو الگ نکالا تو درست ہی

اور سوا اکمیل اور موزون کے اور چیز کا استثنا روپیون سی درست نہین
مسئلہ اگر اقرار کے ساتھہ انشاءاللہ بھی ملا دیا تو اقرار باطل ہوگیا مسئلہ
اگر یون اقرار کیا کہ یہہ حویلی زید کی ہے سوا ہی اسمین کے مکان کے تو مکان
اور حویلی دونو زید کی ہونگین مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ اس مکان کی دیوارین
میری اور میدان زید کا ہی تو ایسا ہی ہی مسئلہ اگر زید نے یون اقرار
کیا کہ عمر کے ہزار روپے فلانے غلام کی قیمت کے بابت بھیجے ہین کہ وہ غلام
میرے قبضہ مین نہین آیا اور عمر کے پاس موجود ہی پھر اگر غلام کو معین کیا
اور عمر نے وہ غلام زید کو دے دیا تو زید پر ہزار روپے
لازم ہوگئے اور اگر نہین دیا تو نہین اور اگر زید نے غلام معین
نکیا تو زید پر ہزار روپے تو واجب ہوگئے اور یہہ کہنا اوسکا کہ وہ غلام میرے
قبضہ مین نہین آیا معتبر نہین اور یہی حکم ہے اوسصورت مین کہ اگر کہا ہزار روپے
شراب یا سور کی قیمت کی بابت ہین اور مجکو وہ شراب یا سور عمر نے نہین دی
تو ہزار روپے واجب ہوگئے اور یہہ کہنا کہ میرے قبضہ مین نہین آئی معتبر نہین ہے
مسئلہ اگر زید نے کہا کہ مجھپر عمر کے سو روپے اسباب کی قیمت کی بابت ہین
یا مین نے اوس سی قرض لئے تھے اور کہا کہ وہ روپے زیوف یا نبہرجہ تھے تو
کھرے لازم ہونگے بخلاف غصب اور امانت کے کہ اگر غصب کے امانت کے
روپیونکا اقرار کیا اور کہا کہ وہ روپے زیوف یا نبہرجہ تھے تو مقر کا کہنا معتبر ہوگا

مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ عمر کے مجھپر ہزار روپے ہین اسباب کی
قیمت کی بابت یا قرض کی بابت یا دہرو ہر کی بابت یا مین نے غصب کئی تھی اوسکی
بابت اور اوسکی سانہہ ہی کہا کہ مگر اتنے روپے گم ہوا اوسکا کہنا معتبر ہی
اور اوسقدر کم کرکے روپے اوسپر لازم ہونگے اور اگر اسکے ساتھہ نکہا
علیحدہ کرکے کہا کہ سوا اتنے روپے کے تو یہہ استثنا معتبر نہین مسئلہ اگر
کپڑے لیے غصب کا اقرار کیا اور غصبدار کپڑا لی آیا تو مقر کا کہنا معتبر ہی مسئلہ اگر
زید نے اقرار کیا کہ عمر کے ہزار روپے مین نے دہرو ہر کہی تھی سو وہ ہلاک
ہوگئی اور عمر نے کہا کہ تو نے غصب سی لی تھی تو زید ضامن ہوگیا اور اگر زید نے
کہا تو نے دہرو ہر دی تہی اور عمر نے کہا کہ تو نے غصب سے لی تھی تو زید ضامن
نہوا مسئلہ اگر زید نے عمر سی کہا کہ ہزار روپے تیری ترے پاس امانت
تھے سو مین نے لی اور عمر نے کہا کہ یہ میرے ہین تو عمر زید سی وہ روپے
لیلے مسئلہ اگر زید نے کہا کہ یہہ اپنا اونٹ یا یہہ اپنا کپڑا مین نے عمر کو جا
پر دیا نہا سو وہ سوار ہوا یا اوسی اوسکو پہنا پہر پہیر دیا تو اسصورتین عمر کے
کہنے کا اعتبار ہے کہ وہ مقر لہ ہی مسئلہ اگر زید نے یون اقرار کیا کہ یہہ ہزار
روپے عمر کے دہرو ہر ہین نہ بلکہ بکری کی دہرو ہر ہین تو یہہ ہزار روپے عمر کے
ہوئے اور زید ہزار روپے اور بکری لوٹا دیگا باب اقرار المریض یعنے
اس باب مین بیمار کے اقرار کرنیکا بیان ہے مسئلہ اگر بیمار نے اس

اوس بیماری مین کہ جسمین مرگیا لوگون کے دین کا اپنی اوپر اقرار کیا تو چنگے
کا دین اور وہ دین جو بیماری کی حالت مین کہانا پینا وغیرہ دستور کے موافق
اوسپر خرچ ہوا تہا پہلے اوسکی ترکہ سے دیا جائیگا پہر اگر مال بچیگا تو وہ دین
ادا کیا جائیگا جسکی بابت اقرار کیا موت کی بیماری مین اور وارثون مین ترکہ تقسیم تب
ہوگا جب پہلے سب طرحکا دین مُردہ کے ذمہ کا ادا ہو لیگا مسئلہ اگر بیمار
نے اپنی وارث کی لئی کسی چیز کا اقرار کیا تو باطل ہے مگر دربصورتیکہ اور باقی
وارث بھی اوس بیمار کو سچا بتاوین تو درست ہی مسئلہ اگر بیمار نے کسی
بیگانہ کے لئی اقرار کیا تو درست ہی اگرچہ بالکل اپنی مال کا اقرار کردیا مسئلہ
اگر بیمار نے کسی اجنبی کی لئی اقرار کیا پہر اوس اجنبی کو اپنا بیٹا بتایا تو وہ اجنبی
اسکا بیٹا ثابت ہوگیا اور مال کی بابت کا اقرار باطل ہوگیا مسئلہ اگر بیمار نے
کسی اجنبی عورت کی لئی کہہ اپنی مال کا اقرار کیا پہر اوسنی نکاح کر لیا تو درست
ہے اور وہ اقرار باطل نہوگا مسئلہ اگر بیمار نے کسی عورتکو کوئی چیز
دیدالی یا کسی چیز کی اسکے لئے وصیت کی پہر اوس سے نکاح کیا تو وہ بخشش اور
وصیت بیکار ہوگئی مسئلہ اگر بیمار نے جورو کو تین طلاقین دین پہر اوس عورت
کیواسطے دین کا اقرار کیا تو اوس عورت کو اسقدر مال دینگے جو اوسکی وارث
کے حصہ اور دین سے کم ہو مسئلہ اگر ایک شخص نے ایسی لڑکی کو جسکا نسب
معلوم نہین اور اوس لڑکی کی اسقدر عمر ہے کہ ایسی عمر کا اس شخص کا لڑکا ہو سکتا ہی

اپنا بیٹا بتایا اور اوس لڑکی نے اوسکو سچا بتایا تو نسب اوس لڑکی کا اوس شخص
سے ثابت ہوگیا اگرچہ اس شخص نے موت کی بیماری مین یہہ اقرار کیا تب بھی
وہ لڑکا اوسکا بیٹا ٹھہرا اور میراث مین اور وارثون کا شریک ہوا
مسئلہ اگر بیمار نے کسیکو اپنا بیٹا یا باپ یا مان یا جورو یا مولی بنایا یا بیمار
عورت نے کسیکے لئے اقرار کیا کہ یہہ میرا باپ یا میری مان یا میرا خاوند یا میرا
مولی ہے تو درست ہی اور اگر بیمار عورت نے کسیکو اپنا بیٹا بتایا تو وہ اقرار
تب درست ہوجب قابل گواہی دی یا خاوند اوسکو سچی بتاوی اور ان سب صورتون
مین یہہ ضرور ہی کہ مقر کو مقرلہ بھی سچا بتاوی پھر اگر مقرلہ اگر مقر کے مرنیکے بعد
مقر کو سچا بتاوی تو بھی درست ہی مگر خاوند اگر عورت کو اوس عورت کی مرجانیکے
بعد سچا بتاوی تو درست نہین ہے **مسئلہ** اگر ایسی رشتہ مند کے نسب کا بیمار نے
اقرار کیا جیسے بھائی یا چچا تو نسب اوسکا ثابت نہین ہوگا پھر اگر کوئی اور زید یا
یا دور کا وارث اوس بیمار کا نہوگا تو وہ مقرلہ البتہ ترکہ اوسکا پائیگا اور جو ہوگا تو
یہہ مقرلہ نہ پائیگا **مسئلہ** اگر زید کا باپ مرگیا پھر زید نے اقرار کیا کہ عمر میرا بھائی
ہے تو وہ عمر وراثت مین زید کے ساتھہ شریک ہوجائیگا مگر عمر کا نسب زید کے
باپ سے ثابت نہوگا **مسئلہ** اگر بیمار اپنی دو بیٹی اور کسی پر سو روپے چھوڑ کر مرگیا
پھر ایک بیٹی نے اقرار کیا کہ میرا باپ پچاس روپے اس مدیون سے لیچکا ہی تو
اب اس مقر کو اون روپیون سے کچھہ نہ ملیگا اور باقی پچاس روپے مدیون سے دوسرے

بیٹی کو دلائی جائینگے کتاب الصلح یعنی اوس عقد کو صلح کہتے ہین جس سے
جھگڑا جاتا رہے یعنی ملاپ مسئلہ صلح جائز ہے مدعی علیہ مقر ہو یا چپ
ہو یا منکر ہو اور چپ کے یہ معنی ہین کہ نہ اقرار کرے نہ انکار کرے مسئلہ
اگر مدعی علیہ مقر تہا مال کے دعوی کی بابت اور مدعی نے اور مال کے بدلے
پر صلح کی تو اسکا حکم بیع کا ہے مثلاً زید نے مکان کا دعوی کیا عمر پر کہ یہہ مکان
میرا ہے پہر آپسمین سو روپے پر صلح ہوئی کہ عمر سو روپیہ زید کو دے اور زید مکان
کے دعوی سے باز آیا تو یہہ مکان کو یا سو روپے کو زید نے عمر کے ہاتھہ بیچا
تو اسمین حق شفعہ ثابت ہوگا اور اگر کچھہ عیب نکلا تو رد ہوگا اور اختیار شرط کا
اور خیار رویہ کے احکام جاری ہونگے مسئلہ ایسی صلح مین اگر بدل معلوم
نہین ہے تو صلح فاسد ہے اور اگر مصالح عنہ یعنی جس چیز کے دعوی سے صلح کی وہ
چیز نہین معلوم ہے تو صلح فاسد نہین مسئلہ اگر بعض مصالح عنہ کا کوئی اور
مستحق نکلا تو اوسکی حصہ کے موافق جو مدعی علیہ نے مدعیکو دیا ہے مدعی سے
مدعی علیہ پہیر دلا پائیگا اور اگر کل مصالح عنہ کا کوئی اور مستحق نکلا تو کل بدل مدعی
سے پہیر لیگا مسئلہ اگر کل مصالح علیہ یا بعض کا کوئی اور حقدار نکلا تو کل کی
صورتمین اور بعض کیصورت مین بعض مصالح عنہ مدعی علیہ مدعیکو پہیر دی مسئلہ
اگر زید نے عمر پر مال کا دعوی کیا اور عمر مقر ہوا پہر آپسمین صلح کی کسی چیز سے
فائدہ لینے پر مثلاً اسبات پر عمر اپنی حویلی زید کے رہنے کو دی تو اسکا حکم

جاری کاہی سو اسمین شرط ہی کہ مدت فائدہ لینیکی بھی ٹھہرجاوی اور اگر اوس
مدت کے پوری ہونے سے پہلے مدعی یا مدعی علیہ مرگیا تو یہہ صلح باطل ہوگئی
مسئلہ اگر مدعی علیہ چپ تھا یا منکر تھا اور کچھہ دیکر صلح ہوئی تو مدعی کے
حق مین یہہ معاوضہ ہوا اور مدعی علیہ کے حق مین قسم کہانیکا فدیہ ہوا **مسئلہ**
اگر زید نے عمر پر مکان کا دعوی کیا اور عمر نے انکار کیا یا چپ رہا پھر اور کچھہ
مال پر مکانکے دعوی سی صلح ہوگئی اور وہ مکان عمر کے پاس رہا تو شفعہ کا دعوے
اوسپر نہین اور اگر عمر نے ایک مکان زید کو دیکر صلح کی تو شفعہ واجب ہو دیگا
مسئلہ اگر زید نے عمر پر کسی چیز کا دعوی کیا اور عمر منکر ہوا یا چپ رہا پھر
اور کچھہ مال دیکر صلح ہوئی پھر جس چیز کی بابت جھگڑا تھا اوسکا اور کوئی مستحق
نکلا تو مدعی اوس مستحق سی جھگڑی اور اوسکی بدل مین مدعی علیہ سی جو مال لیا تہا پھیر دے
اور اگر اوس چیز مین سی تھوڑی چیز کا مستحق نکلا تو اوسیقدر مستحق بھی جھگڑے
اور اوسکے حصہ کے موافق بدلے کا مال مدعی علیہ کو پھیر دی اور اگر کل مصالح علیہ
کا کوئی اور مستحق نکلا تو پھر مدعی کل مدعی بہا کا دعوی مدعی علیہ سی کری اور اگر بعض
کا مستحق نکلا تو بعض کا **مسئلہ** اگر مصالح علیہ سپرد کرنے سی پہلے ہلاک ہوگیا تو
اگر مدعی علیہ مقر تھا تو اسکا وہی حکم ہی جو مدعی علیہ مقر ہوا اور مصالح علیہ کا کوئی
مستحق نہ نکلا اور اگر مدعی علیہ چپ یا منکر تھا تو وہ حکم جو مدعی چپ یا منکر ہوا اور
مصالح علیہ کا کوئی مستحق نکلے **فصل مسئلہ** اگر مال کا دعوی کیا پھر صلح ہا

منفعت کا دعوی کیا یا خیانت کا دعوی کیا اور صلح کی تو جائز ہی مسئلہ اگر حدود کے مقدمات
مین صلح کی تو جائز نہین مسئلہ نکاح کے دعوی سی صلح جائز ہے مسئلہ
اگر کسی پر دعوی کیا کہ یہہ میرا غلام ہی پہر اوس سی کچھہ مال لیکر صلح کی تو جائز ہی
اور یہہ اوسکا آزاد ہونا ہوا مسئلہ اگر ماذون غلام نے ایک شخص کو عمداً
مار ڈالا پہر اُس غلام نے مال دیکر آپ ہی صلح کی تو جائز نہین مسئلہ اگر ماذون
غلام کے غلام نے کسیکو مار ڈالا اور اس ماذون نے صلح کی تو جائز ہی مسئلہ
اگر ایک چیز غصب کرکے کہو دی پہر اوسکی مدعی سے اوس چیز کی قیمت سی
زیادہ پر صلح کی تو یا اور کچھہ اسباب دیکر صلح کی تو جائز ہی مسئلہ اگر دو تمند شریک نے مشترک
غلام کو آزاد کردیا پہر دوسرے شریک نے اوسکی آدہی قیمت سے زیادہ دامو پر
صلح کی تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر اپنی طرف سی صلح کرنیکے لئے کسی کو
وکیل کیا مگر اوسنی صلح کی تو جائز ہی اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا وکیل پر لازم
نہوگا مگر درصورتیکہ وکیل ضامن ہوجاوی مسئلہ اگر ایک شخص نے بلا اجازت
مدعی علیہ کے مدعی سے کچھہ مال پر صلح کی تو درست ہی بشرطیکہ یہہ شخص اوس مال کا
ضامن ہوجاوی یا اپنا مال دینا کہی یا یون کہی کہ میرے ذمہ پر مثلاً یہہ ہزار
روپیہ آئی اور وہ روپے مدعیکو دیدئی اور اگر ہزار روپئی پر صلح نہی دئی تو مدعی علیہ
کی اجازت پر یہہ صلح موقوف رہی اگر اوسنی اجازت دی تو جائز ہے ورنہ
باطل ہے باب الصلح فی الدین دین کے

باب بین صلح کرنیکا بیان **مسئلہ** دین کے عقد کے طور پر جس چیز کا
مدعی مستحق ہوا تھا اوسی چیز پر صلح کرنا کچھ اپنا حق لینا اور باقی اپنا حق ساقط
کرنا ہی بدلا نہین ہے اگر ہزار روپے کے دعوے مین پانسو پر یا ہزار موجل پر صلح کی
تو جائز ہے اور اگر اشرفیان موجل ٹھہرائین یا ہزار روپیہ موجل سی صلح کی یا
ہزار درم سیاہ سی یا پانسو درم حال پر یا پانسو درم سفید پر صلح کی تو جائز ہی **مسئلہ**
اگر زید کے عمر پر ہزار روپیے آتے ہین سو زید نے اوس سی کہا کہ جو تو کل یا پانسو ادا کردی
تو باقی پانسو سی تو بری ہو جاوی پھر عمر نے اگر کل کو پانسو دی تو باقی سے
بری ہو گیا اور نہین تو نہین **مسئلہ** اگر مدعی علیہ نے مدعی سی کہا کہ مین تیرے
واسطے مال کا اقرار نکرونگا جب تک تو اوسکی ادا کرنیکی مہلت مجکو نہ دیگا یا کچھ
اوسمین سی معاف نکردیگا سو مدعی نے کچھ مہلت دی یا کچھ معاف کردیا تو ٹھیک
ہو گیا مدعی علیہ کے ذمہ پر **فصل مسئلہ** اگر دو ساجھیونکا ایک شخص پر دین آتا
ہو سو ایک شریک اپنے حصہ کی بابت مدیون سی ایک کپڑا لینے پر صلح کرے تو
دوسرے ساجھی کو اختیار ہی چاہے تو مدیون سی اپنے حصہ کا آدھا دین لے
چاہے ساجھی سی آدھا کپڑا لے لیکن اگر وہ ساجھی صلح کرنیوالا مدیون کا ضامن ہوا
چوتھائی دین کی بابت تو اوس سی دوسرا ساجھی آدھا کپڑا نہین لے سکتا **مسئلہ**
اگر ایک ساجھی نے مدیون سی اپنے حصہ کا دین لے لیا تو دوسرا ساجھی اس وصول
مین شریک ہو جاوی اور جو باقی رہا دونون ملکر مدیون سی لین **مسئلہ** اگر ایک

شریک مدیون سے کوئی چیز اپنے حصہ کی قدر دین کے بدلے مول لیلی تو دوسرے
شریک کے لئے جایز ہی تو جو تہائی دین کی بابت اپنا ذمہ کرلے **مسئلہ** اگر
دو شخص ساجھی مین رب سلم تھے اونمین سے ایک نے اپنے حصہ کی بابت اس مال پر
صلح کی تو باطل ہے **مسئلہ** اگر زید عروض اور عقار یا سونا یا چاندی چھوڑکر
مرا اوسکے وارثون نے عرض اور عقار سے صلح کی ایک وارث کے ساتھہ مال پر
یا سونے سے چاندی پر یا چاندی سے سونے پر تو درست ہی مصالح علیہ تھوڑا ہو
یا بہت ہو اور اگر روپے اور اشرفیان اور عرض اور عقار چھوڑ مرا اور وارثون نے
ایک وارث کے ساتھہ روپیون یا اشرفیون پر صلح کی تو اُن اشرفیون مین سے اشرفیان
یا روپیون مین سے روپے جسقدر اوس وارث کے حصہ کے ہوتے تھے اُسقدر سے زیادہ
روپیون پر یا اشرفیون پر صلح کی تب تو جائز ہی اور نہین تو نہین **مسئلہ** اگر زید
کچھہ ترکہ اور لوگون پر اپنا دین چھوڑکر مرا اور ایک وارث نے کچھہ چیز ترکہ مین سے لی
اور دین وغیرہ اور جو کچھہ تھا اور وارثونکا کہا تو یہہ صلح باطل ہی لیکن اگر وارث
شرط کرلین کہ یہہ صلح کرنیوالا وارث اپنے دین کی بابت حصہ سے مدیون کو بری کردی
تو وہ صلح درست ہی **مسئلہ** اگر مردہ پر اسقدر دین ہو کہ بالکل ترکہ اسکا دین
مین جاوی تو وارثونکا اوس ترکہ کو تقسیم کرنا یا آپسمین اوسکی بابت صلح کرنا باطل
ہے **کتاب المضاربۃ** اُس شرکت اور ساجھی کو مضاربت کہتے ہین کہ ایک شخص کا مال
ہو اور دوسرا شخص اوس مال سے کام کرکے بڑھا دی تو نفع مین ساجھا ہووے

مسئلہ مضارب اصل مال کی بابت امین ہوتا ہی اور اوسمین تصرف کے سبب
وکیل ہوتا ہی اور نفع مین ساجھی ہوتا ہی اور اگر عقد مضاربت فاسد ہو جاوے
تو مضارب اجیر یعنی فرد ور ہو جاتا ہی اور اگر رب المال کے کہنے کے خلاف مال مین
تصرف کریگا تو وہ مضارب غاصب ٹھہرتا ہی اور اگر مضاربت مین یہہ شرط
ٹھہری کہ کل نفع مضارب مستقرض ہی اور اگر یہہ شرط کی کہ کل نفع رب المال کو ہی
تو مضارب مستبضع ہی مسئلہ مضاربت تب ہی صحیح ہوتی ہی جب اوسمین وہ
شرطین پائی جاوین جنسے شرکت صحیح ہوتی ہی اور نفع دونونکی درمیان مین شائع
ہو آدھا آدھا یا تہائی یا چوتہائی وغیرہ پھر اگر یون ٹھہرایا کہ رب المال یا مضارب
کو دس روپیہ مثلا نفع کے حصہ سے زیادہ ملین تو مضاربت نرہی اور مضارب کو
اجر مثل ملیگا اور شرط سے زیادہ نہ دلایا جائیگا اور نفع رب المال کا ہے
مسئلہ جس شرط سے نفع کے حصہ کی جہالت ثابت ہو وہ شرط مضاربت کی
عقد کو باطل کرتی ہی اور جو شرط ایسی نہو وہ شرط خود تو باطل ہوتی ہی مگر مضاربت
کو باطل نہین کرتی جیسے یون شرط کی کہ جو ٹوٹا آوے سو مضارب کے ذمہ پر تو یہہ شرط
باطل ہے مسئلہ مضاربت مین شرط ہی کہ رب المال مضارب کو مال دیدے
مسئلہ مضارب کو اختیار ہی کہ مال بیچ نقد یا قرضا اور مول لے اور کسیکو
اپنا وکیل کرے اور سفر کرے اور مال کو بضاعت رکھے اور کسیکو پاس دھروہر رکھے مگر
اوس مال سے غلام یا باندی کا نکاح نکردے اور وہ مال کسیکو مضاربت پر نہ دے

لیکن مالک نے اگر اجازت دی یا یونکہا کہ جیسا تیری عقل مین آوی ویسا کر
تو البتہ مضارب کو اختیار ہی کہ مال اور کسیکو مضاربت پر دی مسئلہ اگر رب المال
معین کر دی کہ فلانے شہر مین فلانی جنس کی تجارت کریو یا مضاربت کا وقت
معین کر دیا یا کوئی شخص معین کر دیا کہ فلانے سے معاملہ کریو تو مضارب کو
اختیار نہین کہ اور طرح پر کرے جیسے عقد شرکت مین بھی ایک شریک کو اختیار
نہین ہے مسئلہ مضارب ایسی غلام کو مول نہ لی جو مول لینی سی رب المال پر
آزاد ہو جاوی اور نہ ایسی کو جو مضارب پر آزاد ہو جاوی در صورتیکہ نفع مال مین
ظاہر ہوا اور اگر لیا تو مضارب پر مال دینا آویگا اور اگر مال مین نفع ظاہر نہین ہوا
ہے اور مضارب نے ایسا غلام جو مضارب پر آزاد ہو جاوی خریدا تو یہ خرید جائز
ہے پھر اگر نفع ظاہر ہوا تو جسقدر نفع مین حصہ مضارب کا تہا اوسقدر یہہ غلام
آزاد ہو گیا اور مضارب پر رب المال کا مال دینا آویگا مگر غلام رب المال کو اپنی
قیمت مین اوسکی حصہ کی قدر کرا دی مسئلہ اگر مضارب کے پاس ہزار روپے آدھی
نفع کے قرار پر مین سو اوسنے اوس ہزار کو ہزار کے مول کی ایک باندی لی کہ وہ
ہزار روپے کا ایک لڑکا جنی اور مضارب نے وہ لڑکا پیدا کیا اور مضارب دو کنیز
تھا بعد اسکے اوس لڑکے کی قیمت ایکہزار اور پانسو روپئے ہوئی تو رب المال چاہی
چوتھائی یعنی دو پچاس روپئے اور لڑکے سی کموا لے چاہی آزاد کر دی پھر اگر
ہزار روپے لڑکے سے کموا لئے تو مضارب سی باندی کی نصف قیمت اور لے

تیسرے پانسو روپئے باب المضارب الذی یضارب فیہ اس باب مین
بیان اوس مال کا ہی جسمین مضاربت پر مضاربت کیجاوے مسئلہ اگر
مضارب نے اجازت رب المال کے کسی اور کو مال دیا مضاربت کی لئے تو صرف
اس دینے ہی سے یہہ پہلا مضارب رب المال کے لئے مال کا ضامن نہو جاویگا جبتک
وہ دوسرا مضارب اوس مال مین کچھہ کام نکرلے مسئلہ اگر زید رب المال نے
نفع کے آدہون آدھہ کی شرط پر عمر مضارب کو اپنا مال دیا اور عمر نے زید کی
اجازت سے بکر کو تہائی نفع کی شرط پر وہ مال دیا پہر اگر زید نے عمر سے یونکہا تہا
کہ اللہ جو نفع دے وہ ہماری تمہاری بیچ مین آدہا آدہا ہو تو جو نفع ہوا آدہا اوسمین
سے زید لے اور چہٹا حصہ نفع کا عمر کو دے اور تہائی نفع کی بکر کو ملی اور اگر
زید نے عمر سے یونکہا کہ جو اللہ تجکو نفع دے وہ ہماری تمہاری بیچمین آدہا آدہا
تو بکر کو تہائی نفع کی دیکر باقی دو تہائی کو آدہا آدہا زید اور عمر بانٹ لین اور
اگر زید نے عمر سے کہا تہا کہ جو کچھہ نفع بڑہا وے اوسمین میرا تیرا آدہا آدہا پہر عمر
نے زید کی اجازت سے بکر کو آدہی نفع پر مضاربت کو مال دیا تو بکر آدہا نفع لیلے
اور باقی کا آدہا زید لے اور آدہا عمر لے اور اگر زید نے عمر سے یونکہا تہا کہ جو
کچھہ اللہ نفع بخشے اوسمین آدہا میرا یا کہا تہا کہ جو بڑہے وہ میرے تیرے بیچ
مین آدہا آدہا پہر عمر نے زید کی اجازت سے بکر کو آدہی نفع پر مضاربت کو دیا تو
آدہا نفع زید مالک کا اور آدہا بکر کا اور عمر کو کچھہ نہین پہر اسصورتمین اگر عمر نے

بکر کو دو تہائی نفع پر دیا تہا تو بکر چوتہا حصہ اور عمر سے دلا پاویگا مسئلہ اگر
مضارب نے رب المال سے تہائی نفع اوسکا اور تہائی اوسکی غلام کا اس شرط پر کہ اوسکا
غلام بہی اوسکے ساتہہ کام کیا کری اور تہائی نفع اپنا ٹہہرایا تو درست ہی مسئلہ
اگر رب المال یا مضارب مرگیا یا رب المال مرتد ہوکر دار الحرب کو چلا گیا تو مضارب
باطل ہوگئی مسئلہ اگر رب المال نے مضارب کو معزول کیا یعنی موقوف کیا
چہوڑا دیا تو جب مضارب کو معلوم ہوجاوی تب معزول ہوجاتا ہی پہر اگر معلوم ہوگیا
اور تجارت کا مال عروض ہی تو مضارب اوسکو بیچڈالی پہر اوسکے ثمن مین تصرف
کری مسئلہ اگر رب المال اور مضارب نے عقد مضارب فسخ کیا اور مضارب کا مال
لوگون پر دین ہے اور مضارب مین نفع ہے تو مضارب ہی حاکم دین تحصیل
کراوی زبردستی اور اگر مضارب مین نفع نہین ہے تو مضارب پر تحصیل کرنا دین کا
لازم نہین ہی مگر مضارب کیطرف سے رب المال کو حاکم وکیل کراوی دین تحصیل کرنیکی
مسئلہ دلال سے زبردستی تقاضا کراوی ثمن کی بابت شتری کے اور مسئلہ
مضارب کے مال مین سے جو کچہہ ہلاک ہوجاوے تو وہ
نفع مین سے ہلاک شمار کیا جاوی پہر اگر نفع سے زیادہ ہلاک ہوا تو وہ
مضارب پر دینا نہ آویگا مسئلہ اگر نفع بانٹ لیا اور مضارب باقی رہے
پہر سب مال یا تہوڑا مال ہلاک ہوگیا تو وہ نفع پہر جمع کرکے پہلے اس المال کو
رب المال پورا کرے پہر جو نفع مین زیادہ بچے اوسکو دونون بانٹ لین اور

اگر نفع نہ بچا اور راس المال کم رہا تو مضارب پر دبنا نہ آویگا **مسئلہ** اگر نفع
بانٹ لیا اور مضاربت فسخ کردی پھر بعد اسکے پھر سے مضاربت کا عقد کیا پھر مال
ہلاک ہوگیا تو پہلا بانٹا ہوا نفع پھر انجائیگا **فصل مسئلہ** اگر مضارب نے
رب المال کو مال دیدیا بضاعت کہکر یعنی یون کہ اسمین جو نفع ہو سب مجکو دینا
تو مضاربت نہین جاتی رہتی **مسئلہ** اگر مضارب سفر کرے تو اوسکے کھانے
اور پینے اور کپڑے اور سواری کا خرچ مضاربت کے مال مین سے ہی **مسئلہ** اگر
مضارب شہر ہی مین مضاربت کرے تو نفقہ اپنا اپنے ہی مال سے کریگا اور اگر
مضارب سفر مین یا شہر مین کہین اپنی دوا کرے تو اپنے ہی پاس سے کریگا **مسئلہ**
اگر مضاربت مین نفع ہوا اور مضارب کے سفر کا خرچ بھی پڑا تو رب المال پہلے
راس المال کو پورا کرے **مسئلہ** اگر مضارب مال مرابحہ پر بیچے تو جو مال کے کرایہ
وغیرہ کی بابت مال پر خرچ ہوا ہو وہ خرچ اوسکی قیمت مین شامل کرکے کہے کہ یہہ
مال مجکو اتنے مین پڑا اپنی ذات کا خرچ اوسمین نملا دی **مسئلہ** اگر رب المال نے
مضارب سے کہا کہ تو اپنی سمجھ کے موافق کام کر پھر اوسنے کپڑا خرید کر اپنے مال سے
دھولایا اور اپنے جانور پر لادا تو مضارب نے احسان کیا رب المال سے
اس دھولائی اور لدائی کی بابت کچھہ نہ دیگا اور اگر کپڑا لال رنگایا تو رنگ سے
جو اوسکی قیمت زیادہ پڑے اوسمین یہہ مضارب شریک ہی اور رنگانے سے
ضامن نہوا **مسئلہ** اگر مضارب کے پاس نصف نفع پر ہزار روپے مین اوسکا

کپڑا اوسنی مول لیا اور دو ہزار کو بیچا پھر دو ہزار کو ایک غلام مول لیا سو بائع کو
دینے سے پہلے یہہ دو ہزار روپے ہلاک ہوگئے تو پانسو مضارب پر دینا آوینگے
اور اگر ایکہزار اور پانسو رب المال پر اور غلام چوتھائی مضارب کا ہوا اور تین حصے
مضاربت اور دو ہزار اور پانسو اس مال ٹھہرے پھر اگر مضارب غلام کو مرابحہ پر
بیچی تو دو ہزار پر مسئلہ اگر ہزار روپے مضارب کے پاس آدہون آدھہ نفع
پر ہین اور رب المال نے ایک غلام پانسو کو مول لیکر مضارب کے ہاتھہ ہزار روپے
کو بیچا تو مضارب اگر مرابحہ پر بیچی تو یون بتاوی کہ پانسو کو یہہ غلام پڑا ہے
مسئلہ اگر مضارب کے پاس ہزار روپے آدہی نفع پر ہین اُسکا ایک غلام
اوسنی مول لیا کہ وہ دو ہزار کا ہی سو اوس غلام نے ایک شخص کو خطا آمار ڈالا
تو تین چوتھائی اُسکا فدیہ رب المال پر اور ایک چوتھائی مضارب پر اور غلام مین
روز رب المال کا کام کرے اور ایک روز مضارب کا مسئلہ مضارب کے
پاس ہزار روپے تھے اُنکا اوسنی ایک غلام مول لیا اور قیمت کی روپے بائع کو ابھی
نہی کہ وہ روپے ہلاک ہوگئے تو رب المال اور ہزار روپے دی قیمت کی بابت
پھر جو وہ ہلاک ہوجاوین تو اور دی پھر وہ ہلاک ہوجاوین پھر ایسی ہی اور جسقدر
رب المال دیگا سب راس المال ٹھہریگا مسئلہ اگر مضارب کے پاس دو ہزار
روپے ہین رب المال سے کہتا ہی کہ تو نے ایکہزار مجکو دی تھی اور ایک ہزار
اوسمین مین نے نفع کی بڑہائی اور رب المال کہتا ہی کہ مین نے دو ہزار تجکو دی تھی

تو مضارب کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر مضارب کے پاس کے ہزار روپے ہین
سو وہ کہتا ہی کہ یہہ مضاربت کے ہین آدھی نفع کی شرط پر اور اسکو اب ہزار
اور نفع ہوئی ہین اور رب المال کہتا ہی کہ یہہ مین نے تجکو یون ٹھہراکر دی تھے
کہ اسکی تجارت کر جو نفع ہو سو بالکل مجکو دی تو رب المال کا کہنا معتبر ہے +
کتاب الودیعۃ ابداع یعنی دھر دہر رکھنا اسکو کہتی ہین کہ اپنا مال دوسرے کے
قبضہ اور اختیار مین دینا اسلئے کہ وہ شخص اسکی مال کو بچائی رکھی اور ودیعت یعنی
دھر دہرا اوس چیز کو کہتی ہین جو امانت دار کے پاس رکھی جاوی مسئلہ اگر دھر دہر
ہلاک ہوجاوی تو دھر دہر جسکی پاس رکھی تھی اوسپر دینا نہ آویگی اسلئے کہ دھر دہر
امانت ہوتی ہے مسئلہ جسکی پاس دھر دہر رکھی اوسکو اختیار ہی کہ دھر دہر کو
اپنی حفاظت مین رکھی یا اپنی عیال مین سے کسیکی پاس رکھی پھر اگر عیال کے سوا اور کسیکو
سونپی اور اوسکی پاس ہلاک ہوگئی تو جسنے اوسکی پاس رکھی اوسکو دینا آویگی ہان
اگر دھر دہر کے جلجانے یا ڈوبنے کے ڈر سے اپنے پڑوسی یا دوسری
ناؤ والے کو سونپ دی اور ہلاک ہوگئی تو البتہ دینا نہ آویگی مسئلہ اگر دھر دہر
والے نے اپنی چیز مانگی اور کہنی والا دیسکتا ہی اور ندی یا اپنی مال مین ایسی ملادی
کہ الگ نہوسکی تو رکہنی والا کو دینا آویگی مسئلہ اگر دھر دہر کی چیز رکہنی والے
کی یا ملائی خود بخود کسیطرح چیز رکہنی والے کے مال مین ملگئی تو دھر دہر والا اور
رکہنی والا دونون اوس مال مین شریک ہوگئی مسئلہ اگر دھر دہر رکہنی والے

نے کچھہ اوسمین سے خرچ کر ڈالی پھر ویسی ہی چیز لاکر یا قیمت ملادی تو کل
دھر دہر کا دیندار ہوگا مسئلہ اگر امانت دار نے دہر دہر کچھہ تعدی کی پھر
وہ تعدی جاتی رہی تو اوسکے ذمہ سے ضمان بھی جاتی رہی لیکن مستعیر اور مستاجر
اگر عاریت یا اجارہ کی چیز مین تعدی کرین پھر اگرچہ تعدی جاتی رہی مگر ضمان
اونکی ذمہ سے نہین جاتی ایسی ہی اگر امانت دار نے امانت کا انکار کیا دہر دہر
والے کے مانگنے کیوقت پھر اگرچہ اقرار کرے مگر ضمان اوسکے ذمہ سے نہین
جاتی مسئلہ امانت دار کو اختیار ہی کہ دہر دہر کو سفر مین اپنے ساتھہ لیجائے بشرطیکہ
دہر دھر والے نے منع نکیا ہو اور راستہ مین ڈر بھی نہو مسئلہ اگر دو شخصون
نے دہر دہر کچھی پھر ایک اونمین سے اپنی حصہ کی قدر مانگے تو امانت دار ایک کو
دی جب وہی دونو موجود ہون تب البتہ دی مسئلہ اگر ایک آدمی نے دو
شخصون کے پاس ایسی چیز کہ وہ بٹ سکتی ہے امانت رکہی تو وہ دونو اوسکو
آدھی آدھی بانٹ کر نگہبانی کرین اگر ایک نے دوسرے کو سونپ دی تو اوس
آدھی کا ضامن ہوگا اور اگر وہ چیز بٹ نہین سکتی تو نہین مسئلہ اگر دھر دہر
والے نے امانتدار سے کہا کہ یہہ دہر دہر اپنے عیال کے سپرد کیجیو یا کہا کہ اسی
مکان مین اسکو حفاظت کیجیو پھر اوسنے اپنی عیال مین سے ایک شخص کو سونپی کہ
نے اوسکے سونپنے چارا ہی نہ تھا یا اوسی حویلی اور مکان مین رکہی سو وہ چیز
ہلاک ہوگئی تو اوس دہر دہر رکہنے والے پر کچھہ دینا نہ آویگا اور اگر یہہ حال نہا

کہ عیال کے نے سونپے بھی وہ چیز محفوظ رہسکتی تھی یا اوسنی اور حویلی مین رکھی
تھی تو دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے عمر کی چیز غصب کرکے بکر کے پاس
امانت رکھدی سو کھوگئی تو بکر پر دینا آویگی مسئلہ زید نے عمر کے پاس ہزار
رکھی پھر عمر نے بکر کے پاس رکھدی سو کھوگئی تو عمر پر دینا آویگی بکر پر نہین
مسئلہ اگر امانت دار کے پاس ہزار روپے ہین اور دو شخص دعوی کرین ہر ایک
کہتا ہی کہ یہہ ہزار میرے ہی ہین کہ مین نے اسکو سونپی تہی اور مدعیون کے پاس گواہ
نہین اور امانت دار نے قسم سے انکار کیا تو یہہ ہزار روپے اُن دونونکو دلائی
جائنگے آدہے آدہی اور امانت دار پر ہزار روپے اور دینا آویگے دونو مدعیون کو
آدہے آدہی کتاب العاریت عاریت اسکو کہتے ہین کہ اپنی چیز کے فائدہ کا
کسیکو مالک کرنا اور اوس فائدی کے بدلے مین اوس سی کچھہ نہ لینا مسئلہ
چیز عاریت ہو جاتی ہی یون کہنے سی کہ یہہ چیز مین نے تجکو عاریت دی یا اپنی زمین
تیرے کہانیکو دی یا اپنا کپڑا تجکو دیا پہننے کو یا اپنی سواری مین نے تیرے
سوار ہونے کو دی یا اپنا غلام مین نے تیرا کام کرنے کو دیا یا میرا گہر تیری
رہنے کے لئے ہے یا میرا گہر تیرے رہنے کے لئے ہے عمر ہر کو مسئلہ
معیر جب چاہی اپنی چیز لے لے مسئلہ اگر مستعیر کے پاس سی بے تعدی کے
عاریت ہلاک ہوگئی تو کچھہ دینا نہ آویگا مسئلہ عاریت کو مستعیر اجارہ ندی
اور گرو نرکھی جیسی امانت کا حکم ہے پھر اگر اجارہ دی اور ہلاک ہوگئی تو دینا

آویگی مسئلہ مستعیر کو اختیار ہی کہ عاریت کی چیز اور کسیکو عاریت دی بشرطیکہ وہ
چیز ایسی ہو کہ کوئی کام مین لاوی تو جیسی ہی ویسی ہی رہی ایسی نہو کہ واقف کار کام
مین لاوی تو درست ہی اور ناواقف اپنے کام مین لاوی تو ناقص ہوجاوے
مسئلہ اگر معیر نے یون ٹھہرایا کہ فلانے دن یا فلانے مہینے مین اس چیز کو
کام مین لائیو یا یون کہ فلانے کام مین لائیو یا یون ٹھہرادیا کہ فلانے دن فلانے
کام مین لائیو تو مستعیر اوسکے برخلاف نکرے اور کچھہ قید نہ لگائی تو مستعیر جس
طرح چہ جسوقت چاہی اوسکی کام مین لگادی مسئلہ اگر اشرفی یا روپیہ یا مکیلی
چیز یا موزون چیز یا معدود چیز عاریت دی تو یہہ قرض ہوا مسئلہ اگر زمین عاریت
دی مکان بنانیکو یا درخت لگانیکو تو درست ہی اور معیر کو اختیار ہی کہ پھیرلے اور
مستعیر سے مکان کہدواڈالے اور درخت اکھڑواڈالے اور معیر پر اسصورت مین
کچھہ دینا نہ آویگا بشرطیکہ زمین کی عاریت کی مدت نہ ٹھہرادی ہو اور اگر مدت ٹھہرادی
تھی اور اوس مدت کی گذرنے سے پہلے وہ زمین پھیرلی تو مکان کہدوئی اور درخت
اکھڑانے سے مستعیر کا جسقدر نقصان ہوا معیر کو دینا آویگا مسئلہ اگر
کھیتی بونیکو زمین عاریت دی تو جبتک کھیت نہ کٹے تب تک معیر کو پھیرلینا نچاہیئے
عاریت کی مدت مقرر کردی ہو خواہ نکی ہو مسئلہ چیز کے پھیردینے مین جو
خرچ پڑے اگر عاریت ہی تو مستعیر پر اور اگر دہر ہے تو مالک پر اور اگر اجارہ ہے
تو موجر پر اور غضب ہی تو غاصب پر اور رہن ہے تو مرتہن کے ذمہ پر مسئلہ

اگر مستعیر نے عاریت کا جانور معیر کے اصطبل تک یا عاریت کا غلام مالک کے گھر تک
پونہچا دیا تو بری ہوگیا اور غاصب یا امانت دار نے اگر غصب کا جانور یا غلام
یا امانت کا جانور یا غلام مالک کے اصطبل اور گھر تک پونہچا دیا اور مالک کو نہ سونپا
اور ہلاک ہوگیا تو غاصب اور امانت دار کو دینا آویگا **مسئلہ** اگر مستعیر نے
عاریت کا جانور اپنے غلام یا نوکر کے ساتھہ یا معیر کے غلام یا نوکر کے ساتھہ
پھیر بہیجا اور ہلاک ہوگیا تو مستعیر بری ہے اور اگر اجنبی آدمی کے ساتھہ بہیجا
اور ہلاک ہوگیا تو مستعیر پر دینا آویگا اگر زمین کا عاریت نامہ لکھدی تو اوسمین
یون لکھدی کہ تو نے یہہ اپنی زمین مجکو کہانیکو دی **کتاب الہبۃ** یعنی اور شخص
کو اپنی چیز کا مالک کر دینا اور اسکی بدلے مین اوس سی کچھہ لینا اسکو ہبہ کہتی ہین
یعنی وٹالنا **مسئلہ** ہبہ ٹہیک ہو جاتی ہی جب دینی والی کیطرف سی ایجاب ہو اسطرح پر کہ
دینی والا کہی مین نے فلانی اپنی چیز یا یہہ چیز وٹالی یا مین نے ہبہ کر دی یا یہہ کہا مین نے تجکو
کہانیکو دیا یا یہہ چیز مین نے تجکو عمر بہر کو دی یا وٹالنی کی نیت سی یونکہا کہ یہہ
سواری مین نے تجکو سوار ہونیکو دی یا یونکہا کہ کپڑا مین نے تیرے پہننے کو
دیا یا گہر میرا تیری لئے ہبہ ہی تو وہ اوسمین اور اگر یونکہا کہ گہر میرا تیرے لئی ہبہ ہی
رہنی کو یا گہر میرا تیری لئی رہنے کو ہبہ ہے تو ہبہ کا ایجاب نہوا اور جب لینی والی
کیطرف سی قبول ہوا اور اوسی مجلس مین لینی والا اوس چیز پر اپنا قبضہ کرلے
اگرچہ نے اجازت دینی والے کے ہوا اور اگر اوسی مجلس مین قبضہ نکیا تو بی اجازت

قبضہ نکرے **مسئلہ** ایسی چیز ہبہ کرنا چاہیے کہ بٹی ہوئی ہو **مسئلہ** اگر ایسی
چیز کا حصہ ہبہ کیا کہ وہ حصہ اوسمین سے بٹ نہین سکتا تو بٹنے بانٹنے بھی ہبہ درست
ہے اگر بٹ سکتا ہے تو بٹنے بانٹنے ہبہ درست نہین ہے اگر بانٹ کر سپرد کردی
تو ہبہ درست ہوگئی **مسئلہ** اگر آٹا دیڈالا اور وہ آٹا ابہی گیہون ہین ہے تو
یہہ ہبہ درست نہین گو کہ اُن گیہونکو پیسکر آٹا سونپ دی اور یہی حکم ہے تلونہین
کے تیل کا اور دودہ مین کے گہی کا **مسئلہ** اگر زید کی چیز عمر کے قبضہ مین
ہے اوسی چیز کو زید نے عمر کو دیڈالا تو ہبہ ہوگئی اور عمر کو نئے سرے
اوسپر قبضہ کرنا ضرور نہین **مسئلہ** اگر باپ نے اپنے چھوٹے لڑکے
کو کوئی چیز دیڈالی تو کہدینے سے کہ مین نے یہہ چیز اس لڑکے کو دیڈالی
ہبہ پوری ہوگئی باپ ہی کا قبضہ اوسکی طرف سی کافی ہے **مسئلہ** اگر چھوٹے
لڑکے کو غیر آدمی نے چیز دیڈالی اور اوسکے ولی نے قبضہ کرلیا تو ہبہ
ٹہیک ہوگئی اور وہ لڑکا اپنی مان کے پاس یا اور کسی اجنبی کے پاس
پرورش پاتا ہے تو ماکا یا اجنبی کا قبضہ کرنا کافی ہے اور اگر وہ لڑکا
خود سمجہہ دار ہے اور خود اوسنے قبضہ کرلیا تو بھی درست ہی **مسئلہ** اگر
دو شخصون نے ایک حویلی ایک شخص کو دیڈالی تو درست ہی اور اگر ایک نے
ایک حویلی دو کو دی تو درست نہین **مسئلہ** اگر دس اشرفیان دو فقیرونکو
دیڈالین یا خیرات دین تو درست ہی اور اگر دو دو لتمندونکو ہبہ کین یا خیرات

دین تو درست نہین **باب الرجوع فی الہبۃ ومع خرقہ** ہبہ لوٹانے کا
بیان اور اون امور کا کہ جن سے نہ لوٹ سکے **مسئلہ** دیڈالی ہوئی
چیز کا پھیر لینا درست ہے **مسئلہ** اگر موہوب لہ نے موہوب مین کچھہ ایسی ملی
ہوئی زیادتی کی جس سے موہوب کی قیمت زیادہ ہوگئی جیسے ہبہ کی زمین مین
درخت لگایا یا مکان بنایا یا جانور کو موٹا کیا تو اب ہبہ ہبہ نہ پھر گی **مسئلہ**
اگر واہب یا موہوب لہ مر گیا تو ہبہ ہبہ نہ پھر گی **مسئلہ** اگر موہوب لہ نے
ہبہ کی عوض واہب کو کچھہ دیا تو ہبہ ہبہ نہ پھر گی پھر اگر واہب نے یہہ کہکر دیا
کہ یہہ لے عوض یا بدلا اپنے ہبہ کا یا مقابلہ اپنے ہبہ کا اور واہب نے
لیا اپنی قبضہ مین تو پھر واہب کو پھیرنا نہین پونہچتا اگر موہوب لہ کے سوا
اجنبی شخص نے ہبہ کا بدلا دیا تو بھی درست ہی اور واہب کو پھر اختیار پھیرنے
کا نہین رہتا پھر اگر موہوب چیز آدہی کسی اور کی ثابت ہوئی تو موہوب لہ
نے جو بالکل کے بدلے مین دیا ہی اوسکا آدہا واہب سے پھیرلے اور بدلے
کی چیز کے آدہی کا کوئی اور مستحق نکلا تو واہب آدھی ہبہ نہین پھیر سکتا
جب تک بدلے کی باقی چیز بھی نہ پھیر دی **مسئلہ** اگر ہبہ کی چیز موہوب لہ
کے ملک سے اور کے قبضہ مین جاتی رہی تو ہبہ نہ پھر گی اور اگر آدہی بیچدالی
تو آدہی کو واہب پھیر لے سکتا ہے جیسے بیچی ہوئی مین سے بھی آدھی
پھیر لے سکتا ہی **مسئلہ** اور جورو کو خاوند نے یا خاوند کو جورو نے

ہبہ کیا تو نہ پھریگا پھر اگر ایکعورت کو کچھ دیڈالا پھر اوس عورت سی نکاح کیا تو
پھیر لینیکا اختیار ہے اور اگر نکاح تہا اور چیز دی پھر نکاح جاتا رہا تو نہ پھیریگی
مسئلہ اگر اپنے رشتہ دار یعنی ذیرحم محرم کو ہبہ کیا تو پھریگا مسئلہ
اگر دیڈالی ہوئی چیز ہلاک ہوگئی تو نہ پھریگی سوا اگر موہوب لہ نے کہا کہ وہ چیز
ہلاک ہوگئی تو وہ سچا بتایا جائیگا مسئلہ موہوب کا پھر جانا تب ٹہیک ہوجاوے
جب واہب اور موہوب لہ راضی ہوجاوین یعنی موہوب لہ پھیر دے یا یون ہو
کہ حاکم حکم دے مسئلہ اگر موہوب کے ہلاک ہوجانیکے بعد کوئی مستحق نکلا
اور موہوب لہ پر اوس چیز کا بدل دینا آیا تو اب موہوب لہ واہب سی بدل
پائیگا مسئلہ جو ہبہ کہ بدلے پر ہو تو ابتدا مین اوسپر ہبہ کے احکام
جاری ہونگے کہ موہوب کا اور اوسکے بدل کا اوسی مجلس مین قبض ہو اور
اگر مشاع ہو تو باطل ہو اور انتہا مین اوسپر بیع کے احکام جاری ہونگے
تو عیب کے سبب سے پھریگی اور اختیار ہوگا رویت کا اور شفیع شفعہ کا جھگڑا
کرسکیگا **فصل** مسئلہ اگر حاملہ باندی یون ہبہ کی کہ باندی مین نے
دیڈالی مگر حمل نہین تو باندی مع موہوب لہ کے ہوگئی اور حمل کا الگ ٹہہرانا
باطل ہی مسئلہ اگر ایک باندی ہبہ کی اس شرط پر کہ موہوب لہ یہہ باندی
پھیر دی یا اس شرط پر کہ موہوب لہ آزاد کردے یا اس شرط پر کہ موہوب لہ
اوسکو ولد کرے یا حویلی ہبہ کی اس شرط پر کہ اوسمین کی کوی چیز موہوب لہ

پہیردے یا اسکے عوض مین کوئی چیز اوسمین کی واہب کو دی تو یہہ ہبہ ہوئی اور
شرطین باطل ہین **مسئلہ** اگر اپنے مدیون سے کہا کہ جب کل کا دن آوی
تو وہ دین تیرا ہوجاوے یا یون کہا کہ تو تو اوس سے بری ہوجائے
یا کہا کہ تو آدہا دین ادا کرے تو آدہا دین تیرا ہوجاوی یا یونکہا کہ تو تو بری
ہوجاوی باقی آدھی سے تو یہہ کہنا بیہودہ ہے **مسئلہ** اگر زید نے عمر سے کہا کہ
یہہ اپنا گہر مین نے تجکو دیڈالا تیری عمر بھر رہنے کو جب تو مرے تو میرا ہی
تو یہہ ہبہ درست ہوگئی اور زندگی کی شرط باطل ہے تو وہ گہر عمر کا ہے اور عمر
کے مرنیکے بعد عمر کے وارثونکا **مسئلہ** اگر یونکہا کہ جو مین تجھسے پہلے
مرون تو میرا گہر تیرا ہی تو یہہ ہبہ باطل ہے **مسئلہ** صدقہ کا اور ہبہ کا حکم
ایک ہی ہے جیسے یہہ بدون قبضے کے ٹھیک نہین ویسے ہی صدقہ بدون قبضے کے
ٹھیک نہین اور ہبہ کیطرح صدقہ بھی مشاع کا جو بٹ سکتی ہے درست نہین الا
فرق اتنا ہے کہ صدقہ پھیر نہین سکتا **کتاب الاجارۃ** یعنی چیز کے فائدے
کے بیچنے کو اجارہ کہتے ہین فائدہ بھی معلوم ہو اور اوسکی اجرت یعنی بدلے
کے دام بھی معلوم ہون **مسئلہ** جو چیز ثمن ہوسکتی ہے وہی چیز اجرت
ہوسکتی ہے **مسئلہ** فائدہ استجارہ کی چیز کا معلوم ہوجاتا ہے جب اجارہ کی
مدت بیان ہوجاوی جیسے حویلی اجارہ لی مثلاً چھ مہینے رہنے کو یا زمین اجارہ
لی کہیتی کرنیکو ایک برس تک کو اسیطرح مدت معین ٹھہرالی درست ہے کتنی ہی مدت ہو

مسئلہ وقف کی چیز کو تین برس سے زیادہ مدت کو اجارہ دینا درست نہیں
اجارہ کی چیز کا فائدہ نام لینے سے بھی معلوم ہو جاتا ہے جیسے کسیکو اجارہ لیا یعنی مزدور
کیا کپڑے رنگنے کو یا سینے کو مسئلہ اجارہ کی چیز کا فائدہ اشارہ سے بھی معلوم
ہو جاتا ہے جیسے مزدور کیا کہانا ڈھونیکے لئے یہاں سے وہاں تک کو مسئلہ
اجارہ کا عقد کرنیسے اجرت اجیر کی ملک نہیں ہو جاتی ہے لیکن ہاں اگر مستاجر
پہلے ہی سے اجرت دیدے یا اجرت پہلے لے لینے کی شرط پر اجارہ کیا ہو یا
مستاجر نے جس کام اور فائدہ کے لئے اجارہ لیا تھا وہ کام اوس چیز سے
نکال لیا اور فائدہ لے لیا یا فائدہ لینے پر قدرت پائی تو البتہ اجرت اجیر کی
ملک ہو گئی اور مستاجر دینا آویگی مسئلہ اگر اجارہ کی چیز مستاجر کے پاس سے
کسی نے غصب کرلی تو اجرت بھی جاتی رہی مسئلہ اگر حویلی یا زمین کرایہ
کی تو مالک چاہے تو ہر روز کرایہ مانگ لیا کرے مسئلہ اگر جانور کرایہ کیا
تو جانور والا چاہے تو ہر منزل کا کرایہ لیلے مسئلہ دھوبی اور درزی جب
کام کر چکیں تب مزدوری لیں مسئلہ نانبائی جب تنور سے روٹی نکالدی تب
مزدوری پاوے پہر تنور سے نکالنے کے بعد اگر روٹی خود بخود جلگئی تو نان بائی
مزدوری پاویگا اور اوس روٹی کا عوض اوسپر نہ بنا آویگا مسئلہ باورچی
جب سالن اور کہانا رکابی میں نکالدی تب مزدوری کا حقدار ہوتا ہے مسئلہ
کمی اینٹیں بنانیوالا جب سکھلاکر اینٹیں کھڑی کردے تب اجرت پاوے مسئلہ

جس کام کا اثر اصل چیز مین ہو جاوے اوس کام کے کارگر کو اختیار ہی
کہ اوس چیز کو اپنی مزدوری پانے تک مالک کوندے جیسے رنگریز کا دیہوئی
کندی گر پہر اگر رنگریز نے کپڑا اپنے پاس رکہا مزدوری پانے تک سودہ ضائع
ہوگیا تو رنگریز پر کپڑا اور مالک پر مزدوری دینا نہ آویگا اور جسکا کارگر کا کام
اصل چیز مین اثر نکرتا ہوا وسکو اختیار نہین کہ اوس چیز کو مزدوری پانے
تک مالک کوندے جیسے حمال اور ملاح **مسئلہ** اگر اجیر سے یہہ شرط کرلی
کہ خود کام بناوے تو وہ اجیر دوسرے شخص سے وہ کام نہ بنوادی اور اگر
مستاجر نے یہہ شرط نکی اور مطلق کہدیا کہ یہہ کام کردو تو اجیر کو اختیار ہے
اور اجیر سے بنوادی **مسئلہ** اگر اجیر کیا اسواسطے کہ فلانے شہر سے میرے
گہر والونکو لے آوے سو گہر والونمین سے کوئی مرگیا اور باقیونکو یہہ اجیر لے آیا
تو باقیون کے حساب سے اوسکو اجرت ملیگی **مسئلہ** اگر خط یا کہانا پہنچانیکو
کسیکے پاس مزدور کرکے بہیجا سو وہ مرگیا تہا اور مزدور خط یا کہانا پہنچا لایا
تو مزدوری نملیگی **باب مایجوز من الاجارۃ ومایکون خلافا فیہا**
جس چیز کا اجارہ دینا جائز ہے اور جس چیز کے اجارہ دینے مین خلاف ہی اسکا بیان
مسئلہ حویلیون اور دوکانونکا کرایہ کرنا بغیر بیان اسباب کے بہی کہ فلانا
کام اس حویلی یا دوکان کے اندر کیا جائیگا درست ہی پہر مستاجر یعنی کرایہ لینے والے
کو اختیار ہی کہ جو کام چاہی اوسمین کرے مگر لوہار یا کندی گر یا چکی پیسنے والون کو

اوسمین وہ متاجر نہ بسا دی مسئلہ کہیت بونیکو زمین اجارہ لینا درست ہی
بشرطیکہ یہہ بیان ہو جاوی کہ فلانی چیز اسمین بوئیگا یا یون کہہ لے کہ جو چیز
چاہیگا وہ چیز اسمین بوئیگا مسئلہ مکان بنانے کے لئے اور درخت
لگانے کے لئے زمین کرایہ لینا درست ہی پھر جب مدت اجارہ کی گذر جاوے
تو متاجر مکان اپنا کھود کر اور درخت دور کرکے خالی زمین مالک کو دیدے
اور اگر مالک اجارہ کی مدت گذرنیکے بعد قابض ہو جاوے اور درختونکی
لکڑی کی قیمت اور مکان کے عملہ کی قیمت اپنی ذمہ کرلے تو بھی درست ہی اور
اگر مکان کے بنے رہنے پر اور درختونکی لگے رہنے پر راضی ہو جاوے
تو بھی درست ہی تو مکان اور درخت متاجر کے رہے اور زمین مالک کی رہی
مسئلہ ساگ بونیکا اور درخت لگانے کا ایک ہی حکم ہے مسئلہ اگر
اجارہ کی مدت گذر گئی اور زمین پر کہیت بویا ہوا ہی تو جب تک کہیت کٹنے کا
وقت آوے تب تک مالک زمین کو متاجر کے پاس چھوڑ دی اور متاجر سے اجر
مثل لے مسئلہ اگر سواری یا لادنے کا جانور یا پہننے کا کپڑا کرایہ لیا اور
یہہ معین نکیا کہ کون سوار ہوگا یا فلانا شخص پہنے گا تو کرایہ لینے والیکو اختیار
ہے جسکو چاہے سوار کرے اور جسکو چاہی پہنا دی اور اگر معین کردیا کہ فلانا
اوسپر سوار ہوگا اور فلانا شخص پہنے گا پھر اسکے خلاف اوسکو سوار کیا یا
پہنایا اور جانور یا کپڑا ہلاک ہوگیا تو متاجر کو دینا آویگا اور یہی حکم اُس چیز کا

جو استعمال کرنیوالے کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاوے چنانچہ سواری کہ
اگر کچھا سوار بیٹھے تو جانور کی پیٹھ لگجاوے تو اسصورت مین اگر نے تعین سوار کے
کرایہ کیا تو جسکو چاہے سوار کرے اور اگر معین شخص کے لئے کرایہ کیا تو اور کو سوار
نکراوے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ استعمال کرنیوالیکے مختلف ہونے سے مختلف
نہین ہوتی جیسے خیمہ تو ایسی چیز مین شخص معین کی قید لگانا کہ فلانا شخص اس خیمہ مین
رہیگا بیفائدہ ہے مستاجر جیسے چاہے کہے مسئلہ اگر بار اور لدایہ
کی نوع اور قدر بیان کردی مثلاً گیہون کی منگت یعنی اتنے من گیہون اس جانور پر لادونگا
تو اختیار ہے کہ اور چیز ویسی ہی یا اوس سے کم وزن جیسی جو یا تل لادے
نہ وہ چیز جو گیہون سے زیادہ نقصان کرے جیسے نمک مسئلہ اگر اپنی سواری
کو جانور کرایہ لیا پہر اور کسیکو بھی اپنے پیچھے سوار کرلیا سو وہ جانور مرگیا تو
آدہی قیمت جانور کی دینا آویگی مسئلہ اگر جانور کرایہ کیا بوجہہ ٹھہراکر مثلاً
دو من لادونگا پہر زیادہ لادا سو وہ جانور ہلاک ہوگیا تو زیادہ بوجہہ کی
قدر جانور کی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر کرایہ کرکے جانور کو ایسا مارا
یا ایسی لگام کھینچی کہ وہ مرگیا تو قیمت سب دینا آویگی مسئلہ اگر جانور زین
یا پالان یا کاٹھی سمیت کرایہ کیا پہر اوس زین یا کاٹھی یا پالان کو اوتار کے
ایسا اوسپر کسا کہ ایسے جانور پر ویسا زین یا چارجامہ یا کاٹھی یا پالان نہین
کسا کرتے ہین سو وہ جانور ہلاک ہوگیا تو قیمت سب دینا آویگی مسئلہ اگر چیز

پونہچانیکو مزدور کیا اور راہ معین کردی پہرہ اور راہ سے گیا کہ اوس راہ مین
آفات تھا اور وہ چیز ہلاک ہوگئی تو مزدور پر سے دینا آویگی اور پونہچادی تو
مزدوری پاویگا مسئلہ اگر ٹھہری تھی خشکی کی راہ اور اجیر دریا کی راہ سے
کشتی مین لیگیا اور چیز ہلاک ہوگئی تو سب دینا آویگی اور پونہچادی تو مزدوری پاویگا
مسئلہ اگر گیہون بونے کو زمین اجارہ لی پہر بویا اوسمین ساگ تو زمین کا
نقصان دینا آویگا اور اجرت دینی نہ پڑیگی مسئلہ اگر درزی کو کپڑا دیا مصیر
سینے کو سو وہ قبا سینی لایا تو اوسپر کپڑے کی قیمت دینا آویگی یا مالک قبا لیلے
اور اجر مثل دی باب الاجارۃ الفاسدۃ بیان اجارہ فاسد کا یعنی
جس سے اجارہ بگڑجاوے مسئلہ اگر اجارہ کیا اور کوئی شرط انوکھی لگائی تو اجارہ
فاسد ہوگیا اور اجیر کے لیے مستاجر کو اجر مثل دینا آویگا بشرطیکہ جو اجارہ مین
اجرت ٹھہری تھی اوس سے وہ اجر مثل زیادہ نہو مسئلہ اگر حویلی کرایہ دی ایک
روپیہ درماہہ پر تو ایک مہینے بھر کا یہہ اجارہ صحیح ہوا باقی فاسد مگر درصورتیکہ اور
مہینونکی بھی مدت ٹھہرالی مثلاً دس مہینے یا پانچ مہینے بھر جس مہینے کی ایک گھڑی
بھر بھی اوس حویلی مین مستاجر رہا تو اوس مہینے بھر کا رہنا اوسکو درست ہوگیا
مسئلہ اگر سال بھر کے لیے حویلی کرایہ کی تو درست ہے اگرچہ ہر ہر مہینے کا
جدا جدا کرایہ نہ ٹھہرایا مسئلہ اگر یون نہ ٹھہرایا کہ فلانے وقت سے اجارہ
ہوا تو جسوقت اجارہ کیا اوسیوقت سے وہ چیز اجارہ مین آگئی مسئلہ اگر

کتاب الاجارۃ الفاسدۃ

چاندرات کے دن اجارہ کیا تو چاند دیکھنے کی روسے برس کا شمار ہوگا اور
نہین تو دنونکی گنتی سے ہر مہینا تیس دن کا مسئلہ حاملہ کی اور سنگھی لگانیوالیکو
درست ہے کہ اپنی مزدوری سے مسئلہ زجانور کو مادہ پر چھوڑکر اوسکی
اجرت لینا اور نماز کی بانگ کی اور حج کرنیکی اور امام ہونیکی یا فقہ پڑھانیکی اجرت
لینا درست نہین مسئلہ قران پڑھانے کی اجرت لینا درست نہین اور اسیقدر
اسپر ہی کہ قران پڑھانے کے لئے نوکر رکھنا درست ہی مسئلہ گانے کیواسطے
اجیر کرنا اور چلاکر روپئے اور پٹانے کے لئے اور کھیل کے کامون کیواسطے درست
نہین مسئلہ ساجھی کی چیز کو یعنی مشاع کو اجارہ دینا درست نہین مگر ایک
شریک کو دوسرا شریک اگر اجارہ دی تو درست ہی مسئلہ لڑکے کو دودھ
پلانے کے لئے کسی عورتکو نوکر رکھنا درماہہ ٹھہراکر یا روٹی کپڑے پر درست ہی
اور اوسکی خاوند کو اوس سے صحبت کرنے سے منع نکیا جاوی پھر اوسکو حمل رہگیا یا بیمار
ہوگئی تو چھڑا دینے کا اختیار ہے مسئلہ اوس لڑکی کی خوراک کو درست کرنا
دودہ پلانیوالی کی ذمہ پر ہی مسئلہ اگر دودہ پلانیوالی نے بکری کا دودہ
پلایا تو نوکری نہادیگی مسئلہ اگر سوت بُننے کو دیا اس شرط پر کہ آدہا کپڑا تیری
کی مزدوری ہے یا حمال سے یون ٹھہرایا کہ یہہ گیہون فلانی جگہہ پونہچا دی اسمیں سے
ایک پیالہ بھر تجکو دونگی یا نان بائی کو مزدور کیا کہ آج دن بھر مین مثلا چار من
آٹے کی روٹی پکا دی ایک روپیہ پر تو یہہ درست نہین مسئلہ اگر زمین اجارہ

لی یون ٹھہرا کر کہ اوسکو جونکر بوئیگا یا یہہ کہ اپنیچکر بوئیگا تو درست ہی اور اگر
یون ٹھہرایا کہ دو بار جوتے یا اوسمین مذیان کھود کر بہادی یا اوسمین کھاد
ڈالے یا یون کہا کہ زید نے اپنی زمین عمر کو کھیتی کے لئے اسطرح اجارہ دی کہ
اوسکی بدلے عمر کی زمین آپ زید نے کھیتی کو اجارہ لی یا زید نے اپنی حویلی
عمر کو کرایہ رہنے کو دی اور کرایہ کے بدلے عمر نے اپنی حویلی زید کے رہنے کو
دی تو درست نہین **مسئلہ** اگر زید اور عمر دو شریک ہین کہانے مین یعنی گیہون
مین پہر زید نے عمر کو مزدور کیا کہ اس سب کہانے کو اسقدر مزدوری پر فلانی
جگہہ پونہچا دی تو عمر کو مزدوری ملیگی **مسئلہ** اگر راہن نے مرہون چیز مرتہن
سے اجارہ لی تو درست نہین اور اجارہ کے دام مذینا آوینگے **مسئلہ** اگر
زمین اجارہ لی اور یہہ ذکر نکیا کہ اسکو بوئیگا اور مدت اجارہ کی گذر گئی تو جو
دام ٹھہرے تھے دینا آوینگے **مسئلہ** اگر ایک گدہا کرایہ کیا کسی شہر تک کو اور
یہہ ذکر نکیا کہ اسپر کیا چیز لادیگا پہر ایسی چیز لادی جو لوگ لادا کرتے ہین سو
وہ گدہا مر گیا تو مستاجر کو دینا نہ آویگا اور اگر اُس گدہی نے وہ بوجھ اُس
شہر تک پونہچا دیا تو جو مزدوری ٹھہری تھی وہ دینا آویگی اور اگر لادنے سے
پہلے اسصورت مین اور کھیت بونے سے پہلے اوس صورتمین دونونمین جھگڑا
اوٹھا تو اجارہ ٹوٹ گیا تاکہ فساد دفع ہووے **باب ضمان الاجیر**
اس باب مین اجیر کی ذمہ داری کا بیان ہی **مسئلہ** اجیر دو طرحکا ہوتا ہی ایک اجیر

مشترک دوسرا اجیر خاص مسئلہ اجیر مشترک وہ ہوتا ہی جو ایک ہی شخص کا
کام نکرے بلکہ بہتوں کا کیا کرے مسئلہ اجیر مشترک مزدوری کا مستحق تب ہی
ہوتا ہے جب کام بنا دی جیسی رنگریز اور کندی گر اور دھوبی اور چیز اوسکو پاس
ہلاک ہو جاوی تو اوسکا ضامن وہ نہوگا یعنی اوسکو دینا نہ آویگی مسئلہ اگر
چیز اُس اجیر مشترک کے کام سی ہلاک ہوگئی مثلاً کندی گر نے ایسا کوٹا کہ کپڑا
پھٹگیا یا حمال کا پانو رپٹا اور چیز ٹوٹ گئی یا گھڑے کی رسی کٹ گئی اور چیز ہلاک
ہوگئی یا ملاح ناو کھینچتا تھا سو ڈوب گئی تو دینا آویگی مگر آدمی ناو مین جو ڈوب
گئی اونکا خون بھا نہ دینا آویگا مسئلہ اگر زید کی مٹکی حمال سی رستے مین گر کر ٹوٹ
گئی تو زید چاہے تو جس مقام سی حمال کو دی تھی وہانکی قیمت مٹکی کی حمال سے
لے لے اور مزدوری نہ دی اور چاہی تو جس جگہہ ٹوٹی وہانکی قیمت لے اور
وہان تک کی مزدوری حساب کرکے دی مسئلہ اگر سنگھی لگانیوالے نے
یا بیطار سا لونری نے یا فصد کھولنیوالے نے معمول کے موافق کام کیا اور
مریض ہلاک ہوگیا تو ان لوگونپر کچھہ تاوان نہ پڑیگا مسئلہ اجیر خاص وہ ہوتا
ہے جو ایک شخص کا کام کری مزدوری پر سو وہ جب اپنا آپ مستجیر کے قابو مین
دیدی اوس اجارہ کی مدت مین اگرچہ مستجیر اوس سی کام نلی گروہ اجیر اُجرت
کا مستحق ہو جاتا ہی جیسی کسیکو مہینے بھر کے لئے کام کو یا کریان چرانیکو نوکر
رکھا پھر اوسکا پاپن یا اوس سی اگر کوئی چیز تلف ہوگئی تو اوسپر دینا نہ آویگی

اجیر سے یون ٹھہرانا کہ اگر اسطرح پر تونے کیا تو یہہ مزدوری اور فلانی طرح پر کیا
تو اسقدر مزدوری دونگا درست ہی پہر کپڑا سینے کے مقدمہ مین کپڑے کی
وضع پر اور دیر کی بابت ٹھہرا دی مثلا درزی سے یون ٹھہرایا کہ اگر فارسی کپڑا سیا
تو ایکر وپیہ اور عربی سیا تو دو روپے دونگا یا یون کہ دو دنمین اگر سیا تو
ایکر وپیہ اور ایکدن مین سیدہا تو دو روپے دونگا پہر وہ درزی جس شرط کو
پورا کرے اوسی شرط کے موافق مزدوری دینا آویگی اور دوکان اور مکان
کے کرایہ کے مقدمہ مین یون ٹھہراوی کہ اگر ہمین فلان پیشہ کیا تو یہ کرایہ اور فلانا پیشہ کیا تو یہ
کرایہ اور جانور کی مقدمہ مین یون ٹھہراوی کہ اگر فلانی مقام تک پونہچاوی تو یہہ کرایہ اور فلانی
شہر کو پونہچا دی تو اسقدر کرایہ یا یون کہ اسقدر بوجہہ لیجاوی تو اتنا کرایہ اور اس سے کم لیجاوے
تو اسقدر کرایہ اور زیادہ لیجاوی تو اسقدر کرایہ **مسئلہ** اگر کسیکے غلام کو نوکر
رکھا خدمتگاری پر پہر اگر اوسکی میان سے ٹھہرالیا تو اپنی ساتھہ اوسکو سفر کو لیجاوے اور جو
نہین تو نہین **مسئلہ** اگر مجور غلام کو نوکر رکہا اور اوسنے کام کیا پہر اوسکو تنخواہ دی
تو اب دی ہوئی تنخواہ یہہ ستاجر اوس سے نہ پہیرلے **مسئلہ** اگر زید نے عمر کا
غلام غصب کرلیا پہر اوس غلام کی کمائی زید نے کہائی تو وہ کمائی زید پر پہیرنا
نہ آویگی مگر ان میان اوسکا یعنی عمرو اگر اوس کمائی کو پاجاوی تو لے لے اور
غلام کو اپنی مزدوری پر قبضہ کرنا جائز ہے **مسئلہ** اگر زید نے اپنی غلام
کو کسیکے اجارہ مین معین دو مہینے کے لئے دیا پہلا مہینا چار روپیہ کو ٹھہرا اور

دوسرا مہینا پانچ روپیہ کو تو یہ اجارہ درست اور پہلے مہینے مین چار روپے اور
دوسرے مین پانچ روپئے پاوینگا **مسئلہ** اگر زید کے غلام کو عمر نے نوکر رکھا یا
مزدور کیا پہر مہینا یا مزدوری کیوقت کی مدت گذرنے کے وقت عمر نے کہا کہ جب
سے مین نے اوس غلام کو نوکر رکھا یا مزدور کیا اوسوقت سے وہ غلام بھاگ گیا یا
بیمار ہوگیا اور زید کہتا ہے کہ نہ بلکہ ابھی وہ غلام بھاگ گیا یا بیمار ہوگیا تو اوس
غلام کو دیکھین اگر اس جھگڑے کیوقت وہ موجود ہی یا تندرست ہی تو زید سچا ہی
اور جو وہ غلام بھاگا ہوا اور موجود نہین ہے یا بیمار ہے تو عمر سچا ہے
مسئلہ اگر درزی کرتہ سی لایا مالک کہتا ہی کہ مین نے قبا سینے کو کہا تھا اور
درزی کہی کرتہ ہی سینے کو کہا تھا یا رنگریز کہی کہ زرد رنگنے کو کہا تھا اور مالک کہی
سرخ رنگنے کو کہا تھا تو مالک ہی کا کہنا معتبر ہے اور اگر مالک کہی کہ نے مزدوری
مفت رنگا ہی یا سیا ہی اور رنگریز یا درزی وغیرہ کاریگر کہی کہ مین نے مزدوری
پر رنگا ہی یا سیا نہین تو بھی مالک کا کہنا معتبر ہے **باب فسخ الاجارہ** بیان
اجارہ کے ٹوٹ جانے کا **مسئلہ** اگر حویلی کرایہ لی پہر اوسمین ایسا
عیب پایا کہ وہ عیب رہنے کو نقصان کرتا ہی تو مستجیر کو اختیار ہے کہ اجارہ
فسخ کردے **مسئلہ** اگر حویلی کرایہ لی پہر وہ خراب ہوگئی یا زمین کھیتی کے
لئے اجارہ لی پہر اوسمین پانی جانا بند ہوگیا یا پنچکی کرایہ لی پہر اوسمین پانی نرما
تو اختیار ہی کہ اجارہ فسخ کردے **مسئلہ** اگر اپنی واسطے مستاجر نے اجارہ لیا

تو اجارہ لینیوالے یا دینے والے کے مرنے سے وہ اجارہ جاتا رہتا ہی
اگر دوسرے کے واسطے اجارہ لیا یا دیا جیسے وکیل نے یا وصی بنے یا
وقف کے متولی نے تو وہ اجارہ وکیل یا وصی یا متولی کے مرنے سے فسخ
نہو جائیگا **مسئلہ** اگر خیار شرط یا خیار رویت کی شرط پر اجارہ ہوا تو تین روز کے
اندر یا دیکھنے کے بعد اختیار ہے فسخ کا **مسئلہ** اگر عذر پیش آیا تو بھی اجارہ
فسخ ہوسکتا ہی اور عذر وہ ہوتا ہے کہ اجارہ لینیوالا اجارہ کی چیز سے
اوس اجارہ کا کام نہ لے سکے اور لے تو اوسکو اتنا نقصان ہو کہ وہ اجارہ
اوسکا مستحق نہین مثلاً زید نے اپنی داڑھ اکھاڑنے کے لئے عمر کو اجرت پر بلایا
پہر اوکھاڑنے سے پہلے ہی زید کا درد جاتا رہا یا بیاہ کا کھانا پکانیکے لئے طباخ
کو اجیر کیا پہر اوسکی جورو نے خاوند سے خلع کیا یا دوکان کرایہ لی تجارت کے
واسطے سو مفلس ہوگیا یا اجارہ دیا اوسکو اور دینیوالے پردیس ہوگیا ظاہرا یا
مستاجر کے کہنے سے یا اجارہ دینے والے کے اقرار سے اور اوس
دوکان کے سب کچھ اور مال اوسکے پاس نہین رہا تو اجارہ فسخ ہوسکتا ہی اور
اگر جانور کرایہ لیا سفر کے لئے پہر سفر کی ضرورت نرہی تو اجارہ فسخ کرنے کا
اختیار ہے مگر جسنے اپنی چیز کرایہ کی یعنی کرایہ کر نیوالیکو اختیار فسخ کا نہین ہے

متفرق مسئلے **مسئلہ** اگر زمین اجارہ لی یا عاریت لی پہر اوسمین کی
گھاس پھوس کہونسیونکو آگ لگا دی کہ اوس آگ سے اوسکی زمین مین کی بھی کوئی چیز

جلگئی تو اوسپر کچھہ بنا نہ آویگا مسئلہ اگر زید نے وزیری بانگر بزکو اپنی
دوکان مین بٹھلایا یا اور اپنی معرفت اوسکو کام ولایا اور آدھی مزدوری
اوس سے اپنے لئے ٹھہرائی تو درست ہی مسئلہ اگر اونٹ کرایہ کیا کسی شہر
تک کو یون ٹھہرا کر کہ اوسپر ایک محمل رکھونگا اور دو آدمی سوار ہونگے تو درست
ہے اور چاہی کہ محمل جیسا مروج ہو ویسا رکھی اور اگر ٹھہراتے وقت محمل اونٹ
والیکو دکھادی تو مستحب ہی مسئلہ اگر اونٹ کرایہ کیا کہا نالادنیکو پہر اوسمین
سے کچھہ راستہ مین کہایا تو جسقدر کم ہوگیا اوتنا لادنیکا اختیار ہی مسئلہ
اگر اجارہ کا ہونا یا فسخ کرنا یا مزارعہ یعنی کھیتی کرنا یا معاملہ یا مضاربت یا وکالت
یا ضامنی یا کسیکو وصی کرنا یا وصیت کرنا یا امیر کرنا یا طلاق ہونا یا غلام آزاد ہونا یا
وقف کیوقت کے آنے پر ٹھہرایا تو درست ہی اور اگر بیع اور بیع کی اجازت اور بیع کا فسخ
اور قسمت اور ساجھا اور ہبہ اور نکاح اور رجعت اور مال سی صلح اور دین سے
ابرا کو کسیوقت کے آنے پر معلق کیا تو درست نہین کتاب المکاتب
غلام یا باندی پر سی اپنا اختیار اوٹھالینا نے الحال اور انجام کو اوس کا
غلامی سی نکلجانا یعنی آزاد ہوجانا اسکو مکاتب کرنا کہتے ہین مسئلہ غلام کو یا
باندی کو اگرچہ سمجھدار ہو مکاتب کرنا مال کے بدلے پر یعنی وہ اتنا
مال کمادی اور وہ مان لے پہر خواہ یون ٹھہرایا کہ ابہی اتنا دی یا یون کہ آیندہ
کو سال کے بعد یا اتنی عرصہ کے بعد دی یا یون تھوڑا تھوڑا دیتا جادی تو درست

ہے مسئلہ اگر غلام سے یون کہا کہ ہزار روپے تو مجکو دی تھوڑی تھوڑی
کرکے اسطرح پر کہ پہلی دفعہ اتنے اور دوسری دفعہ اتنے اور تیسری دفعہ اتنے
جب ادا کر چکے تو آزاد ہے ورنہ غلام ہے سو غلام نے مانا تو اوسیوقت
غلام اپنے میان کے قبضہ سے جاتا رہا یعنی پھر میان کا کام نکرے مگر میان کی
ملک مین رہا مسئلہ اگر میان نے اپنی مکاتبہ باندی سے صحبت کی یا اوسکو یا
اوسکی اولاد کو زخمی کیا یا اوسکا مال تلف کر دیا تو میان پر ضمان لازم ہوگی یعنی
گنہگار ہی دنیا آوگی مسئلہ اگر مسلمان میان نے اپنے غلام کو یون مکاتب
کیا تو اِس قصد شراب مجکو کما دی یا سُور کما دی یا یون کہ وہ غلام اپنی قیمت کما دی
یا یون کہ زید نے فلانی چیز مجکو لا دی یا یون کہ تو سو روپئے مجکو کما دی اور مین
سو روپیہ تجکو پھیر دون اور وہ غیر معین ہون تو یہہ کتابت فاسد ہے لیکن
اگر غلام نے شراب دی تو آزاد ہوگیا مگر اپنی قیمت میانکو کما دے مسئلہ
اگر میان نے غلام کے ذمہ پر کچھہ ٹھہرا کر مکاتب کیا اور عقد کتابت کا فاسد ہی تو
اگر قیمت اوس غلام کی اوس ٹھہرائی ہوئی دامون سے کم ہی تو یہہ غلام اوس قدر جو
ٹھہرا ہے کما دی اور اگر قیمت اُس غلام کی اوس ٹھہری ہوئی سے زیادہ ہی تو اپنی
قیمت کی قدر کما دی مسئلہ اگر اِس شرط پر آزاد کیا کہ ایک گھوڑا یا اونٹ یا گدھا
یا بیل کما لا دی تو درست ہی اگرچہ اوس جانور کی نوع اور وصف ذکر نکیا مسئلہ
اگر کافر میان نے اپنے کافر غلام کو مکاتب کیا شراب کما دینے پر تو جائز ہے پھر

میان یا غلام اگر کما دینے سے پہلے مسلمان ہوگیا تو اُسقدر شراب کی قیمت غلام
پر دینا آویگی اور جب میان قیمت شراب کی اپنے قبضہ مین کرلے تو وہ غلام
آزاد ہوگیا **باب مایجوز للمکاتب ان یفعلہ** بیان اون امور
کا جسمین مکاتب کو کرنا درست ہے ..... **مسئلہ**
مکاتب کو جائز ہے کہ مول لے اور بیچے یا سفر کو جاوے اگرچہ میان نے اوس سے
ٹھہرالیا ہو کہ شہر سے باہر نجاوے **مسئلہ** اگر مکاتب نے اپنی باندی کا کسی سے
نکاح کیا یا اپنے غلام کو مکاتب کیا تو جائز ہے **مسئلہ** اگر زید نے اپنے غلام
عمر کو مکاتب کیا بعد اسکے عمر مکاتب نے اپنے غلام بکر کو مکاتب کیا پھر بکر نے
عمر کے آزاد ہونیکے بعد اگر عمر کو اپنی بابت کا پیسا کما دیا تو بکر کی ولا عمر کو
پہنچیگی اور اگر عمر کے آزاد ہونے سے پہلے کما دیا تو بکر کی ولا زید کو پہنچیگی
مسئلہ اگر مکاتب نے بلا اجازت میان کے نکاح کیا تو جائز نہین **مسئلہ**
مکاتب کو جائز نہین کہ کسیکو کچھ دیدلے یا خیرات کرے مگر تھوڑی خیرات
مسئلہ مکاتب کو جائز نہین کہ کسیکا حاضر ضامن یا مالضامن ہو یا کسیکو کچھ
قرض دے یا اپنے غلام کو آزاد کردے اگرچہ مال لیکر آزاد کرے یا اپنی غلام کو
اوسی غلام کے ہاتھہ بیچے **مسئلہ** اگر غلام تھوڑی عمر کا ہو تو اوسکی باپکو
یا اوسکی وصی کو اوس غلام پر اسیقدر اختیار ہے جسقدر مکاتب کو اپنے غلام
پر اختیار ہے اور مضارب کو اور شریک کو اگرچہ مفاوضہ یا عنان کی شرکت ہو

مکاتب پر کچھہ اختیار نہین مسئلہ اگر مکاتب نے اپنے باپکو یا اپنے بیٹے
کو مول لیا تو وہ باپ اور بیٹا بھی کتابت مین شامل ہوگیا اور اگر بھائی کو یا
ایسے ہی کسی رشتہ مند کو مول لیا تو وہ اسکے ساتھہ کتابت مین شامل نہین ہوتا مسئلہ
اگر مکاتب نے اپنی اُم ولد کو اوس لڑکی کے ساتھہ مول لیا تو اوس اُم ولد کی
بیع جائز نہوئی مسئلہ اگر مکاتب کے لڑکا پیدا ہوا اوسی مکاتب کی باندی کے
پیٹ سے تو وہ لڑکا بھی اوسکی کتابت مین شامل ہی اور وہ لڑکا جو کمائیگا سو
اوسکی باپ مکاتب کا ہی مسئلہ اگر مکاتب نے اپنی باندی کا اپنی غلام سے
نکاح کر دیا پھر اوس باندی اور اوس غلام دونونکو مکاتب کیا پھر دونون سے
اولاد ہوئی تو وہ اولاد بھی کتابت مین شامل ہی سو وہ اولاد جو کمادے اوس
باندی کا ہی مسئلہ اگر مکاتب نے یا ماذون غلام نے سیان کی اجازت سے
ایکعورت سے نکاح کیا اوس عورتکو مُحرّہ جانکر پھر اوس سے اولاد ہوئی پھر اوس عورت
کو کوئی اور مستحق لیگیا تو وہ اولاد غلام ہی مسئلہ اگر مکاتب نے ایک باندی
مول لیکر اوس سے صحبت کی پھر اوسکا کوئی اور مستحق نکلا یا بیع فاسد سے مول لی اور
صحبت کے بعد پھر گئی تو وہ دو صورت مین عقر اوسکا مکاتب کو نے الحال دینا
آویگا اور اگر مکاتب نے نکاح کیا تھا اور عقر واجب ہوا تو عقر بعد آزاد ہوجانے
کے دینا آویگا فصل مسئلہ اگر مکاتبہ باندی سے سیان نے صحبت کی
اور اولاد ہوئی تو اوس باندی کو اختیار ہی چاہی مکاتبہ رہی اور چاہی کہی

کہ مجھہ سی پیسانہ کمایا جائیگا تو اُم ولد بنکر رہی مسئلہ اگر میان نے اپنے
اُم ولد کو یا مدبر کو مکاتب کیا تو درست ہی پہر کتابت کا بدلا ادا ہونے سے
پہلے اگر میان مرگیا تو وہ باندی ام ولد خود بخود مفت آزاد ہوگئی اور مدبر
بھی آزاد ہوگیا درصورتیکہ وہ میان مالدار مرا اور اگر میان کے پاس سوای اُس
مدبر غلام کے کچھہ اور مال نتہا اور فقیر مرا تو یہہ مدبر یا تو اپنی قیمت کی دو تہائی
کی قدر مال کمادی یا کتابت کا بدل بالکل کمادی مسئلہ اگر میان نے اپنے
مکاتب غلام کو مدبر کیا تو درست ہی پہر اگر وہ کمانسکا یعنی عاجز ہوگیا تو مدبر رہا
اور اگر کماتا جاتا ہی میان کے مرنے تک اور میان محتاج مرا تو دو تہائی اپنی
قیمت کی قدر یا دو تہائی کی قدر کتابت کا بدل کمادی مسئلہ اگر اپنے مکاتب
کو میان نے آزاد کر دیا تو درست ہی اور کتابت کا بدل اوسکے ذمہ سی جاتا رہا
مسئلہ اگر ہزار روپئے سو جل پر مکاتب کیا پہر اوس سی یون صلح کی کہ پانسو
روپئے نقد دے تو درست ہی مسئلہ اگر ایک بیمار نے اپنے غلام کو دو
ہزار روپئے پر مکاتب کیا اور روپئے برس روز کے وعدہ پر ٹھہرائی اور وہ
غلام ہزار روپئے کی قیمت کا ہے پہر وہ بیمار اوسی بیماری مین مرگیا اور اوسکے
سوا کچھہ مال نچھوڑا سو وارثون نے یہہ برس روز کا وعدہ نمانا تو یہہ مکاتب یا
دو ہزار کی دو تہائی روپئے نقد دی اور ایک تہائی آیندہ کو ادا کری یا غلام
بنا رہی مسئلہ اگر بیمار نے دو ہزار کی قیمت کے غلام کو ہزار روپئے پر مکاتب کیا

اور برس روز کا وعدہ کیا روپئے لینے کا پہر وہ بیمار مرگیا اور کچھہ اور نچھوڑا
اور وارثون نے وعدہ نمانا تو یہہ مکاتب اپنی قیمت کی دو تہائی روپئے نقد
وارثونکو دی اور ایک تہائی وعدہ پر یا غلام ہی بنا رہے مسئلہ اگر زید
عمر سے کہا کہ تو ہزار روپئے پر اپنے غلام کو مکاتب کردی سو عمر نے
کیا اور زید نے اپنے پاس سے ہزار روپئے دیدئے تو غلام آزاد ہوگیا
اور اگر آزاد ہونے سے پہلے یہہ خبر غلام نے سنی اور قبول کیا تو غلام مکاتب
ہے مسئلہ اگر زید نے اپنے ایک غلام حاضر اور دوسرے غلام غائب
کو ہزار روپئے پر مکاتب کیا اور حاضر نے قبول کیا تو درست ہی پہر دونون
غلامونمین سے جو کوئی ہزار روپئے ادا کرے تو دونون آزاد ہو جائینگے اور
ادا کرنیوالا غلام دوسرے غلام سے کچھہ نپائیگا اور میان اوس غائب غلام
سے کچھہ نہ مانگے اور اگر اوس غائب نے قبول کیا تہا تو اوسکا قبول کرنا
نفوے مسئلہ اگر زید کی ایک باندی ہی اور باندی کے دو چھوٹے لڑکے
ہین پہر زید نے اوس باندی کو اور اون لڑکونکو اوس باندی کیطرف سے
مکاتب کیا تو درست ہی پہر اُن تینونمین سے جو کوئی کتابت کا روپیہ ادا کریگا
اور دن سے نپا دیگا باب کتابۃ العبد المشترک بیان
کتابت غلام مشترک کا یعنی مشترک کو کیونکر مکاتب کرین ..... مسئلہ
اگر زید اور عمر دو شریکونکا ایک غلام ہے سو زید نے عمر کو اجازت دی

کہ تو اوسکو اپنے حصے مین ہزار روپیہ پر مکاتب کر دے اور روپے اُس
سے لیلے سو عمر نے ایسا ہی کیا پھر اوس غلام سے ہزار مین سے کچھ روپے
بھی لئے پھر وہ غلام روپے کمانے سے عاجز ہو گیا تو جسقدر روپے
وصول ہوئے وہ عمر ہی کے ہوئے مسئلہ اگر زید اور عمر کی ایک باندی
ساجھی مین ہے سو دونون نے اوسکو مکاتب کر دیا پھر زید نے اوس سے
صحبت کی اوسکی اولاد ہوئی سو عمر نے اپنی بتائی پھر وہ باندی کتابت کا روپیہ
ادا کرنے سے عاجز ہو گئی تو اب پھر باندی زید کی اُم ولد ٹھہری سو زید
پر اوس باندی کی آدھی قیمت اور آدھا عقر عمر کو دینا آویگا اور عمر کے ذمہ
پر زید کے لئے سب عقر اور لڑکی کی قیمت عائد ہو گی اور وہی پچھلا لڑکا عمر
کا بیٹا ٹھہریگا اور زید یا عمر دو اگر اوس باندی کو عقر حوالہ کر دی تو بھی درست
ہے اور اگر عمر نے اوسکے ساتھ صحبت نکی تھی اور مدبرہ کر دیا تھا پھر وہ عاجز
ہو گئی تو وہ زید ہی کی اُم ولد ٹھہریگی اور عمر کا مدبرہ کرنا باطل ہو جائیگا اور
زید پر عمر کے لئے آدھی قیمت اوس باندی سے اور آدھا عقر دینا آئیگا اور وہ
اولاد زید ہی کی ٹھہریگی مسئلہ اگر زید اور عمر دونون نے مشترک باندی کو
مکاتب کیا پھر عمر نے اوسکو آزاد کر دیا اور عمر تونگر ہے بعد اسکے وہ باندی
کتابت کا پیسا کما دینے سے عاجز ہو گئی تو عمر پر آدھی قیمت اوسکی دینا آویگی
زید کے لئے اور عمر وہ قیمت دام اوس باندی سے دلا پائیگا مسئلہ

اگر زید و عمرو دو شریکون مین سے ایک زید نے مشترک غلام کو مدبر کیا پھر عمر نے
آزاد کر دیا اور عمر تونگر ہے تو زید کو اختیار ہے کہ عمر سے اوس غلام
کی آدھی قیمت لے یا غلام سے آدھی قیمت کوالے یا خود بھی آزاد کر دے
اور اگر زید نے پہلے آزاد کیا پھر عمر نے مدبر کیا تو عمر زید سے کچھہ نہ پاویگا

باب موت المکاتب عجزہ وموت المولی بیان مکاتب کے مرنیکا

اور اوسکے عاجز ہونیکا اور مالک کے مرنے کا۔ مسئلہ اگر مکاتب
ایک قسط ادا کرنے سے عاجز ہو گیا مگر اوسکا مال کہین ہے کہ اوسکو ملا
چاہتا ہی تو حاکم اوسکو تین دن تک عاجز نہ ٹھہرا دی اور اگر اوسکا مال ایسا نہو
تو عاجز ٹھہرا دی اور کتابت کو فسخ کر دی مسئلہ اگر مکاتب ایک قسط ادا
کرنے سے عاجز ہو گیا تو مولیٰ کو جائز ہے کہ اوس مکاتب کی رضامندی سے
کتابت فسخ کر دی مسئلہ جب کتابت فسخ ہو جاوی تو مکاتب پھر غلام ہو جاتا
ہے اور جو کچھہ مکاتب کے پاس ہووے سب میان ہی کا ہے مسئلہ
اگر مکاتب کچھہ مال چھوڑ کر مرا تو اوس مال سے کتابت کا بدل دیا جائیگا اور
مکاتب پر یہہ حکم کیا جائیگا کہ زندگی کی آخر وقت آزاد ہو گیا اور اگر سوا کتابت
کے بدل کے کچھہ اور بھی مال اوسکا باقی رہا تو وہ اوسکے وارثونکو ملیگا مسئلہ
اگر مکاتب مر گیا اور کچھہ مال نہ چھوڑا صرف بیٹا چھوڑا جو کتابت کی حالت مین
پیدا ہوا تھا تو وہ بیٹا پیسا کاویگا اپنے باپ کی قسطون پر پھر جب ادا کر چکے تو وہ

لڑکا مرتھہریگا اور اوسکا باپ مرنے سے پہلے آزاد ٹھہریگا مسئلہ اگر مکاتب
نے اپنے بیٹے کو مول لیا پہر وہ مکاتب مرگیا اور کچھہ مال نچھوڑا تو وہ بیٹا
کتابت کا روپیہ نقد ادا کردے یا غلام ہوکر بنارہے مسئلہ اگر مکاتب
مرگیا اور بیٹا چھوڑ مرا تو مال سنی بدل کتابت کا دیکر باقی مال وہ بیٹا میراث
مین پاویگا اور اِس طرحسے اگر باپ اور بیٹا دونون مکاتب ہوئے تھے ایک
عقد سے پہر باپ مرگیا تو وہ بیٹا ہی وارث ہوگا مسئلہ اگر مکاتب نے
ایک بیٹا چھوڑا حرہ عورت سے اور لوگونپر اپنا قرض چھوڑا اسقدر کہ کتابت کا
بدل اوسمین ادا ہوجاوے اور وہ مکاتب مرگیا پہر بیٹے نے کوئی ایسی خیانت
کی کہ قاضی نے اوسکی مان کے محلہ والونپر تاوان دینے کا حکم کیا تو اِس حکم
سے مکاتب کا عاجز ہونا کتابت کے بدل کے روپے کا دینے سے ثابت
نہوگا اور اوس لڑکے کی اگر مان کیطرف کے لوگونمین اور باپ کیطرف والے
لوگونمین اوسکی ولا کی بابت جھگڑا ہوا سو قاضی اوسکی مان کیطرف والون کو
اوسکا صاحب ولا ٹھہرایا تو اِس حکم سے البتہ اوس لڑکے کا عاجز ہونا ثابت
ہوگا مسئلہ اگر مکاتب نے کہین سے زکوۃ خیرات کا مال پایا اور میانکو
کتابت کے بدلے دیا پہر وہ عاجز ہوگیا تو میان کو وہ مال حلال ہے
مسئلہ اگر غلام نے خیانت کی اور میان نے معلوم ہونے سے پہلے
اوسکو مکاتب کیا پہر وہ عاجز ہوگیا تو میان اب اوسکو با تو خیانت کی

بدلے مدعی کے حوالے کردے یا غلام کی خیانت کا تاوان دے اور یہی
حکم ہے اوسصورت مین کہ اگر مکاتب غلام نے خیانت کی اور اوس خیانت
کی بابت قاضی نے ابھی کچھہ حکم نہ دیا اور غلام عاجز ہوگیا تو میان کو یا اوسکو
خیانت والے کے حوالے کردے یا تاوان دے اور اگر قاضی کے حکم
کے بعد وہ غلام عاجز ہوگیا تو خیانت کا تاوان اوسکے ذمہ پر دین ہے کہ
اسکے عوض اوسکو بیچ لین **مسئلہ** اگر میان مرگیا تو کتابت فسخ نہین ہوگئی
مکاتب میان کے وارثونکو مال ادا کردے اوسکی قسط بندی کے موافق **مسئلہ**
اگر مکاتب کا میان مرگیا اور سب وارثون نے اوس مکاتب کو آزاد کردیا تو
مفت آزاد ہوگیا اور اگر بعضے وارثون نے آزاد کیا اور بعضون نے نکیا تو
آزاد نہوا **کتاب الولاء** ملکیت کا بیان یعنی غلام باندی کا ولی کون ہے
مسئلہ غلام اور باندی کی ولاء کا حقدار وہی ہے جو اوسکو آزاد کرے
کسیطرح آزاد کرے خواہ آزاد کرے خواہ مدبر کرے خواہ مکاتب کرے خواہ
ام ولد کرے خواہ اپنے ذی رحم محرم کو مول لیا تھا سو وہ آزاد ہوگیا بہر
صورت آزاد کرنیوالے ہی کو ولا کا حق ملیگا **مسئلہ** اگر آزاد کرنیوالے اور
غلام مین یہہ شرط ٹھہری کہ ولا کا حق اس آزاد کرنیوالیکو ملے تو یہہ شرط
لغو ہے **مسئلہ** اگر زید کے غلام نے عمر کی باندی سے نکاح کیا سو وہ
حاملہ ہوئی تو عمر نے اوسکو آزاد کردیا تو اوسکے پیٹ مین جو اولاد

نہیں اوسکی ولا عمرو کے سوا اور کسیکو کبھی نملیگی پھر اگر وہ حاملہ بعد آزاد ہونے
کے چھ مہینے سے زیادہ ہونیکے بعد جنے تو بھی ولا را اوس اولاد کی عمر
کو ملیگی اور اگر زید نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو ولا را اوسکی بیٹی کی زید کو ملیگی
مسئلہ اگر ایک عجمی نے آزاد کی ہوئی عورت سے نکاح کیا سو لڑکا ہوا تو
لڑکے کی ولا عورت کے آزاد کرنیوالیکو ملیگی اگرچہ اوس عجمی نے اور کسیکے
ساتھہ ولا موات کی ٹھہرائی ہو مسئلہ آزاد کرنیوالیکو میراث پہلے ملیگی
ذوی الارحام سے عصبہ نسبی کے بعد مسئلہ اگر پہلے آزاد کرنیوالا میان مرا
پھر آزاد ہوگیا ہوا غلام مرا تو اوس آزاد کئی ہوئی کی میراث آزاد کرنیوالے
کے اُن عصبونکو ملیگی جو بہت قریب کے ہونگے مسئلہ عورتکو حق ولا نہیں ملتا
مگر اوسیکا جسکو خود آزاد کیا ہو یا عورت کی آزاد ہوئی نے جسکو آزاد کیا ہو یا
جسکو مکاتب کیا ہو یا عورتکی مکاتب نے اپنے غلام کو مکاتب کیا ہو فصل مسئلہ اگر زید عمرو
کی ہاتھہ پر مسلمان ہوا سو زید نے عقد موالات کا عمر سے کیا یعنی جب زید مری تو اوسکی میراث
عمر لے اور یہہ بھی ٹھہرایا کہ اگر زید سے خون ہو جاوے تو خون بہا بھی عمرو
دے یا یون ہوا کہ زید عمر کے ہاتھہ پر مسلمان ہوا اور بکر سے عقد موالات کا
ٹھہرایا وہی زید کے بدلے دیت دیگا اور وہی اوسکی میراث پاویگا زید کا
اور کوئی وارث نہوا اور اگر کوئی اور وارث ہوگا تو وہ وارث ہی زید کی میراث
پاویگا اسلئے کہ موالات کرنیوالیکو ذوی الارحام کے بعد ترکہ ملتا ہے مسئلہ

اگر زید نے عمرو سے عقد موالات کیا اور عمرو نے دیت کسی مقدمہ مین اوسکی
طرف سے نہین دی تو زید کو اختیار ہے کہ کسی اور کے ساتھہ عقد موالات
تھہرائے عمر کے سامنے گرا دیکے ہوئے کو اختیار نہین کہ اور کسیکے
ساتھہ موالات کرے مسئلہ اگر اکیعورت نے کسی مرد سے عقد موالات
کیا پہر اوس عورت کے بیٹا پیدا ہوا جسکا باپ معلوم نہین تو وہ بیٹا بھی موالات
مین شامل ہے کتاب الاکراہ اکراہ اوسکو کہتے ہین کہ آدمی دوسرے کو ڈرانے
سے کوئی کام کرے تو کرنیوالیکی رضامندی نہوگی پہر اکراہ مین یہہ شرط ہے
کہ جو شخص کام کرا وے اوسمین قدرت بھی ہو کہ جس بات سے اوسکو ڈراتا ہے وہ
کام بھی کر سکتا ہو مثلاً یون کہا کہ اگر یہہ کام تونے نکیا تو تیری ناک کاٹ ڈالونگا
تو ناک کاٹ ڈالنے کی قدرت بھی ہو پہر وہ ڈرا اگر کام کرنیوالا حاکم ہو یا چور ہو
اور یہہ بھی شرط ہے کہ یہہ کام کرنیوالا اوسکے دھمکانے سے ڈر بھی جاوے
اور جانے کہ اگر مین نے اسکا کہنا نکیا تو یہہ میرے ساتھہ جبر و دھکا ناہی کر ڈالیگا
مسئلہ اگر زید کو کسی زبردست نے دھمکا کر کوئی چیز زید سے مول لوی
یا بکوائی یا اقرار کرایا کسی بات پر یا اجارہ لوایا اور یون دھمکایا کہ نہین تو
مین تجکو مار ڈالونگا یا سخت مار مارونگا یا بہت مدت تک قید رکھونگا پہر جب
اوسکی زبردستی اوسپر سے جاتی رہی زید کو اختیار ہے کہ اوس بیع وغیرہ
کو اختیار کرے یا فسخ کر دے مسئلہ جو بیع اکراہ سے ہوئی اور شتری

قابض ہوگیا تو بعضوں کے نزدیک وہ مبیع مشتری کی ہو جاتی ہے اسواسطے
کہ یہہ بیع فاسد ہے مسئلہ اگر بائع نے اپنی خوشی سے مبیع کو لے لیا
تو یہہ اجازت ہے مسئلہ اگر بائع کو دھمکا کر کوئی چیز اوسکی بکوائی مگر مشتری
پر کچھہ زبردستی نہوئی سو مشتری کے پاس سے وہ مبیع ہلاک ہوگئی تو بائع مشتری
سے اوسکی قیمت دلا پاویگا اور جسپر زبردستی ہوئی اوسکو اختیار ہے کہ جسنے
زبردستی کی اوس سے ضمان لے مسئلہ اگر کسی زبردست نے قید کرنے پر یا
مارنے پر یا بیڑیان ڈالنے پر دھمکایا یا ڈرایا سور کا گوشت یا مرا ہوا جانور
یا خون کھانے کے لئے یا شراب پینے کے لئے تو کھانا یا پینا حلال نہیں اور
اگر مار ڈالنے یا کوئی عضو کاٹ ڈالنے پر دھمکایا تو کھا لینا ان چیزوں کا حلال
ہے اور اگر اسنے نکھایا اور مار ڈالا یا اسکا کوئی عضو کاٹا گیا تو یہہ گنہگار
ہوا مسئلہ اگر کافر ہو جانیکے لئے یا کسی مسلمان کا مال تلف کر دینے کے لئے
مار ڈالنے یا عضو کاٹ ڈالنے پر دھمکایا یا ڈرایا تو لاچاری ہے کہ کلمہ کفر کہدے
یا مال مسلمان کا تلف کر دے اور اگر کلمہ نکہا یا مال مسلمان کا تلف نکیا اور مارا گیا یا
اسکا کوئی عضو کاٹا گیا تو اوسکو ثواب ملیگا پھر مال کے مالک کو اختیار ہے کہ
زبردستی کرنیوالے سے ضمان لے مسئلہ اور اگر اور کسیکے مار ڈالنے کے
لئے زبردستی کی یعنی اس سے کہا کہ اگر تو فلانے کو نہ مار ڈالیگا تو میں تجکو مار ڈالونگا
تو اوسکو اجازت نہیں کہ مار ڈالے پھر اگر مار ڈالیگا تو گنہگار ہوا مگر خون کا بدلا

اوس سے لیا جاویگا جسنے زبردستی کرکے مروا ڈالا مسئلہ اگر زید پر زبردستی
کرکے زید کے غلام کو آزاد کرایا یا زید کی جورو کو طلاق دلائی تو غلام آزاد
ہوگیا اور جورو پر طلاق ہوگئی پھر زید غلام کی قیمت اور جورو کا آدھا مہر دلا پائیگا
بشرطیکہ زید نے جورو سے صحبت نکی ہو مسئلہ اگر زبردستی کسیکو مرتد کیا تو
اوسکی جورو سے اوسکا نکاح جاتا نہین رہا کتاب الحجر جو کام بات کہنے سے ہوتے
ہین (جیسے خرید و فروخت) اُن کامون سے روکنے اور باز رکھنے کو حجر کہتے ہین نہ
کہ ہاتھ یا تو کے کام سے روکنے کو سو تین سبب سے حجر ہو سکتا ہے ایک
لڑکپن دوسرے غلام ہونا تیسرے دیوانہ پن مسئلہ بلا اجازت ولی کے
لڑکے کا تصرف قولی اور بدون اجازت میان کی غلام کا تصرف قولی صحیح نہین
مسئلہ کہ دیوانہ کا تصرف کسی حالمین درست نہین مسئلہ اگر کسی نے کوئی
لڑکے یا غلام یا دیوانہ سے کہا اور عقد کر نیوالا اوس عقد کی حیثیت جانتا تھا تو وہ
عقد پورا نہوا ولی کو اختیار ہے کہ اوس عقد کو بار کھے یا فسخ کر دے
مسئلہ اگر لڑکے یا غلام یا دیوانہ نے کسیکا مال تلف کر دیا تو اُنہین کو دینا
آویگا مسئلہ اگر لڑکے یا دیوانے کے کچھ اقرار کیا تو اوسپر حکم جاری
نہوگا اور غلام کا اقرار اوسکے حق مین تو جاری کیا جائیگا اوسکے میان کے
حق مین جاری نکیا جائیگا مسئلہ اگر غلام نے کسیکے مال کا اپنے اوپر اقرار
کیا تو آزاد ہونیکے بعد اوس غلام سے وہ مال دلایا جائیگا اور اگر حد کا یا خون

کا اقرار کیا تو اوسپر حکم جاری ہوگا مسئلہ بیوقوف ہونیکے سبب سے
مجور کرنا جائز نہین مسئلہ اگر لڑکا بالغ ہوا اور وہ بیوقوف ہی تو جب تک وہ
۲۵ برس کا نہوے تب تک اوسکا مال اوسکو نہ دینگے اور ۲۵ برس سے پہلے
اگر اوسنے اپنے مال مین تصرف کیا تو وہ تصرف جائز نہیگا اور جب وہ ۲۵ برس
کا ہوجاوے تو اوسکا مال اوسکو دیدینگے گو کہ وہ مال کو خراب کرتا ہو مسئلہ
فاسق ہونے یا غافل رہنے یا بیدین ہونیکے سبب مجور کرنا جائز نہین ہی مسئلہ
اگر قرض والے چاہین تو وہ مدیون نظر بند کیا جاویگا اسواسطے کہ اپنا مال بیچکر
ادا کردے مسئلہ اگر مدیون کے پاس روپئے ہین اور لوگونکا دین بھی روپئے ہی
آتے ہین تو وہی روپئے قاضی قرض والونکو نے کہ مدیون کے دیدے اور اگر دین
پر روپئے آتے ہین اور اوسکے پاس اشرفیان آتی ہین اور اوسکے پاس روپئے
ہین تو قاضی بیچکر دیدے اور اگر مدیون کے پاس عروض یا عقار ہے تو
عروض اور عقار کو قاضی خود نیچے مسئلہ مفلس ہونیکے سبب سے مجور کرنا
جائز نہین مسئلہ اگر زید مدیون نے ایک چیز معین عمر سے مول لیلی اور
ابھی قیمت ادا نہین کی پھر زید مفلس ہوگیا تو عمر اور اور لوگ جنکا دین زید پر ہی
سب برابر ہین فصل مسئلہ اگر لڑکی کو احتلام ہو یا اوسکی صحبت کرنیسے عورتکو
حمل رہجاوے یا شہوت ہوکر منی نکلی یا یہہ کچھہ نہو تو جب اٹھارہ برس کی عمر ہو تب لڑکے
کو بالغ کہینگے اور لڑکی کو جب حیض آنے لگی یا احتلام ہو یا حمل رہجاوے اور

کچھہ نہو تو جب پوری سترہ برس کی ہو چکے تب بالغہ کہین گے مگر فتوی اسبات پر ہے
کہ پندرہ برس والا بالغ ہے لڑکا ہو یا لڑکی مسئلہ بارہ برس سے کم عمر کا
لڑکا اور نو برس سے کم کی لڑکی بالغ نہین ٹھہرتی مسئلہ اگر بارہ برس پورے
ہونیکے بعد لڑکا اور نو برس کے بعد لڑکی کہے کہ مین بالغ ہوا ہون یا ہوئی
ہون تو اوسکا کہنا معتبر ٹھہریگا اور وہ اور جوان برابر ٹھہرینگے کتاب الماذون
روک اُٹھا لینے اور اپنا حق چھوڑ دینے کو اذن کہتے ہین تو اذن مین وقت کی
قید لگانا اور کسی نوع کے ساتھہ مخصوص کرنا نہین ہوسکتا ہے مثلاً غلام کو
اذن دیا یعنی اجازت دی کہ مہینا بھر یا ایک روز تو تجارت کر تو وہ ہمیشہ کو
اجازت ہوگئی اور مثلاً یون کہا کہ تو فلانی چیز کی تجارت کر تو سب طرحکی سوداگری
کا اذن ہوگیا مسئلہ اگر میان نے اپنے غلام کو بیچتے مول لیتے دیکھا اور
کچھہ کہا تو اجازت ثابت ہوگئی مسئلہ اگر میان نے غلام کو اذن عام دیا
یعنی اجازت دی تجارت کی اور ایک چیز مخصوص مول لینے کو کہا تو غلام کو جائز
ہے کہ بیچے اور مول لے اور خرید و فروخت کے لئے وکیل مقرر کرے اور گرو
کرے اور گرو رکھے اور اجارہ لے اور مضاربت کرے اور آپ نوکری یا مزدوری
کرے اور دین یا غصب یا ودیعہ کا اقرار کرے مسئلہ ماذون غلام یا لونڈی
کا نکاح کر دینا اپنے مملوک کو مکاتب یا آزاد کرنا یا کسیکو کچھہ قرض دینا یا کچھہ
ودیعہ الناودست نہین مگر ان اگر تھوڑا کہانا کسیکو ہدیہ بھیجے یا اپنے یہان مہمان کو

کہلاوے یا مبیع کے عیب دار ہونے کے سبب سے اوسکی قیمت کچھہ کم کی تو درست
ہے مسئلہ اگر ماذون غلام دیندار ہوگیا تو وہ دین اوسی غلام ہی کے
ذمہ ہے اگر میان اوسکی طرف سے ندے تو وہ غلام اوس دین کے بدلی بیچا جاویگا
اور اوسکی قیمت کا روپیہ ہر ایک دائن کے حصہ کے موافق سب دائنو پر بانٹا
جائیگا پھر اگر دین باقی رہا تو جب وہ غلام آزاد ہوجاوے تب اوس سے لیا جاویگا
مسئلہ اگر ماذون غلام کو میان نے مجور کیا اور اکثر بازار کے لوگون کو
معلوم ہوگیا تو وہ غلام مجور ہوگیا مسئلہ اگر میان مرگیا یا دیوانہ ہوگیا یا مرتد
ہوکر دار الحرب کو چلا گیا یا ماذون غلام بھاگ گیا تو ماذون غلام مجور ہوجاتا ہے
مسئلہ اگر ماذون باندی ام ولد ہوگئی تو مجور ہوگئی مسئلہ مدبر ہونے
سے ماذون مجور نہین ہوجاتا مسئلہ اگر میان نے ماذون کو ام ولد یا مدبر
کیا تو اوسکی ذمہ اگر لوگونکا قرض ہوگا تو میان بقدر اوس ماذون کی قیمت
کے اوس قرض کا ضامن ہوگا دین والون کے لئے مسئلہ اگر ماذون غلام
نے مجور ہونیکے بعد اقرار کیا اپنے پاس کے مال کی بابت کسیکے حق کا تو درست
ہے مسئلہ اگر ماذون غلام پر اتنا دین ہوگیا کہ وہ غلام اور اوسکی سب
کمائی کی ہوئی اوسمین آجاوے تو میان اوسکا اوس مال کا جو اوس غلام کے پاس
ہے مالک نرا پھر اوس غلام نے اگر اپنی کمائی سے ایک غلام مول لیا پھر
بختورا نام تو اس بختورا کو اگر ماذون کا میان آزاد کردے تو آزاد نہوگا اور اگر

استقدر دین اوسپر نہین ہے تو آزاد ہو جائیگا مسئلہ اگر ماذون غلام بیچا
ہو اور میان کے ہاتھہ کوئی چیز قیمت مثل پر بیچے تو جائز ہے نہین تو نہین ہوا
اگر میان اوسکے ہاتھہ کوئی چیز قیمت مثل پر یا کم پر بیچے تو جائز ہے پھر اسمین یہ
اگر میان نے قیمت لے لینے سے پہلے چیز اوسکو دیدی تو قیمت باطل ہو گئی
میان کو اختیار ہے کہ قیمت جب لیلے تب مبیع اوسکو دے مسئلہ اگر ماذون
مدیون غلام کو میان نے آزاد کیا تو درست ہے دین والی اوسکی قیمت کی نی
روپیے اپنے دین مین میان سے لینگے اور باقی اوس غلام سے پاوینگے آزاد ہو
کے بعد مسئلہ اگر میان نے ماذون مدیون غلام کو بیچڈالا اور مشتری کو
چھپا رکھا تو دین والے اوسکی قیمت کی قدر روپیہ میان سے لین یا وہ قیمت بھی
ہے لین یا بیع کی اجازت کر دین اور ثمن لے لین پھر اگر دین والون نے میان سے
اوسکی قیمت کی قدر روپیہ لیا اور وہ غلام عیب کے سبب سے میان کے پاس
پھر آیا تو میان دین والون سے وہ اپنی دی ہوئی قیمت پھیر لے اور دین والون
حق اوس غلام مین ہے مسئلہ اگر میان نے مدیون غلام کو بیچا اور مشتری
سے کہدیا کہ یہہ مدیون ہے تو دین والونکو اختیار ہے کہ اوس بیع کو پھروا دین
پھر اگر بائع غائب ہو گیا تو مشتری سے دین والونکا جھگڑا نہ پونہچیگا مسئلہ
اگر کوئی شخص ایک شہر مین آیا اور کہا کہ مین زید کا غلام ہون پھر کچھہ اوسنے
مول لیا اور بیچا تو سوداگری کے سب کام اوسپر لازم ہونگے پھر جو وہ دیندار

ہو گیا تو دین کے بدلے اسکو نہ چھینگے جب تک اوسکا میان نہ تا سے پھر اگر اوسکے
میان نے اقرار کیا کہ ہان مین نے اسکو تجارت کی اجازت دی تھی تو یہ غلام
بیچا جائیگا اور نہین تو نہین مسئلہ اگر لڑکی کو یا معتوہ کو جو یہہ بات جانتا ہو
کہ بیع سے چیز جاتی ہے اور قیمت آتی ہے اور مول لینے سے چیز ملتی ہے اور
قیمت جاتی ہے اوسکے ولی نے خرید و فروخت کی اجازت دی تو خرید و فروخت کے
مقدمہ مین اوسکا ویسا ہی حکم ہے جیسا ماذون غلام کا کتاب الغصب یعنی
مالک کا قبضہ اوٹھاکر ناحق اپنا قبضہ ثابت کردینا اسکو غصب کہتے ہین مسئلہ
اور کے غلام کو اپنے کام مین لگا لینا اور کسیکے جانور پر اپنا اسباب لاد دینا یا
سوار ہونا غصب ہے مسئلہ اور کے بچھونے پر بیٹھہ جانا غصب نہین ہے
مسئلہ جو چیز غصب کی اوسکا پھیر دینا اوسی مکان پر جہان سے لی تھی مالک کو غاصب
پر واجب ہے مسئلہ اگر غصب کی ہوئی چیز مثلی تھی اور ہلاک ہوگئی تو اوسکا مثل
جہان سے چیز غصب کی وہان پر پھیر دے اور اگر مثل نہ مل سکی وہان جو جس مقام پر چیز
ہوا وہان پر اوس دن جو اوسکی قیمت ہو اتنی قیمت پھیر دے اور اگر وہ چیز مثلی نہ تھی
تو اوسکی وہ قیمت جو غصب کے دن قیمت تھی دیدے مسئلہ اگر غاصب کہے کہ
مغصوب ہلاک ہوگئی تو قاضی اوسکو اتنے دنون تک قید رکھے کہ قاضی کو معلوم ہو جاوے
کہ اگر وہ چیز اسکے پاس ہوتی تو اتنے دنون کی قید مین یہہ بتا دیتا بعد اسکے اوسکا مال
دینے کا حکم کرے مسئلہ جو چیز ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نہ لیجا سکتی ہو اوسمین

غصب ہوسکتا ہی مسئلہ اگر مقار کو غصب کیا پھر وہ غاصب کے پاس ہلاک ہوگئے تو غاصب پر کچھ دینا نہ آویگا مسئلہ اگر زمین غصب کی سو اسمین غاصب کے رہنے سے یا کھیتی کرنے سے کچھ نقصان ہوگیا تو نقصان کا ذمہ دان دینا اویگا جیسے منقول چیز مین مسئلہ منصوب زمین سے اگر غلہ حاصل کیا تو اوس غلہ کو خیرات کردی ایسی ہی اگر غاصب نے غصب کی چیز سے یا اوس کی چیز سے کچھ نفع حاصل کیا تو غاصب اوسکا مالک تو ہی مگر کچھ بھی اوسمین سے اسکو اپنے خرچ مین لانا حلال نہین خیرات کردی درصورتیکہ مالک نے ابھی ضمان اوس سے نہ لیا اور اگر مالک کو یہہ ضمان دیگا تو اوسکو وہ نفع حلال ہی مسئلہ اگر زید نے جانور غصب کیا اور ذبح کرکے پکا ڈالا یا غلہ غصب کرکے پیسڈالا یا بو دیا یا لوہا غصب کرکے اوسکے تلوار بنوائی یا سونا چاندی کے سوا تانبا وغیرہ کچھ اور غصب کے اوسکا برتن بنوالیا یا لکڑی غصب کی عمارت مین لگائی تو ضمان دینی سے پہلے زید کو اوسمین تصرف کرنا اور اوس سے فائدہ لینا حلال نہین مسئلہ اگر سونا یا چاندی غصب کی اور اوسکا کوئی برتن بنالیا یا اشرفی روپئے بنوالئے تو مالک وہی چیز لیلے مسئلہ اگر جانور غصب کی ذبح کرڈالا تو مالک یا وہ جانور غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلے یا ذبح کیا ہوا خود لے لے اور نقصان کے دام غاصب سے لے ایسے ہی اگر کپڑا غصب کرکے ایسا پہاڑ ڈالا کہ بہت سی فائدے اوس سے جاتے رہے تو مالک وہ کپڑا

غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلے اگر کپڑا آپا پیلے اور نقصان کے دام غاصب سے
لے اور اگر تھوڑا پھاڑا تو مالک کپڑا اور نقصان کے دام لیلے مسئلہ
اگر غیر کی زمین پر مکان بنایا یا درخت لگایا تو وہ مکان کھود ڈالا جائیگا
درخت اکھاڑ ڈالا جائیگا اور مالک کو وہ زمین سپرد کر دیجائیگی پھر اگر کھودنے
اور اکھاڑنے سے زمین کا نقصان ہوتا ہو تو زمین کا مالک اوس مکان اور
کو لیلے اور غاصب کو وہ دام دیدے جو دام مکان کے کھودنے اور درخت
کے کٹجانیکے بعد ہوتے ہین یعنی جائداد کے اور لکڑے کے دام مسئلہ
اگر سفید کپڑا غصب کرکے رنگا لیا یا آٹا غصب کرکے سہین گہی ملا دیا تو مالک کو
غاصب سے سفید کپڑے کی یا آٹے کی قیمت لے یا کپڑا اور آٹا آپ لیلے
رنگائی کے دام اور اوتنا ہی گہی غاصب کو دے فصل مسئلہ اگر غاصب
مغصوب کو چھپا ڈالا اور ضمان دیدیا تو بیع غاصب اوس مغصوب کا مالک ہوگیا مسئلہ یا
جس مغصوب چیز کو غاصب نے چھپا ڈالا ہو اوسکی قیمت کے بابت اگر غاصب قسم
کے ساتھ کہے تو غاصب کا کہنا معتبر ہے اور اگر مالک زیادہ قیمت کی بابت گواہ
گذرانے تو سنے جائینگے پھر اگر غاصب نے مالک کے کہنے کے گواہون کے
بموجب یا قسم سے انکار کرکے تاوان دیا بعد اسکے وہ چیز ظاہر ہوئی اوسکی
قیمت زیادہ معلوم ہوئی تو وہ غاصب کی ہے اور مالک کو اختیار نہین کہ لیا ہوا
تاوان پھیر دے اور وہ چیز لے لے اور اگر غاصب نے قسم کہاکر تاوان

دیا تھا پھر وہ چیز ظاہر ہوئی اور زیادہ قیمت اوسکی ہی تو مالک کو اختیار ہے
چاہی لئی ہوئی تاوان کو قبول رکھے چاہے وہ چیز اپنی لیلے اور لیا ہوا تاوان
پھیر دے **مسئلہ** اگر غاصب نے مغصوب چیز کو بیچڈالا پھر مالک نے غاصب
سے تاوان لیا تو بیع ہوگئی اور اگر غاصب نے مغصوب غلام کو آزاد کردیا بعد
اسکے تاوان کیا تو وہ آزاد نہوا **مسئلہ** مغصوب مین جو چیز زیادہ ہوجاوے
جیسے مغصوب باندی کی اولاد ہوئی یا مغصوب درخت مین میوہ لگا تو یہہ زیادہ
چیز غاصب کے پاس امانت ہی تو اگر غاصب اپنی دست اندازی سے اوس زیادہ
کو ہلاک کردیگا یا مالک کی مانگنی پر نہ دیگا تو اوس کی بابت تاوان غاصب پر دینا
آویگا **مسئلہ** اگر مغصوب باندی مین اولاد ہونے سے کچھہ نقصان ہوگیا تو غاصب
پر نقصان دینا آویگا اور اگر اوس باندی کی اور اوس اولاد کی اسقدر قیمت
ہے کہ وہ نقصان اوسمین پورا ہوسکتا ہے تو غاصب پر کچھہ دینا نا آویگا
مسئلہ اگر غاصب نے مغصوب باندی سے زنا کیا سو وہ حاملہ ہوئی بعد
اسکے مالک کو پھیر دی پھر اوسکا پیدا ہونے سے مرگئی تو اوسکی قیمت غاصب پر
دینا آویگی اور اگر حرہ غاصب سے حاملہ ہوئی اور جنتے ہی مرگئی تو غاصب پر
کچھہ دینا نہ آویگا **مسئلہ** غاصب پر مغصوب کے منافع کا تاوان دینا نہین آتا
مسئلہ اگر مسلمان نے مسلمان کی شراب یا سور تلف کردی تو کچھہ دینا
نہ آویگا اور اگر ذمی کی شراب اور سور تلف کردی تو تاوان دینا آویگا **مسئلہ**

اگر مسلمانکی شراب غصب کرکے سرکہ بنا ڈالا یا مردار چمڑا غصب کرکے اوسکو
پکا بنایا تو مالک چاہے تو سرکہ اور پکا چمڑا لیلے اور سرکہ ہونے سے یا چمڑہ
کے پکنے سے جو قیمت اوسکی زیادہ ہوگئی اوسقدر غاصب کو پہنچدے پھر
اگر غاصب نے اوس سرکہ کو تلف کردیا تو اوسکا تاوان دینا آویگا اور چمڑے کو
تلف کردیا تو کچھہ نہین **مسئلہ** اگر ایک مسلمان نے دوسرے کی کوئی بچانے
کی چیز جیسے سرود یا شہنائی وغیرہ توڑ ڈالی یا نشہ کی چیز یا شراب منصف ہنود
تو تاوان دینا آویگا اور ان چیزونکو اگر بیچا تو بیع ٹہیک ہوجاتی ہے **مسئلہ**
اگر ام ولد کو غصب کیا اور وہ غاصب کے پاس مرگئی تو اوسکی قیمت غاصب پر دینا
نہ آویگی اور اگر مدبر کو غصب کیا اور وہ غاصب کے پاس مرگیا تو اوسکی قیمت غاصب
پر دینا آویگی **کتاب الشفعة** مشتری نے جتنی قیمت دیکر زمین کا ٹکرا مول
لیا تہا اوسقدر قیمت دیکر بغیر رضامندی مشتری کے اوس ٹکرے کا مالک
ہونا اسکو شفعہ کہتے ہین **مسئلہ** اول حقدار شفعہ کا وہ شخص ہے جو مبیع مین شریک
ہو بعد اسکے وہ جو مبیع کے شرب اور راہ وغیرہ حقوق مین شریک ہووے
بشرطیکہ وہ حقوق عام نہون خاص اوسی شریک کے ہون بعد اسکے وہ جو
مبیع کا پڑوسی ہو بزدیک لگا ہوا پھر جسنے غیر کی دیوار پر اپنے جہاز کر رکہی اور
وہ شخص جسنے غیر کی دیوار مین مالک سے ساجھے مین لکڑی لگائی تو یہہ دونون
پڑوسی ہوئے **مسئلہ** جتنے شفیع ہون اوتنے حصے شفعہ کے کئے جائینگے

شفیعو نکے حصونکو لحاظ نکیا جائیگا مسئلہ جب بیع ہو تب شفعہ واجب ہوتا ہی
اور شفعہ کی طلب پر گواہ کرنے سے شفعہ مقرر ہو جاتا ہی یا جب قاضی حکم کردی

باب طلب الشفعۃ بیان شفعہ کے مطالبہ کرنے کا مسئلہ

جب شفیع کو بیع کی خبر ہو جاوے تو اوسی جگہہ لوگونکے سامنے کہدی کہ
مین شفعہ کا مدعی ہون پہر بائع سے کہی اگر مبیع بائع کے پاس ہو یا مشتری
سے کہی اگر اوسکے پاس ہو پہر اوسپر جاکر لوگونکے سامنے کہے کہ اِسکی شفعہ
کا مجکو دعوی ہی اسکے بعد اگر دعوی کرنے مین شفیع کو دیر ہو جاوے
تو حق شفعہ کا جاتا نہین رہتا مسئلہ جب شفیع قاضی کے پاس جاکر شفعہ
کا دعوی کرے تو قاضی مدعی علیہ سے پوچھے کہ وہ مکان جسکی سبب سے
شفیع اپنا شفعہ بتاتا ہے کسکا ہے پہر مدعی علیہ اگر اقرار کرے کہ وہ مکان
اس شفیع کا ہی یا قسم کہانے سے انکار کرے یا شفیع اپنی گواہ گذرانے پہر
قاضی اوس مدعی علیہ یعنی مشتری سے پوچھے کہ وہ مکان جسمین شفیع اپنا شفعہ
بتاتا ہی تونے مول لیا ہے پہر اگر اوسنے اقرار کیا کہ ہان مول لیا ہی یا قسم
سے انکار کرے یا شفیع گواہ گذرانے تب قاضی حکم کردے شفعہ کا یعنی
وہ مکان خریدا ہوا شفیع کو دلا دے مسئلہ شفیع پر لازم نہین ہے کہ
دعوی کرتے وقت ثمن بھی حاضر کری بلکہ جب قاضی شفیع کا حکم کردی شفیع کے
حق مین تب شفیع پر البتہ لازم ہی کہ ثمن لا دی مسئلہ اگر مبیع بائع کے پاس

تو شفیع بائع سے شفعہ کی بابت جھگڑا کرے **مسئلہ** قاضی شفیع کے گواہ
تب سنے جب مشتری موجود ہو پہر اوسکے سامنے بیع فسخ کرے اور جو ابھی
بائع کے ذمہ پر **مسئلہ** مول لینے کے لئے جسکو وکیل کیا جب تک وہ وکیل
مبیع اپنے موکل کو نہ دے تب تک شفیع اوس وکیل سے جھگڑا کر سکتا ہے **مسئلہ**
مشتری نے اگرچہ شرط کر لی ہو کہ خیار رویت اور خیار عیب مجکو نہیں ہے مگر
شفیع کو اختیار رویت اور عیب کے سبب سے پہیر دینا مبیع کا پونہچا ہے **مسئلہ**
اگر قیمت مبیع کی مشتری کچھ اور بتاتا ہے اور شفیع کچھ اور بتاتا ہے تو مشتری
کے کہنے کا اعتبار ہے اور اگر دونوں نے گواہ گذرانے تو شفیع کے
گواہ معتبر ٹھہرینگے **مسئلہ** اگر مشتری کچھ قیمت کہے اور بائع اوس سے کم بتا دے
اور بائع نے ابھی قیمت نپائی ہو تو شفیع بائع کی بتائی ہوئی قیمت دے اور
اگر بائع پا چکا ہو تو جسقدر مشتری کہتا ہو اوسقدر دے **مسئلہ** اگر بائع نے
مشتری سے کم قیمت لی تھی تو شفیع بھی اوسیقدر قیمت کم دے اور اگر بائع نے
مشتری کو قیمت معاف کر دی یا مشتری سے زیادہ قیمت لی تو شفیع پر پوری ہی
قیمت دینا آویگی **مسئلہ** اگر مشتری نے اسباب یا عقار کے بدلے مبیع
مول تھی تو شفیع اوس اسباب اور عقار کی قیمت دیکر مبیع کو لے اور اگر مثلی چیز
کے بدلے مشتری نے لی تھی تو مشتری اوسکا مثل دے **مسئلہ** اگر مشتری
نے ہو جل دامون پر مبیع کو خریدا تہا تو شفیع یا تو نقد دام دے اور لیلے

یا ٹھہرا رہے جب مدت وعدہ کی پوری ہو جاوے تب دام دے اور لیلے مسئلہ
اگر شراب یا سور کے بدلے ذمی نے زمین مول لی اگر شفیع بھی ذمی ہے تو
اوتنی ہی شراب اور سور کی قیمت دیکر لیلے اور اگر شفیع مسلمان ہو تو شراب اور
سور کی قیمت دیکر لے مسئلہ اگر مشتری نے زمین مبیعہ پر مکان بنا لیا یا درخت
لگا لیا بعد اسکے وہ مبیع شفیع کو ملی تو شفیع یا تو مبیع کے ثمن اور مکان اور درخت
کے وہ دام جو جائداد کے ہوں دیکر لیلے یا مشتری سے زبردستی وہ مکان
اور درخت اکھڑوا ڈالے مسئلہ اگر شفیع نے شفعہ کے سبب سے مکان
یا یا پھر اوسمین کوئی مکان بنایا یا درخت لگایا بعدہ اوسکا کوئی درخت نکلا
سوا دسنی پایا تو یہہ شفیع بائع سے صرف قیمت اوس مکان کی دی ہوئی پھیر دلا پاویگا
اپنی بنائے ہوئے مکان اور لگائے ہوئے درخت کی قیمت نا دیگا نہ بائع سے
مشتری سے مسئلہ اگر مکان خراب ہو گیا یا درخت خشک ہو گیا تو شفیع سب قیمت
دیکر لے مسئلہ اگر مشتری نے کچھ مکان توڑ ڈالا تو شفیع اوسکی حصہ کی قدر
قیمت کم کرکے دے اور ٹوٹا ہوا مشتری کو ملے مسئلہ الزید نے زمین مول
لی خرمی کے درخت سمیت جسمین خرمے لگے تھے تو شفیع کو اختیار ہے کہ اوس زمین
کو مع درخت اور پھل لیلے اور اگر مبیعہ مشتری کے خریدنیکے بعد لگا تو بھی یہی
حکم ہے اور اگر مبیعہ مشتری کی خریدسے پہلے لگا تھا پھر مشتری نے اوسکو توڑ لیا
تو شفیع اوسکی حصہ کی قدر ثمن کم کرکے دے باب ما یجب فیہ الشفعۃ و

مالایجب اسباب مین شفعہ کے وجوب اور عدم وجوب کا بیان سے
مسئلہ شفعہ اُسی زمین مین واجب ہوتا ہی جو مال کے بدلہ پر کسیکی ملک ہوجاے
مسئلہ عروض اور ناؤ اور مکان اور درخت جو بغیر زمین کے بیچا جاوے
اوسمین حق شفعہ واجب نہین ہوتا اگر حویلی عورت کو مہر مین دی یا زمین اجرت
کے بدلہ کسیکو دی یا زمین یا حویلی عورت نے خلع کے بدلے مین دی یا ایک
مکان پر صلح ہوئی عمداً خون کے مقدمہ مین یا غلام کو آزاد کیا اوس سے حویلی
یا زمین لیکر یا کسیکو حویلی یا زمین دیڈالی اور کچھہ اوسکی بدلہ مین نہ ٹھہرایا تو شفیع کو
شفعہ ملیگا مسئلہ جو زمین یا مکان بائع کو اختیار کی شرط پر بکا جبتک بائع کو
اختیار بھیر لینے کا رہی تب تک اوسمین شفعہ واجب نہین ہوتا مسئلہ اگر زمین
کی بیع فاسد ہوئی اوسمین حق شفع نہین پھر جب مشتری اوسمین مکان بنالے اور
اوس بیع کے فسخ کا حق جاتا رہی تب شفعہ واجب ہو مسئلہ اگر ساجھی کی زمین
ساجھیوان نے آپسمین بانٹ لی اوسمین شفیع کو شفعہ نہین پونہچتا مسئلہ اگر شفیع
نے اپنا حق شفعہ مشتری کو دیدیا پھر مشتری نے مبیع قاضی کے حکم سے بسبب
خیار رویت کے یا بسبب شرط خیار کے یا بسبب عیب کے بائع کو پھیر دیے
تو اوسمین شفیع کو حق شفعہ نہین اور اگر بغیر حکم قاضی کے پھیر دے تو شفیع کو
شفعہ ملیگا مسئلہ اگر بائع کا اقالہ کیا تو شفیع کو شفعہ ملیگا باب باطل
بہ الشفعہ بیان مین اون امور کے جن سے شفعہ جاتا رہتا ہے مسئلہ

اگر شفیع نے بیع کی خبر سنی اور فوراً اوسکی جگہہ اوسیوقت اپنا شفعہ طلب نکیا تو
شفعہ باطل ہوگیا یا شفیع نے سُنا اور اوسیوقت بائع کے پاس جاکر لوگونکے
سامنے درصورتیکہ مبیع بائع کے پاس ہو یا مشتری کے پاس جاکر یا اوس مبیع پر جا
لوگونکی سامنے شفعہ طلب نکیا تو شفعہ باطل ہوگیا اور وہ چیز بدلے کی شفیع پھیر دے
مسئلہ اگر شفیع مرگیا تو حق شفعہ جاتا رہا اور مشتری کے مرنے سے حق
شفعہ نہین جاتا مسئلہ جس مکان کے سبب سے شفیع حق شفعہ مبیع مین مانگتا
تھا اگر اوس مکانکو شفیع نے کسیکے ہاتھہ بیع کر دیا اور قاضی نے ابہی اسکو شفعہ
نہ دلایا تہا تو شفعہ باطل ہوگیا اور جسنے شفیع سے مول لیا اوسکو بھی وہ شفعہ نملیگا خود
خریدار ہو یا وکیل ہو مسئلہ اگر زید نے عمر سے مکان خریدا اور بکر نے کہا کہ اگر
اس مکان کا کوئی اور حقدار نکلے تو مین عمر کا ضامن ہون اور بکر شفیع تھا تو اس ضامنی
سے اُسکا شفعہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر زید نے ایک مکان خریدا یا زید کی وکیل
نے یا اور کسی نے زید کے لئے خریدا تو حق شفعہ پونہچیگا مسئلہ اگر شفیع
نے سُنا کہ فلانا مکان ہزار روپیہ کو بکا سو اوسنے حق شفعہ مشتری کو دیڈالا پھر
اسکو معلوم ہوا کہ ہزار سے کم کو بکا یا گیہون یا جو کے بدلے بکا کہ وہ غلہ ہزار کا
تھا یا زیادہ کا تہا تو اب شفیع کو شفعہ ملیگا اور اگر یہہ معلوم ہوا کہ ہزار روپیہ کی اشرفیون
کے بدلے بکا تو شفعہ نملیگا مسئلہ اگر شفیع نے سُنا کہ فلانا مکان زید نے
مول لیا سو اوسنے حق شفعہ دیڈالا پھر تحقیق ہوا کہ عمر نے مول لیا ہے تو اب شفیع کو

دعوی شفعہ کا پونہچیا ہے مسئلہ اگر بائع نے شفیع کیطرفکی گز گز بھر زمین چھوڑکر
باقی زمین بیچی تو شفیع کو شفعہ کا دعوی نہ پونہچیگا مسئلہ اگر ایک مکان کا ایک
حصہ معین ثمن کے بدلے خریدا بعد اسکے باقی مکان خریدا تو شفیع کو فقط ہر حصہ معین
مین حق شفعہ ملیگا باقی مین نہین مسئلہ ایک مکان مشتری نے قیمت پر خریدا
پھر قیمت کے بدلے بائع کو کپڑا دیا تو شفیع پر قیمت ہی دینا آویگی کپڑا نہین
مسئلہ شفیع کا شفعہ باطل کرنیکے لئے حیلہ کرنا اور ایسا حیلہ کرنا جسمین زکوۃ
نہ دینا آوے مکروہ نہین مسئلہ اگر کئی مشتریون نے ایک مکان خریدا تو شفیع
کو اختیار ہی کہ اونمین سے بعض کا حصہ حق شفعہ کی رو سے لیلے اور اگر کئی بائعون نے
ایک مشتری کے ہاتھہ بیچا تو شفیع کو اختیار نہین کہ بعض بائع کا حصہ لیلے اور بعضونکا
چھوڑ دے مسئلہ اگر مشتری نے آدھی حویلی پھر بانٹ لی تو شفیع چاہے تو بہہ
مشتری کے حصہ کی لیلے مسئلہ اگر میان نے مکان بیچا اور ماذون
غلام مدیون شفیع ہو تو میان سے اپنا شفعہ لے سکتا ہی ایسے ہی اگر ماذون مدیون
غلام نے بیچا اور میان اوسکا شفیع ہی تو میان اپنا شفعہ اوس سے لی سکتا ہی
مسئلہ اگر کمسن لڑکے کے باپ نے یا وصی نے اوس لڑکی کا شفعہ مشتری
کو دیدیا تو درست ہی اور اگر وکیل نے جو شفعہ کی طلب کے لئے مقرر تھا شفعہ
دیدیا تو بھی درست ہی کتاب القسمۃ یعنی ملی ہوئی چیز کے بانٹنے کے مسئلے
مسئلہ جو حصہ سب چیز مین پھیلا ہوا ہی اوس حصہ کو اکہٹا کر دینا اسکو قسمت

یعنی بانٹنا کہتے ہین سو بانٹنے مین دو باتین پائی جاتی ہین ایک یہہ کہ حصہ کا جدا
اور الگ کرنا دوسرے یہہ کہ ایک حصہ دوسرے حصہ بدلجا دی تو مثلی یعنی
کیلی اور موزون اور متقارب عددی چیزون کے بانٹ مین جدا اور الگ کرنا
چاہیئے اور غیر مثلی مین مبادلہ چاہیئے تو مثلی چیزونمین ایک شریک کو اختیار ہی
کہ اپنا حصہ دوسرے شریک کی غیبت مین بانٹ کر الگ کرلے اور غیر مثلی مین
نہین مسئلہ اگر ایک مال مین کئی شریک ہین اونمین سے زید اور عمرو موجود ہین
اور باقی غیر موجود ہین اور زید نے عمرو سے کہا کہ میرا حصہ بانٹ دی اگر وہ
مال ایک جنس ہی تو حاکم عمر سے زبردستی بٹوا دی اور اگر اجناس مختلف ہی تو
زبردستی نکری مسئلہ مستحب ہی کہ قاضی بانٹنے کیواسطے ایک شخص مقرر کری
کہ وہ بیت المال سے اپنی روزی پاوی اور شریکون سے کچھہ نلے اور بانٹ دے
اور اگر اسکو بیت المال سے نہ دین تو سب شریکون سے برابر اوسکی اجرت دلاوے
مسئلہ بانٹنے والا عدل اور امین اور بانٹ کی مسئلے جانتا ہو مسئلہ قاضی
ایک شخص کو بانٹ کے لئے ہر محلہ مین معین نکری مسئلہ کئی بانٹنے والونکو
ایک بانٹ مین قاضی شریک نہونے دی مسئلہ اگر کئی شریکون نے قاضی
سے کہا کہ ہمکو عقار فلانے سے میراث ملی ہی سو بانٹ دو تو جب تک وہ شریک
صورت کے مرنے کی بابت اور اسکی بابت کہ اسیقدر اوسکی وارث ہین گواہ
نگذرانین تب تک قاضی بانٹے اور اگر شریک منقول چیز کا بانٹنا چاہین تو قاضی

بانٹ دی مسئلہ اگر کئی شرکون نے کہا کہ ہمنے عقار مول لی ہی اسکو بانٹ
دیو تو قاضی بانٹ دی مسئلہ اگر کئی شرکون نے ملک کا دعوی کیا عقار
کی تو بھی قاضی بانٹ دی مسئلہ اگر دو شرکون نے ایک مکان بانٹنا چاہا
اور گواہ گذرانے اسبات پر کہ وہ مکان ہمارے قبضہ مین ہے تو قاضی نہ بانٹ
دی جب تک اسبات کے گواہ نگذرین کہ وہ مکان انہین شرکون کا ہے مسئلہ
اگر دو شرکون نے اپنے مورث کی مرنے پر اور سب وارثون نے کتنی پر گواہ
گذرانے اور مکان انہین کے قبضہ مین ہے اور ایک وارث اور غائب ہے یا
لڑکا ہے تو قاضی ان دونوکی درخواست کے بموجب اوس مکانکو بانٹ دی
اور وکیل یا وصی کسیکو کردی کہ وہ اوس غائب کا یا لڑکے کا حصہ اپنے قبضہ
مین رکھی مسئلہ اگر کئی شرکون مین سے بعضے شرکون نے خریدی ہوئی
مکانکو ایک شریک کی غیبت مین بانٹنا چاہا تو قاضی تقسیم نکردی جب تک وہ غائب
شریک بھی حاضر نہوے اور اگر عقار غائب وارث کے قبضہ مین ہے یا لڑکی
کے قبضہ مین ہے یا کئی وارثون مین سے ایک وارث موجود ہی تو بھی بانٹ دینگے
مسئلہ اگر ایک مال مین کئی شریک ہین اور ایک اونمین سے بانٹنا چاہتا ہے
درصورتیکہ بعد بانٹنے کے ہر ایک کو اپنے اپنے حصہ کا فائدہ حاصل ہوگا تو وہ
مال بانٹا جائیگا اور اگر بانٹنے سے ہر ایک کو ضرر ہوگا تو نہ بانٹا جائیگا مگر ان
بانٹنے پر سب راضی ہونگے تو البتہ بانٹا جائیگا اور اگر بعضی شریکون کا حصہ بانٹ

ہے سو بانٹنے سے اونکو فائدہ ہے اور بعضونکا حصہ تھوڑا ہی سو بانٹنی
سے اونکو نقصان ہے تو صرف زیادہ حصہ والونکا حصہ اونکے کہنے پر البتہ
بانٹ دیا جائیگا مسئلہ اگر ایک جنس کا اسباب ہو تو بانٹ دیا جائیگا مسئلہ
اگر اسباب دو جنس کا ہو اور جواہرات اور غلام اور جانور اور کنوان اور چکی
بلا رضامندی سب شریکون کے نہ بانٹین گے مسئلہ اگر کئی حویلیان شرکت
کی ہین یا ایک حویلی اور کھیتی کی زمین ہے یا ایک حویلی اور دوکان ہی تو ہر چیز
الگ الگ بانٹی جائیگی مسئلہ بانٹنے والیکو چاہیے کہ جس مکانکو بانٹیگا اوس کا
نقشہ کھینچے اور حصہ برابر درست لگا دے اور گز سے ناپے اور مکانکی قیمت
ٹھہرا دے اور ہر حصہ کیواسطے آمد و رفت کی راہ اور پانی ملنے کا مقام تجویز
کرے ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ کرے اور ہر حصہ کا نام رکھے کہ یہہ پہلا حصہ یہہ دوسرا
حصہ یہہ تیسرا حصہ غیرہ اور شریکونکے نام لکھکر قرعہ ڈالے تو جسکا نام پہلے
نکلے اوسکا پہلا حصہ اور جسکا دوسری بار نکلے اوسکا دوسرا حصہ اور روپے
بانٹ مین نہلا دی مگر شریکون کی رضامندی سے مسئلہ اگر مکان بانٹا گیا
اور ایک شریک کو پانی لانے کی راہ یا راستہ کی گلی دوسرے کی ملک مین ہو کر پڑے
اور بانٹنے کیوقت یون نہین ٹھہرایا تھا تو وہ شریک اپنی راہین اور طرف سے
نکال لے اگر ہو سکے اور جو اور طرف سے نہ نکل سکے تو ایسا بانٹ فسخ کردے
مسئلہ اگر ایک حویلی کا نیچے کا مکان اور بالاخانہ دونون اور ایک حویلی کا

صرف نیچے کا مکان اور ایک حویلی کا صرف بالا خانہ شرکت کا ہے تو ہر ایک کی الگ
الگ قیمت لگاکر قیمت کے بموجب بانٹا جاویگا **مسئلہ** اگر مکان شریکون مین بانٹا
گیا پھر کسی نے کہا کہ ہمکو ہمارا حصہ نہین ملا اور دو بانٹنے والے گواہی دین کہ ملا
تو ان بانٹنے والونکی گواہی مانی جائیگی **مسئلہ** اگر پہلے سب شریکون نے اقرار کیا
کہ ہمکو اپنا اپنا حصہ ملگیا پھر ایک شریک نے دعوی کیا کہ سب کے حصہ مین سے کچھ تھوڑا
فلانے شریک کے قبضہ مین ہے تو اسکا کہنا نامنین گے مگر گواہی کی گواہی کے ساتھ
اور ایک شریک نے اپنے دوسرے شریک عمر سے کہا کہ مین نے اپنا حصہ سب پایا تھا
سوا دسمین سے کچھ تو نے لیلیا تو عمر قسم ہے جو کچھ کہو وہی ٹھیک ہے اور اگر مدعی
نے یون نکہا کہ مین نے اپنا حصہ پایا تھا یہی دعوی کیا کہ فلانی جگہہ تک حصہ
میرا ہے اور مجکو ندیا اور شریک نے اوسکو جھوٹا بتایا تو دونو کو قسم دینگے اور
بانٹ کو فسخ کرینگے **مسئلہ** اگر بانٹ مین غبن فاحش ظاہر ہوگیا تو بانٹ کو فسخ
کرینگے **مسئلہ** اگر زید اور عمر وغیرہ شریک تھے اور چیز بٹ گئی پھر زید کے حصہ
مین سے کچھ تھوڑا غیر معین کسی اور کا نکلا کہ اوسنے لیا تو جسقدر زید کے پاس سے
جاتا رہا اوسیقدر کے حصہ کے موافق زید عمر کے حصے مین سے دلا پاویگا اور
بانٹ کو فسخ نکرینگے **مسئلہ** اگر دو شریکون نے ایک حویلی مین رہنے کی یا دو
حویلیون مین رہنے کی اپنی اپنی ٹھہرائی یا ایک غلام یا دو غلامون سے خدمت کی
اپنی اپنی باری مقرر کی یا ایک حویلی کی یا دو حویلیون کی اجرت کی بابت باری

مقرر کی تو درست ہی اور اگر باری ٹھہرائی اُجرت مین ایک غلام کی یا دو غلامون
کی یا ایک خچر کی یا دو خچرونکی باسواری مین ایک خچر یا دو خچرونکی یا ایک درخت
کے میوہ مین یا بکری کے دودھ مین تو درست نہین **کتاب المزارعۃ**
یعنی کہیتی کرنیکے مسئلے **مسئلہ** یون ٹھہرا کہ کہیتی کرنا کہ جو پیدا ہو اوسمین سے
کچھہ کہیت کرنیوالیکو ملے اسکو مزارعۃ کہتے ہین **مسئلہ** مزارعۃ کرنا درست ہی
بشرطیکہ اوس زمین مین کہیتی ہوسکتی ہو اور مالک زمین کا اور کہیت کرنیوالا دونو
عاقل بالغ ہون اور مدت مزارعۃ کی بیان کیجاوی یعنی پٹہ کی میعاد اور یہہ کہ
بیج کسکا اور کون جنس بوئی جائیگی اور یہہ کہ جسکا بیج نہ بویا جاوی اوسکا حصہ
کسقدر ہے اور یہہ کہ زمین بونیوالیکے حوالہ کر دیجاوی اور یہہ بیان ہوجاوے
کہ جسقدر پیدا ہو اوسمین زمین والیکا اور بونے والیکا ساجھا ہے اور یہہ کہ
زمین اور بیج زید کا اور بیل اور کام کرنا عمر کے تعلق یا یہہ کہ زید کی اور بیج اور بیل وغیرہ
سب عمر کے تعلق یا یہہ کہ صرف کام کرنا عمر کے تعلق اور باقی سب زید کا
مسئلہ اگر یون ٹھہرا کہ زمین اور بیل زید کی اور بیج اور کام کرنا تعلق عمر
کے یا یون کہ بیج زید کا اور باقی سب عمر کے تعلق یا یون کہ ایک کیواسطے
دونونمین کچھہ قدر معین پیدا ہوئی مین سے ٹھہرا دیا یا ایک کیواسطے پانی کے
قریب کا اوگا ہوا ٹھہرا دیا یا یون ٹھہرا کہ بیج والا اپنا بیج لیلے اور باقی جو
بچے وہ دونون کے ساجھے مین ہے یا یون کہ اول محصول مجرا دیکر باقیمین

دونو شریک ہین تو مزارعہ فاسد ہوگئی مسئلہ اگر مزارعہ فاسد ہوگئی تو کھیت
زمین والیکو ملیگا اور دوسریکو مزدوری مثل ملیگی یا اوسکے کام کے لائق یا
زمین کے لائق مگر ٹھہرائی ہوئی سے زیادہ مزدوری نہ دینگے مسئلہ اگر
مزارعہ کا عقد ٹہیک ہوا تو جو پیدا ہووہ جیسا ٹھہرا تھا اوسیطرح بانٹ لین اور
اگر کچھ پیدا نہو تو کھیت کرنیوالیکو کچھہ نہ دیا جائیگا مسئلہ بعد عقد مزارعہ کے
جو انکار کرے یعنی ٹھہری ہوئی کے بموجب کام نکرے اُس سے زبردستی کام
نہ لین ہان بیچ والا اگر نکرے تو اوسپر جبر نکرینگے مسئلہ دونونمین سے ایک
بھی اگر مرگیا تو عقد مزارعہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر معاد یعنی مدت مزارعہ کی
گذرنی اور کھیت ابھی تیار نہین ہوا تو کھیت کرنیوالیکو زمین کا اجر مثل دینا آویگا
مدت کے گذرنے سے جبتک کھیت تیار ہو مسئلہ کھیتی پر جو خرچ ہو جیسے
کاٹنے والون اور دائین چلانیوالون اور سیلانیوالون اور کھلیان لگانیوالون
کی مزدوری تو یہہ خرچ دونونکے ذمہ ہر ایک کی حصہ کے موافق ہوگا پھر اگر بیج
خرچ کھیت کرنیوالیکے ذمہ پر ٹھہرائی تو مزارعہ فاسد ہی

کتاب المساقات

اپنے درخت کسی مرمت کرنیوالیکو دینا یون ٹھہرا کر کہ اسکا میوہ مالک اور اسکی
سانجھے مین رہے اسکو مساقاۃ کہتے ہین مسئلہ مساقات اور مزارعت کا
ایک حال ہے مسئلہ درختون کی بابت اور انگورون کی بابت اور ترکاریون
کی بابت اور بیگنونکے درخت کی بابت عقد مساقات کرنا درست ہی مسئلہ

اگر میوہ لگے ہوئے درخت مساقات پر دیئے تو اگر مساقات والیکے کام کے
سب میوہ مین کچھہ زیادتی ہوتی ہو تو تو درست ہی اور اگر میوہ بک چکا ہی تو درست
نہین جیسے مزارعہ **مسئلہ** جب عقد مساقات فاسد ہو جاوے تو درخت جسکی
سپرد کیئے اوسکو اجر مثل ملیگا **مسئلہ** اگر دونو مین سے کوئی مرگیا تو عقد
مساقات باطل ہوگیا **مسئلہ** اگر کام کرنیوالا چور ہو یا بیمار ہو کہ کام نکر سکتا ہو
یا ایسا کچھہ عذر ہو تو عقد مساقات کرنا جائز ہے جیسے مزارعہ **کتاب الذبائح**
ذبائح جمع ذبیحہ کی ہی اور ذبیحہ اوسکو کہتے ہین جو ذبح کیا جاوی اور ذبح گردن
کی رگین کاٹ ڈالنے کو کہتے ہین **مسئلہ** مسلمان یہودی اور نصرانی اور لڑکی
اور عورت اور گونگے اور ختنہ کیئے ہوئے کا ذبح کیا ہوا حلال ہے **مسئلہ**
مجوسی اور بت پرست اور مرتد اور احرام باندہی ہوئی کا اور جو قصداً ذبح کرتے
وقت بسم اللہ ترک کرے اوسکا ذبح کیا ہوا حلال نہین اور اگر بسم اللہ کہنا
بہول گیا تو حلال ہے **مسئلہ** اگر ذبح کرتے وقت اللہ تعالی کے نام کے
ساتھہ کسیکو یاد کیا یا ذبح کیوقت یونکہا کہ الہی فلانے کیطرف سے قبول کر تو وہ
ذبیحہ مکروہ ہی اور اگر جانور کے پچھاڑنے سے پہلے یونکہا تو مکروہ نہین ہے
ذبح کرنا حلق اور سینہ کے درمیانمین چاہیئے اور کہانے پینے کی اور سانس
کی اور دو شہ رگین خون کی کاٹنا چاہیئے اور اگر انمین سے تین ہی رگین کٹ
گئین تو بھی کافی ہے **مسئلہ** اگر ناخن یا سینگ یا ہڈی یا دانت سے بشرطیکہ

بدنمین یہہ چیزین لگی ہوئی نہون بدن سے علیحدہ کی ہوئی ہون یا پانی دریا دار کے
پتہر سے اور جو چیز چیر پھاڑ کے خون بہاتی ہو اوس سے ذبح کیا تو درست ہی
مگر انگلی مین لگی ہوئی ناخن اور منہہ مین لگے ہوئے دانت سے اگر ذبح کیا تو درست
نہین وہ جانور حرام ہے مسئلہ تیز چھری سے ذبح کرنا مستحب ہی مسئلہ
گردن کی ہڈی تک رگ کاٹنا یا سر الگ کر دینا یا بٹیہہ کیطرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے
مسئلہ اگر شکاری جنگلی جانور آدمی سے بھاگیا تو اوسکو ذبح کرنا چاہیے اور اگر
آدمی کے گھر کا رہنے والا پالو جانور جنگلی ہوکر بھاگا یا کوئے مین گر پڑا تو وہ
زخمی کر دینے سے ذبح ہو جاتا ہی مسئلہ اونٹ کو نحر کرنا یعنی سینہ کے پاس
سے اوسکی گردن کاٹنا اور گاے بکری کو ذبح کرنا یعنی سر کے پاس سے اوسکی
گردن کاٹنا سنت ہی اور اوسکی برخلاف کرنا مکروہ ہی مگر حلال ہو جاتا ہے
مسئلہ مادہ کی ذبح ہونیسے اوسکے پیٹ مین کا بچہ حلال نہین ہو جاتا
فصل فیما یحل اکلہ و ما لا یحل یعنی کس جانور کا کہانا حلال اور کسکا حلال
نہین مسئلہ چار پائی جانورونمین سے جنکے دانت ٹیڑھے ہوتے ہین اور
چڑیونمین سے جو چڑیا پنجہ سے شکار کرتی ہی وہ حلال نہین مسئلہ اوس قسم کا کوا
جو کہیت کہایا کرتا ہے حلال ہی اور اوس قسم کا جو مردار کہایا کرتا ہی حرام ہے
مسئلہ کفتار اور گہہ اور بجو اور کچھوا اور کیڑے جو گہر کے سوا خونمین پاکر تے
ہین اور بستی کا گدہا اور خچر اور گھوڑا حلال نہین اور خرگوش حلال ہی مسئلہ

جس جانور کا کھانا حلال نہین اوسکو ذبح کرنے سی اوسکا گوشت اور چمڑا پاک
ہو جاتا ہی مگر آدمی کا اور سؤر کا ذبح ہونے سے چمڑا اور گوشت پاک نہین ہوتا
مسئلہ دریائی جانور دو نہین سی صرف دو ہی مچھلی حلال ہے جو جیتی شکار
کی اور کوئی جانور حلال نہین اور جو مچھلی دریا مین خود مرگئی وہ حلال نہین اور
مچھلی کھانا نے ذبح کے حلال ہے جیسے ٹیڈی **مسئلہ** اگر جانور جیتا اور مرا
معلوم نہین ہوتا پھر ذبح کرنیکے بعد اگر وہ بھڑکا یا ہلا یا اوسمین سی خون نکلا
تب تو حلال ہے اور نہین تو نہین اور اگر ذبح کرتے وقت معلوم ہوا کہ زندہ
ہے تو وہ حلال ہے اگرچہ وہ نہ پھڑکے یا خون اوسمین سے نکلے +

کتاب الاضحیۃ یعنی قربانی کرنیکے **مسئلے** **مسئلہ** قربانی کرنا اپنی طرف
اور ہر مسلمان پر جو حر اور مقیم اور تونگر ہو واجب ہی اور اپنے لڑکے کیطرف سی کرنا واجب
نہین بکرا بکری مینڈھا بھیڑ ایک سے کم نہین اور اونٹ اور گائی بیل ساتوین
حصہ سی کم نہین بڑی عید کی صبح کیوقت سی بارہوین تاریخ کی شام تک قربانی
کا وقت ہی مگر شہر والا عید کی نماز ہونے سی پہلے ذبح نکرے اور گانو والونکو
اختیار ہی اور جو جانور منڈا یا خصی یعنی بدھیا یا دیوانہ ہو اوسکو قربانی کرنا
جائز ہے اور اندھی اور کانے اور بہت دبلے اور لنگڑے اور جسکا کان
بہت سا کٹا ہو یا دم بہت سی کٹی ہو یا جسکو کم سوجھتا ہو یا جسکا چوتڑ زیادہ
کاٹ لیا ہو اوسکو قربانی کرنا درست نہین اور اونٹ اور گائی اور بھیڑ اور بکری

خواہ نر ہو خواہ مادہ اسیکی قربانی چاہیئے مگر قربانی کا جانور اگر بکری وغیرہ
ہو تو ایسا ہو کہ دوسری برسمین لگا ہوا ور گاے دو برس سے کم کی نہو اور اونٹ
پانچ برس سے کم کا نہو اور بھیڑ بکری اگر پوری سات مہینے کی ہو جاوے تو بھی جائز
ہے اور اگر سات آدمیون نے ایک گاے یا اونٹ قربانی کو لیا پھر قربانی کرنے
سے پہلے ایک شخص انمین کا مر گیا سو اوسکے وارثون نے باقی حصہ دارون سے
کہا کہ تم اپنی طرف سے اور اوسکی طرف سے قربانی کر دو تو یہہ قربانی جائز ہے
اور اگر ساتون شریکون مین سے ایک نصرانی ہے یا مرتد ہے یا مسلمان ہے مگر اوسکی
نیت قربانی کی نہین ہے اوسکو گوشت مقصود ہے تو وہ قربانی کسیکی بھی طرف سے
جائز نہوگی اور جائز ہے کہ قربانی کا گوشت خود کھاوے اور مالدارونکو کھلاوے
اور بیچی نرکھے اور مستحب یہہ ہے کہ تہائی سے کم خیرات نکرے اور قربانی کے جانور
کا چمڑا خیرات کر دے یا کام مین لاوے جیسے تھیلا بنایا یا چلنی بنائی اور مستحب ہے
کہ اپنے ہی ہاتھہ سے ذبح کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو اور یہودی یا
نصرانی سے ذبح کرانا اوسکا مکروہ ہے اور اگر زید اور عمرو نے اپنا اپنا جانور
قربانی کیواسطے ٹھہرایا پھر زید نے عمرو کا جانور اپنی طرف سے اور عمرو نے زید کا
جانور اپنی طرف سے قربانی کر ڈالا تو دونونکی طرف سے قربانی ہو گئی اور ایک
کو دوسرے سے کچھہ دلایا نہ جائیگا **کتاب الکراہتہ** یعنی ممنوع چیزون
کا بیان **مسئلہ** جو حرام سے نزدیک ہو اوسکو مکروہ کہتے ہین اور امام محمدؒ

نے صریح کہا ہے کہ جو مکروہ ہے وہی حرام ہے کچھ فرق نہین فصل
فی الاکل والشرب یعنی کہانے پینے کا بیان مسئلہ گدہے کا دودہ مکروہ
ہے مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن مین کہانا پینا تیل بدن مین لگانا خو
لگانا مرد اور عورت دونونکو مکروہ ہی اور رانگ اور کانچ اور بلور اور عقیق
کے برتن کا استعمال کرنا منع نہین مسئلہ ایسی برتن مین پینا جسمین چاندی
کا کام ہو اور ایسی زین پر سوار ہونا جسپر چاندی کا کام ہو اور ایسی کرسی پر
بیٹھنا جسپر چاندی کا کام ہو حلال ہے مگر جس مقام پر چاندی لگی ہو اوسکو بچ
مسئلہ حلال اور حرام کے مقدمہ مین کافر کا کہنا مان لینگے مثلا ایک کافر
گوشت لایا اور اوسنے ظاہر کیا کہ مسلمان نے ذبح کیا ہی یا مسلمان سے مین نے
مول لیا ہی تو اوسکو کہانا حلال ہی اور اگر اوسنے کہا کہ مین نے مجوسی یا ہندو
سے مول لیا ہی تو اوسکا کہانا حرام ہی مسئلہ ہدیہ اور ماذون ہونے کی
باب مین غلام اور لڑکے کا کہنا معتبر ہے مثلا غلام یا لڑکا کچھہ چیز لایا اور کہا
کہ میرے ماتہہ یہہ ہدیہ یعنی سوغات تمکو فلانے شخص نے بہیجی ہے یا اونہون
نے کہا کہ ہم تجارت کے لئے ماذون ہین تو اونکی بات پر یقین کرنا چاہیے
مسئلہ دنیا کے معاملات مین فاسق کی بات پر یقین کرے اور دین کے
کامونمین فاسق کے کہنے پر یقین نکرنا چاہیے مثلا ایک فاسق نے کہا کہ یہہ پانی
پاک ہی یا ناپاک تو اوسپر یقین نکرے اپنی عقل سے سوچکر وضو یا تیمم کرے

مسئلہ اگر شادی وغیرہ کا کھانا کہانیکو کسی نے بلایا اور اوس مجلس مین کچھہ
کھیل تماشا ہی یا راگ ہوتا ہے اور یہہ شخص عوام اور ادنے غیر معتبر لوگونمین ہی
تو وہان جاکر بیٹھہ جاوی اور کھانا کہاکر چلا آوے اور یہہ شخص اگر ادنے لوگون
مین سے نہین ہی ایسا ہی کہ لوگ اسکی کام کی سند پکڑتے ہین اور منع کرنیکی قدرت
رکھتا ہے تو اوس کام سے منع کردی اور اگر منع نہین کرسکتا ہے تو وہان
نہ بیٹھے وہان سے چلا آوے **فصل فی اللبس** یعنی پوشاک کا بیان **مسئلہ**
ایسا کپڑا جسکا تانا بانا دونون ریشم کا ہو اسکو حریر کہتے ہین اوسکا پہننا مرد کو
حرام ہے اور چار انگل چوڑی سنجاف اوسکی لگانا حلال ہے اور عورت کو
اوسکا پہننا بھی حلال ہے **مسئلہ** حریر کا تکیہ لگانا اور بچھونا بچھانا مرد کو بھی
حلال ہے **مسئلہ** ایسا کپڑا جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا یا اون کا
ہو اوسکا پہننا مرد کو حلال ہی اور جسکا بانا ریشم کا ہو وہ فقط لڑائی مین پہننا
حلال ہی **مسئلہ** سونیکا یا چاندی کا زیور مرد کو پہننا حرام ہے اور چاندی
کی انگوٹھی اور کمربند اور تلوار کا ساز مضائقہ نہین اور بادشاہ اور قاضی کی
سوا اور ونکو انگوٹھی بھی پہننا بہتر نہین ہے اور پیتل اور لوہے اور پیتل اور
سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے **مسئلہ** نگینہ کے سوا اگر مین سونے کی
کیلین جڑنا اور دانتونکا چاندی کے تارون سے باندہنا حلال ہی مگر سونیکے
تارسے دانتونکا مضبوط کرنا حلال نہین **مسئلہ** لڑکونکو سونا اور حریر پہنانا مکروہ

فصل فی اللبس

ہے مسئلہ رومال وضو کرنیکو اور ناک صاف کرنے کیواسطے رکھنا اور بات
باندھ رکھنے کے لئے انگلی پر ڈورا باندھنا مکروہ نہیں فصل فی النظر
واللمس یعنے دیکھنے اور چھونے کا بیان مسئلہ بیگانی حرہ عورت کو دیکھنا
جائز نہیں مگر درصورتیکہ شہوت نہ آتی ہو تو منہ اور ہتیلیاں دیکھنا مضائقہ نہیں
مسئلہ جسکو شہوت آتی ہو اسکو جائز نہیں ہے کہ حرہ بیگانی عورت کا
منہ دیکھے مگر حاکم اور گواہونکو دیکھنا مضائقہ نہیں مسئلہ جائز ہے کہ طبیب
عورت کے مرض کی جگہہ دیکھے مسئلہ مرد کا دیکھنا ناف سے اوپر اور زانو سے
نیچے جائز ہے اور یہی حال ہے اگر عورت عورتکو دیکھے یا عورت مرد کو دیکھے
مسئلہ اپنی منکوحہ عورت یا اپنی باندی کی شرمگاہ کو دیکھنا مضائقہ
نہیں مسئلہ جس عورت سے ایسا نا ہو کہ اوس سے نکاح کبھی درست نہو اوسکو
محرم کہتے ہیں سو ایسی عورت کا منہ اور سر اور سینہ اور پنڈلیاں اور بازو دیکھنے
مضائقہ نہیں اور پیٹھہ اور پیٹ اور ران نہیں اوسکی دیکھنا جائز نہیں مسئلہ
جس عضو کا دیکھنا جائز ہے اوسکا چھونا بھی جائز ہے غیر کی باندی اپنے
محرم برابر ہے مسئلہ خریدنے والے کو جائز ہے کہ وقت خریداری باندی
کا منہ اور سر اور سینہ اور پنڈلیاں اور بازو ہاتھہ سے چھولے اگرچہ شہوت سے ہو
مسئلہ بالغہ باندی کو صرف ایک تہمد باندھکر لوگونکے سامنے کرنا جائز نہیں ہے
مسئلہ خصی اور مجبوب اور مخنث مرد نہیں شمار ہیں مسئلہ غلام اپنی بیبی

کے حق مین اجنبی کیطرح ہی مسئلہ اپنی باندی سے اوسکی بلا اجازت بھی
اور بی بی سے اجازت کے ساتھہ عزل جائز ہے فصل فی الاستبرا
وغیرہ عورت کے رحم کو صاف رکھنے وغیرہ کا بیان مسئلہ جب آدمی باندی
کا مالک ہو تو اوسپر استبرا سے پہلے اوس باندی سے صحبت اور مساس کرنا اور
اوسکی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے مسئلہ اگر دو بہنین ایک شخص
کی باندیان ہین سو اوسنے دونو کو نکاح نہ شہوت سے چوما تو اب اوسکو اون دونو
کے ساتھہ صحبت کرنا اور ایسا کام کرنا جس سے صحبت کو جی چاہے لگی حرام ہوگیا
جبتک اونمین سے ایک کو اپنے اوپر حرام نہ ٹھہرالے کہ ایک کسیکو تملیک کردی
یا کسیکے ساتھہ نکاح کردی یا آزاد کردی مسئلہ مرد کو مرد کا چومنا اور بغلگیر
ہوکر ملنا صرف ایک تہمد باندہی ہوئے کیحالت مین مکروہ ہی اور اگر اور کپڑا بھی
بدن پر پہنے ہون تو جائز ہے جیسے مصافحہ جائز ہے فصل فی البیع
والاحتکار وغیرہا یعنی خرید اور فروخت اور غلہ فروشی وغیرہ کے مسئلے
مسئلہ گوہ بیچنا مکروہ ہی اور گوبر بیچنا مکروہ نہین مسئلہ اگر زید عمر کی
باندی کو بیچتا ہے اور یون کہتا ہی کہ عمر نے مجکو اسکے بیچنے کیواسطے
وکیل کیا ہے تو اوس باندی کا مول لینا جائز ہے مسئلہ اگر مسلمان یون
نے شراب بیچکر دین ادا کیا تو مسلمان دائن کو وہ روپیہ لینا مکروہ ہی اور اگر
کافر مدیون نے شراب بیچکر دین ادا کیا تو مسلمان کو لینا مکروہ نہین ہے

مسئلہ ایسے شہر مین آدمی اور چارپایونکا قوت بند کرکر رکھنا مہنگا ہونیسکی
نیت پر جہان لوگونکو اس بند کرد کھنے سے نقصان ہونا ہو مکروہ ہی مسئلہ
اپنی کھیتی کا غلہ بند کرکر رکھنا یا اور شہر سے لاکر مندکرکر رکھنا مکروہ نہین مسئلہ
حاکم اوسی صورت مین اپنی طرف سے نرخ ٹہرادی جب غلہ بیچنے والے قیمت
مناسب سے کہولی ہوئی زیادتی کرین یعنی نہایت گران بیچین مسئلہ شراب
بنانیوالیکے ہاتہہ شیرہ بیچنا درست ہے مسئلہ ایسے مکانکو جو شہر سے باہر
علحدہ ہو کرایہ دینا اسلئے کہ کرایہ دار اوسمین آگ جلاکر پوجا مندر یا گرجا
بنادی یا اوسمین شراب بیچے جائز ہے مسئلہ ذمی کی مزدوری کرنا شراب
اوٹھانے پر جائز ہے مسئلہ مکہ کے شہر کے مکان بیچنا جائز مگر وہانکی
زمین بیچنا ناجائز ہے مسئلہ قران شریف کی دس دس آیتونپر نشان کرنا
اور قران شریف کے حرفونپر نقطے دینا اور کلام اللہ پر سونا چاندی لگانا
درست ہے مسئلہ ذمی کو مسجد مین جانے دینا اور ذمی اگر بیمار ہو تو اوسکا
حال پوچہنے کو جانا جائز ہے مسئلہ جانور کو خصی کرنا اور گدہی کو گہوڑی پر
ڈالنا اور سودا گر غلام کا بہیجا ہوا ہدیہ لینا اور اوسکی دعوت قبول کرنا اور اوسکا
جانور عاریت لینا جائز ہے مگر کپڑا پہننا اور روپیہ اشرفی کا ہدیہ اوسکا لینا
مکروہ ہی مسئلہ خوجے سے کام لینا مکروہ ہی مسئلہ یون دعا مانگنا
کہ الہی بمقعد الغرمین عرشک میری فلانی حاجت روا کر یعنی عرش پر عزت سی

بیٹھنے کی جگہہ کی حرمت ہی میری حاجت روا کر مکروہ ہی اور یون دعا مانگنا کہ الہی
بحق فلان میری حاجت روا کر مکروہ ہی **مسئلہ** مکروہ ہی شطرنج کھیلنا اور گنجفہ
سے کھیلنا اور جتنے کھیل ہین سب **مسئلہ** غلام کے گلے مین لوہے کا طوق ڈالنا
مکروہ ہی مگر قید کرنا مکروہ نہین **مسئلہ** دوا کیواسطے ختنہ کرنا جائز ہے **مسئلہ**
قاضی کی روزی بیت المال سے مقرر کرنا حلال ہے **مسئلہ** باندی اور ام ولد
کو بغیر محرم کے سفر کرنا حلال ہے **مسئلہ** چھوٹے لڑکے لڑکی کے چچا اور ماموں
کو جائز ہے کہ اُس لڑکے لڑکی کیواسطے جو چیز ضروری ہو سو مول لین اور بیچین اگر وہ
اونکے پاس پرورش پاتا ہوا ور اگر کسی نے لڑکی یا لڑکا کسیکا پڑا پایا تو وہ بھی
اوس کیواسطے ضروری چیزین مول لے اوبیچے اور چھوٹے لڑکے لڑکی کی جان
ہی کو اختیار ہے کہ اوسکو کسیکا مزدور کرے یا نوکر رکھا دے **کتاب**
احیاء الموات یعنی ناکاری زمین پر کھیتی کرنا **مسئلہ** موات اُس زمین
کو کہتے ہین کہ وہان پانی نہو یا پانی بہت ہو کہ وہان کھیت نہوسکے پھر وہ زمین
کسیکی مملوک نہو اور بستی سے اتنی دور ہو کہ اگر کوئی وہان سے پکارے تو
بستی تک آواز نہ پہنچے سو ایسی زمین کو بادشاہ کی اجازت سے جو کوئی آباد
کرے یعنی کھیتی کے لائق کرے تو وہ زمین اوسیکی ہو جاتی ہی **مسئلہ**
اگر کسی نے موات زمین پر کچھہ نشان کیا یا اُس پاس اُسکے خندق کھود دیا یا پتھر ناد دیا
یا جھاڑ کاٹ ڈالی تو وہ اوسکا مالک نہو جائیگا **مسئلہ** بستی کے پاس کی زمین

کو کہبت کرنا درست نہین مسئلہ جسنے موات زمین مین کنوان کہودا تو سب طرف
سے ۲۰ گز زمین کنوئین کے گرد کی اوسکا حق ہے اور موات کی تالاب کا حق
۵۰۰ گز زمین ہے اوسکے آس پاس کی مسئلہ اگر کوئی شخص کنوئین کے پاس
اوس ۲۰ گز زمین کے اندر کنوان کہودی تو اوسکو نہ کہودنے دینگے مسئلہ
بڑہی کا حق اوسقدر زمین مین ہے جتنی زمین سے اوسکی درستی ہوتی ہی مسئلہ
اگر دریا جیسے فرات یا دجلہ اپنی جگہہ چہوڑکر اور جگہہ بہنے لگا اسطرح پر کہ پہر وہان
نہین آسکتا تو اوس پہلی زمین پر کہیت کرنا جائز ہے اور پہر دریا وہان آسکتا
ہے تو جائز نہین مسئلہ اگر موات زمین مین نہر کہودی بادشاہ کی اجازت سے
تو وہ مسخر اوسکے آس پاس کی زمین کا نہوگا اور اوسکی آس پاس کی زمین وہ
ہے کہ اوسکی دونون کنارونکی ہے جہان اوسکی مٹی ڈالی ہی کتاب
مسائل الشرب یعنی پانی لینے مین اپنی اپنی باری اور حصہ مقرر کرنا مسئلہ
پانی کے حصہ کو شرب کہتے ہین مسئلہ بڑے بڑے دریا جیسے گنگا وجمنا
یہہ کسیکی ملک نہین جو کوئی چاہے سوانکے پانی سے اپنی زمین سینچے اور اس
سے وضو کرے اور پنی اور پنچکی کہڑی کرے اور اس سے نہرین کہودکر اپنی
زمین کو لیجاوے اگر اور سب لوگون کو ضرر نہوتا ہو مسئلہ جو چہوٹی ندی
کسیکی ملک ہو اور کنوئین اور حوضونمین ہر ایک کو اختیار ہے پانی پینے کا اور
جانورونکو پلانیکا مگر اپنی زمین اوس سے سینچنے کا اختیار نہین پہر بہت سے جانورون

سے اگر ندی کا مالک اپنی ندی کو دیکھے کہ خراب ہوئی جاتی ہے تو اوسکو اختیار
ہے کہ جانورونکو پانی پلانے سے لوگونکو منع کرے مسئلہ اگر کسی نے
اپنی کوزے اور چھوٹے حوض مین پانی رکھا ہو تو دوسرے کہنے والیکا ہے اوسکو
لے مالک کے اجازت اپنے خرچ مین لانا درست نہین مسئلہ جو نہر کسیکی ملک
نہو اوسکو بادشاہ کہدوا دے بیت المال سے دیکر اور اگر بیت المال مین روپیہ
نہو تو لوگون سے زبردستی کہدوا دی مسئلہ جو نہر کسیکی ملک ہو اوسکو مالک ہی
کہودے اور اگر نہ کہودے تو حاکم اوس سے زبردستی کہدوا دی مسئلہ جو نہر
کئی شریکون کی ہو تو اوسکی کہودائی کا خرچ سب شریکونپر ہوگا جہان جسکی وہ
نہر شروع ہوئی ہے جس جسکی زمین پر کہود چکے وہ شخص اوس خرچ سے بری ہوتا جاوے
مسئلہ جو لوگ نہر سے صرف پانی پئین اور اپنے جانورونکو پلائین اور اوس
سے کہیت نہ سینچین اونکے ذمہ نہر کا کہودنا کہدوانا نہین ہے مسئلہ اگر کوئی
دعوی کرے کہ اس پانی مین میرا حق ہے اور زمین کا دعوی نکرے تو یہ دعوے
کرنا درست ہے مسئلہ اگر ایک نہر ایک قوم کی مشترک ہو اور وہ آپسمین پانی کے
حق کی بابت جھگڑین تو وہ نہر اُن سبکی ہے جتنی زمین جسکی ہو اوسکو اوتنے
شریکونمین سے یہہ اختیار نہین ہے کہ اوس سے اور نہر کھودے یا اوپر پنچکی کھدائی
کرے یا رہٹ اوسپر رکھے یا اوسپر پل بناوے یا اوسکا منہ چوڑا کرے اور
اختیار نہین ہے کہ دونونپر اوسکی باری باندھے حالانکہ وہ نہر کنڈ بونپر پہلے ہی سے

بٹ گئی ہو اور یہہ بھی اختیار نہین کہ اپنے حصہ کا پانی کاٹکر اپنی اوس زمین پر لیجا دے جو
زمین اس نہر سے پہنچی نہین جانی ہے اور اگر سب شریک راضی ہون تو ان سب باتون
مین خیار ہی اور نہین تو نہین مسئلہ پانی کا حق وراثت مین بھی ملتا ہی اور اسکی بابت
کسیکو وصیت کرنا کہ تو میرے حصہ کو اپنے خرچہن لایا کچھ درست ہی مگر اسکی بیع اور ہبہ درست
نہین مسئلہ اگر زید نے اپنی زمین کو پانی دیا اور اسی عمر کی زمین ڈوب گئی تو زید
پر تاوان دینا نہ آویگا کتاب الاشربۃ یعنی شرابونکے مسئلے مسئلہ جو چیز نشہ
کرے اوسکو شراب کہتے ہین مسئلہ چار قسم کی شراب حرام ہی ایک وہ کہ انگور کا
نچوڑا ہوا پانی جب کھولنے لگے اور اوسپر جھاگ آوین اور ایسی شدت
پیدا کرے کہ پینے والیکے ہوش حواس جاتے رہین تو وہ حرام ہی خواہ تھوڑی
پیئے خواہ بہت پیئے اور اوسکا نام خمر ہی دوسری وہ کہ انگور کے پانی کو دو حصہ
سے کم اوٹاوالا اور ایک حصہ سے زیادہ باقی رکھا اسکو طلا کہتے ہین تیسری وہ
کہ ترچھوہارونکا کچا پانی ہوا اسکو سکر کہتے ہین چوتھے وہ کہ کشمش یا منقہ کو
پانی مین بھگوکر اوسکا کچا پانی لیا اسکو نقیع زبیب کہتے ہین سو یہہ تینون طرحکی
شراب جب کھولنے لگے اور شدت پیدا کرے تو حرام ہے مگر خمر کی برابر نہین ہے
تو تینون طرحکی شرابونکو اگر کوئی حلال جانے تو وہ شخص کافر ہو جائیگا اور خمر کو
حلال جاننے والا کافر ہو جائیگا مسئلہ چار قسم کی شراب حلال ہی ایک یہہ کہ سوکھے
چھوہارے یا کشمش کو بھگوکر اوسکا پانی لیا اور تھوڑا سا اوسکو جوش دیا پھر اگرچہ

وہ اُسکے بشرطیکہ نشہ نکرے اور کھیل اور ترنگ نہ سوجھے دوسری یہہ کہ چھوہارے
اور کشمش دونونکو ملاکر اسطرح دبا دی تیسری یہہ کہ شہد یا انجیر یا گیہون یا جو
یا جوار سی بنا وے چوتھی یہہ کہ انگور سی نچوڑی ہوئی پانی کو دو حصہ
اوٹا والا اور ایک حصہ باقی رہے کہا مگر امام محمد اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک
یہہ بھی حرام ہین مسئلہ اگر انگور یا چھوہارے وغیرہ کا پانی کدو کے تونبے مین یا
لکڑی کے تونبے مین یا مرفت مین اوخم مین کہ یہہ بھی شراب رکھنے کے برتن ہوتے
ہین ڈالا تو اُس برتن مین ڈالنے سی حرام نہین ہوجاتا مسئلہ اگر شراب سرکہ ہوگئی
خواہ خود بخود ہوگئی خواہ اوسمین کچھہ ڈالکر اوسکو سرکہ بنایا تو وہ حلال ہی مسئلہ
شراب کی تلچھٹ پینا اور اوسمین بھگوکر کنگھی کرنا مکروہ ہی مسئلہ اگر ایک شخص نے
شراب کی تلچھٹ پی اور نشہ نہوا تو اوسپر شراب پینے کی سزا جاری ہوگی کتاب الصید
یعنی شکار کے مسئلے مسئلہ شکار کرنا سکھلائی ہوئی کتے اور چیتے اور باز سی
اور جتنی شکاری جانور سکھلائی ہوئی ہون سب سے حلال ہی مسئلہ تین باتین شکار
مین ضرور ہین ایک یہہ کہ شکاری جانور سکھایا ہوا ہو پھر سیکھنا اسکو کہتے ہین کہ کتا
شکار کو خود نہ کھانے لگے پھر جب تین دفعہ اسطرح چرا اوسکو آزمالیا تو معلوم ہوا کہ
یہہ سیکھہ گیا اور باز کا سیکھنا یہ ہی کہ بلانے سی پھر آوے دوسری یہہ کہ جب شکار
پر جانور چھوڑا جاوے اوسوقت بسم اللہ اللہ اکبر کہے تیسری یہہ کہ شکاری جانور
شکار کو زخمی کردے پھر کہین پر زخم لگے مسئلہ اگر باز نے شکار کرکے شکار

کا گوشت کچہہ کہایا تو اُس شکار کا کہانا حلال ہی اگر کتے یا چیتے نے شکار کا گوشت
کہایا تو اوسکا کہانا حلال نہین **مسئلہ** اگر شکاری شکار کو جیتا پاوے تو ذبح
کرے اور اگر جیتا پایا اور ذبح نکیا اور وہ شکار مرگیا تو وہ حرام ہوگیا **مسئلہ**
اگر شکاری جانور نے شکار کو زخمی نکیا اور گلا داب کر مار ڈالا یا سکہلائے ہوئے
شکاری جانور کے ساتھہ نے سکہائے ہوئے شکاری جانور نے بلکہ شکار مارا یا
مسلمان کے شکاری جانور کے ساتھہ بلکہ مجوسی یعنی ہندو وغیرہ کافر غیر اہل
کتاب کے شکاری جانور نے شکار کیا یا ایک وہ شکاری سکہایا ہوا جانور
کہ جسکو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چہوڑا تھا دوسرا وہ کہ اوسپر قصداً بسم اللہ
نکہی تھی دونے بلکر شکار مارا تو اوس شکار کا کہانا حرام ہی **مسئلہ** اگر ایک
مسلمان نے اپنا جانور شکار پر چہوڑا اور اُسکو مجوسی نے للکارا سو وہ اس سبب
سے تیز ہوا اور اوسنے شکار مارا تو وہ شکار حلال ہی اور اگر مجوسی کے چہوڑی ہوئی
کُتے کو مسلمان نے للکارا تو وہ شکار حلال نہین اور ایک شکاری جانور خود بخود
شکار پر چہٹا اور مسلمان نے اوسکو للکارا سو وہ اس سے تیز ہوا اور شکار مارا تو وہ
شکار حلال ہی **مسئلہ** اگر بسم اللہ کہکر شکار پر تیر چلایا اور وہ شکار زخمی ہوگیا
تو پیر تو اوسکو کہا سکتے اور اگر جیتا پایا تو ذبح کرلے اور ذبح نکیا اور مرگیا تو حرام ہی
حلال جاننے والا کہ شکار کے تیر لگا اور شکار گم گیا اور شکاری ڈہونڈہتا پہرا پہر وہ
چہوڑے یا کشمش کو بھگوکر اور نہ ڈہونڈہا اور پہر وہ مرا ہوا ملا تو حلال نہین ہے

مسئلہ اگر شکار کے تیر مارا اور وہ شکار پانی مین گر پڑا یا چھت پر یا پہاڑ پر چڑھکر
وہان سے زمین پر گر پڑا تو وہ حرام ہو گیا اور اگر پہلے ہی سے زمین پر گر پڑا تو وہ
حلال ہے مسئلہ اگر گز کی نوک سے مارا اور مر گیا تو حلال ہے اور اگر چھڑی کی
طرح گز سے مار ڈالا تو حلال نہین مسئلہ اگر گول چیز سے جیسے غلّے سے شکار
مارا تو وہ حرام ہی مسئلہ اگر تیر سے شکار کا کوئی عضو کٹ گیا تو وہ شکار کہایا
جائیگا اور وہ عضو نہین کہایا جائیگا اور اگر تیر لگا کہ شکار تہائی کٹ گیا کہ ایک حصہ
سر کا اور دو حصے پچھلے دھڑ کیطرف لگا رہا تو وہ سب شکار کہایا جاویگا
مسئلہ مجوسی اور بت پرست اور مرتد کا مارا ہوا شکار حرام ہی مسئلہ اگر زید نے
شکار کے تیر مارا اُس سے وہ شکار سست نہوا پہر عمر نے تیر سے اسکو مار ڈالا تو وہ شکار عمر
کا ہی اور حلال ہی اور اگر سست ہو گیا تہا تو زید کا ہی مگر کہانا اُسکا حرام ہی اور زید عمرو سے
اوسکی قیمت دلا پائیگا اُسقدر مجرا کر کر جسقدر زید کا زخم اُس شکار کے لگا ہو گا مسئلہ
شکار کرنا سب جانورونکا حلال ہی خواہ گوشت اُسکا کہایا جاتا ہو خواہ حرام ہو مگر گوشت
اوسیکا کہانیکی جو حلال ہی کتاب الرہن یعنی گرو کی مسئلے مسئلہ اپنے دین
کے لئے مدیون کی ایسی چیز اپنی روک مین رکہنا کہ اُس چیز سے اپنا دین یہہ دان
لے سکے اسکو رہن یعنی گرو رکہنا کہتے ہین مسئلہ جب ایجاب اور قبول اور مرہون
چیز پر مرتہن کا قبضہ ہو جاوے تو رہن لازم ہو جاتا ہی اور مرہون چیز نری اور نلو
الگ ہو رہن کی چیز مین ملی ہوئی نہو مسئلہ مرہون چیز کو رہن مین اور مبیع کو

کو بیع مین ایسی جگہہ پر کر دینا کہ مرتہن اور مشتری اوسپر اپنا قبضہ کر سکین اوسکو تخلیہ کہتے
ہین سو یہہ بھی بجای قبضہ مرتہن اور مشتری کے ہی **مسئلہ** مرتہن کے قبضہ کرنیسے
پہلے راہن کو اختیار ہی رہن رکہنی سی پہر جاوے **مسئلہ** مرہون چیز مرتہن کی پاس
قیمت اور دین جو کم ہوگا اوسیکی قدر مرتہن کے ذمہ محسوب ہوگی پہر اگر مرتہن کی پاس
ہلاک ہوگئی اور جسقدر دین تہا اتنی کی وہ چیز تہی تو مرتہن نے اپنا دین پہر پایا اور اگر مرہونہ
پندرہ روپیہ کی تہی اور دین دس روپی تہی تو پانچ روپیہ مرتہن کے پاس امانت رہی اگر
ایسی مرہون کے ہلاک ہونیسے مرتہن نے اپنی دس روپی گویا پہر پائی اور اگر دین کے
بیس روپیہ تہے تو مرتہن نے پندرہ روپیہ اوس مرہونہ کی قیمت پہر پائی باقی پانچ روپیہ اپنے
اور راہن سی لے **مسئلہ** مرتہن کو اختیار ہی کہ اپنی دین کا راہن سی تقاضا کری اور راہن
کو قید کرے **مسئلہ** جب مرتہن راہن پر تقاضا کری تو قاضی مرتہن سی کہی کہ مرہونہ
چیز کو حاضر کر پہر جب وہ حاضر کر دی تو راہن سی کہی کہ پہلے اسکا دین ادا کر
تب اپنی مرہون چیز پر قبضہ کر **مسئلہ** اگر مرہون چیز مرتہن کے پاس ہے
تو مرتہن پر واجب نہین ہی کہ راہن کو اوس مرہون کے بیچنی کا اختیار دی جب تک
اپنا دین نہ لیلے پہر جب وہ اسکا دین دیدی تب مرتہن مرہون چیز کو راہن
کو سونپ دی **مسئلہ** مرتہن کو جائز نہین ہے کہ مرہون چیز سی کچہہ فائدہ
حاصل کرے یعنی مرہون چیز کو مرتہن نہ گروی رکہی نہ اوس سی کچہہ کام لے
اور نہ اوسمین بسے اور نہ اوسکو پہنے اور نہ اوسکو اجارہ دے اور نہ

عاریت دی مسئلہ مرتہن مرہون چیز کی حفاظت خود کریگا یا مرتہن کی جورو یا بیٹا یا وہ
خدمتگار جو مرتہن کی عیال مین ہو یعنی خوراک پوشاک اوسکی اوسیکی ذمہ ہوگی اگر سوا
انکی اور کسیکو حفاظت کے لئے دیا یا کسیکو پاس ودیعت رکھا تو مرتہن پر دینا آویگا اور
اگر مرتہن نے مرہون خود ہلاک کردی تو مرہون کی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر کسی
کرایہ کے مکان مین مرہون کو حفاظت کے لئے رکھا تو اوسکا کرایہ مرتہن کے ذمہ پر ہی
اور حفاظت کرنیوالیکی مزدوری غلام کی خوراک پوشاک اور مرہون زمین کا محصول
راہن کے ذمہ پر ہی باب مایجوز ارتہانہ والارتہان بہ ومالایجوز یعنی
کس کس چیز کو رہن کرنا اور رہن رکھنا جائز ہی اور کس کس چیز کا ناجائز مسئلہ
جو چیز نلو ہنوا اوسکو گرو کرنا صحیح نہین اور میوہ درخت پر لگا ہوا گرو کرنا اور اُس
درخت کو گرو نکرنا اور کھیت گرو کرنا اور زمین اوسکی گرو نکرنا اور زمین پر لگا ہوا
درخت گرو کرنا اور زمین گرو نکرنا اور حمل اور مدبر اور ام ولد گرو کرنا صحیح نہین
مسئلہ اگر زید کے پاس دہر و ہر رکھنائی اوسکی بدلے زید کی چیز گرو رکھنا
اسیطرح اگر زید نے عمر کی چیز مول لی اور اسواسطے کہ اگر کوئی اور حقدار اس
مبیع کا نکلے تو جو ابدہی عمر ہی کو کرنا پڑیگی عمر کی کوئی چیز زید اس بیع کے بدلے رہن
رکھے تو صحیح نہین مسئلہ دین ہی کے بدلے مین رہن صحیح ہی اگرچہ دین وعدہ پر
ہو اور مسلم کے راس المال کے بدلے مین اور صرف کے ثمن کے بدلہ مین اور مسلم فیہ
کے بدلے مین پھر اگر مرہون ہلاک ہوگئی تو مرتہن نے اپنے دام بھرپائی مسئلہ

اگر زید پر دین آتا ہی عمر کا اور زید کا نابالغ ایک بیٹا ہی بکر سوا اوس بکر کا ایک غلام
ہی پھر اگر زید نے اوس غلام کو اوس دین بابت عمر پاس گرو رکھا تو جائز ہے
مسئلہ سونا یا چاندی یا مکیل یا موزون رہن کرنا صحیح ہی پھر اگر سونا سونیکی بدلے
اور چاندی چاندی کے بدلی اور مکیل مکیل کے بدلی اور موزن موزون کے
بدلی گروی اور مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی تو اوسیقدر مرتہن کا دین جاتا رہا
اور اسکا اعتبار نہین کہ رہن کہو میری چیز کہری تھی مسئلہ اگر زید نے عمر
کے ہاتھہ غلام بیچا اس شرط پر کہ عمر قیمت کے بدلی اپنی فلانی چیز میری پاس
گرو کردی پھر عمر نے نکی تو عمر سے زبردستی وہ چیز زید کے پاس گرو نکروائینگی
پھر زید کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کردی یا آگر عمر ترت قیمت غلام کی ادا کردی یا
اوس رہن کی قیمت زید کے پاس گرو رکھدی تو زید کو اختیار نہین کہ بیع فسخ کردی
مسئلہ اگر مشتری نے بائع سے کہا کہ جبتک قیمت مین تجھکو دون تبتک یہہ
کپڑا اپنی پاس رہنے دی تو یہہ گرو کرنا ہوا مسئلہ اگر زید نے دو غلام گرو رکھے
عمر کے پاس ہزار روپیہ کے بدلی تو آدہی روپیہ ادا کرکی زید ایک غلام کو چھوڑا
نہین سکتا جیسی بیع یعنی اگر دو غلام مول لئی ہزار روپیہ کو تو پانسو روپیہ دیکر
ایک غلام پر مشتری قبضہ نہین کرسکتا ہی جبتک باقی پانسو روپیہ نہ ادا کرلے
مسئلہ اگر ایک چیز مین دو شخصون کے پاس گرو رکھی تو درست ہی سو وہ سب
چیز ہر ایک کی پاس گرو ہی اور ہر ایک دائن کے پاس اوسکی دین کے حصہ کے موافق

وہ چیز مضمون ہی پہر راہن نے اگر ایک کا دین ادا کر دیا تو بالکل وہ چیز دوسرے
مرتہن پاس گرو ہی **مسئلہ** اگر ایک غلام زید کے پاس ہی اور عمر نے دعوی کیا
کہ یہہ غلام زید نے میری پاس گرو رکھا تہا اور میرا قبضہ کرا دیا تہا اور یہی دعوی
بکر نے کیا اور عمر اور بکر دونون نے اپنی اپنے گواہ گذرانے تو دونون کے
گواہ باطل ہین **مسئلہ** اگر زید نے اپنا ایک غلام عمر اور بکر دونکی پاس گرو
رکھا پہر زید مرگیا اور دونون نے اپنی اپنے گواہ گذرانے تو اوس غلام کا
رہن ہونا دونون کے پاس آدہا آدہا ہر ایک کی حق کے موافق ثابت ہوگا باب
الرہن یوضع علی ید عدل یعنے گرو چیز کا کسی عادل کے قبضہ مین رکہنا
مسئلہ اگر راہن اور مرتہن دونون نے مرہون کو ایک شخص عدل کے سپرد
کر دیا تو درست ہی پہر اونمین سے کسیکو اختیار نہین کہ اوس عدل سے لے لی اور
اگر وہ مرہون ہلاک ہوگئی تو مرتہن کی ضمان مین ہلاک ہوگئی **مسئلہ** اگر راہن نے
مرتہن یا کسی عدل کو یا اور کسیکو وکیل کیا مرہون کے بیچنے کے لئے جب مدت دین
کے وعدہ کی گذر گئی تو درست ہی پہر اگر یہہ وکیل کرنا رہن کرتے وقت ٹہہرالیا
تہا تو وہ وکیل راہن کے معزول کرنیسے معزول نہوسکیگا اور راہن یا مرتہن کے
مرنے سے بھی وہ وکیل معزول نہوجائیگا پہر وکیل کو مرہون کے بیچنے کا راہن کے
وارث کی غیبت مین بھی اختیار ہی اور وکیل کیا تو وکالت باطل ہوگئی **مسئلہ**
راہن بے رضامندی مرتہن کے مرہون کو نہین بیچ سکتا ہی اور نہ مرتہن بے رضامندی

راہن کے مسئلہ اگر رہن کرتے وقت وکیل مقرر کرنا ٹھہرا لیا تہا اور وکیل
کیا اور دین کے ادا کی مدت گذر گئی اور راہن غائب ہوگیا تو وکیل سے زبردستی
مرہون کو بکوا دینگے جیسے کہ اگر مدعی علیہ نے وکیل کیا جھگڑنے کو پہر مدعی علیہ
غائب ہوگیا تو وکیل سے زبردستی مدعی کے دعوی کا جواب لیا جائیگا مسئلہ
اگر شخص عدل نے یعنی امین نے جسکی مرہون سپرد تہا مرہون کو بیچا اور قیمت
اوسکی مرتہن کو دیدی پہر اوس مرہون کا کوئی اور حقدار نکلا اوسنے پائی
اور مشتری نے اس شخص عدل سے ضمان لیا تو اب شخص عدل کو اختیار ہے
کہ راہن سے قیمت مرہون کی لے یا مرتہن سے ثمن اوس مرہون کی لے
مسئلہ اگر زید نے اپنا غلام عمر کے پاس گرو رکہا سو وہ عمر کے پاس مرگیا
پہر بکر نے وہ غلام اپنا ثابت کیا اور زید سے اوسکی قیمت کا ضمان لیا تو وہ
غلام عمر کے دین میں مرا یعنی عمر اب کچہہ نہ پاویگا اور اگر بکر نے اوس غلام کی
قیمت کا عمر سے ضمان لیا تو عمر وہ قیمت اور اپنا دین زید سے دلا پاویگا

باب التصرف فی الرہن والجنایۃ علیہ وجنایتہ علی غیرہ

یعنی مرہون پر کیا اختیار ہے راہن اور مرتہن کو اور مرہون کا اگر کچہہ نقصان
کردے یا مرہون نقصان کردے اسکے مسئلے مسئلہ اگر راہن نے مرہون
کی چیز کو بیچا تو یہہ بیع تب درست ہوجب مرتہن اجازت دے یا راہن مرتہن کا
دین ادا کردے مسئلہ اگر راہن نے مرہون غلام آزاد کردیا تو آزاد ہوگیا

پھر اگر دین وعدہ پر نہیں ہی تو مرہون آزاد ہوتی ہی مرتہن اپنا دین راہن سے
مانگی اور اگر دین وعدہ پر ہے تو مرتہن اوس غلام کی قیمت راہن سے لیکر
غلام کی جگہ رہن کرنے اور اگر راہن مفلس ہو تو وہ غلام مرتہن کو کم روپیہ کماوے
یعنی اگر اوس غلام کی قیمت کم ہی دین کا قدر کماوی ہی پر جسقدر کماوی اوسقدر
میان سے لے مسئلہ اگر راہن نے مرہون چیز کو تلف کر دیا یعنی کام سے
کھو دیا تو اسکا وہی حکم ہی جیسے مرہون غلام کو آزاد کر دیا مسئلہ اگر اجنبی آدمی
نے مرہون کو تلف کر دیا تو مرتہن اوس سے مرہون کی قیمت لے اور بجای رہن
کے رکھی مسئلہ اگر مرتہن نے مرہون چیز راہن کو عاریت دی اور راہن کے
پاس ہلاک ہو گئی تو راگان گئی اور اگر راہن نے عاریت لیکر پھر مرتہن کو دیدی
تھی تو مرتہن کے ذمہ پر پھر آئی مسئلہ اگر راہن نے مرتہن کی اجازت سے
یا مرتہن نے راہن کی اجازت سی مرہون چیز اور کسیکو عاریت دی تو مرتہن کا
ذمہ اوس چیز پر سے جاتا رہا اور راہن اور مرتہن دونو کو اختیار ہی کہ اوس
مرہون کو پھیر لین مستعیر سے اور گرو رکھین جیسی تھی مسئلہ اگر زید نے عمر
سے کپڑا عاریت لیا گرو رکھنے کو تو درست ہی پھر اگر عمر نے یہہ کہدیا تھا کہ اسکے
کے اور فلانی جنس کے بدلے فلانی شہر مین گرو رکھو اور زید نے اوسکی خلاف
کیا تو عمر اپنا کپڑا چاہی زید کے ذمہ ڈالی چاہی مرتہن کے ذمہ پر اور اگر زید
نے عمر کے کہنے کے موافق کیا اور وہ کپڑا مرتہن کے پاس ہلاک ہو گیا تو مرتہن

سے نے تو اپنا دین بہر پایا اور زید سے عمر اپنے کپڑے کا مثل ولا پائیگا جسقدر زید کے ذمہ سے دین جاتا رہا اور اگر عمر اپنا کپڑا لے لے تو مرتہن عمر کو نزوے اگر اپنا دین پالیا ہو مسئلہ اگر راہن یا مرتہن نے مرہون پر کچھ خیانت کی تو خیانت کرنیوالے پر ضمان لازم ہوگا اور اگر مرہون جنیز نے راہن یا مرتہن پر یا راہن مرتہن کے مال پر خیانت کی تو وہ خیانت رائگان ہے مسئلہ اگر ہزار روپیہ کا غلام ہزار روپیہ کو گرو رکھا اور روپیونکا وعدہ ٹھہرا پھر وہ غلام سو ہی روپیہ کا رہ گیا پھر اوس غلام کو کسینے مار ڈالا اوسکی سو روپیہ تاوان ملے اور وعدہ دین کا پورا ہو گیا تو مرتہن سو روپیے اپنے حق کی بابت لے اور راہن سے باقی نو سو روپیہ پاویگا اور اگر راہن کی اجازت سے مرتہن نے سو روپیہ کو وہ غلام بیچ ڈالا اور وہ سو روپے اپنے حق مین لئے تو باقی نو سو راہن سے لے مسئلہ اگر ہزار روپیہ کا غلام قمر نام ہزار روپیے کے بدلے گرو رکھا پھر وہ غلام قمر سو ہی روپیہ کا رہ گیا سو اوسکو ایک سو روپیے کی غلام نے جسکا نام حارث تھا مار ڈالا پھر حارث کے میان نے وہ حارث راہن کو خون کے بدلے دیدیا تو راہن یہہ حارث مرتہن کو کل ہزار روپیہ کے بدلے مین سپرد کردے مسئلہ اگر راہن مر گیا تو اوسکا وصی مرہون کو بیچ اور مرتہن کا دین ادا کرے پھر اگر کوئی اسکا وصی نہو تو قاضی اوسکی طرف سے وصی مقرر کرے کہ وہ وصی مرہون کو بیچکر دین مرتہن کا ادا کردے فصل مسئلہ اگر دس روپیہ کی قیمت کا

انگور کا پانی دس روپیہ کے بدلی گرو رکھا پھر وہ مرتھن کے پاس شراب ہوگیا پھر وہ
ہوگیا کہ وہ سرکہ دس روپیہ کا ہے تو اب یہہ ہے کہ دس روپیہ کے بدلی گرو ہی رہا
اگر دس روپیہ کی بکری دس روپیہ کے بدلی گرو لی سو وہ مرگئی اور اوسکا چمڑا
پختہ کیا سو وہ ایکر روپیہ کا ہوا تو اب وہ چمڑا ایک ہی روپیہ کے بدلی گرو ہی رہا
اگر مرہون چیز مین بچہ بڑھا جیسی مرہون باندی کی لڑکا ہوا اور مرہون درخت پھل
لگا اور مرہون جانور کا دودھ اور اون یہہ سب راہن کا ہی اور اپنی اصل کے
ساتھہ یہہ بھی گرو ہی پھر اگر یہہ جو زیادہ ہوا تھا سو ہلاک ہوگیا تو رائیگان گیا یعنی
مرتھن کے دین مین کچھہ نقصان نہوا اور اگر یہہ جو زیادہ بڑھا تھا باقی رہا اور اصل
چیز جو مرہون تھی ہلاک ہوگئی تو راہن اوس زیادہ بڑھی ہوئی کو اوسکی حصہ
کی قدر دین ادا کرکے لے لے اور دین کو مرہون کی اور اوس زیادہ بڑھی
ہوئی کی قیمت پر بانٹے اصل مرہون کی وہ قیمت جو مرتھن کے قبضہ کرنیکے وقت
تھی اور زیادہ چیز کی وہ قیمت جو رہن چھوڑانیکے دن ہو تو جسقدر دین اصل چیز
کے حصہ برابر تہا وہ جاتا رہا اور زیادہ بڑھی ہوئی چیز اپنے حصہ کے قدر دین
کے بدلی چھوٹ گئی مسئلہ مرہون زیادہ کرنا درست ہی اور دین زیادہ کرنا
درست نہین مسئلہ اگر ایک غلام گرو کیا ہزار روپیہ کے بدلی پھر راہن نے اور
غلام اوس پہلے کی جگہہ پر رکھنی کو مرتھن کو سپرد کیا اور دونون غلامون کی قیمت
ہزار ہزار روپیہ کی ہی تو جبتک مرتھن وہ پہلا غلام راہن کو پھیر ندی تب تک وہ

پہلا ہی غلام رہن ہو اور مرتہن دوسرے غلام کا امین ہے جبتک اس دوسرے
غلام کو اوس پہلے کی جگہہ گرو نہ کرے واللہ اعلم بالصواب کتاب الجنایات
یعنی خون کرنے اور اعضا کا نقصان کرنیکی سزا مسئلہ مارڈالنا چار طرح پر
ہی ایک قتل عمداً یعنی اس ارادے سے مارا کہ مرجاوی سہ متہیار سے مارے
خواہ ایسی چیز سے کہ وہ چیز جسم کو کاٹ ڈالے اور اعضا کو جدا کردی جیسے دھار
کی لکڑی یا دھار والا پتھر یا پتا دریا آگ تو ایسی چیز سے مارڈالنے مین قاتل گنہگار
اور خون کے بدلے خون یعنی قاتل کو بھی قتل کرینگے اور اس قتل مین کفارہ نہین اور
مقتول کا ولی اگر معاف کردی تو قاتل کے ذمہ سے قصاص جاتا رہتا ہے
دوسرے قتل شبہ عمد ہی یعنی عمد کے مشابہ اسمین قاتل پر گناہ اور کفارہ اور
عاقلہ پر دیت مغلظہ ہی اور قاتل پر قصاص نہین اور شبہ عمد وہ ہی کہ مارے
قصداً ایسی چیز سے کہ وہ متہیار اور کاٹنے چیرنے کی چیز نہو تیسرے قتل خطا ہی یعنی
قاتل کا قصد اس مقتول کے مارڈالنے کا نتھا سو وہ ہوکے سو مارا گیا اسطرح کہ
قاتل نے شکار جانکر تیر مارا اور وہ شکار نتھا آدمی تھا کہ اوسکو لگا اور مرگیا
یا ایک شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور وہ مسلمان تھا یا نشانہ کو تیر چلایا
سو آدمی کے لگ گیا اور جو اس خطا کے طور پر مارا جاوی جیسے ایک شخص سو مارا
ایک شخص کے اوپر اولٹ پڑا سو وہ مرگیا تو اس قتل خطا کی سزا کفارہ قاتل پر
اور دیت عاقلہ پر جو تیسرے قتل بسبب ہے یعنی قاتل نے سبب ایسا کیا کہ کوئی مرگیا

جیسے غیر کی زمین مین کنوا کھودا مواد سمین کوئی گر کر مر گیا یا غیر کی زمین پر ایک پتھر
کہا اوس سے کوئی مر گیا تو اس قتل کی سزا عاقلہ پر دیت ہی مگر قاتل پر کفارہ
مسئلہ تین طرح کے قتل مین قاتل مقتول کی میراث سی محروم ہی مگر سبب سے
قتل کیصورت مین قاتل کو مقتول کی میراث ملیگی **مسئلہ** شبہ عمد جانکی سوا اور اعضا
کے نقصان مین بجای عمد کے ہی **باب مایوجب القود و مالا یوجب**
یعنی کس صورت مین خون کے بدلے خون لینا چاہیے اور کس مین نہین **مسئلہ**
جسکے کبھی مارڈالنے کی اجازت شریعت کی ہو یعنی جنکا خون ہمیشہ کو محفوظ ہو
اوسکو قصدا مارڈالنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہی **مسئلہ** اگر حربی
حربیا غلام نے غلام یا مسلمان نے ذمی کو قصدا مارڈالا تو قاتل کو اوسکے بدلے
قتل کرینگے **مسئلہ** اگر ایک مسلمان نے یا ذمی نے ایک مستامن کو قصدا
مارڈالا تو مسلمان اور ذمی کو قتل نہ کرینگے **مسئلہ** اگر مرد نے کسی عورت کو
یا عورت نے چھوٹے لڑکے کو یا انکھیارے نے اندھے کو یا تندرست نے لنجے کو
یا ایسے کو جسکے ہاتھ یا پاؤ نمین کچھ نقصان ہی یا سدھے نے دیوانے کو یا
بیٹے نے باپ کو مارڈالا تو قاتل کو اوسکے بدلے مین قتل کرینگے **مسئلہ**
اگر باپ نے یا نانا نے بیٹے کو یا دادا یا دادی نے پوتے کو مارڈالا
تو قاتل کو قتل نہ کرینگے **مسئلہ** اگر میان نے اپنے غلام یا مدبر یا مکاتب یا اپنے
بیٹے کے غلام کو یا ایسے غلام کو کہ کچھ تھوڑے اوس غلام کا بھی مالک تھا مارڈالا

قاتل کو قتل کرینگے **مسئلہ** اگر زید نے عمر کو مار ڈالا اور زید کا بیٹا عمر کا وا
ہوا اس بیٹے کو چاہئے کہ عمر کے خون کا بدلا لے تو زید کے ذمی سے قصاص جا
مسئلہ قاتل کو تلوار سے قتل کرینگے **مسئلہ** اگر قصدا ایک مکاتب مارا گیا اور
کے بدلی کا روپیہ اوسنے ترکہ چھوڑا اور بیان ہی وارث ہا تو وسکے خون
بدلا لینگے اور اگر ترکہ مین کتابت کا بدل نچھوڑا تو بھی قصاص نہین کے اور
کتابت کا بدل بھی چھوڑا اور کوئی وارث بھی چھوڑا تو قصاص نلینگے **مسئلہ** ا
مرہون غلام مارا گیا تو قصاص تبھی لینگے جب راہن اور مرتہن اکھٹے موجو
مسئلہ اگر معتوہ کے ولی کو کسی نے مار ڈالا تو معتوہ کا باپ قاتل سے قص
لے یا مال لیکر صلح کرے معاف نہین کرسکتا اور معتوہ کے حق مین قاضی ا
ہی جیسے باپ اور معتوہ کے وصی کو فقط یہی اختیار ہی کہ مال لیکر صلح کرے
اور اس مقدمہ مین لڑکیکا وہی حکم ہی جو معتوہ کا **مسئلہ** اگر مقتول کے کئی
مین بعضے بالغ اور بعضے نابالغ تو بالغون کو اختیار ہی کہ نابالغون کے بالغ
پہلے قاتل سے قصاص لے لین **مسئلہ** اگر زید نے عمر کو کشتی یا پہاڑی
کی طرف سے مار ڈالا تو قصاص لیا جائیگا اور اگر کشتی یا پہاڑی کی پیٹھ کیطر
تو قصاص نہین جیسے پہانسی دیکر مار ڈالنے اور ڈبو دینے مین قصاص نہین
مسئلہ اگر زید نے عمر کو قصدا زخمی کیا اوس سے عمر اچھا ہو گیا اور وہ
زید پر قصاص آویگا **مسئلہ** اگر زید نے اپنے ایک زخم مارا اور عمر نے

کے ایک زخم مارا اور ایک شیر نے بھی زید کو زخمی کیا اور ایک سانپ نے بھی زید کو
کاٹا سو وہ زید مرگیا تو عمر پر تہائی دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر زید نے سلمان پر
پر تلوار کھینچی تو زید کا مار ڈالنا واجب ہے اور جو کوئی زید کو مار ڈالے اوسکی ذمہ پر کچھ
نہیں مسئلہ اگر زید نے عمر کے مار ڈالنے کو ہتھیار کھینچا رات میں یا دن میں شہر
میں یا اور بلکہ باشہر میں دن کو یا اور جگہہ دن کو لاٹھی تانی سو عمر نے زید کو مار ڈالا
تو عمر کے ذمہ پر کچھ نہیں اور زید نے اگر شہر میں دنکو لاٹھی تانی اور عمر نے زید کو
مار ڈالا تو اوسکے بدلے عمر کو مار ڈالینگے مسئلہ اگر دیوانہ نے سدھے منے
پر یا لڑکے نے بالغ پر ہتھیار کھینچا اور سدھے اور لڑکے نے اوس دیوانہ اور لڑکیکو
قصدا مار ڈالا تو اس مار ڈالنے والے پر دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر جانور نے
زید پر حملہ کیا اور زید نے اوسکو مار ڈالا تو زید پر جانور کی قیمت دینا آویگی مسئلہ
اگر زید نے عمر کے ایکمرتبہ ہتھیار مارا اور لوٹ گیا پھر کر نے زید کو مار ڈالا تو بکر کو
قتل کرینگے مسئلہ اگر زید کے یہان غیر آدمی گھس آیا اور کچھ چرا کے لے چلا
سو زید اوسکی پیچھے پڑا اور اوسکو مار ڈالا تو زید کے ذمہ پر کچھ نہیں **باب القصاص**
فیما دون النفس یعنی جان مار ڈالنے سے نیچے کے قصور کے بدلے کا ذکر مسئلہ
اگر زید نے عمر کا ہاتھہ جوڑ سے کاٹ ڈالا تو زید کا ہاتھہ بھی گٹے سے کاٹ ڈالینگے
اگر چہ زید کا ہاتھہ عمر کے ہاتھہ سے بڑا ہو اسیطرح اگر زید نے عمر کا پانون یا ننھا
یا کان کاٹ ڈالا تو زید کا بھی جوڑ سے کاٹ لینگے مسئلہ اگر زید نے عمر کی

آنکھہ اسطرح پھوڑی کہ سوجھتا جاتا رہا اور آنکھہ موجود رہی تو زید کی آنکھہ بھی اسیطرح
پھوڑ ڈالین گے اور اگر آنکھہ نکال لی تو زید کی آنکھہ نہ نکالین گے **مسئلہ** اگر زید نے
عمر کا دانت توڑ ڈالا تو زید کا دانت بھی توڑ لین گے **مسئلہ** جس زخم کا بدلا
اوسیطرح کا زخم کرکے لے سکین تو اوسمین زخم کے بدلے زخم کرلین گے **مسئلہ**
اگر زید نے عمر کی ہڈی توڑ ڈالی تو زید کی ہڈی نہ توڑینگے **مسئلہ** اگر عورت نے
مرد کا یا مرد نے عورت کا یا حر نے غلام کا یا غلام نے حر کا یا ایک غلام نے دوسرے
غلام کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اوس کاٹنے والیکا عضو نہ کاٹین گے **مسئلہ** اگر
مسلمان نے کافر کا یا کافر نے مسلمان کا ہاتھہ یا پانون کاٹ ڈالا تو کاٹنے والیکا
بھی کاٹ لین گے **مسئلہ** اگر زید نے عمر کا ہاتھہ آدھی پہنچے سے کاٹ ڈالا
تو زید کا ہاتھہ نہ کاٹین **مسئلہ** اگر زید نے عمر کی پیٹھہ پر زخم مارا اور وہ اچھا
ہوگیا تو زید کی پیٹھہ پر زخم نہ مارا جاویگا **مسئلہ** اگر زید نے عمر کی زبان کاٹ لی
تو قصاص نہین **مسئلہ** اگر زید نے عمر کا عضو تناسل کاٹ ڈالا تو قصاص نہین
اور اگر سوپاری کاٹ ڈالی تو قصاص ہے **مسئلہ** اگر زید نے عمر کا چنگا ہاتھہ کاٹا
اور زید کا ہاتھہ رہ گیا ہے یا زید کے ہاتھہ کی اونگلیان کم ہین تو عمر زید کا وہی
ہاتھہ کاٹ لے یا تاوان لے یا اگر زید نے عمر کے سر پر زخم مارا اور زید کا سر
عمر کے سر سے بڑا ہے تو اپنے زخم کے موافق زید کے سر پر زخم کرلے یا تاوان
لے لے **فصل مسئلہ** اگر مقتول کے وارثون نے قاتل سے مال لینے پر صلح

کی تو مال اوسیوقت ادا کرنا واجب ہوا اور خون کے بدلے خون جاتا رہا مسئلہ
اگر ایک حر اور ایک غلام نے ملکر زید کو مار ڈالا پھر عمر نے اوس حر اور غلام کے
میان کے کہنے سے زید کے وارثون سے ہزار روپیہ پر صلح کی تو پانسو حر پر اور
پانسو روپیہ غلام کے میان پر دینا آویگی مسئلہ اگر مقتول کے کئی وارث ہین
سے ایک نے بھی کچھ مال لینا قبول کیا یا اپنا حق قاتل کو معاف کر دیا تو اور وارثون کو
دیت ہی کا حصہ ملیگا قصاص جاتا رہا مسئلہ اگر بہت سے آدمیون نے ایک کو مار ڈالا
تو اون سبکو قتل کرینگے اور ایک نے بہت کو مار ڈالا تو اوس ایک ہی کو مار ڈالنا
کفایت کرتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کئی آدمی کو مار ڈالا پھر ایک مقتول کے
وارث موجود ہوئے اور اونہون نے دعوی کیا تو اوس قاتل کو قتل کرینگے
پھر اوسکے مرجانے سے اور مقتولون کے وارثون کا حق جاتا رہا مسئلہ
اگر دو آدمیون نے ملکر ایک شخص کا ہاتھ کاٹا تو اون دونون کے ہاتھ نہ کاٹینگے
مگر دیت اون دونون پر دینا آویگی مسئلہ اگر ایک شخص نے دو داہنے ہاتھ دو
شخصون کے کاٹے تو وہ دونو اسکا داہنا ہاتھ کاٹین اور اوسکی دیت لیکر آپسمین
آدھی آدھی بانٹ لین اور اگر ایک مدعی پہلے آیا اور اوسنے اوسکا داہنا ہاتھ
بدلیمین کاٹ لیا تو دوسرا آدھی دیت پاویگا مسئلہ اگر غلام نے قتل عمد کا
اقرار کیا تو اوس سے قصاص لین گے مسئلہ اگر زید نے عمر کے قصدا
تیر مارا سو وہ عمر کے لگا اور پار ہوگیا اور بکر کے لگا سو عمر اور بکر دونو مر گئے

تو عمر کے بدلے زید کو قتل کرینگے اور بکر کے بدلی دیت پڑیگی **فصل مسئلہ** اگر زید نے پہلے عمر کا ہاتھہ کاٹا پہر عمر کو مار ڈالا تو کاٹنے اور مارنے دونون کی بابت زید کو پکڑینگے اگرچہ دونون کام قصدا کئے یا دونو کام خطا سے کئے یا ایک کام قصدا کیا اور دوسرا خطا سے کیا اور ہاتھہ کٹنے کے بعد اچھا ہو گیا تب اسکو مار ڈالا یا اچھا ہونیسے پہلے ہی مار ڈالا بہرصورت دونون قصور کا زید سے مواخذہ کیا جائیگا ہان اگر ہاتھہ خطا سے کاٹا اور اچھا ہونیسے پہلے مار ڈالا تو ایک ہی دیت دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید کے عمر نے نوے کوڑے ایک جگہہ اور دس کوڑے ایک جگہہ مارے سو وہ اون دس کوڑون سے مر گیا تو ایک ہی دیت عمر پر دینا اویگی **مسئلہ** اگر زید نے عمر کا ہاتھہ کاٹ ڈالا سو عمر نے کاٹنا معاف کر دیا پہر عمر اوس سے مر گیا تو زید پر دیت آویگی اور یون معاف کیا کہ مینے کاٹنا اور جو کچھہ اس کاٹنے سے ہو معاف کیا یا یون کہا کہ یہہ جنایت مینے معاف کی تو دیت نہین اور اگر خطا سے ہاتھہ کاٹا وہ کاٹنا معاف کیا پہر اوسی زخم سے عمر مر گیا تو تہائی مال سے دیت معاف ہوئی اور اگر قصدا کاٹا تھا تو کل مال سے معاف ہوئی **مسئلہ** اگر ایک عورت نے قصدا ایک مرد کا ہاتھہ کاٹا پہر اوس مرد نے اوس سے نکاح کیا اور وہی ہاتھہ مہر ٹھہرایا پہر وہ شخص مر گیا تو اوس عورت کو مہر مثل دلایا جائیگا اور ہاتھہ کاٹنے کی دیت اوس عورت کے مال سے لیجائیگی اور ہاتھہ خطا سے کاٹا تھا تو اوس عورت کے

عاقلہ پر دیت آویگی اور اگر ہاتھہ اور جو کچھہ اوس کٹے ہاتھہ سے آیندہ کو حال ہو مہر
ٹھہرایا تھا اور وہ شخص اوس کاٹنے سے مرگیا تو اوس عورتکو مہر مثل ملیگا اور
اوس پر دیت نہ آویگی درصورتیکہ قصدا کاٹا تھا اور اگر خطا سے کاٹا تھا تو عاقلہ پر
سے مہر مثل اوٹھہ گیا اور جو مال اوس شخص نے چھوڑا وصیت کی رو سے اوسکی
تہائی عاقلہ کو ملیگی **مسئلہ** اگر زید نے عمر کا ہاتھہ کاٹا سو اوسکی بدلے زید کا ہاتھہ
کاٹا گیا پھر عمر اوسی زخم سے مرگیا تو زید کو قتل کرینگے **مسئلہ** اگر مقتول کے
وارث نے قاتل کا ہاتھہ کاٹ ڈالا پھر اوس قاتل کو خون معاف کردیا تو اوس وارث
پر دیت دینا آویگی ہاتھہ کاٹنے کی **باب الشہادۃ فی القتل** یعنی خون کے
مقدمہ مین گواہی کے مسئلے **مسئلہ** اگر عمر اور بکر کا باپ زید مارا گیا اور عمر نے
اوسکی خون کی بابت گواہ گذاری اور بکر عمر کا بھائی غائب ہی تو گواہی سن لینگے
مگر بکر کے آنے تک قاتل سے قصاص نہ لین گے پھر جب بکر آوے تو پھر گواہ
سنے جائین گے تب قاتل سے قصاص لیا جائیگا اور اگر قتل کا مقدمہ تہا یا دین
کا مقدمہ ہو تو دوبارہ گواہ نہ سنے جائین گے اور قتل عمد کی صورتمین اگر قاتل
نے ثابت کیا کہ بکر نے معاف کردیا ہی تو قصاص نہ لین گے اسیطرح اگر عمر اور بکر
کا ایک غلام تہا کہ اوسکو زید نے مار ڈالا اور بکر غائب ہی اور عمر نے گواہ گذاری
کہ مجھکو بکر نے معاف کردیا اور زید نے ثابت کردیا تو بہی زید پر قصاص نہین
مسئلہ اگر خالد مارا گیا اور اوسکی عمر بکر زید تین وارث رہے سو عمر اور بکر نے

گواہی دی کہ زید نے اپنا حق قاتل کو معاف کر دیا ہی تو اونکی یہہ گواہی لغو ہی
پھر اگر قاتل نے اون دونوں کو سچا بتایا تو قاتل پر دیت آویگی کہ اوسکو وہ تینون
وارث تھائی تھائی بانٹ لینگے اور اگر قاتل نے اون دونوں کو جھوٹا بتایا یا
تو اون بکر اور عمر کو کچھہ نہ ملیگا اور زید کو تھائی دیت ملیگی مسئلہ اگر دو گواہون
نے گواہی دی کہ زید نے عمر کو ہتیار سے قصدا مارا تھا سو عمر اوس سے بیمار
پڑا رہا اور مر گیا تو زید سے قصاص لیا جائیگا مسئلہ اگر ایک گواہ نے کہا
کہ بدھ کے دن زید نے عمر کو مارا اور دوسرے گواہ نے کہا کہ منگل کے روز
مارا یا ایک گواہ نے کہا کہ فلانی شہر مین مارا اور دوسرے گواہ نے اور ہی
شہر بتایا یا ایک گواہ نے کہا کہ تلوار سے مارا اور دوسرے نے اور ہی ہتیار
بتایا یا ایک نے کہا کہ لاٹھی سے مارا اور دوسرے نے کہا مین نہین جانتا کہ
ہتیار سے مارا تو گواہی باطل ہی اور اگر دونون گواہون نے گواہی دی
کہ زید نے عمر کو قتل کیا مگر ہم نہین جانتے کہ کاہے سے قتل کیا تو دیت قاتل پر
دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ مینے ہی عمر کو قتل کیا اور بکر نے
بھی اقرار کیا کہ مینے ہی عمر کو قتل کیا اور عمر کا وارث کہے کہ تم دونون نے
قتل کیا ہی تو وارث کو اختیار ہی کہ زید اور بکر دونون کو قتل کرے
اور اگر بجاے اقرار کے دو گواہون نے گواہی دی کہ عمر کو زید نے قتل
کیا اور دو گواہون نے گواہی دی کہ بکر نے قتل کیا تو دونون کی گواہی

لغوے **باب فی اعتبار حالۃ القتل** یعنی قتل کے وقت کا اعتبار ہی مسئلہ
تیر چلانے کی حالت کا ضمان مین اختیار ہی تو اگر زید نے عمر پر تیر چلایا اور تیر
لگنے سے پہلے عمر مرتد ہوگیا پھر تیر لگنے سے مرگیا تو اوسکے وارثون کو زید
سے دیت دلا لیگی اور اگر کافر پر تیر چلایا اور تیر لگنے سے پہلے وہ مسلمان ہوگیا
پھر تیر لگا اور مرگیا تو زید پر کچھ دینا نہ آویگا **مسئلہ** اگر کسی غلام پر تیر چلایا
اور تیر لگنے سے پہلے میان نے غلام کو آزاد کر دیا پھر تیر لگا اور وہ مرگیا تو تیر
مارنیوالے پر غلام کی قیمت دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید کو سنگسار کرنیکا حکم ہوا
اور عمر نے اوسکی طرف پتھر پھینکا اور پتھر لگنے سے پہلے کوئی گواہ اوسکا اپنی
گواہی سے پھر گیا پھر زید کے پتھر لگا اور زید مرگیا تو عمر کے ذمہ پر کچھ نہین
مسئلہ اگر مسلمانون نے شکار پر تیر چلایا اور تیر لگنے سے پہلے یہ مسلمان
مرتد ہوگیا بعد اسکے تیر لگا اور شکار مرگیا تو وہ شکار حلال ہی اور اگر کافر نے
تیر چلایا تھا اور تیر لگنے سے پہلے وہ شکاری کافر مسلمان ہوگیا تو وہ شکار
حرام ہی **مسئلہ** اگر ایک شخص حلال تھا اوسنے شکار پر تیر چلایا پھر احرام
باندھا تب شکار کے تیر لگا اور شکار مرا تو اوسپر کچھ نہین اور اگر احرام باندھی
ہوئے تیر چلایا اور جب یہہ حلال ہوگیا تب شکار کے تیر لگا تو اوس شکار
کا بدلا دینا آویگا **کتاب الدیات** یعنی خون بہا کی تعداد کے مسئلے
مسئلہ شبہ عمد کی دیت سو اونٹ ہین چار طرح کے پچیس پچیس ایک ایک س

کی اور پچیس دو دو برس کے اور پچیس تین تین برس کے اور پچیس چار چار برس کے
اور یہی مغلظہ دیت ہی مسئلہ خون خطا کی دیت سو اونٹ ہین پانچ طرح
کے بیس ایک ایک برس کے نر اور بیس ایک ایک برس کے اونٹنیان اور بیس
اونٹ دو دو برس کے اور بیس تین تین برس کے اور بیس چار چار برس
کے یا ہزار اشرفی یا دس ہزار درم مسئلہ خون شبہ عمد اور خون خطا کا
کفارہ یہہ ہی کہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا اور اگر نہو سکے تو دو مہینے لگاتار
روزے رکھنا مگر اسمین مسکینون کو کھانا کھلانا نہین ہی اور ایسی غلام کو جو
ماں کے پیٹ مین ہو آزاد کرنا بھی اس کفارہ کی بابت نہین درست مگر ان
دودھ پیتا ہوا لڑکا جسکی ماں یا باپ مسلمان ہو آزاد کرنا اسمین درست ہی
مسئلہ عورتکو جان کی اور بدنکی دیت مرد کی جان اور بدن کی دیت کی
آدھی ہی مسئلہ مسلمان اور ذمی کی دیت برابر ہی **فصل** مسئلہ
جان مارنیمین اور ناک کاٹنی مین اور زبان کاٹنی مین اور عضو تناسل کاٹ لینی
مین اور سوپاری کاٹ لینی مین اور عقل کھو دینی مین اور بہرا کر دینی مین اور
اندھا کر دینی مین اور زبان کا مزہ کھو دینی مین اور اسطرح سی داڑھی مونڈ لینی
مین کہ پھر بال نہ جمین اور اسیطرح سی سر کے بال کھو ڈالنی مین دیت دینا
آویگی اور اگر دونون آنکھین پھوڑین یا دونو ناتہ کاٹی یا دونو ہونٹھ کاٹی
یا دونو بھوین دو رکین یا دونون پانون کاٹی یا دونو کان یا دونون خصیے

یا عورتکی دونون چھاتیان کاٹ ڈالین تو پوری دیت اور اگر نہین سے جو دو
ہوتی ہین ایک ہی چیز کہو دی تو آدہی دیت دینا آویگی اور اگر دونون آنکھون
چارون پلیان کہو دین تو پوری اور اگر ایک پلک کہو دی تو چوتھائی دیت
ہر انگلی کی بابت خواہ ہاتھہ کی ہو خواہ پانونکی دسوان حصہ دیت دینا آویگی اور
ایک پوری بابت ہر ایک انگلی کی تھائی دیت دینا آویگی اور اگر انگلی مین دو ہی
پوریان ہوئین تو ایک پوریکی آدہی دیت ایک انگلی کی مسئلہ ہر ایک دانت کی
دیت پانچ پانچ اونٹ دی یا پانسو درم دی مسئلہ جو عضو جسکا کام کا تہا جب
اوس کام سے جاتا رہا تو اوسمین دیت دینا آویگی مثلاً ہاتھہ پر کسیکی مارا سو شل ہوگیا
یعنی کام سے جاتا رہا رہ گیا یا آنکھہ پر مارا سو اوس سے سوجھنا جاتا رہا فصل ۲۰
الشجاج یعنی زخمونکی دیت کے مسئلے مسئلہ اگر سر پر ایسا زخم مارا کہ سر کی ہڈی
نمودار ہوگئی تو بیسوان حصہ دیت دینا آویگی اور اگر ہڈی سر کی ٹوٹ گئی تو دسوان
حصہ دیت اور اگر وہ ہڈی ٹوٹ کر اور جگہہ پر ٹل گئی تو دسوان حصہ اور بیسوان
حصہ دیت کا اور اگر پہونچی تک زخم پہنچا تو تہائی دیت مسئلہ اگر پیٹ پر زخم مارا
تو تہائی اور اگر پیٹ کا زخم پیٹہ کی طرف پہونچا تو دو تہائی دیت مسئلہ اگر سر کا
چمڑا چل گیا یا سر مین لہو جہنک آیا یا لہو بہا یا سر کا چمڑا جاتا رہا یا گوشت کٹا یا گوشت
ہڈی کے پاس کا جلی تک کٹا تو حکومت عدل واجب ہوگی مسئلہ جو زخم ایسا ہو
کہ اوسمین ہڈی نمودار ہو جاوی اسکے سوا اور کسی زخم مین قصاص نہین مسئلہ

اگر ایک ہاتھ کی اونگلیوں کی بابت آدھی دیت دینا آویگی اگرچہ مع ہتیلی کے کاٹی
مسئلہ اگر ایک ہاتھ کی اونگلیاں آدھی پہونچی سے کاٹین تو آدھی دیت اور حکومت
عدل مسئلہ اگر ہتیلی ایک اونگلی سمیت کاٹی تو دسواں حصہ دیت اور اگر دو
اونگلیوں سمیت کاٹی تو پانچواں حصہ دیت اور ہتیلی کی بابت کچھ دینا نہ آویگا
مسئلہ اگر چھوٹے لڑکے کی آنکھ یا عضو تناسل یا زبان کی صحت کا حال دیکھنے
اور بہر گئی اور بولنے سے معلوم ہو تو حکومتِ عدل واجب ہوگی اور زیادہ اونگلی کا یہی حکم
ہے مسئلہ اگر زید کی عمر نے زخم مارا سو زید کی عقل جاتی رہی یا سر کے بال جاتے رہے
تو عمر پر دیت آویگی اور زخم کا تاوان بھی اوسمیں آجاویگا مسئلہ اگر زید نے
عمر کو زخمی کیا سو عمر بہرا یا اندھا یا گونگا ہو گیا تو دیت اور زخمی کرنیکا تاوان دونو
زید کو دینا آوینگے مسئلہ اگر ایسا زخم مارا جس سے ہڈی نمود ہو گئی سو ایسے
زخم سے دونوں آنکھیں جاتی رہیں یا ایک اونگلی کاٹی سو دوسری اونگلی بھی گئی
یا ایک پوری کاٹی سو بچی کی باقی پوریاں یا سب ہاتھ رہ گیا یا آدھا دانت توڑا
سو باقی دانت کالا ہو گیا تو قصاص نہیں مسئلہ اگر زید نے عمر کا دانت
اوکھاڑ ڈالا سو عمر کے دہن پر اور دانت جما تو زید کے ذمہ سے تاوان
جاتا رہا اور اگر دانت جمنے سے پہلے عمر نے زید کا دانت توڑ ڈالا بعد
اسکے عمر کے دانت جما تو عمر پر زید کے دانت کی دیت پانسو درم دینا
آویگی مسئلہ اگر زید نے عمر کو زخمی کیا پھر عمر کے گوشت بھر آیا اور زخم

اچھا ہوگیا کہ نشان بھی نرہا یا زید نے عمر کو مارا سو زخم ہوکر اچھا ہوگیا
اور نشان بھی جاتا رہا تو تا وان زید پر نہ آویگا مسئلہ جب تک مدعی کا
زخم اچھا نہو لے تب تک مدعی علیہ سے قصاص نلین گے مسئلہ جس قتل عمد
مین کہ شبہ کے سبب قصاص جاتا رہی جیسے کہ باپ نے اپنے بیٹے کو قصداً مار ڈالا
تو ایسے عمد کی دیت قاتل کو اپنی مال سے دینا آویگی اور یہی حکم ہی اوس مال کا
جسپر قاتل نے صلح کی یا قاتل نے خطا کا اقرار کیا تو اوسکا پیسا بھی قاتل کو
اپنی ہی پاس سے دینا آویگا یا جو مال بیسوین حصہ سے کم ہو وہ بھی مدعی علیہ پر
اپنے مال سے دینا آویگا مسئلہ اگر لڑکے یا دیوانہ نے عمداً جنایت کی تو وہ
بجاہی خطا ہی اور دیت اوسکی عاقلہ پر اور کفارہ واجب نہین اور لڑکا اور دیوانہ
اپنی مقتول کی میراث سے محروم نہوگا **فصل فی الجنین** یعنی پیٹ کی بچہ کی بابت
کے مسئلے مسئلہ اگر زید نے حاملہ عورت کی پیٹ پر مارا سو اسکے مرا ہوا بچہ
گر پڑا لڑکا ہو یا لڑکی بیسوان حصہ دیت کا زید پر دینا آویگا اور اگر جیتا بچہ گرا
پھر مرگیا تو پوری دیت اور اگر مرا بچہ گرنیکے بعد خود وہ عورت مرگئی تو زید پر
ایک دیت پوری اور بیسوان حصہ اور دیت کا اور اگر وہ عورت پہلے مری
پھر مرا ہوا بچہ اوسکے پیٹ سے گرا تو زید پر فقط ایک ہی دیت پوری اور جو مال
اس بچہ کے سبب دینا آویگا وہ اوسکے وارثون کو ملیگا اور مارنیوالے کو اوسکی
وراثت نہ ملیگی پھر اگر زید نے اپنی جورو کے پیٹ پر مارا اور اوسکا مرا ہوا بچہ

گرا تو زید کے عاقلہ پر بیسوان حصہ دیت اور زید کو اوس بچہ کی وراثت ملیگی
مسئلہ اگر باندی کے پیٹ پر مارا اور جیتا لڑکا اوسکے پیٹ سی گرا تو اوس لڑکے
کی قیمت کا بیسوان حصہ اور اگر لڑکی گری تو دسوان حصہ مسئلہ اگر زید نے
عمر کی باندی کے پیٹ پر مارا اسکی بعد عمر نے باندی کو آزاد کر دیا بعد اسکی اوس
باندی کے پیٹ سی جیتا بچہ گرا پھر مرگیا تو اوس جیتے لڑکے کی قیمت زید پر
دینا آویگی مسئلہ پیٹ سی جو بچہ گر پڑے اوسکا کفارہ پیٹ پر مارنے والی پر
نہین ہی مسئلہ اگر کسی عورت نی پیٹ گرانیکی دوا بے اجازت خاوند کے
کھائی یا شرمگاہ پر لگائی اور پیٹ سی بچہ گرا تو بیسوان حصہ دیت اوس عورت
کے عاقلہ پر دینا آویگی اور اگر خاوند کی اجازت سی پیٹ گرا تو کچھ نہین **باب**
مایحدثہ الرجل فی الطریق یعنی راہ مین کچھ مکان وغیرہ بنانیکی مسئلے
مسئلہ اگر شارع عام کیطرف کسی نی نند اس نکالا یا پرنالہ نکالا یا برج بنایا
یا دوکان بنائی تو جو کوئی چاہی اوسکو دور کر دے مسئلہ جاری راستی
مین اسقدر تصرف کرنا کہ لوگونکو نقصان نہ کرے یعنی ایذا نہو تو جائز ہے
اور اگر ایذا ہو تو نہین جائز اور اپنی محلہ کے کوچہ مین بے اجازت سب محلہ
والون کے تصرف کرنا درست نہین مسئلہ اگر زید نے شارع عام کیطرف
پرنالہ لگایا یا مکان بنایا سو وہ کسی راہ گیر وغیرہ پر گر پڑا اور وہ مرگیا
تو اوسکی دیت زید کے عاقلہ پر دینا آویگی جیسی راہ مین کنوان کھودا یا

پتھر رکھا اوس کنوے مین گر کر یا اوس پتھر سے کوئی آدمی ضایع ہوا تو اوسکی دیت
بھی زید کے عاقلہ پر اور کوئی جانور کسیکا ضایع ہوگیا تو اوس جانور کی قیمت
زید پر تاوان دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید نے بالوعہ راہ مین بنایا یا بادشاہ کی اجازت
سے یا اپنی ملک مین بنایا پھر اوسمین گر کر کوئی مرگیا تو زید پر ضمان نہین **مسئلہ**
اگر شارع عام مین زید نے ایک لٹھا ڈالا یا پل بنایا یا بے اجازت بادشاہ کے
پھر اوسپر ہو کر ایک شخص قصدًا چلا اور ہلاک ہوگیا تو زید پر ضمان نہین **مسئلہ**
اگر زید نے راہ مین کوئی چیز اوٹھائی سو وہ چیز عمر پر گر پڑی اور عمر ہلاک ہوگیا
تو زید پر ضمان دینا لازم ہوا اور اگر چادر اوڑھے تھی اور وہ چادر کسی پر گری اور
وہ مرگیا تو ضمان نہین **مسئلہ** اگر محلہ کی مسجد مین اونہین مین سے ایک شخص نے
ایک قندیل لٹکائی یا اوسمین بوریا ڈالا یا کنکریان ڈالین سو اس سے کوئی آدمی
ہلاک ہوگیا تو اوس شخص پر جسنے یہ کیا تھا ضمان نہین اور غیر محلہ والے نے
قندیل لٹکائی تھی یا بوریا بچھایا تھا یا کنکریان ڈالین تھین تو وہ غیر محلہ والے
پر ضمان ہے **مسئلہ** اگر مسجد مین اگر محلہ والا شخص بیٹھا سو اوسکی بیٹھنے
سے عمر ہلاک ہوگیا تو یہہ اوسپر ضمان ہی بشرطیکہ یہہ شخص نماز مین مشغول تھا
اور اگر نماز مین تھا اور عمر ہلاک ہوگیا تو اوسپر ضمان نہین **فصل فی**
الحائط المال یعنی جھکی ہوئی دیوار کے مسئلے **مسئلہ** اگر زید کی دیوار
شاہراہ کی طرف جھکی پھر کسی مسلمان یا ذمی نے زید سے کہا کہ اس دیوار کو ڈھا کر

درست کرلے سو زید نے اتنی عرصہ تک جسمین وہ دیوار ڈہ سکتی ہی نہ ڈہائی اور
کوئی جان یا کسیکا مال اوس دیوار سے ہلاک ہوگیا تو زید پر ضمان آویگا اور اگر
پہلے ہی سے زید نے دیوار جھکی ہوئی بنائی تہی اور اوس سے کسیکا کچہ نقصان
ہوا تو زید پر ضمان ہے اگر چہ کسی نے زید سے اوسکی کہود ڈالنے کو نکہا ہو مسئلہ
اگر زید کی دیوار عمر کے گہر کیطرف جھکی تو عمر ہی کو پہونچتا ہی کہ زید سے اوسکے
کرا دینے کو کہے پہر اگر عمر نے زید کو مہلت دی یا بری کر دیا تو درست ہی
بخلاف شاہ راہ کیطرف جھکی ہوئی دیوار کی مسئلہ اگر پانچ آدمیون کے
ساجھی کی ایک دیوار ہی اور وہ جھکی پہر اون پانچون مین ایک نے کسی کو کہود نے
کو کہا اور اوسنے نہ کہودی اور کسی پر گر پڑی تو وہ شخص جس سے کہودنے
کو کہا تہا دیت کی پانچوین حصہ کا ضامن ہوگا مسئلہ اگر تین شریکون کا ایک
مکان ہی ایک شریک نے اونمین سے اوس حویلی مین کنوان کہودایا دیوار
بنائی اوس سے کوئی آدمی ضائع ہوگیا تو اوس کہودنے والے یا بنانیوالے پر
دو تہائی دیت دینا آویگی باب جنایۃ البہیمۃ والجنایۃ علیہا وغیر
ذلک یعنی جانور آدمی کا نقصان کردے یا آدمی جانور کا نقصان کردے
اوسکے مسئلے مسئلہ اگر جانور نے کسیکو اگلی پانون یا پچلی پانون سے
روندکے یا دانت سے یا ٹہوکر سے ہلاک کردیا تو جو شخص جانور پر سوار
ہوگا اوسپر ضمان آویگا اور اگر جانور نے لات ماری یا دم ماری اور کوئی ہلاک

ہوگیا تو ضمان نہین مگر ان راہ مین اگر جانور کو کہڑا کیا وہان کسیکے لات یا دم ماری
اور وہ ہلاک ہوگیا تو سوار پر ضمان ہی مسئلہ اگر جانور کے پانون اور ہاتھہ سے
ڈھیلا یا کنکلی یا دھول یا کنکری کسیکی آنکھہ مین لگی اور آنکھہ نکل پڑی تو ضمان نہین
اور اگر بڑا پتھر لگا تو ضمان واجب ہی مسئلہ اگر جانور نے راہ مین پیشاب یا
گوبر کیا یا لید کی اوس سے کوئی ضائع ہوگیا یا ہنکانے متانیکے لئے جانور کو
کہڑا کیا اور کوئی ضائع ہوگیا تو سوار پر ضمان نہین اور اگر اور سب سے جانور کو کہڑا
کیا اور اوسنے گوبر یا پیشاب کیا یا لید کی اوس سے کوئی ضائع ہوا تو ضمان سے
مسئلہ جس سبب سے سوار پر ضمان آویگا اوسی سبب سے اوسپر جو شخص جانور کی
نکیل اور ناتھہ پکڑے کھینچتا ہو یا پیچھے سے ہانکتا ہو اوسپر ضمان آویگا اور
سوار پر کفارہ دینا آویگا نکیل کھینچنے والے اور پیچھے سے ہانکنے والے پر کفارہ
نہین مسئلہ اگر زید اور عمر دو سوار دن یا دو پیادے نہین آپسمین دھکم دھکا
ہوئی اور دونون مرگئے تو زید کی دیت عمر کے عاقلہ پر اور عمر کی دیت زید
کے عاقلہ پر مسئلہ اگر زید نے جانور ہانکا اور اوس جانور کا زین عمر پر گر پڑا
اور عمر مرگیا تو زید پر ضمان ہی مسئلہ اگر زید اونٹونکی قطار کھینچے لئے جاتا
تہا اور ایک اونٹ لی اونہین سے عمر کو روند ڈالا تو زید کے عاقلہ پر عمر کی دیت
واجب ہوگی اور اگر زید کے ساتھہ بکر بھی تہا کہ وہ قطار کو پیچھے سے ہانکتا تھا
تو زید اور بکر دونون پر دیت آویگی مسئلہ اگر زید نے اپنا اونٹ بکر کے

بے اطلاع بکر کی قطار کے پیچھے باندھ دیا اور بکر اپنی قطار کو کھینچے لئے جاتا تھا
اور اوس زید کے اونٹ نے کسیکو روند ڈالا تو بکر کے عاقلہ پر دیت آویگی اور
بکر کا عاقلہ وہ دیت زید کے عاقلہ سے پھیر دلاویگا مسئلہ اگر زید نے اپنا
جانور کسی طرف کو چھوڑا تو پیچھے سے اوسی ہانکتا تھا سو اوسی حالتمیں اوس جانور
سے کچھ ہلاک ہوگیا تو زید پر ضمان ہی اور اگر کتا چھوڑا یا پرند جانور چھوڑا اور
اوسکو ہانکتا نہایا چارپایہ جانور خود بھاگا اور اوسنے کسی آدمی کا یا مال کا
نقصان کر دیا ذکو یا اتکو تو ضمان نہیں مسئلہ اگر زید نے قصاب کی بکری
کی آنکھ قصداً نکال لی تو جسقدر اوسکا نقصان ہوا اوتنی کا زید پر ضمان ہے
مسئلہ اگر زید نے کسیکے اونٹ یا گاے بیل وغیرہ کی آنکھ نکال لی یا ٹوڑی
یا گدہی کی تو جو تہائی قیمت زید پر دینا آویگی باب جنایۃ المملوک و
الجنایۃ علیہ یعنی غلام کسی پر جنایت کرے یا غلام پر کوئی جنایت اوسکے مسئلہ
مسئلہ اگر غلام یا باندی نے کئی جنایتیں کیں تو میان پر واجب ہی کہ ایکہی
مرتبہ اوسکو جسکی جنایت کی اوسکے حوالہ کر دے اگر وہ مرا غلام ہو اور اگر
وہ مدبر یا مکاتب یا ام ولد ہی تو اکمرتبہ اوسکی قیمت دیدے مسئلہ اگر
زید کے غلام نے خطا سے عمر کی جنایت کی تو زید وہ غلام عمر کو سونپ دے
کہ عمر اوسکا مالک ہوجاوے یا زید جنایت کا تاوان دے اور غلام کا مالک بنا رہے
پھر اگر زید نے تاوان دیکر غلام لے لیا پھر اوس غلام نے جنایت کی تو

تو اسکا وہی حکم ہی جو پہلی جنایت کا مسئلہ اگر غلام نے دو جنایتین کین تو بھی
میان اوس غلام کو اون دونون شخصون کے جنکی جنایتین کین حوالہ کر دے یا
دونونکی بابت تاوان دیکر غلام کو لے لی مسئلہ اگر غلام نے جنایت کی اور
میان کو خبر نہین اور میان نے اوسکو آزاد کر دیا اور اوس جنایت کی تاوان
سی قیمت غلام کی کم ہی تو میان پر قیمت اوس غلام کی دینا آویگی اور اگر
قیمت سی تاوان کم ہی تو تاوان دینا آویگا اور میان کو جنایت کی خبر تھی اور
غلام کو آزاد کر دیا تو جنایت کا تاوان میان پر دینا آویگا اور یہی حکم ہی اگر
میان نے جنایت کی خبر سننی کے بعد غلام کو بیچا مسئلہ اگر زید نے اپنے
غلام سے کہا کہ اگر تو عمر کو مار ڈالے یا کہا کہ اوسکے تیر ماری یا کہا کہ اوسکو
زخمی کرے تو تو آزاد ہے پھر غلام نے ایسا کیا تو دیت مار ڈالنی کیصورتمین
اور تاوان زخمی کرنیکی صورتمین زید پر دینا آویگا مسئلہ اگر زید کے غلام
نے حرکا ہاتھ قصدا کاٹ ڈالا سو زید نے وہ غلام اوس حر کے حوالہ کر دیا
اوسنی آزاد کر دیا تو اوسنی یہ گویا اوس جنایت سی غلام لینی پر صلح کر لی
تھی اور اگر آزاد نہین کر دیا تھا اور مر گیا تو وہ غلام زید کو پھر جائیگا مسئلہ
اگر ماذون مدیون غلام نے خطا سی جنایت کی اور میان نے بیخبر اوسکو آزاد
کر دیا تو میان پر دو قیمتین اوس غلام کی دینا آوینگی ایک اوسکو جسکی جنایت
کی دوسری اوسکو جسکا دین تھا مسئلہ اگر ماذون مدیون باندی اور

کسیکی اولاد جنی تو دین کے بدلے اوسکی اور اوسکی اولاد دونو کو یمین کے
اور اگر ایسی باندی نے جنایت کی پھر اولاد جنی تو وہ اولاد جنایت والیکو
نہ دینگی مسئلہ اگر زید نے جانا کہ عمر نے اپنے بمنزلہ غلام کو آزاد کر دیا ہی
پھر اوس بمنزلہ نے زید کے مربی کو خطا سے مار ڈالا تو زید کو کسی سے کچھ نہین
مسئلہ اگر آزاد غلام نے زید سے کہا کہ جب مین غلام تہا تب تیرے بہائی کو
خطا سے مینے مار ڈالا تہا اور زید کہتا ہی کہ تب تو آزاد ہی تہا جب تو نے مارا تہا
تو اوس غلام ہی کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی باندیکو آزاد کر دیا
بعد اسکے زید نے کہا تو جب میری تہی تب مینے تیرا ہاتہہ کاٹا تہا اور وہ آزاد
باندی کہے کہ آزاد ہونیکے بعد کاٹا تو باندی کا کہنا معتبر ہے اور یہی حکم ہے
اگر میان کہی کہ مینے فلانے چیز تیری تب لی تہی جب تو میری باندی تہی اور
وہ کہی کہ جب مین آزاد ہوئی تہی تب لی تہی تو اگر یون معاملہ ہی کہ میان کہے
کہ مینے اسقدر اجرت تیری تب لی تہی جب تو میری باندی تہی اور وہ کہے کہ
آزاد ہونیکے بعد لی تہی یا میان کہے جب تو باندی میری تہی تب مینے تجھسے
صحبت کی تہی اور وہ کہے کہ آزاد ہونیکے بعد کی تو اسمین میان کا کہنا معتبر
ہے مسئلہ اگر مجور غلام نے حر لڑکے سے کسیکو مار ڈالنے کو کہا سو اوسنے مار ڈالا
یا کسی غلام سے کہا اوسنے مار ڈالا تو مقتول کی دیت اوس لڑکے کی عاقلہ پر
اور قاتل غلام کا میان یا غلام مقتول کے وارثون کو دیدے یا دیت دے

مسئلہ اگر بختورا غلام نے زید اور عمر کو قصداً مار ڈالا اور زید کے دو ولی
ہے بکر اور خالد اور عمر کے بھی دو ہی ولی ہی احمد اور محمود سو بکر اور
احمد نے زید اور عمر کی بابت اپنا اپنا حق معاف کر دیا تو غلام کا میان یا آدھا
غلام خالد اور محمود کو حوالے کرے یا دس ہزار درم اون دونکو آدھی آدھی
دیت دی اور اگر بختورا نے زید کو قصداً مارا اور عمر کو خطا سی مارا سو بکر نے
اپنا حق معاف کر دیا تو غلام کا میان دس ہزار درم تو احمد اور محمود کو دے
اور پانچ ہزار یا وہ بختورا غلام اون تینون یعنی خالد اور احمد اور محمود کو دیدے
ایک حصہ اوسمین سی خالد کا اور دو حصے احمد اور محمود کے مسئلہ اگر دو
شریکونکا ایک غلام ہی سو اوسنی اون دونون کی رشتہ دار قریب کو مار ڈالا
اور ایک شریک نے اوسکو اپنا حق معاف کر دیا تو بالکل خون کا حق باطل ہوگیا
مسئلہ اگر زید نے عمر کے غلام کو خطا سی مار ڈالا تو زید پر غلام کی قیمت دینا
آویگی پھر اگر وہ غلام دس ہزار درم یا اس سی زیادہ قیمت کا تھا تو دس درم
اد کی قیمت سی کم کرکے دینا آویگی اور اگر باندیکو مار ڈالا اور وہ باندی پانچہزار
درم کی ہے تو دس درم کم پانچہزار درم دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے
عمر کا غلام غصب کر لیا اور زید کے پاس سی وہ غلام ہلاک ہوگیا تو غاصب
پر غلام کی قیمت دینا آویگی کتنی ہی ہو مسئلہ غلام کی قیمت حر کی دیت کی
برابر اندازہ کیجائیگی پھر اگر غلام کا کسی نے خطا سی ہاتھ کاٹ ڈالا تو آدھی

قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے قصداً عمر کے غلام کا ہاتھہ کاٹ ڈالا بعد
اسکے عمر نے اوسکو آزاد کر دیا پھر وہ غلام اوسی سبب سے مر گیا اور عمر کے سوا
اوسکا وارث اور ہے تو زید پر قصاص نہین اور نہین تو قصاص ہی مسئلہ اگر
زید نے اپنے دو غلاموں سے کہا کہ ایک تم دونو نمین کا آزاد ہی پھر اون دونو
کو کسی نے زخمی کیا بعد اسکے زید نے اون دونو نمین سے ایک کو آزاد بتایا
تو اون دونو نکی زخمی ہونیکا تاوان زید کو ملیگا مسئلہ اگر زید نے عمر کی غلام
کی دونو آنکھین نکال لین تو وہ عمر غلام زید کو دیدے اور پوری قیمت اسکی
زید سے لے لے یا غلام کو اپنے پاس رکھے اور نقصان کی بابت کچھہ نہ لے
مسئلہ اگر زید کے مدبر یا ام ولد نے جنایت کی اور جنایت کے تاوان سے
قیمت اوس مدبر یا ام ولد کی کم ہی تو زید پر قیمت دینا آویگی اور اگر تاوان کم
ہے تو تاوان دینا آویگا پھر اگر زید نے جنایت کی بابت قاضی کے حکم سے
قیمت دی پھر اوس مدبر یا ام ولد نے دوسری جنایت کی تو اوس قیمت کی دی ہوئی
روپیہ مین پہلا شخص اور دوسرا شخص جسکی جنایت کی شریک ہوجاوین اور اگر بیچکم
قاضی کے اگر قیمت دی تھی تو یہہ دوسرا شخص جسکی جنایت کی وہ اپنی جنایت
کا تاوان زید سے مانگے یا پہلی جنایت والے سے مانگے **باب غصب العبد**
والمدبر والصبی والجنایت فی ذلک یعنی غلام اور مدبر اور
لڑکے کو غصب کیا پھر اوسمین نوبی جنایت اوسکی اسکے مسئلہ اگر میاں نے

باب غصب العبد والمدبر والصبی والجنایت فی ذلک

غلام کا ہاتھہ کاٹ ڈالا پھر اوس غلام کو زید نے غصب کیا اور وہ اوسی ہاتھہ کے کٹنے سے
مرگیا تو زید پر ہاتھہ کٹی ہوئی غلام کی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے عمر کے
غلام کو غصب کیا پھر عمر نے اوسی غصب کیا تین اوس غلام کا ہاتھہ کاٹا سو اسی سے
وہ غلام مرگیا تو زید کے ذمہ پر کچھہ نہین مسئلہ اگر عمر کے مجور غلام نے زید
کا مجور غلام غصب کیا سو وہ مغصوب غلام غاصب کی پاس مرگیا تو غاصب پر قیمت اسکی
دینا آویگی مسئلہ اگر زید کے مدبر کو عمر نے غصب کیا اور عمر کے پاس اوس
مدبر نے خالد کی جنایت کی پھر وہ مدبر زید کو ملا اور زید کے پاس بکر کی جنایت کی
تو خالد اور بکر کی دونو کی جنایتونکا ماوان بقدر اوس مدبر کے قیمت کے زید پر دینا
ہوگا اور زید آدھی قیمت اوس مدبر کی عمر سے دلا پائیگا اور بکر کو دیگا پھر آدھی باقی
قیمت بھی غاصب سے پھر دلا پائیگا اور اگر اوس مدبر نے پہلی جنایت زید کے پاس
کی پھر دوسری عمر کے پاس کی تو دوسری بار زید آدھی قیمت عمر سے نہ دلا پائیگا
اور ایسی صورتمین غلام کا اور مدبر کا ایک ہی حکم ہی مگر ہان غلام کو میان جنایت
والیکے سپرد کردیگا اور مدبر کی قیمت دیگا اتنا ہی فرق ہی مسئلہ اگر
زید کی مدبر کو عمر نے غصب کرلیا اور عمر کے پاس اوس مدبر نے بکر کی جنایت
کی پھر وہ مدبر زید کو پھر ملا بعد اسکے پھر غصب کیا پھر اوس نے غاصب کی پاس
اور جنایت کی دوسری بار تو زید اوس مدبر کی قیمت بکر کو اور دوسری جنایت
والیکو آدھی آدھی قیمت دی اور آدھی عمر سے لیکر بکر کو دی اور آدھی دوسری

غاصب سے لے مسئلہ اگر زید نے حرکا لڑکا غصب کرلیا سو وہ لڑکا
آجانیچک یا تپ سے مرگیا تو زید پر ضمان نہین اور اگر بجلی گری اور مرگیا یا سانپ
نے کاٹا اوس سے مرگیا تو زید کے عاقلہ پر ضمان ہے مسئلہ اگر لڑکے کے
پاس ایک غلام دہر و ہر رکھا سو اوس لڑکے نے اوس غلام کو مار ڈالا تو
لڑکے کے عاقلہ پر اوس غلام کی قیمت دینا آویگی اور اگر لڑکے کی پاس
کھانا دہر و ہر رکھا اور اوسنے وہ کھانا کھالیا تو لڑکے پر تاوان نہین ہے باب
القسامت یعنی خون کے مقدمہ مین محلہ والونکو قسم دینے کا ذکر مسئلہ
اگر ایک محلہ مین کوئی شخص مارڈالا ہوا پایا گیا اور اوسکا مارڈالنے والا معلوم
نہین تو اوس محلہ کی اون پچاس مردونکو قسم کہلا دینگے جنکو مقتول کا ولی اختیار
کرے اور وہ پچاسون یون قسم کہاوین کہ قسم خدا کی ہمنے اوسکو نہین قتل کیا
اور ہمکو نہین معلوم ہوا اسکا قتل کرنیوالا پھر جب پچاس آدمیون نے قسم کہائی
تب محلہ والون پر دیت دینا آویگی اور مقتول کے ولی کو قسم نہ کہلائینگے اور
پچاس آدمیون مین سے جو شخص قسم کہانیسے انکار کرے اوسکو قید کرینگے
جبتک وہ قسم کہاوے مسئلہ اگر محلہ مین پچاس مرد نہون تو جسقدر مردون
اونمین کو دوہرا ٹھہرا کر قسم دینگے اور پچاس قسمین پوری کرالینگے مسئلہ
لڑکے اور دیوانہ اور عورت اور غلام پر قسم نہ آویگی مسئلہ اگر محلہ مین ایسا
مردہ پایا گیا کہ اوسکے جسم پر کچھ مارڈالنے کا نشان نہین تو محلہ والون پر

نہ قسم آویگی نہ دیت دینا آویگی یا ایسا مردہ پایا گیا کہ اوسکی ناک سہی یا مونہہ سہی
یا جاضرور کے مکان سہی خون بہتا ہی تو بہی محلہ والون پر قسم اور دیت نہین اور
اگر آنکہون سے یا کانون سے اوس مردہ کے خون بہتا ہی تو محلہ والون پر قسم
بہی ہی اور دیت بہی مسئلہ اگر مارا ہوا آدمی ایک جانور پر لدا ہوا پایا گیا
تو اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر ہے جو شخص اوس جانور کو آگے سہی ڈور یا ہی ہوئے
یا پیچہے سے ہانکتا ہوا لیئے جاتا ہو یا اوس جانور پر سوار ہو مسئلہ اگر ایک
جانور پر مارا ہوا آدمی لدا ہی اور کوئی اوسکے ساتہہ نہین اور دو گاؤنکی درمیان
ہوکر وہ جانور نکلا اور پایا گیا تو اوس خون کی دیت اوس گانون والون پر ہے
جو گانون اوس جانور سے نزدیک ہو مسئلہ اگر مارا ہوا آدمی کسی آدمی کی
حویلی مین پایا گیا تو حویلی والے پر سوگند اور اوسکے عاقلہ پر دیت آویگی
مسئلہ مسلمان بادشاہ کافرونکا ملک فتح کرے اور وانکی کچہہ زمین
بعضے لوگونکو دیڈالی تو اون لوگونکو اہل خط کہتے ہین پہر ایسی زمین پر اگر کوئی
مارا ہوا آدمی پایا تو قسم اور دیت اہل خط کے ذمہ پر آویگی وہان کے رہنے
والون پر اور اوس زمین کے مشترکون پر نہین مگر اہل خط مین سے کوئی بہی
باقی نہوگا سب بیچڈالی ہوگی تو قسم اور دیت خریدارون پر آویگی مسئلہ
اگر مشترک حویلی مین ایک مارا ہوا آدمی پایا گیا اور ساجہی کے حصہ ایک سے
نہین کوئی آدہی کا مالک کوئی تہائی کا کوئی چوتہائی کا تو قسم اور دیت خریدار

آویگی **مسئلہ** اگر مشترک حویلی مین ایک مارا ہوا آدمی پایا گیا اور ساجھی کے حصے ایک سے نہین کوئی آدھی کا مالک کوئی تہائی کا کوئی چوتھائی کا تو قسم اور دیت اون شریکون کی گنتی کے موجب اون پر آویگی حصونکی ملکیت کا لحاظ نکیا جائیگا **مسئلہ** اگر زید نے بکر کی حویلی مول لی اور قبضہ پانیسے پہلے ایک مارا ہوا آدمی اوسمین پایا گیا تو دیت اوسکی بائع کے عاقلہ پر اور اگر شرط خیار پر خریدی تھی تو دیت قابض کے ذمہ پر اور عاقلہ پر دیت تب ہی جب گواہ گذرین کہ یہہ حویلی اس قابض کی ہی **مسئلہ** اگر ناؤ مین مارا ہوا آدمی پایا گیا تو قسم ملاحون پر اور اون پر جو اوس کشتی مین سوار ہین اور اگر محلہ کی مسجد مین پایا گیا تو محلہ والون پر **مسئلہ** اگر جامع مسجد مین یا شارع عام مین مقتول پایا گیا تو قسم کسی پر نہین مگر دیت اوسکی بیت المال مین سے دیجائیگی **مسئلہ** اگر بیابان یا بڑی دھار مین مقتول پایا گیا تو اوسکی بابت کچھ پرسش نہین اور اگر دریا کے کنارے پر بندھا ہوا پایا گیا تو قسم اور دیت نزدیک کی بستی والون پر **مسئلہ** اگر مقتول کے ولی نے جس محلہ مین وہ مقتول پایا گیا تھا اوس محلہ کے سوا اور کسی محلہ کے ایک شخص معین پر خون کا دعوی کیا تو اوس محلہ والون سے جہان وہ مقتول پایا گیا قسم جاتی رہی **مسئلہ** اگر ایک قوم تلوارین لیے ہوئے ایک مقتول کے نزدیک ہو کر نکلی اور چلی گئی تو قسم اور دیت محلہ ہی والون پر ہوگی ہان اگر مقتول کا ولی اوس قوم پر دعوی کرے یا ایک شخص معین پر اُن مین سے دعوی کرے تو البتہ

محلہ والون پر نہین مسئلہ جسکو محلہ والونمین سے قسم دیجاتی اگر وہ کہے کہ
زید نے اس مقتول کو قتل کیا ہی تو اوس سے یون قسم لین گے کہ قسم خدا کی
میں نہین قتل کیا ہے اور کوئی اسکا قاتل مین نہین جانتا زید کے سوا مسئلہ
اوس محلہ کے بعضے آدمی جسمین مقتول پایا گیا اگر گواہی دین غیر محلہ والے
پر کہ فلانے محلہ والون نے قتل کیا ہی یا اپنے محلے والونمین سے ایک
پر کہ ہمارے محلہ مین فلانے شخص نے قتل کیا ہے تو یہہ گواہی باطل

کتاب المعاقل

ہی معاقل جمع ہی معاقلہ کی اور معاقلہ دیت یعنی خونبہا
کو کہتے ہین مسئلہ جو خون بھا مار ڈالنے سے دینا آتا ہی وہ خون بھا
عاقلہ پر دینا آتا ہی مسئلہ فوج کے لوگونکا عاقلہ فوج ہی کے لوگ ہین
جنکے نام دفتر مین لکھے ہون مسئلہ اگر فوج والونمین سے کسی نے مار ڈالا
تو فوج والونکو جو مواجب ملتا ہی بادشاہ کے یہان سے اوسمین سے دیت
لین گے تین برسمین پھر اگر تین برس سے زیادہ یا کم مین وہ مواجب برآمد
ہوتا ہو تو اوسمین سے دیت لیجاویگی مسئلہ جو شخص فوج والونمین
نہو یعنی اوسکا نام بادشاہی دفتر مین نہو تو اوسکے کنبہ کے لوگ رشتہ دار
یعنی برادری کے لوگ اوسکا عاقلہ ہین کہ اون پر دیت آویگی اور تین برسمین
اون سے وصول کرلین گے اور ہر شخص سے ہر برسمین ایکدرم یا ایکدرم
اور تھائی درم سے زیادہ نلین تو کسی شخص پر کل دیت کی بابت تین برسمین

چار درم سے زیادہ دینا نہ آویگا اور اگر کنبے کے لوگ کم ہون اور ہر شخص
چار درم سے زیادہ پڑتا ہو تو نسب کی رو سے جو قبیلہ قریب ہوگا اوسکو
شامل کرینگے عصبو نکی ترتیب کی بموجب اور قاتل کو بھی اونہین سے
ایک شمار کرینگے **مسئلہ** آزاد کیے ہوئے غلام کا عاقلہ اوسکے میان کا
کنبہ قبیلہ ہے **مسئلہ** مولی موالات کیطرف سے اوسکا مولی اور مولی کا کنبہ
دیت سے **مسئلہ** غلام کی جنایت یا جو جنایت قصدًا ہو یا مدعی اور مدعا علیہ
مین صلح ہو کر جو روپیہ دینا آوے وہ عاقلہ پر نہین اور جس جنایت کا مدعا علیہ
اقرار کرے وہ بھی عاقلہ پر نہین ہان اگر عاقلہ اوس مدعا علیہ کی تصدیق
کرے تو البتہ عاقلہ پر دیت آویگی **مسئلہ** اگر حر نے غلام پر جنایت کی
خطا سے تو اوسکا تاوان اوس حر کے عاقلہ پر ہے **کتاب الوصایا**
وصیت کسی کے مالک کرنیکو کہتے ہین کہ وہ مالک کرنا موت کے بعد سے علاقہ
رکھتا ہو **مسئلہ** وصیت کرنا مستحب ہے **مسئلہ** تہائی مال سے زیادہ کی
وصیت کرنا درست نہین ہان اگر وارث اجازت دین تو درست ہے **مسئلہ**
مقتول اگر اپنے قاتل کے لیئے کچھ وصیت کرے یا اپنے وارث کے لیئے
اگر کوئی وصیت کرے تو درست نہین مگر وارث اجازت دین تو درست ہے
مسئلہ مسلمان کو ذمی کے لیئے اور ذمی کو مسلمان کے لیئے وصیت کرنا درست
ہے پھر موصی کی زندگی مین موصی لہ کا وصیت کو نہ ماننا اور ماننا باطل ہے

مسئلہ تہائی مال سے کم وصیت کرنا مستحب ہی مسئلہ موصی لہ جب وصیت
کو قبول کرلے تو وصیت کا مال موصی لہ کی ملک ہوجاتا ہی مسئلہ اگر موصی
کے مرنیکے بعد موصی لہ قبول کرنیسے پہلے مرگیا تو وصیت کا مال موصی لہ کے
وارثونکا ہی مسئلہ جس مدیون پر اتنا دین ہو کہ اوسکا سب مال دین مین آجاوے
اوس مدیون کی وصیت درست نہین اور لڑکے اور مکاتب کا وصیت کرنا بھی
درست نہین مسئلہ اگر پیٹ مین بچہ ہے اور اوس بچہ کے لئے کچھ وصیت کی
یا پیٹ کے بچہ کی وصیت کسیکو کی تو درست ہی بشرطیکہ وصیت کے وقت
سے کم مدتمین وہ بچہ پیدا ہو مثلاً آدمی چھ مہینے مین اور پیٹ کے بچہ کو ہبہ
کرنا درست نہین مسئلہ اگر حاملہ باندی کی وصیت کی کسیکے لئے اور اوسکا حمل
وصیت نکیا اور وصیت سے الگ کردیا تو یہ وصیت اور استثنا درست ہے
مسئلہ اگر وصیت کرنیوالا کی ہوئی وصیت سے پھر جاوے تو درست ہے
خواہ زبان سے پھر جاوے خواہ کام ایسا کرے جس سے پھر جانا معلوم ہو زبان
سے پھرنا یون ہی کہ کہے مینے جو وصیت کی تھی اوس سے مین پھر گیا اور کام
اسطرح سے کہ موصی بہ کو بیچ یا کسیکو ہبہ کردے یا کپڑا ہو تو اوسکو قطع کردے
یا بکری ہو تو اوسکو ذبح کردے مسئلہ اگر کی ہوئی وصیت سے زید
منکر ہوگیا کہ مینے کی ہی نہین تو یہ پھرنا ہوا باب الوصیت بثلث المال
یعنی تہائی مال کی وصیت کرنیکی بابت مسئلے مسئلہ اگر زید نے عمر کے

لئے اپنی تہائی مال کی وصیت کی اور بکر کے لئے بھی تہائی مال کی وصیت کی
اور زید کے وارثون نے اجازت نہ دی تو زید کے مال کی ایک تہائی
عمر اور بکر کو آدہی آدہی دینگے مسئلہ اگر زید نے عمر کے لئے ایک تہائی
مال کی اور بکر کے لئے مال کے چھٹے حصہ کی وصیت کی اور زید کے وارثون
نے اجازت نہ دی تو زید کی تہائی مین سے عمر اور بکر کو دینگے دو حصہ عمر کو اور
ایک حصہ بکر کو مسئلہ اگر زید نے عمر کے لئے بالکل مال کی اور بکر کے
لئے تہائی مال کی وصیت کی اور وارثون نے اجازت نہ دی تو تہائی مال
عمر اور بکر کو آدہا آدہا بانٹ لینگا مسئلہ موصی لہ کے لئے ضرب کرینگے
جو زیادہ ہو تہائی سے مگر محابات اور سعایت اور دراہم مرسلہ کیصورت مین فائدہ
محابات اوسکو کہتے ہین کہ کم قیمت کو زیادہ قیمت کی چیز بیچڈالی اور سعایت
کی صورت یہہ ہی کہ مثلاً زید کے صرف دو غلام ہی ہین ایک سالم دو ہزار روپیہ
کا دوسرا بشیر ہزار روپیہ کا سو زید نے موت کی بیماری مین دونونکو
آزاد کیا بہر وارثون نے نہ مانا تو تین ہزار کی تہائی یعنی ایکہزار مین وہ
وصیت زید کی جاری ہوگی اور دو ہزار روپیے دونو سے کمواکین گے
سالم سے ایکہزار تین سو تیس روپیے پانچ آنے اور تہائی آنہ اور بشیر سے
اسکا آدہا اور دراہم مرسلہ یہہ کہ مثلاً زید کے پاس صرف تین ہزار روپیے
ہین سو اوسنے عمر کے لئے دو ہزار کی وصیت کی اور بکر کے لئے ہزار کی

وصیت کی اور مرتے وقت پھر وارثون نے نمانا تو ہزار روپیے مین وصیت درست
ہوئی عمر کو چھ سو چھاسٹھ روپیے دس آنے اور دو تہائی آنے اور بکر کو تین سو
تیتیس روپیے پانچ آنے اور تہائی آنہ مسئلہ اگر اپنے بیٹے کے حصے
کی کسیکو وصیت کی تو یہہ وصیت باطل ہے اور اگر یون وصیت کی کہ جو حصہ
میرے بیٹے کا ہو ویسی ہی حصہ کی مین فلانیکے لئے وصیت کرتا ہون تو درست
ہی پھر موصی کے اگر دو بیٹے ہون تو موصی لہ کو دو تہائی مال دین گے
مسئلہ اگر ایک حصے مال یا ایک ٹکڑے مال کی وصیت کی تو اوسکا بیان
اور وارثون کے اختیار ہی جسقدر چاہین بتا دین مسئلہ اگر زید نے کہا
کہ میرے مال کا چھٹا حصہ عمر کو دیجیو بعد اسکے کہا کہ تہائی دیجیو تو عمر کو تہائی
دینگے اور اگر پہلے کہا چھٹا حصہ اور پھر بھی کہا چھٹا حصہ تو عمر کو چھٹا ہی حصہ
ملیگا مسئلہ اگر ایک تہائی روپیون یا ایک تہائی بکریونکی وصیت کی اور
کل روپیون سے یا بکریون سے دو تہائی ہلاک ہوگئین تو موصی لہ کو
ایک تہائی جو باقی رہی وہی ملیگی اور اگر تین غلامون سے ایک غلام
کی یا تہائی کپڑے کی یا تین جوڑیون سے ایک کی وصیت کی اور اوسمین سے
دو غلام یا دو تہائی کپڑا یا دو جوڑیان ہلاک ہوگئین تو جو باقی رہا اوسمین کی
دو تہائی موصی لہ کو ملیگی مسئلہ اگر زید نے عمر کے لئے ہزار درہم
دینے کو وصیت کی اور زید کے پاس کچھ درہم موجود ہین اور کچھ درہم

لوگون پر آتے ہین تو موجود مین سے ہزار درم عمر کو دینگے اگر تین ہزار درم
موجود ہون اور اگر تین ہزار درم سے کم موجود ہین تو جسقدر موجود ہین اوسکی تہائی
دینگے اور جب قرض والے درم ملتے جاوین تو اوسکی تہائی عمر کو دیتے جاوینگے
یہانتک ہزار درم عمر کو پورے کر دینگے مسئلہ اگر تہائی مال کی وصیت
کی زید اور عمر کے لئے اور عمر مرچکا ہے تو بالکل تہائی مال زید ہی کو ملیگا
اور اگر یون کہا تہا کہ تہائی مال میرا زید اور عمر کو بانٹ دیجیو اور عمر مرچکا ہے
تو زید کو آدہی تہائی مال ملیگا مسئلہ اگر زید نے اپنی تہائی مال کی
وصیت کی عمر کے لئے اور زید کے پاس کچہہ مال نتہا پہر موت سے پہلے زید کو
کچہہ مال ملا تو اوسی مال کی تہائی عمر کو ملیگی مسئلہ اگر زید کے تین ام ولد
ہین اور زید نے وصیت کی تہائی مال کی اپنی اولاد کی ماؤن اور فقیرون اور
محتاجون کے لئے تو زید کے تہائی مال کو پانچ حصے کرینگے ایک ایک حصہ
ایک ایک ام ولد کو اور ایک حصہ فقیرونکو اور ایک حصہ محتاجونکو مسئلہ اگر زید
نے تہائی مال کی وصیت کی عمر کے لئے اور محتاجون کے لئے دو آدمی تہائی
عمر کو اور آدہی تہائی محتاجونکو ملیگی مسئلہ اگر زید نے سو روپے کی
وصیت کی عمر کے لئے اور سو روپے کی بکر کے لئے اور خالد سے کہا کہ میرے
تجہکو عمر اور بکر کے ساتہہ ساجھی کر دیا تو ہر سیکڑے کی تہائی خالد کو ملیگی یعنی
چھاسٹہ روپے اور کچہہ کوڑیان مسئلہ اگر زید کے لئے عمر نے چار سو روپے

کی وصیت کی اور بکر کے لئے دو سو روپیے کی وصیت کی اور خالد سے کہا
کہ میںنے تجکو زید اور بکر کے ساتھہ شریک کر دیا ہی تو زید کے روپیونمین سے آدہی
اور بکر کے روپیونمین سے آدہی یعنی تین سو خالد کو ملینگے **مسئلہ** اگر زید نی
اپنے وارثون سے کہا کہ عمر کا مجھپر دین ہی سو وارثون نے زید کو سچا بتایا تو یہہ
سچا بتانا تہائی مال کے لئے ہوا پہر اگر عمر تہائی سے زیادہ کا دعوی کریگا
تو نپا دیگا **مسئلہ** اگر زید نے اپنے وارثون سے کہا کہ عمر کا مجھپر دین ہی
اور وارثون نے زید کو سچا بتایا پہر زید نے اور لوگون کے لئے مجھہ
وصیتین کین تو زید کے مال کی دو تہائیان وارثونکے لئے اور ایک تہائی
وصیت والون کے لئے الگ کر کے وارثون اور وصیت والون سے کہینگے
سچا بتاؤ عمر کو جسقدر مال کی بابت چاہو پہر جب دونون بیان کرین تو عمر کو
دیکر تہائی مین سے جو بچیگا وہ وصیت والونکو ملیگا اور دو تہائی مین سے جو
بچے وہ وارثونکو اور وارثونکی دو تہائی سے ایک تہائی اور وصیت والونکی
ایک تہائی سے تہائی کی قدر تک عمر کو دلاوینگے **مسئلہ** اگر ایک اجنبی اور
ایک وارث دو کے لئے وصیت کی تو موصی بہ کا آدہا اجنبی کو ملیگا اور وارث
کے حقمین وصیت باطل ہی **مسئلہ** اگر زید نے ایک جید کپڑی کی وصیت کی عمر
کے لئے اور ایک پرانے کپڑی کی وصیت کی بکر کے لئے اور ایک درمیانی
کپڑی کی جو کہ نہ بہت اچہا ہے اور نہ بہت برا ہی اوسکی وصیت کی خالد کے لئے

پھر اون تینونمین سے ایک کپڑا ہلاک ہوگیا اور زید کا وارث ہر ایک سے کہتا ہے
کہ تیرا ہی والا کپڑا ہلاک ہوگیا تو وصیت باطل ہوگئی ہان اگر وارث وہ دونون
کپڑے اون تینونمخصونکو دے کہ آپسمین بانٹ لو تو وصیت جائز ہوئی اور عمر
کو دو تھائی جید کپڑی اور بکر کو دو تہائی پرانے کپڑی اور خالد کو ایک
تہائی جید کی اور ایک تہائی پرانیکی یلیگی مسئلہ اگر زید اور عمر کی مشترک
ایک حویلی ہے اوسمین سے زید نے ایک معین کوٹھری بکر کے لئے وصیت
کی پھر وہ حویلی بٹی اور وہ کوٹھری زید کے حصہ مین پڑی تو وہ کوٹھری
بکر کو یلیگی اور اگر زید کے حصہ مین نہ پڑی تو بکر کو اوتنا ہی مکان اوس
حویلی مین سے ناپ دینگی اور اگر ایک شریک نے ایک حویلی کی معین کوٹھری کا
اقرار کیا کسیکے لئے تو اوسکا بھی یہی حکم ہی مسئلہ اگر غیر کے مال مین سے
زید نے ہزار روپیے معین کی عمر کے لئے وصیت کی پھر زید کے مرنیکے
بعد اوس غیر نے اجازت دی اور وہ ہزار روپیے عمر کو دیدئی تو جائز ہی
اور اجازت دینے کے بعد بھی اوس غیر کو اختیار ہے کہ چاہے وہ روپیے
دے مسئلہ اگر زید مرا اور اوسکے عمر اور بکر دو بیٹون نے اوسکا
مال آپسمین بانٹ لیا بعد اسکے عمر نے اقرار کیا کہ ہمارے زید نے تہائی
مال کی وصیت خالد کے لئے کی تھی تو عمر کو اپنے حصہ کے مال کی تھائی خالد
کے لئے دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے اپنی معین باندی کی عمر کے لئے

وصیت کی اور زید کے مرنیکو بعد مال بٹنے سے پہلے وہ باندی ایک لڑکا جنی
تو وہ باندی لڑکے سمیت عمر کو ملیگی درصورتیکہ باندی اور لڑکے دونوکی قیمت
تہائی کل مال کی ہو اور اگر دونوکی ملاکر قیمت تہائی سے زیادہ ہوتی ہی
تو باندی ہی ملیگی پہر اگر باندی سے تہائی پوری نہو تو اوس لڑکے سے
تہائی پوری کر دینگے **مسئلہ** اگر زید نے اپنے کافر بیٹے کے لئے یا
اوس بیٹے کے لئے جو کسیکا غلام ہے اپنی مرض موت مین کچہ وصیت کی پہر
زید کے مرنیسے پہلے وہ کافر بیٹا مسلمان ہوگیا یا وہ غلام بیٹا آزاد ہوگیا
تو وہ وصیت باطل ہوگئی اور یہی حکم ہے ایسی بیٹی کو کچہ ہبہ کیا یا ایسے بیٹے
کے لئے کچہ اقرار کیا اسی حالتمین **مسئلہ** اگر ایک شخص بالغ یا بالغ ہوگیا
یا خالہ نے مارا یا سل کی بیماری ہوئی اور بہت روز دن سے یہ حال ہوا
سو اوسکی موت کا ڈر ایسی بیماری سے جاتا رہا تو ایسا شخص اگر کل مال اپنا
ہبہ کر دے تو درست ہی اور اگر ایسی بیماری ہوتے ہوتے ہبہ کیا اور چھہ
چار پائی پر پڑا رہا اور اوسی مین مرگیا تو تہائی مال مین ہبہ درست اور زیادہ
نادرست **باب العتق فی المرض** جس بیماری سے آدمی مرجاوی اوس
بیماری کی حالتمین آزاد کرنیکے **مسئلہ** اگر زید نے موت کی بیماری
مین اپنے غلام کو آزاد کیا یا محاباۃ کی یا ہبہ کیا تو درست ہی اور یہہ وصیت ٹھہری
پہر جب زید کے وارث اجازت دیدین تو وہ غلام کچہ کام نکرے اور اگر زید نے

پہلے محابات کی بعد اسکے اوس غلام کو آزاد کیا تو محابات اولے ہی اور اگر پہلے
آزاد کیا اور محابات کی تو محابات اور آزاد کرنا دونون برابر ہین مسئلہ
اگر زید نے وصیت کی کہ اس ہزار روپیے کا ایک غلام مول لیکر آزاد کریو
پہر اوسمین سے ایکر روپیہ ہلاک ہوگیا تو باقی روپیون پر وہ وصیت جاری نہوگی
بخلاف حج کے یعنی اگر وصیت کی اس ہزار روپیہ سے حج کرائیو پہر اسمین
سے ایکر روپیہ ہلاک ہوگیا تو باقی روپیون سے حج ادا کراوینگے مسئلہ
اگر زید نے اپنے ایک معین غلام کے آزاد کرنیکی وصیت کی اور زید مرگیا
پہر اوس غلام نے عمر کی جنایت کی سو اگر اوسنے وہ غلام عمر کو دیدیا تو وصیت باطل
ہوگئی اور اگر عمر سے پہر اوس غلام کو فدیہ دیکر لے لیا تو وصیت باقی رہی
مسئلہ اگر عمر نے زید کے لئے اپنے تہائی مال کی وصیت کی اور ترکہ
مین غلام بھی چہوڑا سو زید کہتا ہی کہ عمر نے اس غلام کو اپنے چنگے مین آزاد
کیا تہا اور عمر کے وارث کہتے ہین کہ بیمار ہین آزاد کیا تہا تو وارثون کا کہنا معتبر
ہی اور زید کو کچہہ نہ ملیگا ہان اگر تہائی مال سے غلام کی قیمت کچہہ زیادہ ہو
یا زید اپنے دعوی پر گواہ گذارے تو البتہ زید کو ملیگا مسئلہ اگر زید
مرا اور زید کے غلام نے دعوی کیا کہ مجکو زید نے آزاد کیا تہا اور
عمر نے دعوی کیا کہ زید پر میرا دین آتا تہا اور زید کے وارث نے اوس
غلام اور عمر دونکو سچا بتایا تو وہ غلام اپنی قیمت کا روپیہ کما کر عمر کے قرض

مین دے **مسئلہ** اگر زید نے وصیت کی کہ مجھپر اللہ تعالیٰ کے حق مین
سو میرے مال سے ادا کیجیو تو فرائض جیسے حج اور زکوۃ اور کفارہ پہلے
ادا کرینگے اگرچہ زید نے ان فرائض کا نام پیچھے کر لیا ہو اور اگر سب حق اللہ
تعالےٰ کے برابر ہون جنکی وصیت کی ہو تو زید نے جو پہلے کہا وہ پہلے
اور جو بعد کہا وہ بعد ادا کرینگے **مسئلہ** اگر زید نے اپنی طرف سے حج
کرانیکی وصیت کی تو زید کے شہر سے ایک شخص کو حج کرنیکے لئے سوار کر
کے بھیجین گے اور اگر زید کے ثلث مال سے وہ شخص سواری پر سوار ہو کر
جا نہ سکے یعنی خرچ کفایت نکر سکے تو جس مکان سے وہ شخص سواری پر جا سکے
وہان سے بھیجین گے **مسئلہ** اگر زید اپنے شہر سے حج کے لئے چلا اور راہ
مین مر گیا اور وصیت کر گیا کہ میری طرف سے حج کرا دیو تو زید کے شہر سے
کسیکو حج کرنیکے لئے زید کی طرف سے بھیجین گے اور جو شخص اور کی طرف
سے حج کو جاتا ہو اور مر جاوے تو اوسکا بھی یہی حکم ہے **باب الوصیت**
للاقارب وغیرہم یعنی رشتہ دارون وغیرہ کے لئے وصیت کرنیکے
مسئلہ اگر زید نے پڑوسیون کے لئے وصیت کی تو وہی لوگ اس
وصیت مین آوینگے جنکے گھر زید کے گھر سے لگے ہوئے ہون اور اگر سسرال
کے لئے وصیت کی تو وہی لوگ اوس وصیت کے مستحق ہون گے جنکو نکاح
کرنا زید کی جورو سے ہمیشہ کو حرام ہے اور اگر دامادون کے لئے وصیت

کی تو اوس عورت کی خاوند جو عورت زید کی ذی رحم محرم ہو اس وصیت کے
مستحق ہون گے مسئلہ اگر زید نے کسی عمر کی آل کے لئے وصیت کی تو یہہ
وصیت عمر کی جورو کے لئے ہوئی اور اگر آل کے لئے کی تو گھر والون کے لئے ہوئی
اور اگر عمر کی جنس کے لئے وصیت کی تو عمر کے باپ کی گھر والونکی لئے وصیت ہوئی
مسئلہ اگر زید نے عمر کے اقارب یا ذی القرابت یا ذوی الارحام یا ذی
النساب کی لئے جو رشتہ دار عمر کا ذی رحم محرم زیادہ نزدیک کا ہوگا وہ مستحق
اس وصیت کا ہوگا اور عمر کی مان اور باپ اور اولاد اور وارث اس وصیت
مین سے نپا دینگے اور دو شخص یا دو سے زیادہ اس وصیت کے مستحق ہونگے
مسئلہ اگر زید نے اپنے رشتہ دارونکی لئے وصیت کی اور زید کے دو چچا
اور دو ماموں رشتہ دار ہین تو وصیت دونون چچون کے لئے ہوئی اور اگر
ایک چچا اور دو ماموں ہین تو چچا کو آدھا وصیت کا مال اور دو ماموںکو آدھا
اور اگر ایک چچا اور ایک پھوپھی ہے تو یہہ دونون برابر ہین آدھا آدھا دونونکو
مسئلہ اگر زید نے یون وصیت کی کہ عمر کے جنے موے کو اتنا مال دیجیو
تو عمر کا بیٹا اور بیٹی دونونکو برابر وہ مال ملیگا اور اگر وصیت کی کہ عمر کے
ورثہ کو تو مرد کو دونا اور عورت کو ایک حصہ **باب الوصیت بخدمت العبد**
والسکنے والغلۃ یعنی غلام کی خدمت اور مکانمین رہنے اور میوہ دینے کی
وصیت کے مسئلہ اگر زید نے عمر کے لئے وصیت کی اپنے غلام کی خدمت کی

اور اپنی گھر مین رہنی کی مدت معین تک کو یا ہمیشہ تک تو درست ہی پھر اگر وہ غلام
تہائی مال کی قدر ہوتا ہی تو وہ غلام عمر کو سپرد کرینگی کہ وہ غلام عمر کی خدمت
کری اور اگر وہ غلام تہائی مال سے زیادہ قیمت کا ہی تو دو دن زید کے
وارث کی خدمت کیا کری اور ایکدن عمر کی اور عمر کے مرجانیکی بعد وہ غلام زید
کے وارث کو پہر ملیگا اور اگر عمر زید کی زندگی ہی مین مرگیا تو وصیت باطل ہوگئی
مسئلہ اگر زید نے اپنی باغ کے میوہ کی عمر کے لئے وصیت کی اور زید مرگیا
اور باغ مین میوہ لگا ہوا ہی تو صرف وہی میوہ عمر کو ملیگا اور اگر زید نے یون
کہا تہا کہ ہمیشہ کو اپنی باغکی مینے عمر کے لئے وصیت کی تو وہ میوہ اور جو آیندہ
لگا کرے عمر کو ملا کریگا مسئلہ اگر زید نے عمر کے لئے اپنی باغ کی وصیت
کی تو موجود اجرت اور آیندہ کی اجرت سب عمر کو ملا کریگی اگرچہ ہمیشہ کے لفظ کو
زید نے نکہا ہو مسئلہ اگر بہتر کی اون کی بابچہ یا دودہ کی وصیت کی تو جسقدر
اون یا جو بچہ یا جسقدر دودہ موصی کے مرتے وقت موجود ہوگا وہی عمر کو
ملیگا ہمیشہ کی کہی ہو یا نکہی ہو باب وصیت الذمی یعنی کافر اگر وصیت کری
اوسکے مسئلہ مسئلہ اگر ذمی نے اپنا گہر گرجا یا کنیسہ کر ڈالا اپنی جنگی پن مین
پہر وہ ذمی مرگیا تو وہ مکان اوسکے وارثون کو میراث مین ملیگا مسئلہ اگر ذمی
نے وصیت کی کہ میری گہر کو فلانی قوم کے لئے گرجہ یا کنیسہ بنا دیجیو تو یہہ وصیت
اوسکے تہائی مال مین جاری ہوگی مسئلہ اگر ذمی نے غیر معین قوم کے لئے

اپنی گھر کو گرجا یا کنیسہ بنا دینے کی وصیت کی تو درست ہی **مسئلہ** اگر مرنیوالے
نے کسی مسلمان کے لئے یا کسی ذمی کے لئے اپنی کل مال کی وصیت کی تو درست
ہی **باب الوصی** یعنی کسیکو اپنی مرنیکے بعد کارندہ مقرر کرنا **مسئلہ** اگر زید نے
عمر کو اپنا وصی کیا سو عمر نے زید کے روبرو قبول کیا اور زید ہی کی روبرو رد کیا
تو وصی ہونا رد ہو گیا اور زید کے سامنے رد نہین کیا تو رد نہین ہوا اور عمر نے اگر
زید کے ترکہ مین سے کچھ بیچا تو جیسے اپنا وصی ہونا قبول کیا اور اگر زید کے مرنیکے
بعد عمر نے کہا کہ مین قبول نہین کرتا پھر پیچھے کر قبول کیا تو یہہ قبول کرنا درست
ہو گیا بشرطیکہ قاضی نے عمر کو وصی ہونے سے نکال دیا ہو جب اوسنے کہا تھا
کہ مین قبول نہین کرتا اگر زید نے غلام کو یا کافر کو یا فاسق کو اپنا وصی کیا تو وہ
اپنے وصی کو معزول کرکے اور کسیکو اوسکی جگہہ وصی کرے **مسئلہ** اگر زید نے
اپنے غلام کو اپنا وصی کیا اور وارث زید کے نابالغ ہین تو درست ہی اور بالغ ہون
تو نہین درست **مسئلہ** اگر وصی سے وصیت کی کام ادا نہین ہو سکتے تو قاضی
اور وصی بھی اوسکے ساتھہ لگا دے کہ دونو ملکر کام کرین **مسئلہ** اگر زید نے
دو وصی ہون تو ایک وصی دوسرے کے پیچھے کچھہ کام نہین کر سکتا اور کرے تو
باطل ہے **مسئلہ** گمرہان مردہ کا جنازہ درست کرنا اور کفن مول لینا اور کم عمرون کے
لئے کپڑا مول لینا اور کم عمرون کے لئے ہبہ قبول کرنا اور معین وصیت
کا پہنچا دینا اور معین وصیت کا ادا کرنا اور معین غلام کا آزاد کرنا اور مردہ

میرے حقوق کی بابت جھگڑنا دو وصی مین سے ایک کا بھی درست ہی مسئلہ
اگر عمر کا وصی تہا سو عمر نے بکر کو اپنا وصی کیا اور عمر مرگیا تو بکر زید اور عمر
دونون کے ترکہ کا وصی ہوا مسئلہ اگر زید کے وصی نے زید کی غائب وارثونکی
طرف سے موصی لہ سے مال بانٹ لیا تو درست ہی اور اگر موصی لہ غائب کے لئے وارثون
سے بانٹا تو نہین درست پہر اگر بانٹ لیا اور اگر موصی کے پاس سے ضائع ہوگیا
تو موصی لہ باقی تہائی مال مین سے دلاویگا مسئلہ اگر زید نے حج کی وصیت
کی تہی سو وصی نے وارثون سے حج کرنیکے لائق مال بانٹ لیا پہر وہ مال وصی
کے پاس سے یا اوسکے پاس سے جسکو حج کرنیکے لئے دیا تہا ضائع ہوگیا تو زید
کے باقی مال کی تہائی مین سے اور مال دیکر حج کرادین مسئلہ اگر موصی لہ
غائب ہی اوسکے لئے قاضی نے وارثون سے وصیت کا مال بانٹ لیا تو درست ہی
مسئلہ اگر وصی نے موصی کے ترکہ سے دین والی کی غیبت مین غلام بیچ لیا
تو درست ہی مسئلہ اگر موصی نے وصیت کی کہ میرے بعد صالح غلام کو بیچکر اوسکی
قیمت خیرات کر دیجیو سو وصی نے وہ غلام زید کے بیچا اور قیمت لی پہر وہ قیمت
وصی کے پاس سے ہلاک ہوگئی اور وہ غلام کسی اور حقدار کا نکلا اوسنے زید سے
لیلیا تو وہ قیمت اوسکی زید کے وصی سے دلاویگا اور وصی موصی کے ترکہ
سے وہ قیمت دیگا مسئلہ اگر وصی نے ایک کم عمر شخص کا غلام زید کے ہاتھ
بیچا اور قیمت لے لی سو وصی کے پاس سے ہلاک ہوگئی اور وہ غلام کسی اور کا نکلا

کہ اوسنے زید سی لیلیا تو زید اپنی دی ہوئی قیمت وصی سی پھیر دلاوے یا دیگار
وصی اوس کم عمر کے مال سی اوسقدر لیلے اور وہ کم عمر اپنے حصہ کے قدر اور
وارثون سی لے مسئلہ اگر یتیم کا مال زید پر آتا ہی اور زید نے عمرو اوترا دیا
تو وصی کو اوس اوترانیکا قبول کرنا درست ہی بشرطیکہ اوس یتیم کے حقمین یہہ اوترانا
بہتر ہو مسئلہ اگر وصی نے یتیم کے لئے کوئی چیز مول لی تھوڑی نقصان سے
یا یتیم کی چیز بیچی تھوڑی نقصان سے تو درست ہی مسئلہ اگر وصی نے نابالغ
وارث کا مال منقولہ بیچا تو درست ہی اور غیر منقولہ کا بیچنا درست نہین
مسئلہ وصی کو یتیم کے مال کی تجارت کرنا جائز نہین مسئلہ اگر زید نے
عمر کو اپنا وصی کیا اور زید مرگیا اور زید کا باپ خالد اور زید بیٹا بکر یتیم رہا تو
وصیکو اوس بکر یتیم کے مال مین تصرف کرنا بہتر ہے خالد کے تصرف کرنیسے
اور اگر زید نے کسیکو وصی نہین کیا تو یتیم کے حقمین دادا باپ کی جگہہ پر ہی

فصل فی الشہادۃ یعنی وصیت کی بابت گواہی کے مسئلے مسئلہ
اگر دو وصیون نے گواہی دی کہ زید میت نے ہمارے سامنہ عمر کو بھی وصی کیا
ہی تو یہہ گواہی لغو ہی ہان اگر عمر دعوی کرے کہ مجھکو بھی وصی کیا ہے
تو یہہ گواہی درست ہی اور ایسا ہی حکم ہے اگر زید میت کی دو گواہی دین
کہ ہمارے باپ زید نے عمر کو ہمارا وصی کیا ہی مسئلہ اگر دو وصی کم عمر
وارث کے لئے کچھہ مال کی بابت گواہی دین یا بالغ وارث کے لئے میت کے

بات کی بابت گواہی دین تو گواہی باطل ہے مسئلہ اگر زید اور عمر دو مرد
گواہی دین کہ سعید جو مر گیا اسپر ہزار روپیے بکر اور خالد کے دین آتی ہین
اور خالد گواہی دین کہ زید اور عمر کے بھی ہزار روپیے سعید پر آتے ہین تو
یہہ دونون گواہیان مانی جاوینگی اور اگر دونون گواہیان ہزار روپیے کی دو
بابت گذرین تو نہ مانی جاوینگی **کتاب الخنثی** بیان خنثے کے مسئلون کا
مسئلہ جسکا پیشاب کا مکان فرج یعنی عورت کا سا بھی ہو اور ذکر یعنی مرد کا سا
بھی ہو اوسکو خنثی کہتے ہین سو ایسا شخص اگر ذکر سے پیشاب کرے تو اوسکو مرد
شمار کرینگے اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو عورت شمار کرینگے پھر اگر ذکر اور
فرج دونون راہون سے پیشاب کرے تو جس راہ سے اوسکا پیشاب پہلے نکلا کرتا ہو
ویسا ہی یعنی ذکر سے اگر پہلے نکلتا ہو تو مرد ہے اور فرج سے پہلے نکلتا ہو تو عورت
ہے اور اگر دونون راہون سے ساتھ ہی برابر نکلتا ہو تو وہ خنثی مشکل ہے اور اگر
ایک راہ سے پیشاب زیادہ نکلے اور دوسری راہ سے کم تو اوسکا لحاظ نکرینگے
مسئلہ جب خنثی بالغ ہو اور اوسکے داڑھی نکلے یا عورت سے صحبت کر سکے
تو وہ مرد ہے اور اگر اوسکی عورت کیسی چھاتیان نکلین یا دودہ نکلے یا وہ
کپڑون سے ہو یا اوسکو حیض رہے یا اوسکی ساتھ مرد صحبت کر سکے تو وہ عورت
ہے پھر اگر کسیطرح کی علامت اوسمین ظاہر نہوئی یا دو طرح کی علامتین اوسمین ظاہر
ہوئین تو وہ خنثی مشکل ہے **مسئلہ** خنثی مشکل جماعت کی نماز مین مردونکی صف

کے آگے صف مین کھڑا ہو اور اوسیکے مال سے باندی مول لین کہ وہ باندی اوسکا
فتنہ کرے اور اگر اوسکا مال کچھ نہو تو بیت المال سے باندی مول لین پھر فتنہ کے
بعد اوس باندیکو بیچڈالین اور خنثی مشکل کو میراث مین وہ حصہ ملیگا جو کم ہوگا تو
اگر خنثی مشکل کا باپ مرا اور ایک بیٹا اور ایک خنثی وہ اوسکے وارث رہے تو دو حصہ
بیٹے کو اور ایک حصہ اوس خنثے کو ملیگا **مسائل شتی** یعنی متفرق مسئلے مسئلہ
وصیت اور نکاح اور طلاق اور بیع اور شہادت اور قصاص کے مقدمہ مین گونگا
اشارہ کرنا یا لکھدینا ایسا ہی جیسے اوسنے اپنی زبان سے کہا اور حد کے مقدمہ
مین اوسکے اشارہ کا اور لکھنے کا اعتبار نہین اور جسکی زبان بیمار سے رہ گئی ہو
اوسکے اشارہ کا اور لکھنے کا اعتبار نہین **مسئلہ** اگر ذبح کئے ہوئے اور مرے
جانور مل گئے اور پہچانے نہین جاتے تو اگر ذبح کئے ہوئے بہت ہین اور مرے
ہوئے تھوڑے ہین تو اکل سب ذبح کئے ہوئے الگ کرلے اونکو کھادے اور
اگر ذبح کئے ہوئے بہت نہین ہین تو نہ کھادے **مسئلہ** اگر ناپاک گیلا کپڑے
کو پاک سوکھے کپڑے مین لپیٹا سو یہ سوکھا بھی گیلا ہوگیا لیکن نچوڑے سے اس پاک
کپڑے مین سے پانی نہین بہتا تو یہ پاک کا پاک ہی **مسئلہ** اگر خون مین لتھڑی
ہوئی بکری کی سری آگ مین ڈالدی کہ اوسکا خون جلکر جاتا رہا پھر اوسکو پکاکر
اوسمین شوربا کیا تو وہ کھا جائیگا اور جلا دینا ایسا ہی جیسا دھو ڈالنا —
مسئلہ اگر بادشاہ نے زمین والے کو زمین کا محصول معاف کردیا تو جائز

ہے اور اگر عشر معاف کردیا تو نہین جائز **مسئلہ** اگر بادشاہ نے ملوک زمینین
ایک قوم کو محصول پر دین تو جائز ہے **مسئلہ** اگر رمضان کا قضا روزہ رکھا اور
یہہ تعین نکیا کہ کون سے دنکا قضا ہی تو بھی قضا درست ہی **مسئلہ** اگر دو رمضان
کا قضا روزہ رکھا اور یہہ نہین نکیا کہ کون سے رمضان کا روزہ مین رکھتا ہون
تو بھی درست ہی اور یہی حکم ہی نمازونکی قضا کا اگرچہ یہہ نیت نکی کہ اول نماز
جو مجھپر قضا ہے یا آخر نماز **مسئلہ** اگر روزے مین اپنی دوست کا تھوک
کھا لیا تو کفارہ دے اور اگر دوست کا نہین تو کفارہ بھی نہین **مسئلہ**
اگر کوئی حاجی راہ مین مارا گیا تو اور لوگون کو حج کے جانیکا یہہ عذر ہو گیا
مسئلہ اگر زید نے ایکعورت سے کہا کہ تو میری جورو ہوئی اور اوس عورت
نے کہا کہ ہوئی تو اس سے اونمین نکاح نہین ہو گیا اور اگر زید نے یون کہا
کہ تو نے اپنے آپکو میری جورو کیا اور اوس عورت نے کہا کہ کیا اور اس
زید نے کہا کہ تو نے اپنی لڑکی میرے لڑکے کی لئی کی اوسنے کہا کی تو نکاح
ہوا **مسئلہ** اگر زید اپنی جورو کے گھر اوسکے ساتھہ رہا کرتا ہی اور وہ
جورو زید کو منع کرے کہ میرے یہان مت آیا کر تو وہ جورو ناشزہ ہو گئی اور
اگر زید غصب کی گھر مین رہتا ہی جورو کے ساتھہ اور وہ جورو اوسکو اپنے کنے
آنیسے منع کرے تو ناشز نہین **مسئلہ** اگر جورو نے اپنے خاوند سے کہا
کہ مین تیری باندی کے ساتھہ نہین رہتی اور مجکو علیحدہ گھر چاہیئے تو اوس

جورو کو یہہ اختیار نہین ہے **مسئلہ** اگر جورو نے خاوند سے کہا کہ مجکو طلاق دیدے
اور خاوند نے کہا کہ دیدیا کرلے یہ کہا کہ دی ہو جیو یا کی ہو جیو تو طلاق نہین پڑی
ہان اگر اس کہنے مین خاوند طلاق کی نیت سے کہے تو پڑجاوے اور خاوند نے کہا کہ
دی ہی یا کی ہے تو طلاق ہوگئی خاوند کی نیت طلاق کی ہو یا نہو اور اگر یون کہا
کہ دی ہوئی جان یا کی ہوئی جان تو طلاق نہین پڑی اگرچہ طلاق کی نیت سے کہا
مسئلہ اگر زید نے عمر کے سامنے اوسکی جورو کا کچھ تذکرہ کیا تو عمر نے
اگر طلاق دینے کی نیت سے یون کہا کہ وہ مجکو نہین چاہیئے قیامت تک یا تمام عمر
تو طلاق ہوگئی اور اگر طلاق کی نیت نہین ہے تو نہین **مسئلہ** اگر مرد نے جورو
سے کہا کہ عورتون کا حیلہ کر تو یہہ خاوند کیطرف سے تین طلاقین دینے کا اقرار ہوا اور
اگر یون کہا کہ اپنا حیلہ کر تو یہہ اقرار نہوا **مسئلہ** اگر جورو نے خاوند سے کہا
کہ مہر مینے تجھکو بخشا تو مجسے لڑائی روکے رہو اگر اسبات پر وہ خاوند نے اسکو
طلاق دیدے تو مہر جاتا رہا اور اگر طلاق نہ دی تو مہر نہین گیا **مسئلہ** اگر میان نے
اپنے غلام سے کہا کہ اے میرے مالک یا باندی سے کہا کہ مین تیرا غلام ہون تو وہ
غلام اور باندی آزاد نہین ہوگئی **مسئلہ** اگر زید نے کہا کہ مجھپر سوگند ہے
کہ یہہ کام نکرون گا تو یہہ اللہ تعالیٰ کی قسم کا اقرار ہوا **مسئلہ** اگر زید نے کہا
کہ جو مین فلانا کام کرون تو مجھپر طلاق کی سوگند ہے پھر وہ کام کیا تو زید کی
جورو پر طلاق ہوگئی بعد اسکے اگر زید کہے کہ مین نے یہہ جھوٹھ کہا تھا تو اوسکو

ا ب ج مین سچا نکلین گے یعنی طلاق تو پڑہ ہی جاویگی مسئلہ اگر زید نے
کہ مجکو گہر کی سوگند ہے کہ یہہ کام کرون گا تو یہہ طلاق کی سوگند کا اقرار ہوا
مسئلہ اگر مشتری نے بائع سے کہا کہ قیمت گیارہ مین تو بائع نے کہا
مین نہ دونگا تو بیع فسخ ہوگئی مسئلہ اگر زید نے کہا کہ مجکو قسم ہے اگر مین فلان
کام کرون جبتک مین بخارا مین ہون پہر وہ بخارے سے کہین کو گیا اور پہر بخارے
مین آیا اور وہ کام کیا تو گنہگار نہین مسئلہ اگر گدا بیچے تو اوسکا بیچا بکنا
نہین آیا مسئلہ اگر عقار کی بابت جہگڑا ہے تو وہ عقار قابض سے باہر
جبتک مدعی اپنے گواہ نگذرانے مسئلہ جو عقار جس قاضی کے زیر حکم
مین ہوا اوس قاضی کا حکم اوس عقار کی بابت درست نہین مسئلہ اگر قاضی
نے گواہ سنکر ایک مقدمہ مین حکم کیا بعد اسکے قاضی نے کہا کہ مین نے اپنے
حکم سے رجوع کیا یا مجکو اسکے سوا کچہہ اور معلوم ہوا یا کہا مین گواہون سے
دہوکے مین آگیا یا کہا کہ مین نے اپنا حکم باطل کردیا یا ایسی ہی کچہہ بات کہی
تو اوسکا کچہہ اعتبار نہین وہ پہلا ہی حکم کیا ہوا جاری رہیگا اگر دعوی صحیح اور
گواہی درست کے بعد کیا ہو مسئلہ اگر زید نے ایک لوگون کو چہپا یا اور
عمر سے کچہہ پوچہا اور عمر نے اقرار کیا اور وہ لوگ اوس عمر کو دیکہتے ہین اور
اوسکا کہنا سنتے ہین اور عمر اونکو نہین دیکہتا ہے تو اونکی گواہی عمر کے
حق مین جائز ہے اور اگر اون لوگون نے عمر کا کلام سنا اور عمر کو نہ دیکہا

تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر زید نے غیر منقول چیز بیچی اور کچھ رشتہ مند زید کے
موجود ہین اور اس بیع سے خبردار ہین بعد اسکے اُن رشتہ دارون نے اُس مبیع کا
دعوی کیا تو نہ سنا جائیگا مسئلہ اگر جورو نے خاوند کو مہر بخشدیا اور مرگئی
پھر اوس عورت کے وارث کہتے ہون کہ اوسنے موت کی بیماری مین مہر بخشا تھا اور
خاوند کہے کہ چنگے پن مین بخشا تھا تو خاوند کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر زید نے
عمرو کے دین کا یا اور کسی چیز کا اقرار کیا بعد اسکے کہا کہ مین اقرار کرنے مین
جھوٹا تھا تو عمرو کو قسم دینگے کہ وہ عمرو یون قسم کہا دے کہ زید اقرار کرنے
مین جھوٹا تھا اور مین جو اوسپر دعوی کرتا ہون اسمین اصل پر نہین ہون
مسئلہ مدعی علیہ کا اقرار کرنا مدعی کے لئے مالک ہونیکا سبب نہین ہے
مسئلہ اگر زید نے عمرو سے کہا کہ مین نے تجکو اس چیز کے بیچنے کا وکیل
کیا اور عمرو یہہ سنکر چپ ہورہا تو وکیل ہوگیا مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو سے
کہا کہ مین تجکو تیرے طلاق دینے کا وکیل کیا تو پھر زید کو اوسکی معزول کرنے کا
اختیار نہین مسئلہ اگر زید نے یون کہکر عمرو کو وکیل کیا کہ جب مین تجکو معزول
کرون تو تو میرا وکیل ہی پھر جب زید عمرو کو معزول کیا چاہے تو یون کہے کہ مین نے
تجکو معزول کیا پھر مین نے تجکو معزول کیا اور اگر یون وکیل کیا تھا کہ جس بار مین
تجکو معزول کرون تو تو میرا وکیل ہے تو معزول کرنیکے لئے یون کہے مین نے
رجوع کیا وکالت معلقہ سے اور مین نے معزول کیا تجکو وکالت منجزہ سے مسئلہ

دین کے مقدمہ مین دین کے دینے پر صلح کی تو صلح کا بدل قبض کرلینا شرط
ہے اور اگر قبض نکیا تو یہہ صلح جائز نہین مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکے پر
حولی کا دعوی کیا اور اوس لڑکے کے باپ نے اوس لڑکے کا کچھہ مال دینے پر
زید سے صلح کی درصورتیکہ زید کے پاس اوس دعوی کی بابت گواہ ہون تب تو
صلح درست ہوئی اور نہین تو نہین بشرطیکہ قیمت مثل پر یا کچھہ تھوڑی سی نقصان
سے صلح ہوئی ہو مسئلہ اگر مدعی کے پاس گواہ نہون یا گواہ غیر عادل ہون
یا زید نے کہا کہ میرے پاس گواہ نہین ہین پھر گواہ لایا گواہ نے کہا کہ اسمقدمہ
مین پھر گواہی نہین دونگا پھر گواہی دی تو یہہ گواہ مانی جاوینگے مسئلہ اگر
تلیف نے ایک امام کو حکومت دی تو اوس امام کو اختیار ہے کہ کسی شخص کو گلی
کے راستے مین سے کچھہ زمین کاٹ دی بشرطیکہ راہ چلنے والونکا کچھہ نقصان نہو
مسئلہ اگر بادشاہ نے زید سے ڈانڈ لیا اور یون نکہا کہ تو اپنا مال بیچکر
مجکو دے پھر زید نے اپنا مال ڈانڈ ادا کرنیکو بیچا تو یہہ بیع درست ہی مسئلہ
زید نے اپنی جورو کو مار سے ڈرایا سو اوسنے مہر اپنا اوسکو بخشدیا اور
زید مین مارنے کی طاقت بھی تھی تو بخشنا درست نہین مسئلہ اگر عورت
سے زبردستی خلع کروایا تو عورت پر طلاق ہوگئی اور مال ساقط نہوا مسئلہ
اگر زید کا دین ایکعورت پر آتا ہی سو اوس عورت نے وہ دین اوسکو اپنے خاوند
پر مہر مین اوترا دیا بعد اسکے خاوند کو مہر بخشدیا تو یہہ بخشنا درست نہوا مسئلہ

اگر زید نے اپنی زمین مین کنوان کھودا یا کھتہ بنایا اور اس پڑوسی کی دیوار
گئی اور پڑوسی نے زید سے کہا کہ کنوان یا کھتہ اپنا پاٹ دے تو زید سے زبردستی
وہ کنوان اور کھتہ نہ پٹوا وینگے اور اگر اس سے پڑوسی کی دیوار گر پڑی تو کنوہی
اور کھتی والے پر دیوار کا تاوان دینا نہ آویگا مسئلہ اگر زید نے اپنا مال لگا کر
جورو کا مکان بنایا جورو کے کہنے سے تو وہ مکان اوس جورو کا ہی اور جو اوسپر
خرچ ہوا سو زید کا اوس جورو پر دین ہے اگر جورو کے بغیر کہے جورو کا مکان
اپنی واسطے بنایا تو یہہ مکان زید کا ہے اور اگر جورو کی نے اجازت اوس جورو ہی
کیواسطے بنایا تو زید نے جورو کے ساتھہ احسان کیا اور وہ مکان اوس جورو کا
ہی مسئلہ اگر زید نے اپنی زمیندار کو پکڑا اور عمر نے اوس سے چھڑایا تو عمر پر دین
نہ آویگا مسئلہ اگر زید کے پاس کسیکا مال ہی اور بادشاہ نے زید سے کہا کہ یہہ مال مجکو دی
ورنہ مین تیرا ہاتھہ کاٹ ڈالونگا یا تیرے پچاس لکڑیان مارونگا سو زید نے وہ مال بادشاہ
کو دیدیا تو زید پر ضمان نہین مسئلہ اگر جنگل مین بسم اللہ اکبر کہکر شکار کیا ہو پھر
گاڑی پہر شکاری نے دوسری بار آنکر وہانپر زخمی شکار مرا ہوا پایا تو اوس شکار
کھا دینگے مسئلہ چارپایہ حلال جانور کا شرمگاہ اور کپورے اور غدود اور پتلپا
اور پتہ اور بہتا ہوا لہو اور عضو تناسل کھانا مکروہ ہی مسئلہ قاضی کو جائز ہے
کہ غائب اور گمشدہ اور لقطہ کا مال قرض دی مسئلہ جس لڑکے کی سپاری ایسی
کھلی ہوئی ہو کہ جو دیکھے سو اوسکو ختنہ کیا ہوا جانے اور معلوم ہو کہ اسکی عضو تناسل

حلال جانور کا شرمگاہ اور کپورے اور غدود اور پتلپا اور پتہ اور بہتا ہوا لہو اور عضو تناسل کھانا مکروہ ہی

کا چمڑا سختی سی کٹی گا تو اوسکا ختنہ نکرینگے اور کافر بوڑھا ہوکر مسلمان ہوا اور واقف
کار دن نے کہا کہ اسکو ختنہ کی تکلیف کی طاقت نہین ہے تو اوسکا ختنہ نکرینگے
مستحب وقت ختنہ کا سات برس کی عمر ہے مسئلہ اگر کہی شخص گھوڑے یا اونٹ اور
یا خود پیدل دوڑین اور ہر شخص بدے کہ مین آگے نکل جاونگا یا تیر چلا دین یا
بدے کہ مین نشانہ مارونگا تو درست ہی اور دونو طرف سی مال کی شرط بدنا کہ اگر یہ
آگے نکلجاوی تو عمر سے دس روپئے لے اور پیچھے رہ جاوی تو دی حرام ہی مان
اگر ایک ہی طرف سی مال بدا ہو کہ اگر زید آگے نکلجاوی تو عمر اوسکو دس روپئے دی
اور پیچھے رہجاوے تو کچھ نہین تو یہہ جائز ہے مسئلہ پیغمبرون اور فرشتون
کے سوا اور کے نام پر درود جائز نہین ہے مگر پیغمبر یا فرشتونکے ساتھہ جائز ہی
مسئلہ کافرونکے تیوہار کے نام پر جیسے نوروز اور مہرجان کا دن کچھہ کسیکو
دینا جائز نہین مسئلہ کہال اور صوف وغیرہ کی ٹوپی جسکو کلاہ کہتے ہین پہننا منافی
نہین ہے مسئلہ سیاہ کپڑا پہننا اور پگڑی کا کنارہ دونو مونڈہون کے بیچ مین
اور پیٹھہ پر چھوڑا ہوا رکھنا مستحب ہی مسئلہ جوان عالم کو جائز ہے کہ بڈھے
جاہل کے آگے چلے مسئلہ قران کے حافظ کو چاہیئے کہ ہر دن مین قرآن
ختم کیا کرے کتاب الفرائض یعنی مردے کے مال کے مسئلے مسئلہ مرد
کا جو مال رہی اوسمین سی پہلے اوسکے دفن کفن سے شروع کرے بعد اسکی
مردہ کے ذمہ پر کا دین ادا کرے بعد اسکے جو باقی رہی اوسمین سی اوس

مُردہ کی جو وصیت ہو سو ادا کرے اُسکے بعد جو مال باقی رہے وہ مال اُن
مردہ کے وارثونکو ملے مسئلہ وارثین طرح کے ہیں ایک فرض والے
دوسرے عصبہ تیسرے ذورحم سو فرض والے وہ ہیں جنکا حصہ شریعت میں
معین ہوگیا ہی اونکو پہلے دینگے اور وہ بارہ ہیں ایک اونمیں سے مردہ کا باپ
ہے اوسکو چھٹا حصہ ملیگا اور مُردہ کا بیٹا یا پوتا یا پردتا یا سردتا یا سردے
کا بیٹا بھی ہو دوسرا اونمیں سے مردہ کا صحیح دادا ہی اور صحیح دادا اوسکو کہتے
ہیں کہ مُردہ سے اور اوسکی نانی میں بیچ میں مان مُردہ کی نہ آتی ہو مثلاً باپ کا باپ
سو ایسے دادا کا اور مُردہ کے باپ کا ایک ہی حکم ہے مردہ کا باپ جیتا نہ ہو
مان اتنا فرق باپ اور دادا میں ہے کہ اگر مردہ کا خاوند یا جورو اور مان
اور باپ رہا تو پہلے جورو اور خاوند کا حصہ دیکر باقی جو مال رہی اوسکی تہائی مان
کو ملیگی اور اگر باپ نہو تو مان کو کل مال کی تہائی ملیگی دوسری یہہ کہ مُردہ کے
باپ کی مان اگر مُردہ کا باپ جیتا ہو تو مردہ کے مال سے محجوب ہی اگر باپ نہو
دادا جیتا ہو تو مردہ کی باپ کی مان محجوب نہیں اور مُردہ
ہوتے مُردہ کے بھائی اور بہنیں مُردہ کے مال سے محجوب ہیں تیسری
اُنمیں سے مُردہ کی مان ہے اوسکو مُردہ کا تہائی مال ملیگا اور اگر مان نہی
اور مُردہ کا بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی یا پردتا یا پردتی یا سردتا یا سردتی نہی
یا مُردہ کے دو بھائی رہی یا دو بہنیں رہیں تو مان کو چھٹا حصہ اور اگر مردہ

[illegible] اور باپ رہا اور جورو رہی یا خاوند رہا تو پہلے جورو اور خاوند کا حصہ دیکر باقی
مال کی بہنی ماں کو ملیگی چوتھی اُن بارہ مین سے جدہ صحیحہ ہے اوسکو چھٹا حصہ ملیگا
خواہ ایک ہون خواہ بہت ہون اگر دو جدہ صحیحہ جمع ہون کہ ایک کی دو نانی ہین اور
دوسرے کا ایک ہی نانا ہے تو وہ دو برابر ہین اور دو رکے نانے کی جدہ صحیحہ نزدیک
کے نانا کی جدہ صحیحہ کے ہوتے ہوئے محجوب ہوگی اور ماں کے ہوتے ہوئے جدہ کو کچھ
نہ ملیگا اور جدہ صحیحہ اوسکو کہتے ہین جسکی نانے مین مُردہ کے اور اوسکی بیچ مین جدہ فاسدہ
نہ آوے مثلاً باپ کی ماں اور باپ کی دادی اور باپ کی پردادی اور ماں کی ماں اور
فاسدہ اوسکو کہتے ہین کہ مردہ اور اوسکی درمیان مین ماں آتی ہو نانے مین

درمان کا پردادا اور ماں کا سردادا یا نچوین

اوسکو اپنی جورو کا مال آدھا ملیگا اور اگر جورو

ہو یا پردوتا پردوتی ہو یا سردوتا سردوتی ہو تو خاوند

ہو چوتھی مال جدہ [illegible] بارہ مین سے جورو ہے کہ اوسکو اپنے خاوند کا مال چوتھائی
[illegible] ہو یا پوتا یا پوتی یا پردوتا یا پردوتی یا سردوتا یا سردوتی
[illegible] ساتوین بارہ مین سے مُردہ کی بیٹی ہے اوسکو
[illegible] بیٹے کے ماں سے آدھا ملیگا اگر دو بیٹیان یا دو سے زیادہ بیٹیان ہون
[illegible] دونکو دو تہائی مال اور اگر مردہ کا [illegible] بیٹا بھی ہو تو بیٹی عصبہ ہو جاتی ہین اسصورت
مین بیٹے کو دونا بیٹی سے [illegible] عوین بارہ مین سے مُردہ کے پسر کی بیٹی

یعنی پوتی ہے سو مُردہ کے اگر بیٹی یا بیٹا موجود نہو تو پوتا یا پوتی اونکی پوری
جاوینگی پوتا بیٹی کی جگہہ اور پوتے بیٹے کی جگہہ۔ بیٹا بیٹی کے ہوتے ہوئے
پوتا پوتی یعنی بیٹی کی اولاد محجوب ہوگی پھر اگر ایک ہی بیٹی پوت کی رہی ہو تو
آدہا مال اپنی دادا کا پاوے اور اگر دو یا زیادہ ہون اور مُردہ کی کوئی
نہو تو دو تہائی مال پاوین اور اگر مُردہ کے ایک بیٹی ہو
ملے ایک ہو یا کئی ہون اور اگر مُردہ کی دو یا کئی بیٹیان
کو کچھہ نملیگا مان اگر ایک پوتا یا کئی پوتے بھی ہون تو جو پوتیان اوس پوتے
مقابل یا پوتے سے اوپر ہونگے وہ پوتیان عصبہ ہو جاینگی بیٹون
اون پوتون پوتیون کو نملیگا مرد کو عورت سے
ہین ہونگی وہ محجوب ہونگی نوین باوہ ہین سے
ہر جیسی سگی بیٹیان ہون یعنی اگر ایک سگی بہن ہی
زیادہ ہون تو وہ دو تہائیان پاوینگے اور اگر انکی ساتھہ سگی بھائی بہن ہو
بہنین عصبہ ہو جاتی ہین ہر ایک بہن سے دونا بھائی کو ملیگا
مُردہ کے باپ کی بیٹیان ہین اونکا حال سگی ہی جیسی مُردہ کے
کی بیٹی کا حال سگی بیٹیونکی ساتھہ ہین اور اگر باپ
بھی ہوگا تو وہ بیٹیان عصبہ ہو جاوینگی اور اگر مُردہ کی کوئی بیٹی یا پوتی ہو
بھی باپ کی بیٹیان عصبہ ہو جاوینگی گیارہوین مُردہ کی مانکی بیٹی اور

رہی ماں کا بیٹا ہے اگر ایک بھی ہو تو اوسکو چھٹا حصہ اور اگر ایک سے
زیادہ ہوں تو اوسکو ایسا بھائی اور ایسی بہن برابر حصہ پاوینگی مرد اور
عورت مین فرق نہین سگے حقیقی بہن ہو یا بھائی ہو مُردہ کی بیٹی یا پوتی پڑپوتی
پسر پوتی کے ہوتے ہوئے اور باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے محجوب ہو جاویگا اور
مردہ کی بیٹی مُردہ کی ماں کی اولاد کو محجوب کرتی ہے مسئلہ عصبہ اوسکو کہتے
ہین جو کل مال مُردہ کا پاوے اگر اکیلا عصبہ اور اگر اکیلا نہو کسی اہل فرض کے ساتھ
ہو تو اہل فرض سے جسقدر باقی رہے اوسقدر پاوے اور عصبون مین زیادہ حقدار عصبہ
ہے اوسکے بعد مردہ کا پوتا پھر پڑپوتا پھر سردوتا پھر اوسکا بیٹا پھر اوسکا
پوتا ماں کا باپ اور ماں کا دادا اوسکے باپ کا باپ بعد اوسکے پردادا پھر سردادا
بارہ مین سے مُردہ کا خاوند ہے پھر سگا بھائی بعد اوسکے باپ کا بیٹا بعد اوسکے
کے اولاد ہووے یا پوتا پوتے کا بیٹا بعد اسکے سگے چچا بعد اونکے مُردہ کے
گھرانے کی انہی بعد اگر ہو چچا مُردہ کے دادا کے چچا اسی ترتیب کی موافق بعد انکے وہ شخص
جسنے مردہ کو آزاد کیا تھا بعد اوسکے آزاد کرنیوالیکے عصبے اسی ترتیب کے موافق
مسئلہ جس عورت کا حصہ آدھا یا دو تہائی مال ہے اگر اونکا بھائی بھی موجود ہو تو وہ
عورتین عصبہ ہو جاتی ہین اور عورتین نہین مسئلہ اگر زید عمرو کے سبب سے مُردہ کا
رشتہ دار ہے اور عمرو مرگیا ہے تو زید محجوب ہوگا ماں زید کی ماں کے ہوتے ہوئے
ماں کی اولاد زید کے ترکہ سے محجوب ہوگی مسئلہ محجوب اور کو بھی محجوب کرتا ہے

مثلاً زید مرا اوسکا باپ رہا اور مان رہا اور چوتھے کو شامل کر
اور بہنین باپ کے ہونے سے محجوب نہ ہوئے کے بہنا بھی
مان کو چوتھا حصہ ملیگا اور نہین تو تہائی ملتا مسئلہ جو
سبب سے کہ وہ غلام ہی یا اس سبب سی مردہ کو اوس
کہ مردہ کا اور اوسکا دین اور ہی یا اس سبب سی کہ مردہ
رہتا ہی اور ایک کافر دن کے ملک مین رہتا ہی تو یہہ مجو
مسئلہ ایک کافر دوسرے کافر کی میراث کی نسبت نانے یا سبب کے
باعث پاویگا جیسی مسلمان مسلمان کی میراث پاتا ہی اگر ایک کافر
میراث سی محجوب ہوگا تو محجوب کرنیوالیکے سبب سے محجوب ہوگا مسئلہ اگر کا
اپنی عورت محرم سی نکاح کیا پھر وہ مرا تو وہ عورت
کا مال پاویگی مسئلہ حرام کی اولاد اور وہ اولا
نے لعان کیا فقط اپنی مان ہی کے نزدیک سی حصہ
وارث رہی اور حاملہ جورو رہی تو اوس حمل کیوا
وارثونکو باقی مال بانٹ دینگے پھر جب وہ لڑکا پیدا
باہر نکلے اور بعد اسکی مرجاوی تو وہ حصہ پاویگا
حصہ پاویگا مسئلہ اگر دو رشتہ دار ایک ہی
جگہ کے تو ایک دوسرے کا وارث نہین مان اگر یہہ معلوم ہو کہ

مسئلہ ذورحم اوس رشتہ دار کو کہتے ہین
جسے بے ہوتے ہوئے اوسکو کچھ نہ ملے مثلاً
جورو یا خاوند ذورحم کو حصہ ملیگا اسلئے کہ جورو یا خاوند پر رد نہین ہوتا
مسئلہ ذورحم رشتہ دارونکو ترکہ اوسی ترتیب سے ملیگا جو ترتیب عصبون مین مذکور
ہوئی اور جو شخص کہ میت سے رشتہ مین نزدیک ہوگا وہ مقدم ہی بعد اوسکے وہ جس کی
اصل وارث ہوا اگر مختلف قرابت والے جمع ہون تو باپ کے قرابت دارون کو مان
کے رشتہ دارون سے دونا ملیگا اور اگر اصلین ایک ہی طرح کی ہون تو فروع کو بدتو پر
تقسیم ہونگے اور اگر اصلین مختلف ہون تو اونکی گنتی کے حساب پر اور جو بطن مختلف ہوا اسکا
اعتبار ہوگا مرد ہونے یا عورت ہونے پر مسئلہ خدا تعالی کیطرف سے ٹھہری
ہوئے حصے چھہ ہین دہیائی اور چوتہائی اور آٹھوان حصہ اور دو تہائیان اور ایک
تہائی اور چھٹا حصہ پہر دوسری دہیائی اور چار سے چوتہائی اور آٹھ سے
آٹھوان حصہ اور تین سے دو تہائیان اور ایک تہائی اور چھ سے چھٹا حصہ نکلتا
ہے دہیائی اور دو تہائیان اور ایک تہائی اور چھٹا حصہ نکالنا ہو تو چھہ
سے نکالے اور اگر چوتہائی اور دو تہائیان اور ایک تہائی اور چھٹا حصہ نکالنا
ہو تو بارہ سے نکالے اور اگر آٹھوان حصہ اور دو تہائیان اور ایک تہائی اور چھٹا
حصہ نکالنا ہو تو چوبیس سے نکالے مسئلہ اگر حصے زیادہ اور حصے تھوڑے ہون
تو حصون کو یون زیادہ کرینگے کہ چھہ کو دس تک خواہ طاق ہووے اور بارہ کو

سترہ نک یعنی تیرہ یا پندرہ یا ستر

فرقہ کا حصہ کم پڑا اور سہام اور عدد

مسئلہ مین ضرب کرین اور اگر موافق نہون تو

جو کل ہووہ مخرج ہی اور کئی فرقونکا حصہ کم پڑا اور

تو ایک فرقہ کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین اور اگر وہ فرقہ

ہو اوسکو اصل مسئلہ مین ضرب کرین اور اگر وہ فرقہ موافق

دوسرے فرقہ مین ضرب کرین اور اگر وہ فرقہ موافق نہون تو ایک فرقہ کا دوسرے مین اور

دوسرکو تیسرے مین اور تیسرے کو چوتھے مین ضرب کرکے کل کو اصل مسئلہ

اور اوس اصل مسئلہ کے عول مین بھی ضرب کرین

سہام زیادہ ہون اور عدد کم ہون تو عدد

بقدر اونکے حصے کے دین اسکو رد کہتے ہین

ہین اور اہل فرض

رؤس پر تقسیم کردین جیسے دو بھائی

ایک جنس ہون تو اونکے حصونکی قدر

سو مسئلہ کرین اور اگر تہائی اور چھٹا حصہ جمع ہو تو تین سے اور اگر دو بھائی اور

چھٹا حصہ جمع ہووے تو چار سے اور اگر دو تہائیان

اور تہائی جمع ہو تو پانچ سے مسئلہ کرین اور ایک جنس کے

فرقہ
سہام
موافق
وفق
مسئلہ
ضرب
تصحیح
مماثل
متداخل

مخرج سے نکالکر پہلے من لاید علیہ کا حصہ دین پھر
قسمت کرین جیسی خاوند اور تین بیٹیان رہنے کیصورت
میں اگر برابر ہو رؤس اور سہام میں توافق ہو مثلاً خاوند اور بیٹی
کی صورت میں تو من لاید علیہ کے مسئلہ کے مخرج میں من لاید علیہ کے رؤس کے
وفق اور اگر توافق نہو تو کل رؤس کو من لاید علیہ کے مسئلہ کے
مخرج میں ضرب کرین مثلاً خاوند اور پانچ بیٹونکے باقی رہنے کیصورت میں اور اگر کئی
جنس کے من یرد علیہ کے ساتھ من لاید بھی ہو تو جسقدر من لاید علیہ کے مسئلہ
کے خرج سے باقی رہا اسکو من یرد علیہ کے مسئلہ پر تقسیم کرین جیسے ایک جورو اور
دو دادیان اور تاکی دو بیٹیان باقی رہنے کیصورت میں پھر اگر وہ حصہ اونپر برابر ہو
تو من یرد علیہ کے سہام کو من لاید علیہ کے فرض کے مخرج میں ضرب کرین جیسے
چار جورو اور نو بیٹیاں اور چھ دادیان رہنے کیصورت میں پھر من لاید علیہ کے
مسئلہ کے مسئلہ میں ضرب کرین اور من یرد علیہ کے سہم کو من لاید علیہ
سے جو باقی رہی اوسمیں ضرب کرین اور اگر کسی پر حصہ کم پڑے تو
جیسے اوپر بیان ہوا ویسی اوسکو ٹھیک کرلے مسئلہ اگر مردہ کا ترکہ تقسیم
ہونے سے پہلے کوئی وارث اوس وارث کے وارث رہی تو پہلے مردہ
کا ترکہ اوا اسکے وارث پھر دوسرے مردہ کا ترکہ تقسیم کرین تو دیکھین کہ
پہلے مردہ کا ترکہ اس دوسرے کو کتنا ملتا ہے یعنی کئی حصے اور اوسکے مال کے کئی حصے

ہون سوا اوسکی تین صورتین ہین ایک یہہ کہ پہلے
مردہ کو ملا اوسکا [illegible] حصے مین [illegible]
کی حاجت نہیں [illegible] پہلی تصحیح سے
ترکہ سے جو ملا تہا [illegible] کے حصون [illegible]
تو تصحیح ثانی کے دفق کو [illegible]
تصحیح ثانی کو پہلی تصحیح مین ضرب کرین [illegible] ضرب کے بعد جو [illegible]
مخرج ہی پہر مُردہ کے وارثونکی سہام کو دوسری تصحیح مین [illegible] دفق مین ضرب
کرین اور دوسری مُردہ کے وارثونکے سہام اوسکی حصہ مین یا اوسکے دفق مین ضرب
کرین مسئلہ اگر ہر فرقہ کا حصہ تصحیح مین سے علحدہ [illegible]
مسئلہ سے جو حصہ اوس فرقہ کو ملا ہی اوسکو اصل
جو حاصل ہوا اوس فرقہ کا حصہ ہی اور اگر ہر شخص کا [illegible] کرنا ہو تو اوس
شخص کے سہام کو اصل مسا [illegible] حاصل
شخص کا حصہ [illegible] مسئلہ اگر وارثون یا دامونکی درمیان ترکہ [illegible]
وار [illegible] ح اوا [illegible] سہام کو کل ترکہ مین ضرب کرین پہر جو حاصل
دین مسئلہ اگر کوئی وارث چیز لینے پر صلح کرے تو [illegible]
یہ وارث ہی نہین اور وہ چیز اوسکو دیکر جو باقی رہے وہ [illegible]